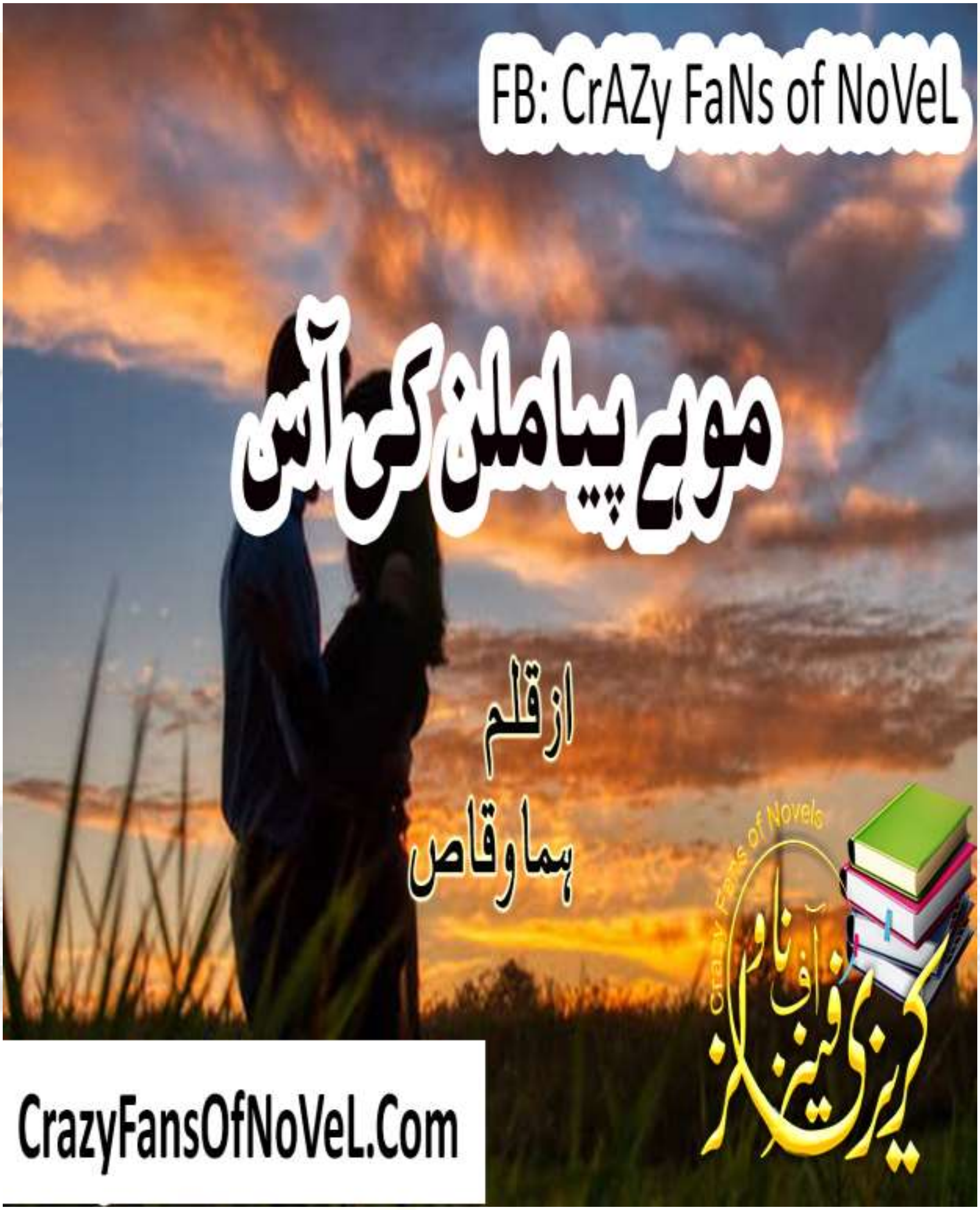
FB: CrAZy FaNs of NoVeL
موہے پیا ملن کی آس
از قلم
ہما وقاص
CrazyFansOfNoVeL.Com
Crazy Fans of Novels
کریزی فینز آف ناول

السلام علیکم !!!

ہماری ویب سائٹ پر شائع ہونے والے تمام ناولز اور مواد مصنفہ / مصنف کے نام اور ٹائٹل سے محفوظ ہیں۔

ان تحریر کے رائٹس کریزی فینز آف ناول اور مصنفہ / مصنف کے پاس محفوظ ہیں بغیر اجازت کوئی بھی شخص ان تمام ناولز مواد کی نقل نہیں کر سکتا۔

نقل شدہ مواد پکڑے جانے کی صورت میں متعلقہ فرد، بلاگ یا ویب سائیٹ کو در پیش آنے والے مسائل کا وہ خود ذمہ دار ہو گا۔

نوٹ:

ہمیں اپنی ویب سائٹ کریزی فینز اوف ناول کے لئے لکھاریوں کی ضرورت ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پہ اپنے ناول، افسانے، کالم، آرٹیکل اور شاعری شائع کروانا چاہتے ہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل زریع کو استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

انشاءاللہ آپ کی تحریر دو دن کے اندر ویب سائٹ پر شائع کر دی جائے گی۔

تفصیلات کے لیے ان رابطوں کا انتخاب کیجیے۔

کریزی فینز آف ناول پبلیشرز

Email : crazyfansofnovel@gmail.com

Facebook Page : fb.me/CrazyFansOfNovel

Facebook Group : https://web.facebook.com/groups/292572831468911/

Website Url : https://crazyfansofnovel.com

شکریہ

انتظامیہ کریزی فینز آف ناول !!!!!!

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL

موہے پیا ملن کی آس

از قلم

ہما وقاص

ٹرے کو ہاتھ میں تھامے جب وہ کمرے میں داخل ہوئی تو وہ گھٹنوں میں چہرہ چھپائے بیٹھا تھا۔اس انداز پر وہ بے ساختہ مسکرا دی۔ سر کو آہستگی سے ہلاتی آگے بڑھی اور ٹرے کو بیڈ سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیا۔

اس کے بال شائی د بلکل اس کی ماں جیسے تھے سنہری چمکتے ہوئے کیونکہ نجف کے بال تو گہرے بھورے رنگ کے تھے۔آہستگی سے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرا کسی نرم و ملائم سے فرز جیسا احساس ہوا۔

“ جاج جاج ”

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نرم دھیمی سی آواز میں اس کے چہرے کے قریب ہوتے ہوئے کہا۔پر وہ ہنوز اُسی انداز میں بیٹھا تھا۔اس کا کیا قصور تھا اس سب میں دل اچانک جیسے کسی نے مٹھی میں لے کر بھینچ ڈالا تھا آنکھوں کے کونے نم ہونے لگے۔

"جاج لک ڈنر از ریڈی"

پیار سے میٹھے سے لہجے کو اپناتے ہوئے کہا۔جاج نے غصے سے چہرہ اوپر اٹھایا چہرہ تنا ہوا تھا۔دانتوں کو ایک دوسرے میں غصے سے پیوست کیے وہ اپنے سامنے بیٹھی اس نازک سی لڑکی کو گھور رہا تھا۔

"نو آئی ڈونٹ وانٹ ٹو ایٹ"

وہ چیخا تھا اس کے گلے کی رگیں پھول رہی تھیں جو اس بات کی گواہ تھیں وہ اسے ایک پل بھی برداشت نہیں کر رہا ہے۔

"آئی ایم یور مام جاج"

اذفرین نے دھیرے سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔جاج نے ایک جھٹکے سے ہاتھ کو پیچھے دھکیلا۔اس کے سانس کی رفتار تیز ہو چلی تھی ننھے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچے وہ اب اسے کھا جانے والی نظروں سے گھور رہا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" نووووو یو آر ناٹ "

اس کا لہجہ اس کی آنکھیں سب میں نفرت موجود تھی۔ وہ اس وقت چار سال کا بچہ نہیں لگ رہا تھا۔

" لیو می آلون "

باریک سی آواز میں ایسے چیخا کہ وہ گڑ بڑا کر کھڑی ہوئی۔

" اوکے اوکے "

ہاتھ کے اشارے سے اسے پر سکون رہنے کا اشارہ کرتی وہ ٹرے وہیں چھوڑ کر جلدی سے کمرے سے باہر نکلی ۔ باہر نکلتے ہی دروازے کے ساتھ لگے گہری سانس خارج کی۔ وہ کھوئی کھوئی سی زینے کے جنگلے کو تھامے کھڑی تھی۔

" کیا ہوا نہیں کھا رہا کھانا "

نجف کی آواز پر چونک کر نیچے دیکھا وہ سیڑھیوں کے بلکل پاس پریشان حال کھڑا تھا۔ بکھرے سے بال بڑھی ہوئی شیو بل پڑی شرٹ جس کے بازو کے کف فولڈ کیے ہوئے تھے اذفرین نے آہستگی سے سر کو نفی میں ہلایا۔

" آپ فکر نہ کریں میں کچھ دیر میں پھر سے ٹرائی کرتی ہوں "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اذفرین نے نجف کا اترا چہرہ دیکھ کر تسلی آمیز انداز اپنایا۔زینہ اتر کر وہ ابھی کمرے کی طرف مڑی ہی تھی

جب پھر سے نجف کی آواز آئی۔

" اذفرین "

وہی شرمندگی بھرا لہجہ اذفرین نے زبردستی چہرے پر مسکراہٹ سجائی اور پلٹی۔ایک نظر اذفرین کی آنکھوں

میں دیکھا۔

" جی "

شائستگی سے کہا وہ اب سر جھکائے کھڑا تھا۔

" تھنکیو تھنکیو فار ایوری تھنگ "

زینے کے جنگلے کو تھامے وہ اس سے نظریں چرا گیا تھا۔

" آپ کے لیے کھانا لگا دوں "

اذفرین نے اس کی شرمندگی کم کرنے کے لیے بات کو فوراً بدلہ۔اب پچھلی باتیں دہرانا بے کار تھا۔

" نہ نہیں امی نے کھالیا کیا؟میں کھالوں گا جب بھوک لگے گی "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نجف نے سوالیہ انداز میں دیکھا۔وہ نماز کے انداز میں سر پر سکارف کو باندھے ہوئی تھی۔سفید چہرہ پر نور تھا

۔

" جی وہ سو گ ئی ہیں "

اذفرین نے آہستہ سی آواز میں کہا جس پر وہ سر ہلا کر رہ گیا۔اذفرین نے مسکرا کر دیکھا اور کمرے کی طرف بڑھ گ ئی۔ نجف کی نظریں پشت پر گڑی محسوس ہو رہی تھیں جلدی سے آ کر کمرے کا دروازہ بند کیا اور دروازے سے ٹیک لگائے کرب کے عالم میں آنکھیں موندلیں۔

آہستہ سے چلتی سٹڈی ٹیبل تک آئی دراز میں سے ڈائری نکالی اور کرسی کو پیچھے دھکیلتی بیٹھ گ ئی۔کچھ یاد آجانے پر پھر سے دراز کو کھولا اور ایک مخمل کی سرخ ڈبیا کو نکالا۔جیسے ہی اسے کھولا بھینی سی خوشبو کے احساس سے دل عجیب طرز میں دھڑکنے لگا۔

سوکھا گلاب جس کی پتیاں اب سفوف سا بن چکی تھیں ٹہنی بھی سوکھ کر دھاگہ سا لگنے لگی تھی نرمی سے ڈبیا کو پھر سے بند کیا اور دراز میں رکھ دیا۔ ٹیبل لیمپ کو چلا کر ڈائری کو کھولا۔ قلم سفید کاغذ پر رکھا اور لکھنا شروع کیا۔

جنوری بروز منگل 2019 آج پورا ایک سال بیت گیا دیکھو پر تمھاری یاد اور اس گلاب کی خوشبو آج بھی تازہ ہے نہیں جانتی تم سے زندگی میں پھر کبھی مل سکوں گی کہ نہیں پر تم سے جڑا یہ یادگار رشتہ کبھی نہیں ختم

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کر سکوں گی۔میں ہر روز رات کو یوں ہی بیٹھ کر تمہیں پہروں یاد کرتی ہوں وہ چند دن اور ان چند دنوں کا ایک ایک پل یاد کرتی ہوں مجھے ایسا لگتا ہے جیسے یہ ایک سال بھی بیت گیا اسی طرح پوری زندگی بیت جائے گی اور میں تمہیں یونہی یاد کیا کروں گی۔

قلم آہستہ آہستہ کاغز پر سرکتا جارہا تھا اور سیاہ دھبے واضح ہونے لگے تھے۔

****

بروز جمعہ سات جنوری 2018 سڈنی بنکس ٹاؤن سے باہر نکلتے ہی سیاہ چار کول میں لپٹی شفاف سڑک اتنی گرم تھی کے جوتے کے تلوے بھی گرم ہوتے ہوئے محسوس ہورہے تھے۔1939 کے بعد سڈنی کے اندر پڑنے والی یہ شدید گرمی اپنا ریکارڈ توڑ رہی تھی۔

اس کی سفید جلد جیسے جلنے لگی تھی اور سرخی مائل ہوتی جارہی تھی تیز تیز قدم اٹھاتی وہ بس سٹینڈ کی طرف جارہی تھی۔گھبرائی سی پریشان صورت لیے جس پر گھبراہٹ واضح تھی۔

سفاک لوگ ہر جگہ موجود تھے چاہے وہ پاکستان ہو چاہے آسٹریلیا اور یہاں اس کے معاملے میں تو سفاکی برتنے والے چاروں طرف اس کے اپنے ہی تھے۔

سفید رنگ کے جوگرز میں بھی پاؤں جھلس رہے تھے ڈھیلی سی سیاہ رنگ کی ٹی شرٹ کے نیچے جینز پہنے بار بار گردن پر آئے پسینے کو صاف کررہی تھی۔گلے کے گرد لپٹا سکارف اب گیلا ہونے لگا تھا بالوں کا بے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ترتیب سا جوڑا بنائے پیشانی پر گرمی کو برداشت کرتے شکن اور آنکھوں پر سیاہ چشمہ لگائے وہ بے حال سی بس سٹاپ کی تلاش میں نظریں گھما رہی تھی۔ میک اپ سے بے نیاز سفید چہرہ اب گرمی کی شدت سے سرخ پڑ گیا تھا۔

گرمی میں پگھلتی کاریں بسیں بنکس ٹاؤن کی سڑکوں پر دوڑ رہی تھیں۔ اللہ اللہ کرکے بس سٹینڈ نظر آنے لگا تھا۔ تھوڑی سی ہمت بندھی تو قدموں نے بھی ہمت پکڑی۔

ازفرین نے ہاتھ میں پکڑی پانی کی بند بوتل کو کھولا دو گھونٹ حلق میں انڈیلے۔ تیز تیز قدم اٹھاتی بس سٹاپ تک پہنچی

بس سٹاپ پر پہنچ کر شیڈ کے نیچے جاتے ہی جیسے سکون ملا تھا۔ کندھے پر لٹکے بیگ کو اوپر اٹھا کر اس میں سے پھر سے وہ کاغذ نکالا جس کو وہ اس راستے پر آتے ہوئے بیسوں بار کھول چکی تھی اور بس سٹاپ پر لکھے گئے الفاظ کو کاغذ کی چھوٹی سی چٹ پر لکھے گئے الفاظ کے ساتھ ملایا۔

وہ درست بس سٹاپ پر پہنچ چکی تھی ایک طرف چلتے سکرین بورڈ پر بس کا نمبر چیک کیا۔ درست تھا تسلی سے دل پر ہاتھ رکھا۔ گہری سانس لی آج خود جانے کا پہلا دن تھا اسی لیے ہر بات پر ہاتھ پاؤں پھول رہے تھے۔ چشمے کو سر پر ٹکائے آنکھوں کو سکوڑ کر سڑک کی مطلوبہ جانب کی طرف دیکھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نیلے رنگ کی ڈبل ڈیکر بس دور سے آتی دکھائی دی ایسا لگ رہا تھا جیسے بس سڑک پر ہر طرف سے پگھل رہی ہو۔بس کے کھڑے ہوتے ہی بس کے بڑے سے دروازہ کے کھلنے کی آواز پر سکھ کا سانس لیتی وہ بس میں سوار ہوئی۔بس کی ٹھنڈک نے اندر تک سکون اتار دیا اب دو گھنٹے اسی سکون میں گزارنے تھے۔

بس ہوسٹس نے مسکرا کر خالی سیٹ کی طرف اشارہ کیا۔دونوں اطراف میں لگی سیٹوں کے درمیان میں سے گزرتی وہ اپنی مطلوبہ سیٹ تک پہنچی اس کی سیٹ کھڑکی کی طرف تھی۔اور پہلی سیٹ پر بیٹھا نفس چہرہ کتاب کے پیچھے چھپائے ہوا تھا ہلکے سے گرے رنگ کی ٹی شرٹ کے نیچے نیلے رنگ کی جینز پہنے وہ ارد گرد کی دنیا سے یکسر بے نیاز تھا اذفرین کی نظر اب کتاب پر تھی۔

دی ایمنی وِدان بائے جان وینٹری " ہلکے گرے رنگ کی جلد پر آف وائٹ رنگ کے الفاظ لکھے " تھے وہ جو بھی تھا اس کے پاس آنے پر بھی کتاب میں گم تھا۔

" ایکسکیوز می مائی ن سیٹ پلیز "

اذفرین نے پر اعتماد آواز میں کہا۔کتاب نیچے ہوئی تھی وہ کوئی ایشائی ی تھا گو کہ رنگت بے حد سفید تھی پر اس کے چہرے کے نقوش اور وضع قطع سے وہ ایشائی ی تھا۔لمبائی کے رخ بڑی سی آنکھیں ایک لمحے میں دیکھنے والے کو اپنے سحر میں قید کرنے کی طاقت رکھتی تھیں اذفرین بھی دل میں داد دیے بنا نہیں رہ سکی تھی
۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"واٹ"

ناسمجھی جیسے انداز میں آنکھیں سکیڑے سوال کیا۔پیشانی پر بھی بل پڑے تھے سیاہ بال تھوڑے سے بے ترتیب ہوئےماتھے پر بھی موجود تھے اس کی اس ناسمجھی پر اذفرین نے کھا جانے والی نظروں سے گھورا عجیب انسان ہو بھئی تمھارے سامنے کھڑی ہوں اندازہ بھی نہیں کہ کس لیے۔

"مائی ن سیٹ پلیز"

اذفرین نے زبردستی کی مسکراہٹ چہرے پر سجا کر پھر سے کہا۔انداز طنزیہ تھااذفرین کے اس انداز پر وہ تھوڑا ساخم دے کر سیدھا ہوا۔پر چہرہ ہنوز سپاٹ تھا۔

"اوہ ش ئی ور"

ٹانگیں سمیٹیں اور کتاب کو پھر سے چہرے کے آگے کیا۔

تمیز تو چھو کر نہیں گزری " اذفرین بڑبڑاتی ہوئی ٹانگوں اور سیٹ کے درمیان کے راستے میں سے " گزرتی کھڑکی کی ساتھ کی سیٹ پر پہنچی بیگ کو گود میں رکھے کھڑکی کے پردے کو تھوڑا سا پیچھے کیے باہر دیکھا ۔باہر جتنے بھی لوگ تھے سب کے پیشانی کے بل باہر موجود گرمی کے گواہ تھے۔

اذفرین نے کھڑکی کے ساتھ سر ٹکایا اور آنکھیں موند لیں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"تو کوئی بات نہیں امی چلی جایا کرے گی بچی تو نہیں ویسے بھی یہاں رہنا ہے تو ہر کام خود کرے"

ذہن میں ہونے والی باز گشت نے حلق تک کڑوا کر دیا تھا۔ذہن کو جھٹکا۔اور آنکھوں کو اور زور سے بند کیا۔ ٹھنڈی ہوا کے تھپیڑوں نے نیند کی آغوش میں بھیج دیا تھا۔کوئی چیخ رہا تھا اذفرین نے دھیرے سے آنکھیں کھولیں۔

"ائے ائے ستاپ (سٹاپ) رید (ریز) یور ہینڈ اینڈ ہید داؤن ایوری ون"

کرخت اور اونچی آواز تھی ساتھ لوگوں کی ہولناک چیخیں تھیں اذفرین کی آنکھیں کھلی تھیں تو پھٹی سی رہ گ ئی یں بس کا پر سکون منظر عجیب بھونچال میں تبدیل تھا خوف کی سرد سی لہر ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ بھر گ ئی۔

سیاہ فام چار آدمی ہاتھوں میں پسٹل تھامے بس کی مختلف جگھوں میں کھڑے تھے ایک آدمی ڈرائی یور کے سر پر بندوق تانے ہوئے تھا اور اسے بس روکنے سے منع کر رہا تھا گیٹ کے پاس کھڑا گارڈ بے ہوش تھا۔

"یہ یہ کون لوگ ہیں"

اذفرین نے گھبرا کر اپنے ساتھ بیٹھے لڑکے سے کہا جو ہاتھ کھڑے کیے ہوئے تھا۔اور اب چور نظروں سے بار بار سر اٹھائے آدمیوں کو دیکھ رہا تھا اس کے چہرے پر بھی کچھ دیر پہلے والا سکون غائ ب تھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"ششششش کچھ مت بولو کچھ مت بولو سر نیچے کرو "

ساتھ بیٹھے لڑکے نے ہونٹوں پر ہاتھ رکھے اردو میں جواب دیا اذفرین کا سارا جسم کانپ گیا تھا ایک لمحے کو دل نے چاہا یہ خواب ہو پر یہ خواب نہیں تھا۔ وہ چاروں آدمی لوگوں کو رونے سے منع کر رہے تھے اور خود اپنی عجیب سی زبان میں بات کر رہے تھے۔

" اے لسن ہیدداؤن گیمی یور موبائل "

ان میں سے ایک چیخ چیخ کر ٹوٹی پھوٹی انگلش بول رہا تھا اب وہ لوگوں سے ان کے موبائل فون اور سامان کھینچ رہا تھا۔

" گیمی یور موبائل "

اب وہ دنوں کے سر پر کھڑا چیخ رہا تھا اور ان دونوں سے موبائل فون مانگ رہا تھا۔ لڑکے نے جیب سے موبائل نکال کر دیا اب وہ اذفرین کے آگے ہاتھ کر چکا تھا اذفرین نے کانپتے ہاتھوں سے بیگ اس لڑکے کی طرف بڑھایا۔ اس نے جھپٹ کر بیگ چھینا اور آگے بڑھ گیا۔ اذفرین نے دھیرے سے گردن موڑے ساتھ بیٹھے لڑکے کو دیکھا جو لب بھینچے سرخ ہوتے چہرے کے ساتھ بیٹھا تھا۔

" ٹرن دا بس ٹرن دا بس باسٹڈ "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہی آدمی اب ڈرائی یور کے سر پر کھڑا تھا۔اور اسے بس کو موڑنے کا کہہ رہا تھا سنسان سڑک کا رخ سڈنی کے سنسان جنگل کی طرف جا رہا تھا۔سب لوگ اب کانپنے لگے تھے سب کا خیال تھا وہ سامان لوٹنے کے بعد بس سے اتر جائی یں گے پر وہ تو شائد بس کو یرغمال بنا چکے تھے۔ایک عورت اونچا اونچا رونے لگی تھی۔

" پلیز لیو اس پلیز پلیز "

وہ ہاتھ جوڑے کھڑی رو رہی تھی۔انگلش بولنے والا سیاہ فام اب تیز تیز قدم اٹھاتا اس عورت کی طرف بڑھ رہا تھا۔

" ہے لیڈی ہے لیڈی ستاپ کرائی نگ اف یو نات ستاپ ائی ول شوت یو رائی ت ناؤ "

سیاہ فام نے اس عورت پر پسٹل تانی تھی عورت کے ساتھ بیٹھا آدمی تیزی سے کھڑا ہوا اور عورت کے منہ پر ہاتھ رکھ کر اسے زبردستی چپ کروا رہا تھا۔عورت اب اس کے قابو میں بھی پھڑ پھڑا رہی تھی۔

" ہے ٹرن دس روڈ "

آدمی اب جنگل میں بس کو لے آیا تھا۔لوگ خوف سے سر نیچے جھکائے بیٹھے تھے بچوں کے رونے کی آوازیں تھیں شائد ہلکی ہلکی۔

" ستاپ ستاپ "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ اب بس کو روکنے کے لیے کہہ رہا تھا وہ۔ اور پھر وہ چاروں مارتے ہوئے سب کو بس سے اتار رہے تھے۔

اذفرین کے بازو تھکنے لگے تھے۔

" م ؤ و م ؤ و "

اب ان میں سے ایک آدمی نے ساتھ بیٹھے لڑکے کے بازو کو دبوچا تھا۔ اسے کھڑا کرنے کے بعد اس کے بازو کو جھپٹ کر کھڑا کیا تھا۔ وہ ہاتھوں کو پیچھے باندھ کر بس سے اتار رہے تھے اور بس سے اترتے ہی ایک آدمی آنکھوں پر پٹی باندھ رہا تھا۔ جیسے ہی اس کی آنکھوں پر پٹی بندھی کچھ بھی نظر آنا بند ہو چکا تھا۔ بس قدم چل رہے تھے۔ پانچ سے چھ منٹ کے فاصلے پر چلانے کے بعد وہ اب ایک جگہ پر کھڑا ہونے کے لیے کہہ رہے تھے۔ کسی کا کندھے پر زور کا ہاتھ پڑا تھا۔ اور وہ لڑکھڑاتی ہوئی پیچھے ہوئی وہ بیٹھنے کا کہہ رہے تھے۔

****

" نہیں بس پھول رکھ دیتا تھا میری کتابوں میں "

وہ مسکرائی اور ناز سے کتاب میں پڑے سوکھے پھول کی طرف دیکھا جو اس کی تصویر کے بلکل اوپر پڑا تھا۔ پاس بیٹھی سنبل نے گردن جھکا کر تصویر کی طرف دیکھا اور پھر اس کے چہرے کی طرف جو محبت کا ہر رنگ چہرے پر بکھیرے ہوئے تھا۔

"واہ واہ اتنی محبت اور تم اس کی تصاویر جمع کرتی تھی ہے نہ؟ "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سنبل نے قہقہ لگاتے ہوئے کتاب میں پڑی تصویر کی طرف اشارہ کیا وہ مسکرا رہا تھا اور آنکھیں سحر پھونک رہی تھیں۔ یہ کہنا غلط نہیں تھا وہ بہت خوبرو تھا۔ سامنے بیٹھی اوزگل کیا کوئی بھی دل ہار بیٹھے۔

"کہاں بھئی یہ کچھ تصاویر ہی ہیں بس میرے پاس "

اوزگل نے شرماتے ہوئے کہا۔ سنبل پھر سے قہقہ لگا چکی تھی اوزگل کے فون پر بجتی بل پر وہ اب فون کی طرف دیکھ رہی تھی۔ وہ دونوں آخری لیکچر کے بعد یونیورسٹی کے لان میں بیٹھی تھیں۔

" اوہ ادیان کی کال لگتا وہ لینے آگیا ہے میں چلتی ہوں "

تیزی سے کتابیں سمیٹتی وہ اٹھی تھی کتاب میں سے ایک تصویر پھسل کر گھاس پر گری۔ اور وہ بے نیازی سے سب سمیٹ کر اب کندھے پر بیگ رکھے کھڑی تھی۔

" رکو پاگل لڑکی "

جیسے ہی وہ مڑی سنبل نے تصویر کو ہاتھ میں لے کر شرارت سے کہا۔ وہ آواز سنتے ہی پلٹی۔

" اس کو تو سنبھال لو اپنے اُن کو "

سنبل نے آنکھ کے کونے کو دبایا اور تصویر پکڑے ہاتھ کو ہلایا۔ اوزگل اُن کہنے پر جھینپ گ ئی۔

" اوہ یہ کیسے گری نیچے دو مجھے "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ سر پر ہاتھ مارتی آگے ہوئی اور سنبل کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ سنبل نے لب شرارت کے انداز میں بھینچے مسکراہٹ دبائے تصویر پکڑے ہاتھ کو ہوا میں گھمایا۔ وہ اب جس طرف کو بڑھتی سنبل ہاتھ گھما کر ہاتھ کو دوسری طرف لے جاتی۔

"سنبل تنگ مت کرو"

اوزگل نے بے چینی سے بازو جھٹکے سنبل اب اس کی حالت سے محزوز ہوتی قہقہے لگا رہی تھی اور اس کی تصویر چھیننے کی کوشش کو مسلسل ناکام بنا رہی تھی۔

"سنبل چھٹ جائے گی اور باہر کھڑا انتظار کرتا ادیان دانت توڑ دے گا میرے"

اوزگل نے پیر پٹخے اور گھور کر سنبل کی طرف دیکھا۔

"یہ لو پکڑو ترس آگیا تم پر ابھی تصاویر پر تو گزارا ہے تمھارا"

سنبل نے تصویر اس کے آگے کی جس کو خفگی سے دیکھتے ہوئے وہ تھام چکی تھی۔ اور پھر عجلت میں بھاگنے کے سے انداز سے گیٹ کی طرف چل دی۔ فکر تھی تو ادیان کی جو بلاوجہ کا پکڑ کر جھاڑ دیتا اسے دیر سے آنے پر۔

****

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ان کو یہاں بیٹھے شائد تین گھنٹے سے زائد ہو چکے تھے ان سب کی آنکھوں پر بندھی پیٹیاں یہاں آتے ہی اتار دی گئی تھیں پر ہاتھ سب کے ابھی بھی پشت کی طرف بندھے تھے۔ارد گرد اونچے اونچے درخت تھے یہاں ان چار آدمیوں جیسے اور بہت سے سیاہ فام تھے جو بڑی بڑی گن اٹھائے لوگوں کے چاروں اطراف میں کھڑے تھے۔

علیدان نے ارد گرد چور نظر سے دیکھا اور تھوڑا سا سرک کر درخت کے ساتھ ٹیک لگائی۔وہ ہلکا ہلکا سرکنے کا عمل تین گھنٹے سے جاری رکھے ہوئے تھا مقصد اپنے ہاتھ درخت کی اوٹ میں چھپانا تھا۔

ہاتھوں کو بس پینٹ کے پیچھے کی جیب میں سے کٹر کو نکالنا تھا درخت کے پاس پہنچنے کے بعد اب وہ اس کی اوٹ میں ایک گھنٹے سے یہ کوشش کر رہا تھا۔جنگل میں ارد گرد بہت سے گھنے درخت ہونے کے باعث حبس اور گھٹن تھی۔سب لوگ پسینے میں شرابور ڈرے سہمے بیٹھے تھے۔کچھ لوگ وقفے وقفے سے رونے کا عمل جاری رکھے ہوئے تھے جن میں سے ایک وہ لڑکی تھی جو بس میں اس کے ساتھ بیٹھی تھی علیدان کی توجہ زیادہ اس پر جانا اس کا ایشائی ہونا تھا باقی سب گورے تھے جن میں تین بچے اور کچھ بوڑھے لوگ بھی شامل تھے عورتیں اور سب لوگ ملا کر کل تیس کے قریب لوگ تھے۔

بہت مشکل سے باریک سا کٹر اس کے ہاتھ لگا تھا وہ یہ کٹر اکثر کتابوں کے جڑے اوراق کو الگ کرنے کے لیے استعمال کرتا تھا اور بازاوقات اخباروں اور تصاویر کو کاٹنے کے لیے اس لیے یہ اس کی پینٹ کی پچھلی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mohey piya Milan ki Aas| By Huma waqas(Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جیب میں وہ اسی وقت منتقل کر چکا تھا جب بس میں اچانک بھگدڑ مچی تھی فائی لر نمایہ کٹر اس وقت اس کے ہاتھ میں موجود تھا۔

کٹر سے وہ اب بڑی مہارت کے ساتھ ہاتھوں کی رسی کاٹ رہا تھا۔انداز ایسا تھا کہ سامنے سے کوئی یہ محسوس بھی نہ کر سکے وہ اس وقت کیا کر رہا ہے۔وہ تھک جاتا تو ہاتھ روک دیتا کیونکہ ہاتھوں میں پسینہ آنے کی وجہ سے کٹر کے پھسل جانے کا ڈر تھا۔

"دی کو پے کوم دی کو پے کوم"

"سر آ رہے ہیں سر آ رہے ہیں"

ایک سیاہ فام چیختا ہوا آیا اب باقی سب آدمی لوگوں کی گردنیں پکڑ پکڑ کر نیچے جھکا رہے تھے۔علیدان نے جلدی سے کٹر کو چھپایا۔اس کے گردن کو زور کا جھٹکا پڑا تھا۔اور گردن نیچے ہوئی تھی سامنے اب بہت سے آدمیوں کے پاؤں نظر آ رہے تھے۔

"وارازہل بیگاسی"

"ان سب سے لوٹا ہوا سامان کدھر ہے"

.کرخت سی آواز ابھری تھی شائی دیکھ الفاظ کو ہی وہ سمجھ پا رہا تھا وہ سامان کا پوچھ رہا تھا باقی لوگوں سے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ لوگ غالباً پانچ لوگ تھے جو اب آئے تھے ان میں سے ایک کو وہ منیر یعنی سر بول رہے تھے وہ اب شائی دلوگوں کے پاس جا جا کر ان کو ہراساں کر رہا تھا۔ وہ جس کے پاس بھی جاتا اسے بالوں سے پکڑ کر چہرہ اوپر کرتا اور اس شخص کی چیخ و پکار شروع ہو جاتی۔ اور اس کے ساتھ ساتھ باقی سب لوگ بھی کانپنے اور رونے لگتے۔

علیدان نے ضبط سے لب بھینچے جبکہ ہاتھ رسی پر پوری قوت لگانے میں مصروف تھے کٹر نے اپنا کام دکھا دیا تھا رسی کی گرفت ڈھیلی ہو رہی تھی گردن جھکے رہنے کی وجہ سے شل ہو رہی تھی قوت لگانے کی وجہ سے پسینہ ناک سے ٹپک ٹپک کر مٹی پر گر گر کر جذب ہو رہا تھا۔ اسے معلوم تھا ان کا کوئی مطالبہ پورا نہ ہونے پر یہ لوگ ایک ایک کر کے سب لوگوں کو مار دیں گے یہ یہاں کے جنگل میں رہنے والے ایک رہائی شی قبیلے کے باغی لوگ تھے جو آئے دن آسٹریلیا کے باشندوں کو یرغمال بنا کر حکومت سے مختلف مطالبات کر رہے تھے اور مطالبات نہ پورے ہونے پر وہ بے دردی سے لوگوں کا قتل عام کر دیتے تھے۔ اور علیدان کو اس لمحے یہاں اسطرح جان سے ہاتھ دھونا ہر گز قبول نہیں تھا۔ اور شائی د قدرت بھی اس کا پورا ساتھ دے رہی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچانک نسوانی چیخ پر بے ساختہ وہ نظریں اٹھانے پر مجبور ہوا تھا۔سیاہ فام افریقی اب اس ایشین لڑکی کے بال دبوچے اس کے چہرے پر جھکا ہوا تھا اور وہ کانپتے وجود کے ساتھ مچھلی کی طرح تڑپتی ہوئی رو رہی تھی۔وہ بہت قد آوار اور مضبوط ڈیل ڈول کا آدمی تھا بڑے سے موٹی موٹی لٹوں والے بال کندھوں پر کھول رکھے تھے اس کی بے تحاشہ سیاہ رنگت میں اس کی سرخ آنکھیں اس کو ہیبت ناک بنا رہی تھیں۔وہ شائی داس لڑکی کو چھوڑنا بھول گیا تھا۔اور اپنی آنکھوں کو پوری طرح کھولے اس کے چہرے پر گاڑے ہوئے لمبے لمبے سانس لے رہا تھا۔لڑکی اس کے سامنے کوئی نازک سی چڑیا محسوس ہو رہی تھی۔

اذفرین کے بال وہ اس بری طرح دبوچے ہوئے تھا کہ تکلیف کے زیر اثر اس کی آنکھوں میں پانی امڈ آیا اس پر جھکا وہ ہیبت ناک صورت والا آدمی اسے اوپر سے نیچے بری طرح گھور رہا تھا گردن کو بالوں سے پکڑ کر اس بری طرح پیچھے کیا تھا کہ اذفرین کی سفید گردن کی رگیں واضح ہونے لگی تھیں۔پورا وجود کانپ رہا تھا گردن اور چہرہ خوف اور گرمی کے زیر اثر پسینے میں شرابور تھا۔اس شخص کی آنکھوں میں اترتی شیطانیت اذفرین کی ریڑھی کی ہڈی میں خوف کی لہر دوڑا گئی تھی۔اس کی نظریں وجود کے آر پار ہوتی محسوس ہو رہی تھیں۔اس نے اپنا چہرہ اذفرین کے چہرے کے بلکل قریب کیا۔

"دی میسی موؤٹ ہار ہیرین برین"

"یہ لڑکی چاہیے اس کو لے کر آؤ ادھر"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس نے ایک جھٹکے سے اذفرین کو چھوڑا اذفرین لڑکھڑا کر ایک طرف زمین بوس ہوئی سمجھ میں نہیں آیا اس آدمی نے کیا کہا۔پر وہ اب تیز تیز قدم اٹھاتا واپس جا رہا تھا اور تین سیاہ فام سر ہلاتے ہوئے اذفرین کی طرف بڑھ رہے تھے۔

"ٹل ہیرا دی میسی اوپ "

"اس لڑکی کو اٹھا"

وہ اپنی زبان میں بول رہا تھا، گردن اشارا تا گڑکی کی طرف اٹھی تھی۔سب کی نظریں بیک وقت سیاہ شرٹ میں ملبوس لڑکی کی جانب گھومی تھیں اور اُن میں موجود لمبے قد والے آدمی کے قدم بھی۔

ماحول مکمل سناٹے میں آگیا تھا،لوگوں کی ابھرتی سسکیاں اور رونے کی آوازیں خوف سے دبنے لگی تھیں۔ ہر کوئی دو قدم پیچھے ہٹنے لگا تھا۔سیاہ شرٹ میں ملبوس لڑکی نے ساتھ والی خاتون کا ہاتھ زور سے پکڑ لیا تھا۔

ان کے ہاتھوں میں موجود اسلحہ اور بھیانک روپ ہی دہشت زدہ کرنے کے لئے کافی تھے۔

قد آور شخص نے ایک ہی جھٹکے میں لڑکی کو کندھے پر اٹھا لیا، وہ پیٹ کے بل اس کے کندھے سے پیچھے کی جانب جھول رہی تھی،ٹانگیں آگے کی طرف تھیں۔

"چھوڑو مجھے، چھوڑو مجھے،بچاؤ کوئی "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ درد اور خوف سے چلاتی ہوئی اس کی کمر پر سر مارتی خود کو آزاد کروانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔ گو کے اس کے ہاتھ پیچھے بندھے ہوئے تھے۔

لڑکی کی چیخیں اتنی دردناک تھیں کے سب رونا بھول کر تھر تھر کانپنے لگے تھے،اس کی چیخوں کی گونج جنگل میں دور دور تک پہنچ رہی تھی۔

قریب تھا کے وہ لوگ لڑکی سمیت ان کی نظروں سے اوجھل ہوتے،ایک چنگھاڑ سنائی دی تھی

"لیو ہر"

"چھوڑ دو اسے"

علیدان کی جانب ہر نظر مڑی تھی۔یوں تمام آوازیں تھم گئیں،لمبے قد والے اور اس کے ساتھیوں کے قدم جم گئے،وہ پلٹے تھے۔

"وات سے وئی ی"

"کیا بول رہا ہے یہ"

لمبے قد والے نے لب بھینچ کر اپنے ساتھی سے پوچھا،غالباً وہ انگلش نہیں جانتا تھا

"گیسے ورلادی میسی"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"کہہ رہا ہے لڑکی کو چھوڑ دو"

ساتھ کھڑے سیاہ فام نے گردن کو ہلاتے ہوئے کہا اب وہ تینوں علیدان کو گھورنے میں مصروف تھے جو اٹھ کر کھڑا ہو چکا تھا۔

"نیم دت سام"

"اس کو بھی ساتھ لے چلو"

قد آور سیاہ فام نے پیشانی پر بل ڈالے اور دانتوں کو پیس کر کہا۔اور اس کے ایسا کہتے ہی دنوں سیاہ فارم اب علیدان کی طرف قدم بڑھانے لگے تھے۔علیدان نے کسی بھی طرح کی مزاحمت نہیں کی وہ اب علیدان کو بھی دونوں بازؤں سے پکڑ کر گھسیٹتے ہوئے لے کر جارہے تھے۔ایک آدمی لڑکی کو اٹھائے ہوئے تھے اور اس کے بلکل پیچھے دنوں علیدان کو گھسیٹتے ہوئے لے کر جارہے تھے۔علیدان کی نظریں ان کے کندھوں سے لٹکتی رائی یفل پر تھی۔رائی یفل کے منہ پر سیلانسر چڑھے تھے جن سے فائی رکی آواز سنائی نہیں دیتی۔ لڑکی مسلسل چیخ رہی تھی۔وہ لوگ اب درختوں میں سے گزرتے ہوئے کافی آگے آچکے تھے۔یہی وہ محفوظ جگہ تھی جہاں اسے اپنی زندگی بچانے کی آخری کوشش کرنی تھی کیونکہ اس کے بعد اس کا بچنا ممکن نہیں تھا

۔

علیدان نے پوری قوت سے بازؤں کو جھٹکا دیا اور رسی یک لخت دو ٹکڑوں میں تقسیم ہوتی دور جا گری۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

علیدان کے ہاتھوں کا یوں کھل جانا دنوں آدمیوں کی سوچ سے بلکل بر عکس عمل تھا اس سے پہلے وہ سنبھل پاتے علیدان بڑی مہارت سے ٹانگیں گھماتا ان کو زمین بوس کر چکا تھا ایک کی آنکھ میں کٹر مار کر اس کی گن کو اس کے گلے سے کھینچ کر اب باقی دنوں پر تان چکا تھا سارا عمل اتنی تیزی سے ہوا کہ وہ دو لوگ اپنے کندھوں پر لٹکتی گنز کو بھی نہ اتار سکے۔ نیچے لوٹ پوٹ ہوتا آدمی اپنی آنکھ پر ہاتھ رکھے اونچی آواز میں چیخ رہا تھا علیدان نے تیزی سے اس کے سر کے وسط میں فائر کیا گن کو پھر سے برق رفتاری سے دنوں پر تانا ان کے اپنی اپنی رائفل پر بڑھتے ہاتھ پھر سے تھم گئے۔

" ٹیک آف دا گرل اینڈ ریز یور ہینڈ "

" لڑکی کو نیچے اُتارو اور ہاتھ اوپر کرو فوراً "

علیدان نے پھولی سانسوں کے ساتھ کہا جبکہ نظریں مسلسل ارد گرد کا جائزہ لے رہی تھیں۔ جیسے ہی اس نے اذفرین کو نیچے اتارہ وہ بھاگتی ہوئی علیدان کے پیچھے آئی تھی جسم بری طرح کانپ رہا تھا۔ وہ دونوں آدمی اب ہاتھ اوپر کیے ہوئے تھے۔ علیدان نے ایک لمحے کی بھی دیر کیے بنا دونوں پر فائر کیے۔ وہ بے آواز فائر پر اب زمین بوس ہو چکے تھے۔

علیدان نے پھٹی آنکھوں سے تینوں لاشوں کی طرف دیکھتی اذفرین کی طرف دیکھا اور پھر جلدی سے اس کے بندھے ہاتھوں کی رسی کو کھولا۔ تینوں گنز کو اپنے گلے میں لٹکا کر اذفرین کو اشارہ کیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" بھاگو "

اذفرین کانپتی ہوئی اب اس راستے کی مخالف سمت میں علیدان کے پیچھے بھاگ رہی تھی۔جو گرز تیزی سے زمین کو روندتے پیچھے چھوڑ رہے تھے کپڑوں سے پتے اور جھاڑیاں ٹکرا رہی تھیں

وہ اپنی زندگی میں پہلی دفعہ اتنی تیزی سے بھاگ رہی تھی۔اس لمحے وہ نہیں جانتی تھی وہ کون تھا پر وہ اس کا مسیحا تھا وہ جھاڑیوں کو پھلانگتا درختوں سے بچتا اندھا دھند بھاگ رہا تھا۔اذفرین اس کے پیچھے بھاگتی ہوئی بے حال ہو چلی تھی۔ان کو اسطرح بھاگتے ہوئے دس منٹ کے لگ بھگ ہو چکے تھے۔اس سارے لمحے میں لڑکا کئی بار پیچھے مڑ کو اس کو دیکھ چکا تھا۔اور ارد گرد نظر دوڑا کر تسلی کر رہا تھا کہ ان کے پیچھے وہ لوگ آ رہے ہیں یا نہیں۔

دس منٹ اتنی تیز رفتاری میں بھاگنے کے بعد اذفرین نے چیخ کر سامنے بھاگتے نفس کو پکارا۔

" سنو سنو "

اذفرین پوری قوت سے چیخی تھی وہ ایک دم سے رک کر پلٹا لبوں پر انگلی رکھے اسے خاموش رہنے کا اشارہ کرتا اذفرین کے پاس آیا۔سانس بے تحاشہ پھول رہا تھا بھنویں سوالیہ انداز میں اوپر اچکائی ہوئی تھیں۔

" مجھ سے اور بھاگا نہیں جا رہا ہے "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اذفرین نے روتے ہوئے بچارگی سے کہا۔وہ ابھی تک پھولی سانسوں کو بحال نہیں کر پائی تھی۔علیدان نے اردگرد نظر دوڑائی۔اور پھر اپنے سامنے کھڑی بے حال سی لڑکی کی طرف دیکھا وہ اپنی جسامت کے لحاظ سے انیس بیس سال کی لڑکی لگ رہی تھی معصوم سا بیضوی چہرہ جن پر اس کی چھوٹی سی تیکھی ناک اور خوبصورت تراش کے لب چہرے کو جاذب نظر بنا رہے تھے۔سیاہ شرٹ پر جگہ جگہ مٹی لگی تھی چہرے اور گردن پر بال بکھرے ہوئے تھے۔اس سیاہ فام کا دیوانہ ہو جانا اب باخوبی سمجھ آ رہا تھا۔

علیدان نے فوراً ذہن جھٹکا۔

"دیکھو تمھاری بے کار کی باتیں سننے کا وقت نہیں ہے اس وقت بھاگو "

اتنا کہہ کر وہ پھر سے بھاگنے لگا تھا اذفرین نے روہانسی صورت بنائی اور پھر سے اسکے پیچھے بھاگنا شروع کیا۔

****

میر دلاور ولاز کے گیٹ پر بیٹھے رحیم بابا کو مسکرا کر سلام کرتی پورچ پر نظر دوڑاتی وہ لان تک پہنچی تھی جہاں وہ سوزو کے ساتھ بیٹھا تھا۔وہ اسے اپنے کمرے کی کھڑکی سے دیکھ چکی تھی اور یہ اچھا موقع تھا اس سے ساری بات کی وضاحت لینے کا اسی لیے ان کے گھر چلی آئی تھی اوزگل نے کمر پر ہاتھ دھر کر سر کو ہوا میں افسوس کے انداز میں مارا۔اور آگے بڑھی

"ادیان ادیان "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

غصے سے اسے پکارتی اب وہ اس کے سر پر پہنچ چکی تھی ادیان نے ایک بے زار سی نظر اس پر ڈال کر پھر سے سوزو کی طرف توجہ مرکوز کر دی۔ادیان کی اس بے رخی پر اوزگل کا منہ حیرت سے وا ہوا۔

"کیا ہوا ہے تمہیں اس سارے ایٹیٹوڈ کی وجہ پوچھ سکتی ہوں۔ "

جھٹکے سے اس کے بازو کو کھینچ کر رخ اپنی طرف موڑا اور اسکے چہرے کو بغور دیکھتے ہوئے کہا۔ادیان نے ناک چڑھا کر آنکھوں کو سکوڑے اس کی طرف دیکھا میرون رنگ کے گھٹنے تک آتے فراک کے نیچے جینز پہنے وہ اس سرمئی شام کا حصہ لگ رہی تھی سوزو کو گود سے رہائی بخشی تو وہ بھاگتا ہوا دم ہلاتا ایک طرف کو چل دیا۔

" مجھے کیا ہو گا "

دل پر قابو پا کر گہری سانس لی اور اٹھ کر کپڑے جھاڑتا وہ پاس کھڑی قلب جاں سے زبردستی بے اعتنائی برت کے ایک طرف پڑی ریکٹ اور شٹل کو کٹ میں ڈالنے لگا۔

" موڈ بنا ہے اس طرح بات نہیں کر رہے ایک ہفتے سے نوٹ کر رہی ہوں میں "

اوزگل نے منہ پھلا کر خفگی کے انداز میں شکوہ کیا۔جس پر ادیان کے چہرے پر اور سنجیدگی طاری ہو چکی تھی۔ وہ زندگی میں پہلی دفعہ اوزگل کے ساتھ اسطرح کا سلوک کر رہا تھا اور یہ سب کچھ ایک ہفتے سے ہو رہا تھا۔ اوزگل کو اس سب کی عادت نہیں تھی اس لیے ادیان کی یہ بے اعتنائی بری طرح کھل رہی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"کچھ نہیں ہوا میرا دماغ کھانا بند کرو پلیز"

سخت لہجا اپنایا اور نظریں چرائی یں جو بے ساختہ اس کے چہرے کے نقوش میں الجھ کر دل کو باغی ہو جانے پر اکسا رہی تھیں۔

"ادیان یونیورٹریٹڈ می لائی ک دس واٹ ہیپنڈ"

اوزگل نے روہانسی آواز میں کہا۔ادیان کا سخت لہجہ آنکھوں میں پانی لے آیا تھا۔ادیان کیا اسے تو کسی کے بھی سخت لہجے کی عادت نہیں تھی۔

"کچھ نہیں"

یہاں مزید رہتا تو پگھل جانے کا ڈر تھا جو اب اسے ہونے نہیں دینا تھا سامنے کھڑی اس لڑکی کی عزت کرنی تھی محبت کی جگہ احترام کو دینی تھی پر یہ سب کرنا ابھی اس کے لیے آسان نہیں تھا اسی لیے بے رخی برت رہا تھا وہ تیز تیز قدم اٹھاتا اب گیٹ کی طرف جا رہا تھا۔اور اوزگل نا سمجھی کے لکیریں ماتھے پر سجائے میر دلاور ولاز کے وسیع لان میں پریشان حال کھڑی تھی۔

****

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

علیدان نے بھاگتے ہوئے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ بہت پیچھے گھٹنوں کے بل جھکی ہوئی تھی۔اونچے اونچے آسمان سے بات کرتے درختوں کے درمیان میں وہ نڈھال سی جھکی ہوئی گہرے سانس لے رہی تھی۔

اففف یہ لڑکی مروا کر چھوڑے گی دانت پیستا وہ تیزی سے واپس بھاگ کر اس کے پاس آیا ارد گرد نظر دوڑائی عصر ہوتے ہی جنگل میں ملگجا سا اندھیرا ہونے لگا تھا اور ابھی کچھ دیر میں سب کچھ نظر آنا بند ہو جانا تھا جوان دونوں کے لیے مشکلات پیدا کر سکتا تھا پر وہ لوگ جواب تک تو ان کو ڈھونڈنے نکل پڑے ہوں گے ٹارچ اور لائٹ کے ساتھ ان کو کھوج سکتے تھے۔اور یہی ڈر علیدان کو مسلسل بھاگنے پر مجبور کر رہا تھا۔گو کہ وہ ان کو لوڈڈ تین گن اپنے ساتھ لیے ہوئے تھا پر ان لوگوں کی تعداد کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا تھا کہ وہ کتنے لوگ ان کو ڈھونڈنے نکلے ہوں گے۔

"کیا ہوا اب؟"

علیدان نے اس کے پاس جا کر پھولی سانسوں کے ساتھ پوچھا جب کے نظریں مسلسل ارد گرد کا جائزہ لے رہی تھیں۔وہ انجان تھی ان کو ملے چند گھنٹے ہی ہوئے تھے وہ اسے بچانے کی آڑ میں اپنی جان بچا پایا تھا یہ اس کا علیدان پر احسان تھا اور اسی احسان کے بوجھ تلے وہ اسے ساتھ گھسیٹے پھر رہا تھا نہیں تو اس لمحے وہ خود کو اس سارے جھمیلے سے باآسانی بچا سکتا تھا۔پر اب وہ ساتھ تھی تو اسے بچانا فرض بن گیا تھا۔

"پانی پانی پینا ہے مجھے"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اذفرین نے مریل سی آواز میں کہااور چہرہ اوپر اٹھا کر سامنے کھڑے لڑکے کی طرف دیکھا۔انسان تھا یا جن تھا کا نہیں تھا کیا اذفرین کا چہرہ زرد پڑ چکا تھا۔سانس تھا کا بحال ہونے کا نام نہیں لے رہا جسم بلکل لاغر ہو چکا تھا گلے میں کانٹے چبھنے لگے تھے۔پیاس کی شدت کا احساس بری طرح بڑھ چکا تھا۔جس کی وجہ سے اب ایک قدم بھی چلنا محال تھا۔

"کیا میری جان پر بنی ہے کہ وہ لوگ ہم تک نہ پہنچ جائیں اور آپ کو پانی پینا ہے"

علیدان نے حیرت سے سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھا اب اس مہرانی کو میں یہاں کہاں سے مرنل واٹر پرووائڈ کروں۔دانت پیستے ہوئے سوچا وہ سیدھا سیدھا وقت ضائع کروانے پر تلی تھی۔

"میں اور نہیں بھاگ سکتی مجھے پیاس لگی ہے"

اذفرین نے نفی میں زور زور سے سر کو ہلایا اور روتے ہوئے کہا۔سامنے کھڑے لڑکے کی پیشانی پر اور زیادہ شکن نمودار ہوئے۔افسوس سے سانس لیا لب بھینچ کر ضبط کرنے کے انداز میں ارد گرد دیکھا۔اففف یہ بے زار ہو رہا ہے مجھ سے چھوڑ نا جائے مجھے اذفرین کو ایکدم سے انجانے سے خوف نے آ گھیرا۔

"دیکھیں ابھی یہاں تو کہیں پانی نہیں نظر آرہا آپ تھوڑی سی ہمت پیدا کریں شائد آگے کہیں مل جائے پانی"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کمر پر ہاتھ دھرے آواز میں سے سختی کو کم کرتے ہوئے کہا کیونکہ سامنے کھڑی لڑکی کا زرد پڑتا چہرہ اس کی سچائی کا ثبوت تھا کہ اس کی ہمت جواب دے رہی ہے۔ویسے بھی وہ نازک سے ڈیل ڈول کی لڑکی اتنے میل اس کے ساتھ بھاگ گ ئی تھی یہ بھی حیرت کی بات تھی۔

"لیکن میں بھاگ نہیں سکوں گی "

اذفرین نے بچارگی سے کہا۔علیدان نے آبرؤ چڑھا کر ایک بھرپور نظر اس کے زرد پڑتے چہرے پر ڈالی۔ ترس آگیا تھا

"ہمم پر اس وقت ہمارا ان سے دوری بنائے رکھنا زیادہ اہم ہے "

پر سوچ انداز میں کہا اور اب کی بار لہجے میں کچھ نرمی در آئی تھی۔اذفرین نے بچوں کی طرح سامنے کھڑے لڑکے کی طرف دیکھا جو اس وقت اس گھنے سنسان جنگل میں واحد اسکا اپنا تھا۔علیدان اب بغور اس کا جائزہ لے رہا تھا۔دبلی سی تو ہے اگر اسے اٹھا کر بھاگوں تو کتنا وزن ہوگا اس کا علیدان نے تھوڑی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے سوچا۔

"میری پیٹھ پر چڑھ سکتی ہیں کیا؟ "

علیدان نے کے اچانک کہنے پر وہ ایکدم سے سٹپٹا سی گ ئی پر وہ بے حد سنجیدہ تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" واٹ "

گھٹی سی آواز میں چہرے پر نا سمجھی سجائی۔علیدان نے افسوس سے ہاتھ ہوا میں اٹھائے کیا ڈرامے کر رہی ہے اب یہ بیوقوف لڑکی۔اب ان حالات میں کیا میں اس سے فائی دہ اٹھانے کے لیے اسے پاس آنا کا کہہ رہا ہوں۔

" نہ نہیں آپ کیسے مجھے اٹھا کر بھاگ سکتے ہیں "

اذفرین نے گڑبڑا کر کہا۔اذفرین ابھی اس کی پیشکش میں ہی الجھی ہوئی تھی کہ وہ آگے بڑھا وہ اب مزید اس کی کوئی بات سننے کے موڈ میں نہیں تھا اسے بازو سے پکڑ کر کندھے پر ڈالا۔وہ رکیں رکیں کرتی ہی رہ گئی تھی علیدان نے کسی بات پر کان نہیں دھرا۔

" میں بھاگ سکتا ہوں آپ پریشان نہ ہوں "

پھولی سانس میں کہاں اور بھاگنا شروع کیا اذفرین نے زور سے آنکھوں کو بند کیا وہ واقعی میں اسے گود میں اٹھائے بھاگ رہا تھا اس بات سے یکسر انجان کے ارد گرد درختوں کی شاخیں اور پتے زور زور سے اذفرین کے منہ سے ٹکرا رہے تھے۔

غلط سوچا تھا وہ اتنی بھی ہلکی نہیں تھی علیدان کے ویٹ لفٹنگ کے سارے ریکارڈ ٹوٹ رہے تھے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

****

"کیوں وہ کس لیے آئی ہے یہاں تم نے کہا تھا وہ کبھی نہیں آئے گی یہاں "

ایمیلی نے اٹھا کر تکیہ ایک طرف مارا۔ وہ سرخ چہرہ لیے اس وقت غصے کی آخری حدوں کو پار کر رہی تھی

۔ نجف نے گہری سانس لی۔

"ہاں کہا تھا پر مجبوری بن گ ئی ہے بے بی سمجھا کرو نا "

نجف کا انداز التجا والا تھا۔ پر سب بے کار تھا وہ اٹھا اٹھا کر چیزیں پھینک رہی تھی۔ چھوٹے سے کمرے میں جگہ جگہ کارپٹ پر مختلف چیزیں بکھری ہوئی تھیں۔

"اوہ بس کرو تم مجھے بیو قوف بنانا "

ایمیلی نے حقارت سے کہا۔ گہرے گہرے سانس لیتے ہوئے چہرے کا رخ ایک طرف موڑا۔

"میں تم سے اور جارج سے پیار کرتا ہوں اس سے آگے اور کچھ نہیں "

نجف نے بچارگی سے اس کے قریب جا کر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

"تم اپنی مام کو بتاؤ ہمارے بارے میں "

ایملی نے کندھے کو ناگواری سے جھٹکا۔ جس کی وجہ سے نجف کا کندھے پر دھرا ہاتھ نیچے گرا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نجف کے بجتے فون پر وہ وہ خاموش ہوئی نجف نے موبائل نکالا ایک نظر ڈالتے ہی ہونٹوں پر انگلی رکھے ایمیلی کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔

" نجف اذفرین گھر نہیں پہنچی ہے رات ہو گئی ہے نہ ہی اس کا نمبر لگ رہا ہے "

مائدہ بیگم کی گھبرائی سی آواز فون میں ابھری۔ نجف نے گھبرا کر سر پر ہاتھ رکھا۔ یہ لڑکی عذاب بن گئی تھی اس کے لیے۔

" مما یہ کیسے ہو سکتا ہے میں نے اسے ہر ہر چیز نوٹ کروائی تھی۔ "

نجف نے ناگواری سے کہا۔ ایمیلی نے گھور کر نجف کی طرف دیکھا نجف نے التجائی نظروں سے اس کے آگے ہاتھ کی دو انگلیوں کو جوڑتے ہوئے مجبوری کا اشارہ کیا۔

" مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا ہے تم فوراً گھر پہنچو میرا دل گھبرا رہا ہے "

مائدہ نے پریشان سے لہجے میں کہا۔ نجف نے گھڑی پر نظر ڈالی رات کے سات بج رہے تھے اسے چار بجے گھر پہنچ جانا چاہیے تھا۔

" اوکے میں آتا ہوں "

آہستہ سی آواز میں کہا اور فون بند کرتا ہوا باہیں پھیلا کر کچھ دور کھڑی ایمیلی کی طرف بڑھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"ایمیلی مائی بے بی پلیز انڈرسٹینڈ مائی سچویشن"

****

"رات کا اندھیرا ہونے سے پہلے ہمیں کسی محفوظ جگہ پر چھپ کر بیٹھنا ہوگا"

علیدان نے پھولی سانسوں کے ساتھ کہا۔اور اذفرین کو کندھے پر سے نیچے اتارا وہ جلدی سے نظریں چراتی اپنی شرٹ درست کر رہی تھی گہری سانس لی جب تک اس کے کندھے پر تھی یوں لگ رہا تھا ابھی گر جائے گی۔ایک نظر اوپر اٹھا کر سامنے کھڑے اس اجنبی کی طرف دیکھا اسے ابھی بھی سانس چڑھا تھا کمر پر ہاتھ دھرے سر کو اوپر اٹھائے وہ اب مصروف سے انداز میں ارد گرد درختوں کو دیکھ رہا تھا بڑی بڑی آنکھیں اب تھکاوٹ کے باعث بوجھل سی ہو کر اس گہری ہوتی شام کا حصہ لگ رہی تھیں۔

"یہ درخت ٹھیک ہے"

علیدان نے ایک گھنے سے پتوں سے ڈھکے درخت کی طرف اشارہ کیا۔جس کی شاخیں لمبائی کے رخ نیچے لٹک کر اس کے تنوں کو ڈھک رہی تھیں اور نیچے والا تنا اتنا اونچا نہیں تھا کہ چڑھنا ناممکن ہو۔علیدان اب کھوجتی سی نظروں سے درخت کو دیکھتا اس کے پاس کھڑا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

افف میں کیسے چڑھوں گی اس پر اذفرین نے تھوک نگلتے ہوئے درخت کی طرف دیکھا وہ تو کبھی زندگی میں درخت پر نہیں چڑھی تھی۔ درخت کے اوپر چڑھنے کا سوچ کر ہی روح فنا ہونے لگی تھی۔

"مجھے نہیں آتا چڑھنا"

اذفرین نے سہمی سی آواز میں کہا صورت بھی گھبرائی سی تھی۔ وہ جو درخت کی اونچائی کا اندازہ لگانے میں مصروف تھا چونک کر اذفرین کی طرف دیکھا۔ چلو جی اب اس کو درخت پر بھی نہیں چڑھنا آتا۔ علیدان نے بھنویں اوپر چڑھائی یں وہ بچوں کی طرح روہانسی صورت بنائے اب درخت کی طرف دیکھ رہی تھی معصوم سا چہرہ جگہ جگہ سے سرخ ہو رہا تھا اسے جب کندھے پر اٹھائے بھاگ رہا تھا تو مختلف شاخیں اور پتے اس کے چہرے اور بالوں سے ٹکرا رہے تھے بکھرے بالوں میں ابھی بھی جگہ جگہ گھاس پھوس اٹکی ہوئی تھی۔ یار کیا کروں اس لڑکی کا اس کو تو بچا کر میں خود عزاب میں پھنس گیا ہوں۔ علیدان نے منہ کھول کر تھکے سے انداز میں ارد گرد دیکھا۔ پر اب گلے پڑا ڈھول بجانا ہی تھا۔

"میرے کندھے پر چڑھیں"

علیدان ایک دم سے نیچے ہو کر ایک ٹانگ کو فولڈ کرتے ہوئے نیچے بیٹھا۔ اور اپنے دائی یں کندھے پر ہاتھ سے اشارہ کیا۔ وہ ہونق بنی کھڑی تھی۔ اب اس کے اوپر چڑھوں افف اذفرین نے تھوک نگلا سامنے بیٹھے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mohey piya Milan ki Aas| By Huma waqas(Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

شخص کے ضبط سے بند کیے ہوئے جبڑے اس کے اندر کے غصے کو صاف واضح کر رہے تھے جو اسے سنبھال سنبھال کر اُسے چڑھ رہا تھا۔

" نہ نہیں میں یہاں نیچے ہی رہوں گی "

اذفرین نے گھبرا کر کہا۔ درخت پر سے گر جانے کا خوف آیا اور اس کے کندھے پر کیسے چڑھ سکتی تھی وہ۔ علیدان نے اب کی بار کھا جانے والے انداز میں گھور کر دیکھا۔ اندھیرا زیادہ گہرا ہوتا جا رہا تھا اور اس لڑکی کے نخرے ختم نہیں ہو رہے تھے۔

" نیچے سیف نہیں آپ کیوں نہیں سمجھ رہی یہ بات "

غصے سے کہا اذفرین اس کی بارعب آواز پر فوراً گھبرا کر آگے ہوئی۔ اور الجھے سے انداز میں اس کے پاس آ کر کھڑی ہوئی۔ افف کتنی بھاری آواز تھی اس سارے عرصے میں وہ پہلی دفعہ اسے جھاڑ رہا تھا۔

" میرے کندھے پر چڑھیں اور پھر درخت کے اس تنے کو پکڑیں اس سے اوپر آپکو بتاتا ہوں کیسے چڑھنا "

علیدان نے ڈپٹنے کے سے انداز میں کہا اور اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو آپس میں پھنسا کر اپنے گھٹنے پر رکھا تاکہ اس کے وزن کو برداشت کر سکے۔ اذفرین نے گھبراتے ہوئے اس کے گھٹنے پر پاؤں رکھا اور پھر

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کندھے پر پاؤں رکھ کر تنے کو ہاتھ ڈالا جیسے ہی تنے کو ہاتھ ڈال کر وہ لٹکی وہ جلدی سے اٹھ کر کھڑا ہوا اور

اسے کمر سے پکڑ کر اوپر کیا

کمر پر اس کے ہاتھوں کی گرفت محسوس ہوئی لمحہ بھر کو عجیب سی شرمندگی کا سا احساس ہوا اچانک وارد ہو

جانے والی افتاد کیا کیا کروار ہی تھی آج اس سے وہ اب اسے اوپر ہو کر تنے پر چڑھنے میں مدد کر رہا تھا۔اور

واقعی اس کی مدد سے وہ ہمت جتا کر اب تنے پر بیٹھ چکی تھی۔

وہ خود بڑی مہارت سے پاؤں درخت میں پھنساتا تنے پر پہنچ چکا تھا۔اب اسی طرح اس نے اذفرین کو دو

تنے اور اوپر چڑھا دیا تھا۔

" آئی یں یہاں آپ بیٹھیں مجھے اور اوپر جانا ہے "

علیدان نے درخت سے ٹیک لگانے والی جگہ کی طرف اشارہ کیا۔اذفرین تنے پر آہستگی سے قدم اٹھاتی وہاں

تک پہنچی اور دونوں اطراف میں ٹانگیں لٹکا کر وہ اب درخت کے ساتھ ٹیک لگا چکی تھی ایک نظر نیچے دیکھا

تو جیسے خوف آگیا۔ جھر جھری لی۔

" مم مجھے ڈر لگ رہا ہے میں گر جاؤں گی "

گھٹی سی آواز میں کہا اور خوف سے علیدان کی طرف دیکھا۔ چلو ایک تو میڈیم کے نخرے ختم نہیں ہو رہے

یہاں اس کو بیڈ لگا کر دوں میں اب علیدان نے چڑ کر سوچا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نہیں گرتی آپ بہت بڑا تنا ہے ہاں کچھ کیڑے مکوڑے چڑھیں گے گھبرانا نہیں جلدی سے پکڑ کر نیچے پھینکنا ہے انہیں "

علیدان نے ضبط سے آواز کی سختی کو کم کرتے ہوئے کہا وہ پہلے سے ہی اتنا گھبرائی ہوئی تھی اوپر سے پانی نہیں ملا تھا ایسانہ ہو رو دے اسی بات کے پیش نظر وہ سختی برتنے سے گریز کر رہا تھا۔ لڑکیوں کے رونے سے وہ ویسے بھی گھبرا جاتا تھا وہ ایک دفعہ رونا شروع ہو جائیں تو سوں سوں بند نہیں ہوتی ان کی۔

"سنیں اور کیا سانپ بھی ہوتے ہیں درختوں پر؟ "

اذفرین نے سہم کے ارد گرد دیکھا۔ چلو جی علیدان نے افسوس سے گردن گھمائی۔ وہ جو اوپر والے تنے تک پہنچنے کے لیے درخت میں پاؤں پھنسائے ہوئے تھا اس کی بات پر تھما

" ہاں ہو سکتے ہیں "

دانت پیستے ہوئے جواب دیا اور پھر سر کو ہوا میں مار کر اوپر کی طرف دیکھا اذفرین کی شکل پر اب خوف کے آثار اور بڑھ گئے تھے۔ سانپ کا تو سوچ کر ہی وہ رات کو سو نہیں پاتی تھی اور یہاں تو اف زور سے آنکھیں بند کیں۔

" گھبرائیں نہیں مجھے دیکھنا ہے اور اوپر جا کر کہ وہ لوگ آرہے ہیں یا نہیں "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مصروف سے لہجے میں اسے تسلی دیتا اب وہ اوپر جا رہا تھا۔اذفرین کے دیکھتے ہی دیکھتے وہ ایک تنے سے دوسرے تنے پر چڑھتا آنکھوں سے اوجھل ہو چکا تھا۔

وہ آیت الکرسی کا ورد کرنے لگی تھی اندھیرا اب اور بڑھ گیا تھا۔ارد گرد سے عجیب سی آوازیں آنے لگی تھیں پتوں میں بھی سرسراہٹ تھی دل اور وجود کانپنے لگا تھا۔اسے اکیلے اسی طرح بیٹھے دس سے پندرہ منٹ گزر چکے تھے گہرے ہوتے اندھیرے کے باوجود وہ بار بار اوپر دیکھ رہی تھی ہلکی سی روشنی باقی تھی۔ایک دم سے پتوں کی سرسراہٹ زیادہ ہونے پر جان جیسے حلق میں اٹک گئی تھی۔کہاں چلا گیا مجھے چھوڑ کر

" سنیں "

قریب سے اس لڑکے کی آواز ابھرنے پر اذفرین نے جلدی سے دل پر ہاتھ رکھ کر سکھ کا سانس لیا۔اندھیرا مزید ہونے کی وجہ سے وہ اب بہت کم نظر آ رہا تھا۔

" جی "

اذفرین نے آہستہ سی آواز میں کہا۔اس کے آجانے پر دل کی کپکپاہٹ فوراً بند ہوئی تھی۔ایک عجیب سے ساتھ کا احساس تھا۔شائد یہ تسلی بخش احساس اس کی اب تک کی اتنی بہادری دیکھ کر ہوا تھا۔وہ جو کوئی بھی تھا بلا کا ذہین اور مضبوط اور بہادر انسان تھا اس نے اپنی پوری زندگی میں اس جیسا بہادر انسان اپنی آنکھوں سے کبھی نہیں دیکھا تھا۔وہ اب اذفرین کے بالکل سامنے آکر بیٹھ چکا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ پہنچنے والے ہیں پانچ سے چھ لوگ ہیں ٹارچ کی روشنیوں سے اندازہ لگایا ہے میں نے ابھی کچھ دوری پر ہیں مجھے انھیں ختم کرنے جانا ہے آپ یہیں بیٹھیں اگر میں واپس نا آیا تو سمجھیۓ گا انہوں نے مجھے مار دیا "

علیدان نے عجلت میں آواز کو دھیما رکھتے ہوئے کہا وہ گھبرایا سا لگ رہا تھا اور سانس بھی بے تحاشہ پھولی ہوئی تھی خبر سننے کے بعد اذفرین کی حالت اب اس سے بھی بدتر ہو چکی تھی وہ گلے سے ایک رائی یفل اتار کر اس کے ہاتھ میں پکڑا رہا تھا جبکہ وہ تو ساکن حواس باختہ بیٹھی ہوئی تھی۔اس کے رائی فل اتار کر پکڑانے پر جیسے جھٹکے سے ہوش میں آئی۔

" نہ نہیں پلیز پلیز مت جائی یں "

اذفرین بری طرح گھبرا کر بولی پورا وجود لرز گیا تھا اتنے بڑے سنسان جنگل میں اس کے سوا تھا کون۔وہ بری طرح رو دی۔پورا وجود خوف سے کانپنے لگا تھا پسینہ سر سے کی کنپٹی سے بہتا اب گالوں تک پہنچ گیا تھا۔
علیدان اس کے اس طرح رونے پر گھبرا گیا وہ تو بہت ڈرپوک قسم کی لڑکی تھی۔

" سنیں سنیں پلیز رونا بند کریں "

علیدان نے کندھے پر ہاتھ رکھا۔اور تسلی آمیز لہجے میں کہا۔پر اس پر تو جیسے کسی بات کا کوئی اثر ہی نہیں تھا وہ کانپ رہی تھی اور منہ سے عجیب سی آواز نکل رہی تھی جیسے کوئی بچہ خوف سے روتا ہو۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اگر میں واپس نہ آیا تو آپ کو یہاں کے ایک رہائی یشی قبیلے تک پہنچنا ہے وہ جنگل میں ہی ہے مجھے پورا یقین ہے وہ آپ کو پناہ دیں گے اور آپ کے گھر تک پہنچانے میں مدد کریں گے "

علیدان اب آہستہ آواز میں سمجھا رہا تھا پر وہ تو مسلسل رو رہی تھی بس سن اور سمجھ نہیں رہی تھی۔

" پلیز مجھے یہاں اکیلا مت چھوڑ کر جائیں پلیز پلیز "

اس سے پہلے کے وہ مڑ کر درخت پر سے اترتا اذ فرین نے بچوں کی طرح اس کے بازو کو دبوچا۔علیدان نے الجھ کر بازو کو جھٹکے سے چھڑوایا۔وہ اسے بھی کمزور کر رہی تھی جبکہ وہ یہ موقع گنوانا نہیں چاہتا تھا ان آدمیوں کے یہاں پہنچنے سے پہلے کسی محفوظ جگہ پر چھپ کر انہیں مارنا تھا اور یہاں ان کی اندھا دھند فائی رنگ سے اسے بھی نقصان ہو سکتا تھا۔

" پاگل مت بنو بیٹھو آرام سے اور اگر میں نہ آ سکا "

غصے سے کہتے ہوئے وہ ابھی اپنی بات مکمل نہیں کر پایا تھا کہ اذ فرین نے کھسک کے قریب ہو کر اس کے منہ پر ہاتھ رکھا اور اس کا کانپتا ہاتھ علیدان کے کے الفاظ کا گلا گھونٹ چکا تھا۔

" ایسا کیوں کہہ رہے ہیں آپ ؟ "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ازفرین بری طرح ڈر گ ئی تھی۔علیدان نے آہستگی سے اس کے ہاتھ کو ہٹایا۔اس پر ترس آنے لگا تھا پر وہ یہاں اس کو گلے لگا کر بیٹھ نہیں سکتا تھا۔

" کیونکہ کچھ بھی پوسیبل ہے "

دھیرے سے اسکے دوسرے ہاتھ سے بازو چھڑوایا اور اندازے سے ایک تنا نیچے اترا۔وہ ابھی بھی رو رہی تھی۔

" اچھا میں جا رہا ہوں صبح کو اترنا اور پھر وہ گاؤں تلاش کرنا اب مجھے یہ پتا ہے کے یہ سڈنی کا وہی جنگل ہے فی امان اللہ "

ازفرین نیچے جھکی دیکھ رہی تھی جب اس کی آواز ابھری اور پھر وہ وہاں سے جا چکا تھا۔اور وہ ریں ریں کرتی آیت الکرسی کا ورد کرنے لگی تھی۔ سر کو تنے سے ٹکا کر آنکھیں موندلیں۔

****

" تائی امی کیا بنا رہی ہیں "

زیب نے عقب سے اوزگل کی آتی آواز پر مسکرا کر گردن گھمائی وہ اپنے مخصوص ہشاش بشاش سے انداز میں کھڑی مسکرا رہی تھی۔ میرون فراک میں کھلتی سی رنگت بڑی بڑی سیاہ چمکتی آنکھیں لیے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" ارے تم کب آئی "

پاس پڑے کپڑے سے ہاتھ پونچھتی وہ سیدھی ہوئیں۔اوزگل اب چہکتی ہوئی آگے ہو کر چولہے پر رکھے سالن میں جھانک رہی تھی۔وہ گھر میں آئے اور اتنی خاموشی ایسا کبھی نہیں ہوا تھا۔

" تائی امی شام سے آئی ہوئی ہوں صندل کے ساتھ تھی "

تھوڑا سا پیچھے ہو کر مسکرا کر کہا اور پاس پڑے کیبنٹ کو کھول کر کوکیز سے بھرا باکس نکالا۔

" کیوں ادیان بھی تو گھر تھا آج "

زیب نے مسکرا کر حیران ہوتے ہوئے کہا ادیان کے ہوتے ہوئے وہ صندل کے ساتھ تھی یہ بات حیرت میں ہی مبتلا کر رہی تھی۔وہ دونوں بچپن سے ایک دوسرے کے گہرے دوست تھے۔اور ہر وقت ایک دوسرے کے ساتھ نظر آتے تھے۔

" پتا نہیں کیوں کھڑوس بنا ہوا بات نہیں کر رہا بہت دن سے "

اوزگل نے ناک چڑھا کر کہا خفگی سے بچوں کی طرح منہ پھلایا۔اس کے اس انداز پر زیب قہقہ لگا گئی تھیں ۔جبکہ وہ اب بسکٹ کھا رہی تھی اور ساتھ ساتھ کچن شیلف پر ہاتھ ٹکائے کمر کو دھیرے دھیرے جھلا رہی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"ایک ہی دیور ہے تمھارا اب نخرے بھی نہ کرے"

زیب شرارت سے کہتی پھر سے سالن کی طرف متوجہ ہو چکی تھیں۔زیب کی اس بات پر پیچھے کھڑی اوز گل شرما ہی تو گئی تھی گال گلابی ہو گئے تھے اور لبوں پر مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔دل تیز تیز دھڑکنے لگا تھا وہ نہیں تھا پر اس کا ذکر ہی تھا جس کی خاطر وہ بھاگی بھاگی ایک دیوار کے پار اس گھر میں آجاتی تھی۔

"تائی امی"

شرمائے سے انداز میں مصنوعی خفگی سے زیب کی طرف دیکھا جو اس کے اس طرح شرما جانے پر محظوظ ہوتی دل و جان سے مسکرا رہی تھیں۔جبکہ وہ اب مسکراہٹ چھپاتی کچن سے باہر جا رہی تھی۔

"جا کہاں رہی ہو؟ کھانا کھا کر جانا"

زیب نے پیچھے سے آواز لگائی۔جس پر وہ پلٹی نہیں تھی۔

"نہیں جا نہیں رہی وہی اپنے ایک عدد دیور کو دیکھنے جا رہی ہوں"

لجائے سے لہجے میں کہتی وہ اب لاونج میں سے گولائی کی صورت میں چڑھتے زینے کی طرف جا رہی تھی جبکہ زیب اب بھرپور مسکراہٹ کے ساتھ دھیرے سے سر ہلاتی پھر سے سالن پر جھک چکی تھیں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

****

مائی دنے ہاتھ پر ٹکائے سر کو اٹھایا پریشان سی صورت کے ساتھ سامنے بیٹھے نجف کی طرف دیکھا۔جو بار بار سامنے لگے ٹی وی پر مختلف چینل بدل رہا تھا۔جہاں جگہ جگہ بس کے لاپتہ ہونے کی خبر چل رہی تھی۔

"سعد کی بھی کال آرہی ہے بار بار "

مائی دہ بیگم نے پریشان سے انداز میں تھکے سے لہجے کے ساتھ کہا۔ نجف نے ٹی وی کی آواز آہستہ کی اور مائی دہ بیگم کی طرف متوجہ ہوا۔

" امی بتادیں ان کو معاملہ بہت سنجیدہ ہے بس کا کوئی پتا نہیں چل رہا ابھی تک "

روکھے سے انداز میں کہا جبکہ مائی دہ بیگم کا اس بات پر چہرہ اور پھیکا پڑ چکا تھا۔خشک ہوتے منہ کو ہاتھ سے صاف کیا زبان بار بار اوپر تلوے سے چپک رہی تھی۔

" فروا کو بتادیا ہے میں نے وہ خود بتادے گی میری ہمت نہیں ہو رہی بھ ئ "

ہاتھ کو ہوا میں اٹھا کر کہتی وہ صوفے کی پشت کے ساتھ سر ٹکا گ ئ تھیں۔ نجف نے پھر سے نظریں ٹی وی پر جمادی تھیں۔اس کی پیشانی پر بھی پریشانی کی لکیریں تھیں۔

" بہت بڑی مشکل ہو گ ئ نجف سعد سوال کرے گا کہ کیوں اکیلے بھیجا تھا فری کو جاب پر "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تھوڑی دیر بعد مائی دہ کی پریشان کن آواز پھر سے ابھری نجف نے ناگواری سے چہرے کا رخ ان کی طرف موڑا۔

" امی یہ کوئی بات ہے اب بھلا کہہ دیں گے مجھے ضروری کام تھا بس ہو گ ئی غلطی "

نجف نے الجھے سے لہجے میں کہا اور ماتھے پر ہاتھ پھیرا۔

" نجف میرا دل بہت گھبرا رہا ہے سعد پتا نہیں کیا سوچے گا "

مائی دہ بیگم نے دل پر ہاتھ دھرے پھر سے اپنی پریشانی کا اظہار کیا۔ بار بار مختلف خیالات ذہن میں ابھر رہے تھے۔

" امی وہ کچھ نہیں سوچے گا آپ بس کریں اور یہ ہم نے نہیں قسمت نے کیا ہے اور "

نجف بات کرتے کرتے رک گیا تھا مائی دہ بیگم نے پیشانی پر بل ڈالے گھور کر دیکھا۔

" اور کیا بولو "

دانت پیس کر اسے بات مکمل کرنے کا کہا۔ نجف نے گہری سانس لی اور نظریں چرائی یں۔

" پتا نہیں وہ زندہ "

آہستہ سی آواز میں کہا۔ ابھی بات مکمل نہیں کی تھی کہ مائی دہ بیگم نے تنک کر بات کو کاٹا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" بکواس مت کرو اللہ نہ کرے ایسا کچھ بھی ہو "

ان کے چہرے پر ایک دم سے خوف پھیل گیا تھا۔پریشان ہو کر انہوں نے ماتھے پر سے پسینے کو صاف کیا۔ان کے پاس پڑے موبائل پر ہوتی رنگ ٹون کی آواز پر دونوں نے بیک وقت موبائل کی طرف دیکھا۔

" فروا کی کال "

مائدہ بیگم نے سہمی سی آواز میں کہا اور فون کو ہاتھ میں پکڑ کر اوپر اٹھایا۔ نجف نے ٹی وی بند کیا۔

" بات کریں "

آہستہ سی آواز میں کہتے ہوئے اس نے فون کی طرف اشارہ کیا۔مائدہ بیگم نے پریشان اور شرمندہ سی صورت بنائے فون کان کو لگایا۔

" ہیلو "

تھکی سی آواز میں کہا ان کے بولنے کی دیر تھی کہ دوسری طرف سے فروا کی بے چین سی آواز ابھری۔

" امی میں اور سعد کل آرہے ہیں ملبرین سے سڈنی "

وہ ایک ہی سانس میں تیزی سے بولی۔مائدہ نے ڈر کر نجف کی طرف دیکھا۔پر خاموش رہیں۔

" سنیں وہ کہہ رہے تھے پاکستان بازل کو اس کی خبر نہیں ہونی چاہیے ابھی "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فروا پریشان سے لہجے میں اذفرین کے بہنوئی کا نام لے رہی تھی جو اس کی بڑی بہن مہرین کا شوہر تھا۔ان کی بھرپور مخالفت مول لے کر تو اذفرین پاکستان سے یہاں آئی تھی۔

" اچھا بیٹا تم ٹھیک ہو نہ سعد نے تمہیں تو کچھ نہیں کہا "

مائدہ بیگم نے پریشان سے لہجے میں فروا سے دریافت کیا۔

امی وہ بہت پریشان ہیں آخر کو چھوٹی بہن ہے ان کی اور یہ نجف اس کو نہیں پتا تھا وہ تو پاکستان میں کبھی "

" اکیلی یوں نہیں گھومی تھی اس نے سڈنی جیسے شہر میں اسے اکیلے بھیج دیا

فروا غصے میں بول رہی تھی مائدہ نے خفگی بھری نظروں سے نجف کی طرف دیکھا تو وہ سر کو ہوا میں مارتا زور سے ریموٹ پٹخ کر باہر نکل چکا تھا۔

مانا کہ ابھی شادی نہیں ہوئی اس کی فری سے پر میری نند ہی سمجھ کر خیال کر لیتا اب یہ بات سعد کو پتا "

" چلے گی میری کتنی کی عزت رہ جائے گی ان کے سامنے بولیں آپ

فروا تیز تیز بول رہی تھی لہجہ غصہ اور پریشانی لیے ہوا تھا۔مائدہ بیگم کچھ بول نا سکیں بچارگی سے سامنے بند دروازے کی طرف دیکھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اب وہ بازل اور مہرین جان کھا جائیں گے ان کو خبر ہوئی تو کہ ہم جب پاکستان میں شادی کروا رہے ”

“ تھے اذفرین کی تو کیا ضرورت تھی یہاں آسٹریلیا بلوانے کی

فروا مسلسل مائی دہ پر غصہ اتار رہی تھی اور ان کا چہرہ اور زرد پڑتا جا رہا تھا۔اذفرین کی معصومیت اور فروا کے گھر بچانے کے لالچ میں وہ بہت بڑی پریشانی مول لے چکی تھیں۔

“ اس کے ہاتھوں تو میں بہت تنگ ہوں نہیں مان رہا فری سے شادی کے لیے ابھی بھی ”

مائی دہ بیگم نے گھٹی سی آواز میں کہا۔ نجف اگر ان کا اکلوتا بیٹا تھا تو فروا اکلوتی بیٹی جسے شادی کے چار سال بعد بھی اولاد نہیں ہوئی تھی اور جب ڈاکٹر نے اس کے بانجھ ہونے کی خبر دی تب سے دونوں ماں بیٹی کو سعد کی دوسری شادی کو خوف ستانے لگا تھا اسی لیے چکر چلا کر وہ اذفرین کا رشتہ زبردستی نجف سے کر رہی تھیں۔

پاگل ہے کیا یہ امی میرا گھر خراب کرنے پر تلا ہوا ہے اور سعد نے لا کر میرے سر پر سوار کر دینی ہے ”

“ وہ

فروا اب غصے میں چیخ رہی تھی۔اذفرین کو پاکستان سے سیدھا سڈنی بھیجنے کا سارا چکر بھی فروا نے ہی چلایا تھا کہ جہاں کچھ مہینوں بعد اسے رہنا ہے وہاں اگر رہ لے گی تو کوئی بات نہیں اور وجہ اپنی ماں کا اکیلا ہونا اور اس کی اچھی جاب کو بنایا تھا۔

“ اچھا تم آؤ گی تو سمجھا لینا خود ”

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مائی دہ بیگم نے تھکی سی آواز میں کہااور پریشانی سے سر صوفے کی پشت سے ٹکا دیا۔سعد تو ویسے بھی غصے کا تیز تھا۔

****

وہ لوگ اب قریب پہنچ چکے تھے پانچ آدمی تھی علیدان نے آنکھوں کو سکوڑ کر ان کی تعداد کو گنا ہر سیاہ فام کے ہاتھ میں ٹارچ لائیٹ تھی علیدان نے جھاڑیوں کی اوٹ میں چھپ کر نشانہ سب سے پیچھے والے پر داغا بے آواز فائیر پر وہ ایک دم سے زمین بوس ہوا جیسے ہی وہ نیچے گرا گرنے کی آواز پر باقی چاروں چوکنے ہوئے۔وہ ابھی اپنی رائیفل کو سیٹ کر ہی رہے تھے کہ علیدان نے ایک پتھر اٹھا کر مخالف سمت میں پھینکا پتوں کی سرسراہٹ پر چاروں آدمی رخ موڑ کر اب اس طرف فائیرنگ کرنے لگے تھے۔

یہی وہ موقع تھا علیدان نے چاروں کی پشت پر فائیر چلا دیے تھے۔اب پانچوں ڈھیر تھے۔وہ دھیرے سے چلتا ہوا ان کے پاس آیا۔ایک تھوڑا سا ہل رہا تھا جس کے سر پر وہ پھر سے فائیر چلا چکا تھا۔بچپن سے شکار کھیلنے کا فائیدہ آج وہ باخوبی اٹھا رہا تھا۔

وہ اب سامان سمیٹ رہا تھا ان کی ٹارچ لائیٹ اٹھائی یں پانی کی مشک نما بوتل گلے میں لٹکائی۔اور رسی کو کندھے پر لٹکایا اور کچھ نہیں تھا ان کے پاس۔

ٹارچ لائیٹ جلائی اور واپسی کی طرف دوڑ لگا دی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ جو سر کو درخت سے ٹکائے آیت الکرسی کا ورد کرتی خوف سے بے ہوش ہونے کے عنقریب تھی دور سے ٹارچ لائیٹ کی روشنی دیکھ کر کانپ اٹھی جلدی سے تنے سے نیچے لٹکتی ٹانگوں کو سمیٹا اور چھوئی موئی سی ہو کر کانپنے لگی۔اففف میرے اللہ مجھے موت آجائے میرے اللہ دل کانپنے لگا تھا۔

زندگی نے اتنے دکھ دیے تھے اور اس دکھ کی کمی تھی جو اب اس کے ساتھ ہو رہا تھا۔وہ ان وحشیوں کے ہاتھوں نوچے جانے کے ڈر سے موت آجانے کی دعا مانگنے لگی تھی۔

جیسے ہی ٹارچ لائیٹ کی روشنی درخت کے پاس ہوئی اور براہراست اس پر پڑی وہ آنکھیں بند کیے زور زور سے چیخنے لگی تھی کوئی تیزی سے درخت پر چڑھ رہا تھا۔

" چیخو مت میں ہوں "

علیدان نے تنے پر خود کو ٹکاتے ہی اس کے منہ پر ہاتھ رکھا وہ بری طرح کانپ رہی تھی چہرہ آنسوؤں سے تر تھا منہ سے پانی نکل رہا تھا گردن پسینے میں بھیگی ہوئی تھی۔علیدان نے ٹارچ لائیٹ چلائی اذفرین تڑپ کر اس سے چمٹی تھی اس کے سینے سے لگی وہ کانپ رہی تھی اور اونچا اونچا رو رہی تھی۔وہ لوٹ آیا تھا اسے خوشی ہوئی تھی یا کیا وہ نہیں جانتی تھی پر اس کو سامنے دیکھ کر وہ بے ساختہ اس کے سینے سے جا لگی تھی وہ کچھ نہیں تھا اس کا پر اس لمحے وہ اس کا سب کچھ تھا۔

" ریلکس ریلکس "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

علیدان نے آہستگی سے اس کے کمر پر بکھرے بالوں پر ہاتھ پھیرا۔وہ یونہی ساتھ لگی کانپ رہی تھی۔اس کے یوں اچانک رد عمل پر وہ سٹپٹا گیا تھا پر وہ اس وقت ہوش میں نہیں تھی اسے گ ئے تقریباد و گھنٹے سے اوپر ہو چلے تھے اور اس سارے وقت میں وہ یہاں تن تنہا بیٹھی تھی عورت ذات تھی اتنا خوفزدہ ہو جانا اچھنبے کی بات نہیں تھی

آہستہ آہستہ اس کی کپکپاہٹ میں کمی آئی تھی۔اور پھر وہ پر سکون ہو گ ئی تھی۔پر علیدان سے الگ نہیں ہوئی تھی۔

اففف یہ کیا کیا میں نے ہوش میں آتے ہی جیسے اپنی اس بے باک حرکت کا احساس ہوا آہستگی سے علیدان سے الگ ہوئی انداز شرمندہ سا تھا۔

" سوری "

مدھم سی آواز میں کہا اور تھوڑا سا پیچھے سرکتے ہوئے درمیان کے فاصلے کو بڑھایا۔سر جھکا کر چہرے پر آتے بالوں کو سمیٹ کر کان کے پیچھے آڑ دیا۔

" اٹس اوکے دیکھو میں ٹارچ لے آیا ہوں ہمیں ابھی نکلنا ہو گا یہاں سے آپ کی تھکاوٹ اتری "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نرم سے لہجے میں کہا۔اس کی طرف پانی کی بوتل کو بڑھایا وہ پاگلوں کی طرح پانی پی رہی تھی پانی منہ سے باہر نکل رہا تھا علیدان بغور اس کے انداز کو دیکھ رہا تھا پتا نہیں کتنی نازک مزاج ہوں گی محترمہ اور اب علیدان نے گہری سانس لی علیدان کے اس طرح دیکھنے پر وہ نظریں جھکا گ ئی۔

علیدان نے تنے کے ساتھ رسی کو مضبوطی سے باندھ کر نیچے لٹکایا۔

" اترو اس کو پکڑ کر "

رسی کی مضبوطی جانچنے کے بعد اذفرین کی طرف دیکھ کر کہا۔اذفرین نے ڈرتے ڈرتے رسی کو تھاما اور اس سے لٹکی۔

" ہاں نیچے سرکتی جاؤ اب آہستہ آہستہ "

تنے پر بیٹھے علیدان نے تھوڑا سا نیچے جھکتے ہوئے کہا۔وہ جب نیچے اتر کر کھڑی ہوئی تو وہ جلدی سے رسی کو تنے سے کھول کر خود بڑی مہارت سے نیچے اترا۔

" چلو "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاتھ جھاڑ کر پاس کھڑی اذفرین سے کہا اور نیچے پڑی رسی کو فولڈ کر کے کندھے پر لٹکایا۔اور آگے بڑھا پھر کچھ سوچ کر پیچھے مڑا اور اذفرین کی طرف ہاتھ بڑھایا۔اذفرین نے حیرت سے بڑھے ہاتھ کو دیکھا اور تھام لیا

۔

اس کا ہاتھ تھامتے ہی عجیب سے تحافظ کا احساس ہوا۔جس کو ابھی وہ کوئی نام نہیں دے سکتی تھی۔

****

سیڑھیاں پھلانگتی وہ سفید ٹائی لز والے خوبصورت پورچ سے ہوتی ہوئی سامنے ادیان کے کمرے کی طرف بڑھ رہی تھی جینز کے نیچے میرون رنگ کا چڑے کا کھسہ پہن رکھا تھا جس میں سفید پاؤں اور دمک رہے تھے وہ ایسی ہی تھی جینز کے نیچے کھسہ پٹیالہ شلوار کے نیچے جوگرز شوخ چنچل سی ہنس مکھ سی اور ادیان بھی ایک ہفتہ پہلے تک بلکل ایسا ہی تھا پورے خاندان میں دونوں کرائم پارٹنر کے نام سے مشہور تھے۔

کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی تو ادیان سٹڈی ٹیبل پر بیٹھا کچھ ٹائپ کر رہا تھا دروازہ کھلنے کی آواز پر جلدی سے لیپ ٹاپ بند کیا اور سامنے اوزگل کو دیکھ کر ماتھے پر بل ڈالتے ہوئے سیدھا ہوا۔

"کم از کم ناک تو کیا کرو "

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mohey piya Milan ki Aas| By Huma waqas(Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

شکن آلود پیشانی کے ساتھ آنکھوں کو سکوڑ کر اوز گل کو گھورا۔اس کا اب یوں کمرے میں اس طرح چلے آنا عجیب ہی لگا تھا۔پر اس پر تو جیسے کوئی اثر نہیں تھا مسکراتی ہوئی بلا تکلف آگے بڑھی۔آنکھیں شرارت سے چمک رہی تھیں

" ادیان پہلے بھی تو ایسے ہی آتی تھی کمرے میں ن ئی بات ہے کیا "

لاڈ سے کہتی آگے بڑھی اور بیڈ پر بیٹھی۔وہ ادیان کی خفگی کو ابھی بھی سنجیدگی سے نہیں لے رہی تھی۔شائی د اس کی وجہ ادیان کا پہلی دفعہ اس سے یوں دوری بنا کر رکھنا تھا۔ادیان سے بلا تکلفی کی ایک وجہ دونوں کی عمر میں صرف ایک سال کا گیپ ہونا تھا ادیان اس سے ایک ساک بڑا تھا بس۔

" پہلے کی بات اور تھی اوز "

ادیان نے ناگواری سے نظریں چراتے ہوئے کہا۔پورے گھر میں صرف وہ اسے اوز کہتا تھا باقی سب گل کہتے تھے ادیان نے پاس پڑی کتاب کو اور ساتھ پڑی ڈائی ری کو اپنی طرف کھینچا۔وہ جتنا اس سے دور جانے کی کوشش میں تھا وہ اتنا ہی سر پر سوار ہو رہی تھی اور اس کا یوں بار بار سامنے آجانا تکلیف کا باعث بن رہا تھا۔

" ادی مطلب سمجھی نہیں میں "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آہستگی سے کہتے ہوئے اب وہ نا سمجھی کے سے انداز میں ادیان کی طرف دیکھ رہی تھی۔پر وہ تو کچھ اسطرح سے کتاب پر جھکا کچھ لکھنے میں مصروف تھا جیسے وہ اس کے پاس ہی نہ کھڑی ہوئی۔ادیان کی طرف سے کوئی جواب نا آنے کی صورت میں وہ پریشان سی ہوتی اپنی جگہ سے اٹھی

" ادی مسئلہ کیا ہے مجھ سے کوئی غلطی ہوئی ایسی کیوں ناراض ہو بھئی "

اس کے قریب آکر الجھے سے انداز میں کہا۔وہ اس سے کتنی ہی باتیں کرنا چاہتی تھی ہفتہ پہلے ہی تو سب بڑوں کے طے کیے رشتے نے اس کی دنیا بدل کر رکھ دی تھی اور اب کتنی ہی دل کی ایسی باتیں تھی جو وہ اپنے سب سے اچھے دوست سے کرنا چاہتی تھی پر وہ تھا کہ اس دن کے بعد سے اکھڑا اکھڑا سا تھا گھور کر ادیان کی طرف دیکھا اس کے بال سر جھکنے کی وجہ سے ماتھے پر آئے تھے دونوں بھائیوں میں بہت مشابہت تھی بس ادیان کی آنکھیں چھوٹی تھیں ناک تو بلکل اس کے جیسا تھا اور کشادہ پیشانی اوزگل دھیرے سے مسکرا دی ادیان نے کا سر ہنوز ویسے ہی جھکا تھا۔

" میں کیوں ناراض ہوں گا "

مصروف سے انداز میں کہا۔اوزگل نے غصے سے دیکھا۔حد تھی ویسے شام سے اسے منانے میں لگی تھی اور نواب کے نخرے تھے کہ ختم ہونے کا نام نہیں لے رہے تھے۔

" ہمم "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اوز گل نے شرارت سے مسکراتے ہوئے ادیان کے ہاتھ میں سے قلم چھینا۔ وہ جو ضبط کے آخری مرحلے پر تھا ایک دم سے غصے میں بھرا اٹھا۔

" جسٹ سٹاپ اٹ اوز "

اونچی آواز میں کہتے ہوئے اوز گل کی طرف دیکھا اور بے دردی سے اس کے ہاتھ میں پکڑے قلم کو کھینچا۔

ادیان کا لہجہ اتنا سخت تھا کہ وہ گڑبڑا گ ئی اور پھر ساکن ہوئی تھی اور آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو تیرنے لگے تھے۔ پھر رکی نہیں تھی تیز تیز قدم اٹھاتی اس کے کمرے سے کیا میر دلاور ولاز سے بھی نکل گ ئی تھی۔

اور اس کی آنکھوں میں تیرتے آنسوؤں کہ نمی وہ اسکے دل پر چھوڑ گ ئی تھی۔ جس دن اوز گل کو اپنی زندگی کی سب سے بڑی خوشی ملی اسی دن تو ادیان دلاور کی زندگی کی سب سے بڑی خوشی اس سے چھن گ ئی تھی۔ اسے پتا تھا اب وہ اس کے آنے پر ہی دلاور ولاز میں قدم رکھے گی اچھا ہے مت آئے۔

ادیان نے گہری سانس لی اور کرسی پر ڈھنے کے سے انداز میں بیٹھا۔

****

ٹارچ کی روشنی میں ان کو یوں چلتے ہوئے آدھا گھنٹہ ہو چلا تھا رات ہونے کی وجہ سے وہ اب بھاگ نہیں رہے تھے آہستہ آہستہ چل رہے تھے۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mohey piya Milan ki Aas| By Huma waqas(Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس نے ایک ہاتھ تو پکڑ رکھا تھا پر پھر بھی دائی یں بائی یں سے خوف آرہا تھا۔اور اب تو ٹانگیں کندھے سب جواب دینے لگے تھے بھوک سے بھی برا حال تھا۔ہمت جمع کی

"سنیں "

اذ فرین نے گھٹی سی آواز میں اپنے ساتھ چلتے علیدان کو پکارا وہ جو بہت چوکنا ہو کر چل رہا تھا اس کے یوں خاموشی کو توڑنے پر چونک کر اس کی طرف دیکھا۔معلوم تھا یوں رات کو جنگل میں چلنا خطرے سے خالی نہیں تھا پر وہاں رکنا بھی مناسب نہیں تھا اس سے دوری بنانا ضروری تھا اور گنز ساتھ ہونے کی وجہ سے حوصلہ بڑھا ہوا تھا اذ فرین کی طرف سوالیہ انداز میں دیکھا وہ اب بلکل خاموش کھڑی تھی۔چودھویں رات کے ملگجے سے اندھیرے میں اس کا چہرہ نظر آرہا تھا وہ اب کچھ نہیں کہہ رہی تھی البتہ اس کی گھٹی سی آواز سے وہ باخوبی اندازہ لگا سکتا تھا کہ وہ تھک گ ئی ہے۔

"ہمم تھک گ ئی ہیں کیا؟ "

علیدان نے ارد گرد دیکھتے ہوئے نرمی سے پوچھا۔اذ فرین نے دھیرے سے سر کو ہلایا۔تھکنے سے زیادہ ارد گرد سے آتی خوفناک آوازیں پتوں کی سرسراہٹ بھیڑیوں کی آوازیں عجیب طرح سے خوفزدہ کررہی تھیں۔

"ٹھیک ہے پھر رک جاتے ہیں یہاں صبح ہونے تک "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

علیدان نے فوراً درختوں کی طرف قدم بڑھائے اب وہ ٹارچ لائٹ ڈال کر درختوں کو جانچ رہا تھا۔لمبا قد کسرتی بدن مضبوط ڈیل ڈول گھنے بال وہ اپنی بہت ساری خوبیوں کے ساتھ ساتھ خوبرو بھی تھی۔اس کو یوں درختوں کو کھوجتے دیکھ کر اذفرین پھر سے گھبرا گئی۔

"پھر درخت پر چڑھنا ہو گا کیا؟ "

بچارگی سے کہا۔علیدان جواب ماتھے پر ہاتھ پھیرتا ہوا کچھ سوچنے میں مصروف تھا گردن گھما کر گھور کر اذفرین کی طرف دیکھا۔

جی نیچے بلکل سیف نہیں ہمارے پاس آگ جلانے کا کوئی انتظام نہیں کوئی بھی جنگلی جانور آسکتا ہے "

"

دانت پیستے ہوئے کہا وہ اب درخت کے تنے پر رسی ڈال رہا تھا۔

" ٹھیک ہے پھر "

اس کے یوں ناگواری سے کہنے پر اذفرین نے آہستگی سے جواب دیا اور اس کے پاس آکر کھڑی ہوئی۔اس دفعہ تنا کچھ زیادہ ہی اونچا تھا۔جس کی وجہ سے اذفرین کو بھی رسی سے ہی اوپر جانا تھا۔علیدان نے اب رسی کے ایک سرے کو اذفرین کو پکڑایا اور دوسرے سرے کو ایسے کھینچا کہ وہ اوپر اٹھنے لگی اور پھر تنے کے قریب پہنچتے ہی وہ اسے ہاتھ ڈال کر اوپر چڑھ چکی تھی۔وہ خود اب رسی کو پکڑ کر اوپر چڑھ رہا تھا۔اوپر آکر رسی کو بھی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اوپر کھینچا بوتل سے پانی پیااور بوتل اذفرین کی طرف بڑھائی۔تینوں گنز ایک طرف ٹہنی سے لٹکائی یں اور تنے پر سید ھا لیٹ گیا جبکہ اذفرین ایک طرف ٹیک لگائے بیٹھی تھی۔لیٹتے ہی جیسے کمر کو سکون ملا تھا۔نہیں پتا تھا کس رخ کو جا رہے تھے وہ اور کیا وہ گاؤں اس رستے میں ہو گا بھی کہ نہیں باقی لوگوں کا کیا بنا ہو گا اور گھر والے ان تک خبر پہنچی ہو گی یا نہیں ان گنت خیالات تھے جو اس وقت علیدان کے دماغ میں ابھر رہے تھے

۔

اذفرین نے کن اکھیوں سے علیدان کی طرف دیکھا اس کی ٹانگیں اذفرین کی طرف تھیں س کتنی عجیب بات تھی وہ کتنے گھنٹوں سے ایک ساتھ تھے پر ایک دوسرے کا نام تک نہیں جانتے تھے۔اذفرین نے پانی کی بوتل کا ڈھکن بند کیا۔

"آپکا نام کیا ہے؟ "

آہستہ سی آواز میں سوال پوچھا دوسری طرف بلکل خاموشی تھی پھر وہ اٹھ کر بیٹھا۔اتنے گھنٹوں کے بعد اب جا کر تھوڑا سکون ملا تھا یہی وجہ تھی وہ بھی نام پوچھ رہی تھی۔

" علیدان دلاور "

سنجیدگی سے جواب دیا علیدان اذفرین نے زیر لب نام کو دھرایا کتنا پرفیکٹ میچ تھا اس کا نام اس کی شخصیت تھے وہ بہادر تھا ہمت والا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"اور آپکا نام "

بھاری سے سنجیدہ آواز میں پوچھا۔وہ جواب سر جھکائے بیٹھی اس کے نام سے اس کی شخصیت کی عکاسی کر رہی تھی چونک کر دیکھا۔

"میرا نام اذفرین سہیل ہے "

اذفرین نے مدھر سی آواز میں جواب دیا جس پر وہ دھیرے سے سر ہلا گیا۔پھر خاموشی تھی دونوں طرف جسے پھر سے اذفرین نے ہی توڑا۔

"پاکستان سے ہیں؟ "

اذفرین نے اگلا سوال پوچھا۔وہ جواب سوالات کا سلسلہ ختم سمجھ چکا تھا اگلے سوال پر پھر سے سیدھا ہوا۔اور سر کو اثبات میں ہلایا۔

" میں بھی پاکستان سے ہی ہوں "

اذفرین کو عجیب سی خوشی ہوئی تھی۔انداز تھوڑا بچوں جیسا تھا جیسے وہ پاکستان نہیں اس کا کوئی رشتہ دار نکل آیا ہو۔

" آپ کو دیکھتے ہی لگا تھا آپ پاکستان سے ہوں گے کس شہر سے ہیں؟ "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

علیدان نے بغور اذفرین کی طرف دیکھا۔یہ تو کہہ رہی تھی میں تھک گ ئی ہوں۔اب سوال پر سوال کر رہی ہے۔

“ اسلام آباد سے ”

مختصر جواب دیا۔اور ارد گرد دیکھا۔وہ جوش میں تھوڑا اونچا بول رہی تھی۔

“ میں لاہور سے ہوں ”

اپنا انٹرویو وہ خود ہی دیے جا رہی تھی علیدان نے سر ہلایا۔

“ یہاں کیسے مطلب سڈنی میں کیا کرتے ہیں؟ ”

اگلا سوال۔علیدان نے سیدھے رخ پیشانی میں بل ڈالے ارد گرد دیکھا۔کیا یہ ساری رات میرا انٹرویو لیتی رہے گی ایسے۔

میں کرٹن یونیورسٹی میں جیو گرافک سپیشلائی زیشن کا سٹوڈنٹ ہوں اپنے پروجیکٹ کے سلسلے میں ”
“ سڈنی آیا ہوں

علیدان نے روانی میں کہا جس پر وہ اب سر ہلا رہی تھی۔

“ اوہ اسی لیے آپ جنگل کے بارے میں اتنا جانتے ہیں ”

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اذفرین نے اپنی بات کی تائید چاہی۔ہیں یہ کیا بات کی اس نے میں کوئی والڈ لائف پڑھ رہا ہوں۔

علیدان نے حیرت سے اذفرین کو دیکھا جو خود کو اب بہت سمجھدار تصور کر رہی تھی۔

" جی کہہ سکتی ہیں آپ "

علیدان نے کندھے اچکائے۔گہری سانس لی مچھر کاٹ رہا تھا جس کے باعث وہ بار بار گردن کھجا رہا تھا۔

حیرت سے اذفرین کی طرف دیکھا یقیناً اس کی گردن بالوں میں ڈھکی ہونے کی وجہ سے یہ بچی ہوئی ہے جنگلی مچھروں کے وار سے۔مٹی سے اٹے بالوں سوجی آنکھوں والی یہ لڑکی اتنا بھی بول سکتی ہے اس کا اندازہ نہیں تھا اسے۔

" سنیں "

اذفرین نے سہمی سی آواز میں پکارا۔کہیں یہ سونا جائے سو گیا پہلے اور میں نہ سوئی تو ڈر لگے گا مجھے۔پتہ نہیں کہاں ہیں ہم

" کیا ہم کھو گئے ہیں جنگل میں "

اذفرین کی گھبرائی سی آواز ابھری انداز ڈرا سا تھا۔عجیب سی گھٹن ہوئی ایک دم سے دل کیا سب کچھ خواب ہو اور اب اس کی آنکھ کھل جائے اور وہ بستر پر ہو۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"ہو سکتا ہے"

علیدان نے بھنویں اچکائی یں۔یہی بات تو بار بار اس کے ذہن کو الجھا رہی تھی جو اس نے کر دی تھی

"تو اب کیا ہو گا"

اذفرین نے روہانسی آواز میں کہا۔علیدان نے گھبرا کر دیکھا اب پھر سے رونا شروع کر دے یہ۔

"اللہ پر بھروسہ رکھیں آپ کچھ دیر سو جائی یں"

علیدان نے فوراً مشورہ دیا۔وہ جب تک جاگتی رہے گی شائد یونہی سر کھاتی رہے گی۔

"سوئی تو گر جاؤں گی"

اذفرین نے نیچے دیکھتے ہوئے کہا۔کافی اونچائی تھی اور سوتے ہوئے کیا خبر نیچے جا گرے۔

"نہیں گرتی میں باندھ رہا ہوں آپکو درخت کے ساتھ"

علیدان نے آگے ہو کر رسی کو تنے کے ساتھ گھمایا اور اذفرین کے پیٹ سے رسی کو باندھا اذفرین کے ہاتھ باہر نکال دیے تھے۔رسی باندھ کر پیچھے ہٹا وہ کسی گڑیا کی طرح دم سادھے بیٹھے تھی وہ اس کے قریب جھکا اسے باندھ رہا تھا۔

"سو جائی یں اب نہیں گرتی آپ"

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mohey piya Milan ki Aas| By Huma waqas(Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

علیدان نے گہری سانس لی اور اٹھ کر کھڑا ہوا۔ایک تو لڑکیوں کے تھوڑا سا پاس جانے پر ایک ہی طرح کے خیالات کیوں آنے لگتے ہیں۔اذفرین کی یہ حالت اس کی سمجھ میں آچکی تھی۔

" اور آپ "

اذفرین نے گھبرا کر پوچھا۔وہ اٹھ کر کھڑا ہوا تھا مطلب وہ یہاں نہیں ہو گا اس کے پاس ایک دم سے دل گھبرا گیا۔

" میں بھی تھوڑا آرام کروں گا یہ ساتھ والے تنے پر ہوں سو جائیں "

اذفرین کو تسلی دیتا وہ اب ساتھ والے تنے پر پھلانگ چکا تھا۔سیدھا تنے پر لیٹ کر ٹانگ کو ٹانگ پر چڑھایا۔
درخت ہی درخت تھے عجیب سی آوازیں وحشت ناک بنا رہی تھیں ماحول کو۔

" مت اٹھاؤ خود اٹھے گا "

" کچھ نہیں تھوڑا سا خون ہے رک جائے گا "

" علیدان مرد بن مرد "

"بیٹا یہ چڑیوں کا شکار کر کے تو کیا خود کو شکاری سمجھ بیٹھا ہے ہرن لے کر آنا کسی دن پھر تھپکی دوں گا "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میر دلاور کے مختلف فقروں کی باز گشت کانوں سے ٹکرائی۔ بابا کیا آپ جانتے تھے میری زندگی میں ایک دن یہ سب ہو گا۔آپ نے ہمیشہ ہمت دی مضبوط بنایا۔اور اسی ہمت نے مجھے حوصلہ دیا ایک لڑکی کی عزت اور اپنی جان بچا سکا۔زندگی میں پہلی بار اسے اپنے باپ کی کہی ہر بات ہر سختی مار درست لگ رہی تھی۔سب یاد آ رہے تھے۔

****

" ایزونس ن ئی ی ول سلپ نائی سال اونس الملل این ور دیو مارک "

" ہمیں سنوانک چاہیے نہیں تو اسی طرح ہم ایک ایک کر کے لوگوں کو مارتے رہیں گے "

ٹی وی پر سیاہ فام ڈاکو کی فوٹیج چل رہی تھی جنہوں نے تین آدمی مار کر درختوں سے الٹا لٹکا رکھے تھے اور وہ حکومت سے اپنے کسی آدمی کو چھوڑنے کا مطالبہ کر رہے تھے۔اس فوٹیج سے اب آسٹریلوی فوج تحقیق کر رہی تھی وہ اس وقت کہاں موجود ہیں سعد نے گھبرا کر ٹی وی بند کیا۔اور آنکھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے سر کو نیچے جھکا لیا۔اذفرین کی معصوم سی صورت آنکھوں کے سامنے تھی۔

" سعد پریشان نہ ہوں آپ اللہ بہتر کرے گا "

فروا نے دھیرے سے سعد کے کندھے پر ہاتھ پھیرا۔جان پر بنی تھی سعد سے کتنی مخالفت مول لے کر اس نے اذفرین کو سڈنی بھیجا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ میری بہن ہی نہیں میری بیٹی کی طرح ہے امی ابو کے بعد میری ذمہ داری ہے وہ آخرت میں ان کو "

" کیا جواب دوں گا اگر اس کو کچھ ہو گیا اور مہرین اس کو کیا کہوں گا

سعد نے گھبرائے سے لہجے میں کہا اور پریشانی سے صوفے کی پشت سے سر ٹکا لیا۔

" سعد یہ تو ایک حادثہ ہوا نہ اس میں آپ کا اور میرا تو کوئی قصور نہیں "

فروا نے بچارگی سے کہا سعد نے ایک دم سیدھا ہو کر خونخوار نظروں سے اپنے سامنے بیٹھی فروا کو گھورا۔

" تم جاؤ یہاں سے پلیز "

ہاتھ کے اشارے سے اسے وہاں سے جانے کے لیے کہا وہ خاموشی سے اٹھ کر چل دی تھی۔

****

آنکھ کھلی تو صبح ہو چکی تھی آنکھوں کو ملتے ساتھ والے تنے پر دیکھا وہاں علیدان موجود نہیں تھا جھک کر نیچے دیکھا وہ کہیں بھی نہیں تھا عجیب سا خوف اور وسوسے ذہن میں امڈنے لگے۔

" سنیں "

رسی کو کھولنے کی کوشش کی پر پتا نہیں کتنی مضبوطی سے باندھی گئی تھی۔

" سنیں علیدان آپ کہاں ہاں "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

روہانسی آواز میں پکارا ہر طرف خاموشی تھی نہ وہ تھا اور نہ گن تھیں۔اذفرین کی جان جیسے حلق میں آئی تھی

۔

کہاں چلے گ ےئ مجھے چھوڑ کر اذفرین نے سہم کر ادر گرد دیکھا اور رسی کھولنے کی کوشش کی پر پتہ نہیں کن فولادی ہاتھوں سے باندھ کر گیا تھا وہ ائی رن مین کہ رسی کھل ہی نہیں رہی تھی۔اذفرین کا چہرہ سرخ پڑنے لگا تھا۔رسی کو کھولنے پر لگائی گ ئی طاقت اور خوف کی وجہ سے پورا وجود پسینے میں نہا گیا تھا۔ناخن ٹوٹ گیا تھا پر رسی بس ذرا سی ڈھیلی ہی ہو پائی تھی۔

رسی کو پیٹ سے پکڑ کر ڈھیلا کرنے کی کوشش میں وہ اچانک درخت کے تنے سے پھسلی تھی اب اگر رسی کی گرفت نہ ہوتی تو وہ زمین بوس ہوتی۔لیکن لٹکنے کی حالت کچھ اسطرح سے تھی کہ ٹانگیں اوپر اور سر نیچے لٹک گیا تھا۔خوف کے مارے اور گرنے کے ڈر سے وہ بے تحاشہ چیخ رہی تھی۔وہ مجھے چھوڑ کر چل گیا ہے یقیناً اور میں ایسے ہی لٹکے لٹکے مر جاؤں گی ذہن میں امڈ آنے والے خیال کے زیر اثر وہ کانپ گ ئی تھی۔

"علیدان علیدان"

وہ چیخ رہی تھی۔پاس سے ہی کسی کے بھاگنے کی آواز آئی۔سب کچھ الٹا نظر آ رہا تھا۔وہ بھاگتا ہوا کہیں سے آیا تھا اور اب بلکل اس کے پاس افسوس سے سر پر ہاتھ رکھے کھڑا تھا۔اذفرین کو وہ الٹا نظر آ رہا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیاالو قسم کی لڑکی ہے وہ جب صبح اٹھا تو وہ سو رہی تھی سوچا جب تک وہ اٹھتی ہے تو کچھ کھانے کا بندوبست ہی کر لیتا ہوں اسی سوچ کے زیر اثر وہ کچھ دور نکل گیا تھا پر اس کی چیخوں نے پاؤں کے نیچے سے زمین کو سرکا دیا وہ تیزی سے بھاگتا ہوا آیا اور سامنے کے منظر پر نظر پڑتے ہی افسوس کرنے کے بجائے کچھ نہیں رہ گیا تھا۔

وہ تیزی سے درخت پر چڑھا۔اور ہاتھ سے پکڑ کر اسے اوپر کیا۔اوپر آتے ہی وہ خفگی سے علیدان کی طرف دیکھتے ہوئے اپنے بال اور شرٹ درست کر رہی تھی جبکہ وہ رسی کی گانٹھ کو کھولنے میں مصروف تھا۔

”آپ سو رہی تھیں تو میں کچھ کھانے کے لیے لینے گیا تھا یہیں پاس میں پر یہاں ساری جڑی بوٹیاں ہیں صرف“

رسی کو تنے سے باندھ کر نیچے پھینکا اور سر ہلا کر اسے رسی سے اترنے کا اشارہ کیا۔

کم از کم مجھے بتا کر چلا جاتا میں اٹھنے پر اتنا گھبراتی تو نہیں منہ سے تو اسے کچھ کہہ نہیں سکتی تھی اسی لیے بس خیالات میں ہی لتاڑ رہی تھی روہانسی صورت بنائے نیچے اتری اور وہ اپنے مخصوص انداز میں چھلانگیں لگاتا نیچے اترا۔

”چلیں آگے چلتے ہیں مجھے آواز آرہی ہے پانی گرنے کی جیسے کوئی آبشار ہو لگتا ہے پاس ہی کوئی ندی ہے“

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

علیدان نے ساری چیزیں کندھے پر رکھتے ہوئے اذفرین کو ایک طرف جانے کا اشارہ کیا۔بھوک سے اب تو برا حال ہو رہا تھا الٹا لٹکنے کی وجہ سے سارا خون ایک دفعہ سر میں اکٹھا ہوا تھا جس کی وجہ سے اب حالت اور خراب ہو رہی تھی کل دوپہر سے صرف پانی پی رہے تھے دونوں اور اب تو جیسے معدہ سکڑنے لگا تھا۔

"کیا کچھ بھی نہیں تھا کھانے کو"

اذفرین نے بچارگی سے چلتے ہوئے علیدان کی طرف دیکھا۔آواز بھی جسمانی کمزوری کے باعث نقاہت کا شکار ہو چکی تھی۔

نہیں کچھ نہیں تھا جڑی بوٹیاں اور کچھ عجیب سے پھل تھے جن کو کھا نہیں سکتے کیا پتا زہریلے ہوں کیا "

"زیادہ بھوک لگی ہے؟

علیدان نے اذفرین کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔وہ بچوں کی طرح سر ہلا کر رہ گئی۔چہرہ بھوک کے باعث زرد پڑ رہا تھا۔

"چلیں ہمت کریں کچھ دور تک چلیں پلیز"

علیدان نے سنجیدگی سے کہا اور آگے بڑھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ سہی کہہ رہا تھا کچھ ہی دیر چلنے کے بعد وہ جہاں کھڑے تھے وہاں ایک اونچے پہاڑ سے آبشار گر رہی تھی اور نیچے بہت بڑی ندی بہہ رہی تھی۔ جس میں شفاف پانی میں تیرتی مچھلیاں تک نظر آ رہی تھیں ندی کے آس پاس انگنت گھنے درخت تھے اور پاس کی زمین سبز گھاس سے ڈھکی تھی اتنا حسین منظر دیکھ کر پل بھر کو نظریں ہٹانا بھول چکی تھی وہ۔

ندی سے ایک طرف بہت گہری کھائی تھی جہاں سے ندی کا پانی گہری کھائی میں گرتے ہوئے بہت نیچے ایک اور ندی میں گر رہا تھا اس گہری کھائی سے چار موٹی رسیوں کا پل دوسری اطراف کے پہاڑ کے ساتھ مل رہا تھا۔علیدان منہ دھونے اور بازو دھونے میں مصروف تھا۔اس نے بھی آگے بڑھ کر منہ پر پانی کے چھینٹے مارے پانی پیا اور کھڑی ہوئی علیدان بوتل میں پانی بھر رہا تھا۔اور وہ پھر سے جھرنے سے گرتے پانی اور خوبصورت منظر کو دیکھنے لگی تھی۔

" پہلے کچھ کھا لیتے ہیں پھر سوچتے ہیں آگے کا "

وہ منظر کی خوبصورتی میں کھوئی ہوئی تھی جب عقب سے علیدان کی آواز ابھری۔ وہ جو گرز اتارے پینٹ کے پائنچے فولڈ کر رہا تھا۔ کیا کرنے والا ہے یہ اذفرین نے بھنویں اچکا کر دیکھا وہ اب ایک نوکیلی لمبی سی لکڑی کو تھامے ندی میں اتر گیا۔اور پانی میں اب بار بار لکڑی کو مار رہا تھا اور پھر کچھ دیر میں وہ ہاتھ میں دو درمیانے سائز کی مچھلیاں پکڑ کر ندی سے باہر آ رہا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اب وہ صاف سبز پتوں پر مچھلی کو رکھے اس کی جلد کو اتار کر اسی لکڑی سے مچھلی کا پیٹ چاک کر رہا تھا۔ مچھلی کے اندر سے گوشت کا ایک ٹکڑا نکال کر اس نے جلدی سے اپنے منہ میں رکھا انداز عجلت لیے ہوئے تھا چاہے وہ جتنا بھی مضبوط آئی رن مین تھا پر تھا تو انسان ہی اسے بھی بھوک نے ویسے ہی نڈھال کر رکھا تھا جیسے اذفرین کو یہ اور بات ہے وہ بظاہر پر سکون نظر آ رہا تھا اس کی طرح نڈھال نہیں تھا۔

"کھائیں"

"یہ یہ کیسے کھا سکتی ہوں ایسے میں ابکائی آ رہی مجھے"

اذفرین نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر جلدی سے ہتھیلی کو منہ کے آگے رکھا۔ وہ جواب دوسری مچھلی کو الٹ پلٹ کر کے دیکھ رہا تھا آبرو چڑھائے۔

ایکسکیوزمی مس یہاں اب جنگل میں آپ کے لیے فائیو سٹار ہوٹل تو کوئی کھولنے سے رہا صرف یہ "

"سوچو زندہ کیسے رہنا آپکو یہاں چپ سے کھاؤ بیمار پڑیں گی یہیں پھینک کر آگے بڑھ جاؤں گا

علیدان نے لکڑی کے نوکیلے سرے کو مچھلی کے پیٹ کے رخ رکھ کر ہاتھ سے زور لگایا۔ تیوری چڑھا کر سامنے بیٹھی لڑکی کو گھورا ہر بات پر تماشہ لگا رہی تھی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مچھلی کی اوپری جلد کو جیسے ہی اتارا تو سرخ و سفید رنگ کا گوشت نمایاں ہوا۔ایک پتے پر مچھلی رکھ کر اس نے اذفرین کے آگے کی اور خود وہ پھر سے اپنی والی مچھلی کھانے لگا تھا اس کو دیکھتے ہوئے اذفرین نے ڈرتے ڈرتے مچھلی کے گوشت کا چھوٹا سا ٹکڑا اٹھایا۔

امی!!!! جب یہ مچھلی بنایا کریں پلیز سارے برتن دو بار دھویا کریں کیا ہر جگہ سے بدبو آرہی ہے "

" بچوں کی طرح ہونٹ نکال کر پاس کھڑی عورت سے کہا۔

" نہیں مجھے یہ سالن میں پسند نہیں اگر فرائی کریں گی تو میں کھاؤں گی "

پاس پڑی پلیٹ کو دور کیا جس میں مچھلی کا سالن تھا۔

اپنے ہی کہے گئے لفظوں کی بازگشت ذہن میں گونجنے لگی تھی۔کتنے نخرے تھے اور آج گہری سانس لی۔

جیسے ہی گوشت کا ٹکڑا منہ میں گیا دل بری طرح اچھلا تھا۔ابکائی کی شکل میں منہ کے آگے ہاتھ کو رکھا۔

علیدان نے گھور کر دیکھا اور کھانے کیطرف اشارہ کیا۔

دھلے چہرے کے ساتھ وہ اب نکھری نکھری سی اس خوبصورت منظر کا ایک حصہ لگ رہی تھی چہرے پر جگہ جگہ سرخ خراشیں تھیں وہ شائد درخت پر چڑھتے اور اترتے وقت لگی تھیں وہ بہت ہوش ربا حسن رکھتی تھی گہری سیاہ آنکھیں ان پر گھنی قدرتی اوپر کے رخ کو مڑی پلکیں تیکھی سی ناک بیضوی چہرہ بھرے سی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

لب جن کی تراش اتنی خوبصورت تھی کہ تمام شاعروں کی شاعری انہی لبوں پر کی ہوئی لگ رہی تھی۔اس نے اس سے پہلے کبھی اتنی معصوم صورت والی لڑکی نہیں دیکھی تھی۔

اس سارے لمحے میں وہ اب اس کو اتنے غور سے دیکھ رہا تھا۔

علیدان کی مسلسل نگاہیں خود پر مرکوز محسوس کرتے ہوئے وہ جلدی جلدی کھانے میں مصروف ہو چکی تھی مبادہ وہ ڈانٹ دے۔

زبردستی ٹکڑے کو منہ میں رکھتے ہی جلدی سے پانی کی بوتل کو اٹھا کر منہ سے لگایا۔اور آنکھیں زور سے بند کیے گوشت کے ٹکڑے کو نگلا۔

"کیسی ہے مچھلی؟ "

علیدان نے کھاتے ہوئے آنکھوں کو اوپر اٹھا کر سنجیدگی سے کہتے ہوئے اس کی روہانسی صورت کی طرف دیکھا۔اس کی آنکھوں میں پانی تیر رہا تھا۔

" بہت بہت گندی ہے "

بری طرح ابکائی کی شکل میں چہرہ بگاڑتے ہوئے کہا۔اس کے ایسے انداز پر علیدان کا بے ساختہ قہقہ گونجا تھا۔ وہ جو رونے کے قریب تھی اس کو پہلی دفعہ یوں ہنستا دیکھ کر مبہوت سی رہ گئی وہ ہنستے ہوئے بہت

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

خوبصورت لگ رہا تھا اسے کے دانت بہت خوبصورت تھے۔ بمشکل وہ اپنے قہقے پر قابو پا کر سیدھا ہوا۔ اور وہ اس کو حیرت سے دیکھ رہی تھی۔ تو جناب ائی رن مین ہنستے بھی ہیں۔ وہ دھیرے سے مسکرا دی۔

علیدان ہاتھ جھاڑتے ہوئے اٹھا اور اب کمر پر ہاتھ رکھے کھائی کی طرف جا رہا تھا۔ اور پھر آنکھوں کو سکوڑے پیشانی پر پر سوچ انداز میں بل ڈالے اس کی طرف آیا۔

" دیکھو وہ پل "

بازو کو لمبائی کے رخ تان کر پل کی طرف اشارہ کیا۔ اذفرین نے بازو کی سیدھ میں نظر گھمائی۔ چار رسیوں سے بنا یا ہوا پل تھا نیچے دو رسیاں چلنے کے لیے اور ارد گرد ایک ایک رسی پکڑ کر چلنے کے لیے تھی۔ پل کو دیکھ کر ہی انسان خوف سے کانپنے لگے اذفرین نے جھرجھری لی۔

" اب یہ مت کہنا آپ کہ ہمیں اس کے پار جانا ہے "

اذفرین نے خوف سے بھری آنکھوں کو اور کھولا اور سہمی سی آواز میں پوچھا۔

جی بلکل ہمیں یہی کرنا ہے اس کے پار ہی جانا ہے اور اس کے بعد دوسری طرف سے اس پل کی رسیوں " کو کھول دینا ہے تا کہ ہم اور سیو ہو سکیں "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیا " اذفرین کی جان جیسے حلق میں آگئی کھائی اتنی گہری تھی کہ نظر بھر کر نیچے دیکھا بھی نہیں جا رہا تھا اور علیدان کہہ رہا تھا کہ انہیں اس پل سے پار جانا ہے۔

جی جو گرز اتار لیں کیونکہ ننگے پاؤں زیادہ بہتر رہے گا" علیدان نے گہری نظروں سے پل کی طرف دیکھا رسیاں موٹی تھیں پر اتنی نہیں کہ جو گرز کے ساتھ ان پر چلا جاتا۔ اذفرین ابھی بھی خوف کے زیر اثر ساکن سی بیٹھی تھی۔

" چلو اٹھو شاباش "

علیدان نے تیوری چڑھائے گھور کر دیکھا اور جب وہ نہ اٹھی تو زبردستی اس کا بازو پکڑ کر اٹھایا۔

دیکھو بس نیچے مت دیکھنا میں تمہیں خود سے باندھ رہا ہوں اور رسیوں کو ہاتھ سے مضبوطی سے تھامے رکھنا تم آگے چلو گی اور میں پیچھے "

اذفرین جو گرز اتار رہی تھی وہ اپنے جو گرز اتار کر ان کے تسمے آپس میں باندھ کر گلے سے لٹکا چکا تھا اذفرین نے اس کو دیکھتے ہوئے اُسی طرح کیا۔ وہ اب اذفرین کی کمر سے رسی باندھ کر اس کا دوسرا اپنی کمر سے باندھ رہا تھا۔

چلیں ایک ایک رسی پر ایک ایک پاؤں رکھیں " اذفرین کے پیچھے وہ چل رہا تھا اور آگے اذفرین چل رہی تھی۔ اذفرین بری طرح کانپ رہی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"میں پیچھے ہوں ڈریں مت بس رسیوں پر گرفت مضبوط رکھیں"

علیدان نے اس کے پیچھے کان کے قریب ہوتے ہوئے نرمی سے کہا لیکن وہ تو جیسے خوف کی وجہ سے آنکھیں بھی نہ کھول پا رہی تھی۔ٹانگیں تھر تھر کانپنے لگی تھیں

"اذفرین پلیز ہمت کریں"

علیدان نے ضبط سے دانت پیسے اور ارد گرد نظر دوڑائی وہ وقت ضائع کر رہی تھی۔پر آگے نہیں بڑھ رہی تھی۔

"کھولو رسی اور رہو یہیں میں جا رہا ہوں اکیلا"

علیدان نے ماتھے پر بل ڈالے اس کے بازو سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے رخ اپنی طرف موڑا اور دھاڑتے ہوئے کہا۔وہ علیدان کے اتنا اونچا بولنے پر گڑبڑا گئی۔تڑپ کر اس پر نظر ڈالی وہ ماتھے پر بل ڈالے اب اس کی کمر کے گرد بندھی رسی کو کھول رہا تھا۔

نہ نہیں میں چلتی ہوں" سہم کر کانپتی آواز میں کہا اور پھر ڈرتے ڈرتے رسی پر قدم رکھا۔رسی کا پل بری طرح ہل رہا تھا۔"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پر اس پر نہ چلنا اپنی جان سے ہاتھ دھونے کے مترادف تھا بس یہی وہ بات تھی جس نے ہمت دی تھی اور وہ پل کو پار کرنے میں کامیاب ہو گئی تھی۔

پل کے دوسری طرف پہنچ کر وہ تو اپنے بار بار گالوں پر بہتے آنسو صاف کر رہی تھی جبکہ علیدان پل کو کھولنے میں مصروف تھا وہ کبھی گانٹھ پر فائر کر رہا تھا تو کبھی ہاتھوں سے پکڑ کر کر کھول رہا تھا بہت کوشش کے بعد وہ پل کو کھولنے میں کامیاب ہوا تھا رسیوں سے بنا پل جھول کر گرا اور دوسری طرف چٹان سے جا ٹکرایا۔

علیدان کا چہرے پر عجیب سا سکون تھا۔

****

میر دلاور نے جھکا ہوا سر اوپر اٹھایا اور پیشانی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اٹھ کر کھڑے ہوئے۔زیب کی سسکیوں کی آواز وسیع عریض لاونج کی خاموشی میں ہولناک سا ارتعاش پیدا کر رہی تھی۔لاونج میں ایک طرف درخشاں زیب کو سنبھالے بیٹھی تھیں اور دوسری طرف میر دلاور کھڑے تھے۔

" زیب آپ رونا بند کریں گی پلیز خود کو سنبھالیں "

میر لاور نے بارعب آواز میں روتی ہوئی زیب سے کہا۔پر ان پر تو جیسے کوئی اثر نہیں تھا علیدان کے دوست شہروز نے آج صبح ان کو علیدان کے آسٹریلیا بس میں یرغمال ہو جانے کے بارے میں آگاہی دی تھی۔اور تب سے میر دلاور اور میر ابرار دونوں ولاز میں قبرستان جیسی خاموشی چھا گئی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میر دلاور اب سامنے بیٹھی زیب کو بغور دیکھنے میں مصروف تھے جسے میر ابرار کی بیوہ درخشاں بار بار حوصلہ دے رہی تھیں دل تو ان کا بھی کسی نے مٹھی میں لے لیا تھا ابھی پچھلے ہفتے ہی تو میر دلاور نے ان کی اکلوتی بیٹی اوز گل کا رشتہ علیدان کے ساتھ طے کیا تھا جس پر وہ خوشی سے نہال تھیں اور آج یہ خبر سن کر تو جیسے روح فنا ہو رہی تھی۔

ادیان لاونج میں داخل ہوا تو سب کی نظریں اس پر اٹھی تھیں اس کا حال بھی باقی افراد سے کچھ مختلف نہیں تھا سر جھکا ہوا تھا چہرہ تھکا سا پریشان حال تھا وہ میر دلاور کی آسٹریلیا کے آئی پر ٹکٹ کروانے گیا تھا۔

"بابا تین دن بعد کی فلائیٹ ملی ہے"

ادیان نے آہستگی سے کہتے ہوئے ٹکٹ میر دلاور کی طرف بڑھائی۔ جسے انھوں نے ہاتھ بڑھا کر پکڑا۔ ادیان نے ان کے ہاتھوں کی کپکپاہٹ کو بغور دیکھا۔ آج پہلی دفعہ وہ اپنے باپ کو اتنا بے بس اور کمزور دیکھ رہا تھا۔

"میں صبح سے کہہ رہی ہوں آپکو مجھے ساتھ لے کر جائیں"

زیب نے ہاتھوں کی پشت سے آنسو صاف کیے اور آنسوؤں میں ڈوبی بھاری سی آواز میں کہا۔ اب سب دکھ بھرے انداز میں زیب کی طرف دیکھ رہے تھے وہ نڈھال ہو گئی تھیں۔

"ادیان اپنی ماں کو سنبھالو یار کچھ نہیں ہو گا اُسے وہ میرا بیٹا ہے"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میر دلاور نے زیب سے نظریں چراتے ہوئے ادیان کو کہا۔ان سے زیب کی حالت دیکھی نہیں جا رہی تھی۔ گو کہ وہ خود بھی اس خبر پر اندر سے بری طرح ہل کر رہ گ ئے تھے۔پر زیب کے سامنے انہیں مضبوط بن کر رہنا تھا۔ادیان آہستگی سے چلتا ہوا میر دلاور کے قریب ہوا اور ان کے گلے لگ گیا۔حوصلے کی ضرورت ان کو بھی تھی۔ان کے ہاتھوں کی کپکپاہٹ ادیان کو بہت کچھ سمجھا چکی تھی۔

****

وہ مبہوت سی کھڑی ارد گرد دیکھ رہی تھی وہ کچھ دور چلنے کے بعد ایک اور بہتے جھرنے کے پاس پہنچے تھے یہاں بھی ایک ندی بہتی ہوئی ایک طرف ابشار کی شکل میں گر رہی تھی۔اس نے جو گرز اتار رکھے تھے اور پاؤں ندی کے ٹھنڈے پانی میں رکھے کھڑی تھی جس جگہ وہ کھڑی تھی پانی ٹخنوں کو چھوتا ہوا پتھروں پر بہہ رہا تھا پانی شفاف تھا اور اندر موجود پتھر مختلف رنگوں کے تھے اس کے سفید پاؤں رنگ برنگے پتھروں پر رکھے عجیب دلکش سی تصویر لگ رہے تھے۔کچھ دیر یونہی اپنے پاؤں اور پتھروں کو دیکھنے کے بعد نظر اوپر اٹھائی۔

علیدان کہاں گ ئے ذہن میں آتے خیال کے باعث نظر ارد گرد گھمائی اور پھر وہ جھینپ گ ئی وہ سامنے ندی میں تراکی کرنے میں مصروف تھا شرٹ اتار کر ایک طرف درخت سے لٹکا رکھی تھی۔اذفرین نے سرخ پڑتے چہرے سے نظروں کا زاویہ بدلہ۔پاؤں ندی سے باہر نکالے اور جو گرز پہنتی ایک طرف آئی۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mohey piya Milan ki Aas| By Huma waqas(Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

علیدان اب نہانے کے بعد شائی دپھر سے مچھلی پکڑنے کی کوشش میں تھا۔ پینٹ پانی میں نچڑ رہی تھی اور شرٹ سے بے نیاز وہ مصروف سی صورت بنائے گیلے بالوں کو بار بار ماتھے پر سے اٹھاتا ندی کے شفاف پانی میں نظریں گاڑے مچھلیاں پکڑنے میں مصروف تھا۔

افف یہاں کچھ اور کیوں نہیں ہے کھانے کو بچارگی سے ارد گرد دیکھا جب کے دانت نچلے لب کو بے دردی سے کچل رہے تھے کچی مچھلی پھر سے کھانے کا سوچ کر ہی دل متلی کا شکار ہو رہا تھا۔ اچانک پاس پڑے پتھروں کو دیکھ کر ذہن میں ایک خیال کو دا جس کے باعث لب مسکرا دیے۔ چمکتی آنکھوں سے آگے بڑھی اور دو پتھروں کو اٹھا کر آپس میں ٹکراتے ہوئے آگ جلانے کی سعی شروع کر دی۔ بمشکل وہ ایک مچھلی کو پکڑ پایا تھا پر مچھلی اتنی بڑی تھی کہ اس سے اچھا خاصہ پیٹ بھر سکتا تھا مچھلی کو پکڑ کر جب وہ ندی سے باہر نکلا تو سامنے کا منظر دیکھ کر بے ساختہ امڈ آنے والی مسکراہٹ کو نہ روک سکا۔

محترمہ دو پتھروں کو ایک دوسرے کے ساتھ ٹکرا رہی تھیں یعنی آگ جلائی جا رہی تھی وہ مسکراہٹ دباتے ہوئے پاس آیا وہ کچھ سوکھی گھاس اور لکڑیوں کو اکٹھا کیے دو پتھر ہاتھ میں لیے بیٹھی تھی۔

"بہت مشکل ہے ایسے یہ آپ کے بس کا کام نہیں"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

علیدان نے مچھلی کو ایک طرف پتھر پر رکھا اور مسکراہٹ دباتے ہوئے قریب ہی پیروں کے بل بیٹھا۔وہ جو سر جھکائے نچلے لب کو دانتوں میں دبائے آگ جلانے کی بھرپور کوشش میں تھی چونک کر سر اوپر اٹھایا علیدان گیلی پینٹ اور بنا شرٹ کے اس کے سامنے بیٹھا تھا۔اذفرین نے فوراً نظریں جھکائی یں۔

" مجھے کچی مچھلی نہیں کھانی "

نظریں جھکائے دھیمی سی آواز میں کہا جبکہ ہاتھ مسلسل آگ جلانے کی سعی میں مصروف تھے۔

" اچھا تو ایسے آگ جل جائے گی کیا؟ "

علیدان نے لبوں پر ہاتھ دھرے مسکراہٹ چھپائی اور آبرؤ چڑھائے بڑے انداز میں سوال کیا۔

" جل جاتی ہے فلموں میں دیکھا ہے اور پہلے لوگ ایسے ہی جلایا کرتے تھے "

اذفرین نے معصومیت سے کہتے ہوئے جیسے اس کی معلومات میں اضافہ کیا۔وہ بے ساختہ بھرپور انداز میں مسکرا دیا سر کو زور زور سے اثبات میں ہلایا

" آپ کہہ تو ہنڈرڈ پرسینٹ درست رہی ہیں لیکن محترمہ آپ پتھر غلط استعمال کر رہی ہیں "

علیدان نے گہری سانس لی اس کے ہاتھوں میں پکڑے پتھروں کی طرف اشارہ کیا اور خود ارد گرد پڑے پتھروں پر نظر دوڑائی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

“ اممم

بغور پتھروں پر جانچتی نظر ڈالی اور پھر ہاتھوں کے بل آگے ہوتے ہوئے دو پتھروں کو چن کر مختلف جگہوں سے اٹھایا جبکہ اذفرین اب پتھروں کو ٹکرانا بند کیے اس کی حرکات نوٹ کر رہی تھی۔

“ پتھر کچھ اسطرح کے ہونے چاہیے سموتھ سے ”

علیدان دو ہموار سے چمکتے پتھر اٹھائے اب ان کو ہاتھ میں گھمارہا تھا پھر ان کو پوری قوت سے ایک دوسرے کے ساتھ مس کرتے ہوئے ٹکرانا شروع کیا۔اذفرین دم سادھے بیٹھی تھی۔کوئی پانچ سے چھ بار یہی عمل دھرانے کے بعد اچانک پتھروں سے ایک چنگھاری سی نمودار ہوئی علیدان نے برق رفتاری سے پتھروں کو پاس پڑی گھاس کے قریب کیا۔گھاس نے فوراً آگ پکڑی۔دھواں اٹھنے لگا تھا جسے اب علیدان نیچے ہوتے ہوئے پھونک کی ہوا سے بڑھا رہا تھا۔

“ جل گئی یہ تو جل گئی سچ میں ”

اذفرین چہکتے ہوئے اٹھی تھی اس کی خوشی دیدنی تھی خوشی ایسی تھی کہ وہ بے ساختہ پاس بیٹھے علیدان کے گلے میں بازو ڈال کر جھول سی گئی۔وہ جو آگ کو قائم رکھنے کے لیے پاس پڑی لکڑیوں کو اٹھا اٹھا کر اس میں ڈال رہا تھا اذفرین کے اچانک یوں بچوں کی طرح گلے میں بازو ڈالنے پر سٹپٹا سا گیا۔وہ بلکل بچوں جیسی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تھی رونا بھی خالص تو خوشی بھی ایسی ہی تھی وہ خوشی سے سرشار ایسا کر تو چکی تھی پر اگلے ہی لمحے احساس ہوا وہ کر کیا گئی ہے جھینپ کر جھجکتے ہوئے پیچھے ہوئی۔

علیدان بس مسکرا کر رہ گیا۔وہ اب مچھلی کو لکڑی میں پھنسائے آگ کے اندر پکار ہا تھا۔اذفرین اب شرمندہ سی بیٹھی تھی بار بار علیدان سے نظریں چرا رہی تھی۔

کتنی بیقوف ہوں میں کیا سوچے گا کہ میں کیسی لڑکی ہوں ذہن خود کو بری طرح لتاڑانے میں مصروف تھا۔ شرمندگی ایسی تھی کہ گردن اور نظریں اوپر نہیں اٹھ رہی تھی۔یہ حرکت وہ دوسری بار دہرا چکی تھی کرتی بھی تو کیا یہاں اس کے سوا کوئی بھی نہیں تھا وہ کس سے غم اور خوشی بانٹتی۔

علیدان نے مچھلی سے نظر ہٹا کر چور سی نظر اس پر ڈالی وہ شرمندگی میں گڑی بیٹھی تھی۔

پاگل ہے بھلا اب اس میں اتنا شرمندہ ہونے کی کیا بات ہے۔علیدان نے سر کو مسکراتے ہوئے جھٹکا۔

"وہ سامنے سے بڑے بڑے پتے توڑ لائیں یہ تو کر سکتی ہیں نا آپ باقی سب کام تو میں نے کر دیے ہیں میڈیم کے لیے"

علیدان نے اس کی شرمندگی کم کرنے کی غرض سے نارمل سا انداز اپنایا۔وہ گڑ بڑا کر فوراً ایسے اٹھی جیسے ایسی ہی کسی بات کے انتظار میں تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بڑے سے پتوں پر رکھ کر وہ ایک ساتھ مچھلی کو کھا رہے تھے۔

"کتنی مزے کی لگ رہی ہے میں نے آج سے پہلے کبھی اتنی ٹیسٹی مچھلی نہیں کھائی"

اذفرین نے چہکتے ہوئے کہا مچھلی اچھی خاصی پک چکی تھی جس کی وجہ سے ٹیسٹ بہت اچھا تھا۔

"فریش ہے بلکل اور ہم بھوکے ہیں صبح سے اس لیے"

علیدان نے مسکرا کر گوشت کے ٹکڑے کو چباتے ہوئے کہا۔پانی پینے کے بعد وہ ابھی منہ صاف کر رہی تھی

جب علیدان شرٹ پہن کر قریب آ کر کھڑا ہوا۔

"چلیں میڈیم اگر پیٹ پوجا ہو گئی ہو تو آگے بڑھتے ہیں"

علیدان نے سنجیدگی سے کہا۔شام ہونے ہی والی تھی اور وہ پیٹ بھر کر کھا چکی تھی اور اب چلنے کا بلکل دل

نہیں تھا۔

"نہیں آج رات ادھر رک جاتے ہیں آگ بھی جل رہی ہے صبح نکلیں گے"

اذفرین نے التجائی انداز میں کہا۔علیدان کچھ دیر پر سوچ انداز میں ارد گرد دیکھتا رہا پھر اثبات میں سر ہلا دیا۔

اور اذفرین بھرپور انداز میں مسکرا دی۔

******

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حکومت کے مزاکرات چل رہے ہیں پر یہ بندہ بہت اہم بندہ ہے ان لوگوں کا تو حکومت بھی کچھ اور ہی "

" چکروں میں لگ رہی ہے باتوں پر ہی ٹرخائے جا رہی ہے لوگوں کو

نجف نے پریشان سے لہجے میں کہا پاس بیٹھے سعد کا چہرہ زرد پڑ گیا۔ضبط کرتے ہوئے اوپر آسمان کی طرف دیکھا۔اذفرین کی معصوم صورت بار بار آنکھوں کے سامنے آ رہی تھی۔ اگر اسے کچھ ہو گیا میں خود کو کبھی معاف نہیں کر سکوں گا۔

" آج جو بندے مارے ان کا کچھ پتا چلا کون کون تھے "

فروا نے دھیمے سے لہجے میں نجف سے پوچھا۔ سعد نے تڑپ کر فروا کی طرف دیکھا اور پھر نجف کی طرف۔

" نہیں کچھ کچھ بھی نہیں پتا چل رہا ہے "

نجف نے دونوں ہاتھوں کو جوڑے پریشان سے انداز میں ہاتھوں کو منہ پر رکھا۔

" افف میرے خدا کیسے کیسے پتے چلے ہماری بچی کا "

مائدہ بیگم نے دوپٹہ دعا کے انداز میں اوپر اٹھاتے ہوئے روتی آواز میں کہا۔

" سعد میرا خیال ہے آپی مہرین کو بتا دیں معملہ بہت سنجیدہ ہے "

فروا نے پریشان سے لہجے میں سعد کے کندھے پر ہاتھ رکھا جواب گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

*****

صبح جب آنکھ کھلی تو ابھی ملگجا سا اندھیرا تھا۔اور علیدان بھی درخت سے ٹیک لگائے سو رہا تھا۔اذفرین نے بغور اسے دیکھا اور تسلی کی کہ وہ سو رہا ہے یا ویسے ہی آنکھیں موندے لیٹا ہے پر وہ بے سدھ گہری نیند میں تھا۔

یہی اچھا موقع تھا پاس پڑی بوتل کو کندھے سے لٹکا یا رسی کو اٹھا کر درخت کے تنے سے باندھا اور لٹک کر نیچے اتری۔اسطرح اترنے کا کام اب وہ اتنی بار کر چکی تھی کہ اب خود با آسانی اتر سکتی تھی۔

بڑے سے درخت کو دیکھ کر اس کی طرف بڑھی درخت کی اوٹ سے باہر آ کر چور سی نظر علیدان پر ڈالی شکر کا سانس لیتے ہوئے سینے پر ہاتھ رکھا وہ اٹھا نہیں تھا۔ہلکی ہلکی روشنی پھیل گئی تھی چڑیوں کی چہچانے کی آوازیں تھیں آبشار سے گرتے پانی کی آواز ندی کے اندر موجود بہتے پانی کی آواز اللہ کتنا حسین تھا سب ایک لمحے کو تو وہ سب کچھ بھول چکی تھی کہ وہ یہاں کیوں اور کیسے موجود ہے بس وہ تھی اور یہ خوبصورت قدرتی منظر انسانوں کی پہنچ سے دور صاف شفاف وہ گہرے گہرے سانس لیتے ہوئے مسکرا رہی تھی

اور پھر بازو ہوا میں کھول کر وہ دھیرے سے گھوم رہی تھی ایسا لگ رہا تھا سارا منظر اس کے ساتھ رقص کر رہا ہو پر اچانک علیدان کی وہاں کی موجودگی کا خیال آتے ہی خجل سی ہوتی ہوئی رکی وہ تو جیسے آج پر سکون تھا اسی لیے بھرپور نیند لے رہا تھا رسی کا پل کھول دینے کے بعد ان کا اس پار آنا ناممکن ہو چکا تھا۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mohey piya Milan ki Aas| By Huma waqas(Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مسکرا کر گہری نظروں سے آئی رن مین کی طرف دیکھا۔سارے لمحے ذہن میں گھوم گ ئے میٹھی سی لہر تھی جو دل میں اٹھی تھی لب دھیرے سے مسکرا دیے۔کیا سوچ رہی ہوں میں یہ اچانک ذہن کے سوال پر دل کو سنبھالا اور سر پر چپت لگائی۔علیدان سے توجہ ہٹا کر پھر سے ندی کی طرف دیکھا۔

وہ اٹھا نہیں ہے تو کیوں نا بال بھی دھولوں اچانک ذہن میں خیال امڈ آنے پر اس نے ہاتھ بالوں میں پھیرا بال مٹی اور گھاس سے اٹے ہوئے تھے خود سے عجیب سی گھن آئی اس کے بال اتنے ریشمی تھے کہ کبھی اسے ہاتھ پھیرتے ہوئے ایسے محسوس نہیں ہوا تھا جیسے آج ہو رہا تھا اور یہی وجہ تھی کہ وہاں سیاہ فام جب اسے گود میں اٹھائے ہوئے تھا اسی وقت بالوں میں سے چھوٹا سا کلپ بالوں سے پھسل کر پتا نہیں کہاں گرا تھا۔

کیسے واش کروں بالوں کو تیراکی بھی تو نہیں آتی۔کمر پر ہاتھ رکھے پر سوچ انداز میں ارد گرد دیکھا۔

اور پھر بہتی آبشار پر نظر پڑتے ہی نظر تھم گ ئی کچھ پتھر اوپر کو ابھرے ہوئے تھے جن پر پاؤ ں رکھتی وہ آبشار کے ایک اطراف میں جا سکتی تھی۔اور وہاں کھڑے ہو کر باآسانی بالوں کو دھویا جا سکتا تھا ہمت جتانی ہی تھی جو گرز اتار کر ایک طرف رکھے اور آہستہ آہستہ پتھروں پر پاؤ ں رکھتی وہ آبشار کی طرف بڑھ رہی تھی پتھر پانی کے لگاتار بہنے کی وجہ سے بہت ہی پھسلن زدہ ہو چکے تھے ایک پتھر شائد زیادہ پھسلن لیے ہوئے تھا اذفرین نے جیسے ہی اس پر پاؤ ں رکھا وہ بری طرح ڈگمگا گ ئی بہت کوشش کے باوجود توازن برقرار نہ رکھ سکی اور سیدھی پانی میں جا گری جہاں بہاؤ بھی تیز تھا ندی کے پانی میں گری بھی کچھ اسطرح کہ

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فوری سنبھل بھی نا سکی اور پانی کے ساتھ بہتی ہی چلی گ ئی بڑی مشکل سے وہ ایک نو کیلے سے ابھرے پتھر کو پکڑنے میں کامیاب ہوئی پر جیسے ہی نیچے نظر پڑی تو خوف سے آنکھیں اور دل پھٹنے کو آیا وہ ندی کے آخری دہانے پر پہنچی ہوئی تھی جہاں سے ندی کا پانی آبشار کی صورت میں گہری کھائی میں گر رہا تھا اور نیچے ایک اور ندی تھی۔اور اس کی ٹانگیں اور جسم اب نیچے لٹک رہا تھا صرف ہاتھ ہی اس نو کیلے پتھر کو تھامے ہوئے تھے

۔

"بچائیں پلیز بچائیں علیدان۔ن۔ن۔ن"

وہ چیخ رہی تھی بہتا پانی بری طرح آنکھوں اور منہ میں جا رہا تھا۔ٹانگوں کو زور زور سے ہوا میں مار رہی تھی اور مسلسل علیدان کے نام کو پکار رہی تھی وہ بہتی ہوئی کافی دور آچکی تھی۔اس لیے آواز دینے میں پوری قوت لگا رہی تھی پر گرتے پانی کے شور میں آواز دب رہی تھی۔

"علیدان کہاں ہے علیدان علیدان"

ہاتھ کی گرفت کم ہوتی جا رہی تھی اوہ میرے خدا وہ سو رہا ہے نہیں اٹھے گا۔دونوں ہاتھوں سے پتھر کو تھام کر اوپر ہونے کی کوشش کی۔پر پانی کا بہاؤ ایسا کرنا ناکام بنا رہا تھا۔دل خوف سے کانپ رہا تھا لرزتے دل سے جھک کر ایک دفعہ پھر سے نیچے دیکھا اور پھر اور قوت سے چیخی اتنی ہولناک چیخ تھی کچھ دور پتھر پر بیٹھا عجیب

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ساپرندہ ڈر کر اڑا تھا۔اب نہیں بچ سکوں گی۔رونے جیسی صورت بنا کر آسمان کی طرف دیکھا باز واب جواب دیتے جارہے تھے اور ہاتھوں کی گرفت بس چھوٹنے ہی والی تھی۔

جب اٹھا تو وہ کہیں نہیں تھی عجیب سا احساس ہوا رسی کو درخت سے بندھا دیکھا کر یہ اندازہ تو لگا چکا تھا کہ وہ خود اتر کر گئی ہے کہیں پر وہ اتنی دور کیسے جاسکتی ہے ڈرپوک سی تو ہے۔پاگلوں کی طرح آوازیں دیتا وہ اسے ارد گرد تلاش کرر ہا تھا پر وہ کہیں نہیں تھی کہاں جاسکتی ہے کوئی جنگلی جانور تو نہیں اٹھا کر لے گیا ذہن میں وسوسے جنم لینے لگے تھے۔عجیب طریقے سے دل پریشان ہوا تھا گو کہ وہ اس کی کچھ نہیں لگتی ساتھ بھی بس دو دن کا تھا پر اس وقت ایسا لگ رہا تھا وہ سب کچھ تھی اس کا تڑپ کر اسے پھر سے آوازیں دی پر کہیں سے کوئی آواز نہیں آئی۔پریشانی سے دونوں ہاتھوں سے سر کو تھاما اچانک نظر اس کے جو گر زپر پڑی جو ندی کے پاس اتارے ہوئے تھے پھر تو وہ پاگلوں کی طرح ندی کی طرف بھاگا تھا۔

"ازفرین ازفرین"

علیدان کی آواز کانوں میں پڑتے ہی جیسے جینے کی آس ملی تھی۔تڑپ کر ٹانگوں کو ہوا میں چلایا اور پتھر پر ہاتھوں کی گرفت مضبوط کی۔

"علیدان مجھے بچالیں میں گر رہی ہوں نیچے کھائی میں"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پوری قوت سے چیختے ہوئے پکارا۔اور پھر بار بار اس کا نام لیا۔وہ تیرتا ہوا وہاں پہنچا تھا اور اب پتھر کو تھام کر اس کی طرف ہاتھ بڑھا رہا تھا۔

" مضبوطی سے پکڑ کر رکھیں دوسرے ہاتھ سے پتھر کو ایک ہاتھ مجھے دیں "

وہ حواس باختہ سا لگ رہا تھا۔اذفرین نے ایک ہاتھ سے پتھر پر گرفت مضبوط کی اور دوسرا ہاتھ علیدان کی طرف بڑھایا۔

علیدان نے زور لگا کر اسے اپنی طرف کھینچا اس کے جبڑے پوری قوت سے ایک دوسرے میں پیوست تھے اور دماغ اور بازو کی رگیں باہر کو ابھر رہی تھیں کیونکہ اس وقت وہ نہ صرف اذفرین کو اوپر کھینچ رہا تھا بلکہ اپنے پیروں کو بھی پتھر سے اڑا کر پانی کے بہاؤ میں بہنے سے روکے ہوئے تھا اذفرین کے اوپر آتے ہی وہ اسے بغل میں لیے پانی کے بہاؤ کی مخالف سمت میں تیر رہا تھا اور اس میں بھی پوری طاقت لگانی پڑ رہی تھی جس کے باعث چہرہ سرخ ہو گیا تھا جبکہ وہ تو نیم بے ہوش سی لگ رہی تھی۔ندی سے باہر لا کر اسے کنارے پر لیٹایا۔اور خود گھٹنوں کے بل بیٹھ کر اس کے پیٹ کو دونوں ہاتھوں کی مدد سے ہلکا ہلکا دبایا۔سانس پھولی ہوئی تھی۔وہ ہوش میں نہیں آ رہی تھی جھجکتے ہوئے اس کے چہرے پر جھکا اور ہاتھ کی مدد سے اس کے لبوں کو کھولتے ہوئے اس کے سانسوں کو پائپ سے پانی کھینچنے کی مترادف اوپر کو کھینچا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ تھوڑا سا اوپر اٹھی اور کھانسی کے ساتھ ہی منہ سے پانی نکلا۔اور تیز سانس بھی۔علیدان جلدی سے سیدھا ہوا اذفرین کی آنکھیں کھلی تو وہ پانی میں نچڑتا اس کے اوپر جھکا تھا۔

سارا منظر پھر سے آنکھوں میں گھوم گیا اور آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو تیرنے لگے تھے۔اور پھر وہ باقاعدہ رونا شروع ہو چکی تھی۔وہ جو اس کے ہوش پر آجانے پر سکھ کا سانس لے رہا تھا اب اس کے ٹسوے بہانے پر جیسے ذہن پھٹنے لگا تھا پاگل لڑکی اگر میں کچھ دیر اور نہ پہنچ پاتا ایک دم سے اسے سامنے لیٹی لڑکی پر بری طرح غصہ آیا۔

"چپ بلکل چپ اکیلی وہاں پہنچی کیسے تم؟ "

علیدان نے غراتے ہوئے کہا پیشانی پر بے تحاشہ شکن تھے اور آنکھوں میں غصہ۔علیدان اچانک اتنے غصے سے گرجا کہ وہ رونا بھول کر اب حیران ہوتی اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔

کچھ اندازہ بھی ہے میں کتنا پریشان ہو رہا تھا وہاں کب سے تلاش کر رہا تھا اور اگر کچھ دیر اور نہ آتا میں "

" یہاں تو اندازہ بھی ہے کہاں ہوتی تم

علیدان آپے سے باہر ہو چکا تھا اور اب تو وہ اتنے غصے میں تھا کہ آپ کو بھول کر اسے تم تم کہہ رہا تھا اور وہ دم سادھے اس کو دیکھ رہی تھی۔آہستہ سے اٹھ کر بیٹھی ٹانگوں کو سمیٹ کر گھٹنوں پر سر رکھا۔میں کونسا جان

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بوجھ کر گری تھی سہم کر غصے سے بھرے علیدان کی طرف دیکھا جسکا چہرہ سرخ ہو رہا تھا اور پیشانی پر بل پڑے تھے۔ بالوں شرٹ اور پینٹ سے پانی نچڑ رہا تھا۔

"تم۔۔۔تم اگر ساتھ نہ ہوتی کب سے نکل بھی گیا ہوتا میں یہاں سے تمھاری وجہ سے پھنسا ہوا ہوں کبھی تم تھک جاتی ہو کبھی تمہیں پکا کر کھانا ہوتا کبھی کچھ کبھی کچھ عزاب میں پھنس گیا ہوں"

وہ انگلی کا اشارہ اس کے سر کی طرف کرتے ہوئے طیش میں بولے جا رہا تھا اور شائد آج سارا غبار انکال رہا تھا پچھلے دو دن کا۔

اتنی مصیبت سمجھ رہا ہے یہ مجھے اور میں اسے یہاں اپنا سب کچھ سمجھ رہی ہوں دل عجیب سی گھٹن کا شکار ہوا۔

"آدھے گھنٹے سے تلاش کر رہا ہوں تمہیں پاگل سمجھ رکھا ہے بہت عقل مند سمجھتی ہو خود کو کیوں اکیلی یہاں تک آئی"

علیدان کا غصہ تھا کہ کم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا۔ وہ چیخ رہا تھا اس کے سر پر کھڑا۔ خود تو مرد ذات ہے دھڑلے سے میرے سامنے شرٹ کھول کر نہا لیتا ہے جو دل میں آتا ہے کرتا ہے میں لڑکی ہوں کیا اتنی سی بات اس کے ذہن میں نہیں آ رہی میرے خود کے ذاتی مس ئی لے نہیں ہو سکتے کیا۔ اذفرین نے دانت پیستے ہوئے سوچا۔ اور اس کا یوں ڈانٹے جانا اب برداشت سے باہر ہو چلا تھا ایسا بھی کیا کر دیا تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mohey piya Milan ki Aas| By Huma waqas(Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ایک دم جھٹکے سے کھڑی ہوئی پیشانی پر شکن اب علیدان سے بھی گہرے تھے۔

" مجھے واش روم جانا تھا اس لیے نہیں بتایا نہیں اٹھایا آپکو "

اذفرین نے اونچی آواز میں چیخ کر کہا جس بات کو وہ اس پر ظاہر بھی نہیں کرنا چاہتی تھی اب چیخ کر علان کر رہی تھی اس کے سامنے وہ جو کچھ اور ڈانٹنے کے لیے بولنے ہی والا تھا ایک دم سے چپ ہوا۔

میں کوئی خود کو عقل مند نہیں سمجھتی اور آپ کو نہیں کہا تھا میں نے مجھے بچائیں آپ خود کو دے تھے " جب وہ بھیڑیے مجھے اٹھا کر لے جا رہے تھے "

اب غصہ نکالنے کی باری اس کی تھی دانت پیستے ہوئے وہ علیدان سے بھی اونچا چیخ رہی تھی۔علیدان اب بس گھور ہی رہا تھا پر وہ تو جیسے پھٹ پڑی تھی۔

اگر اتنا ہی بوجھ ہوں تو کیوں لیے لیے گھوم رہیں ہیں جائیں آپ اکیلے جو ہونا ہوا میرے ساتھ ہو جائے گا موت آنی ہے نہ ایک دن تو یہیں سہی ویسے بھی میرے غم میں مبتلا ہونے کے لیے میرا کوئی نہیں " اس دنیا میں "

اذفرین نے آنسوؤں کے زیر اثر بھاری ہوتی آواز میں کہا غصے سے ہاتھ کی پشت سے گال رگڑے اور ایک طرف چل دی۔ جبکہ وہ وہیں کھڑا تھا۔ بالوں کو ہاتھ سے پیچھے کیا لب بھینچے اس کی طرف دیکھا جو اب پیر پٹختی ایک طرف جا کر اپنی شرٹ کو اور پینٹ کو ہاتھوں کی مدد سے نچوڑ رہی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سمجھتی کیا ہے خود کو اتنی مدد کی اور اگر تھوڑا سا ڈانٹ دیا تو چار سنا دی مجھے احسان فراموش کہیں کی علیدان نے جھٹکے سے شرٹ اتاری اور ہاتھوں سے نچوڑ کر ایک طرف درخت پر ڈال دی۔ کن اکھیوں سے ناک پھلا کر اذفرین کی طرف دیکھا۔ دماغ دیکھو میڈیم کا اور میں ہلکان ہوا جا رہا تھا اس کے لیے۔ سر کو طنزیہ انداز میں ہوا میں مارا

وہ اب پتھروں پر ایک طرف منہ بسورے بیٹھی تھی جبکہ علیدان نے چار مچھلیاں پکڑ کر آگ میں پکائی ہیں اور پھر انہیں بڑے بڑے پتوں میں رکھ کر ٹہنیوں کی مدد سے باندھ لیا۔ جن پتھروں سے آگ جلائی تھی انہیں بھی پانی کی بوتل کے سامنے والی جیب میں رکھا تینوں گنز کو اٹھایا اور ساری چیزیں سمیٹ کر کندھے سے لٹکا کر وہ اب اذفرین کے پاس آیا تھا۔ جو منہ پھلائے سامنے ندی میں پاس پڑے چھوٹے چھوٹے پتھر اٹھا اٹھا کر پھینک رہی تھی۔ نظریں سامنے کسی غیر مرئی نقطے پر جمار کھیں تھیں۔ بال اب سوکھ کر چمک رہے تھے اور ہوا سے اڑ اڑ کر ریشم کے دھاگوں کی طرح اس کے گداز گالوں سے ٹکرا رہے تھے چہرہ نکھرا سا دمک رہا تھا پر آنکھیں سوجی ہوئی تھیں شائد پانی کے لگاتار ان پر پڑنے اور رونے کی وجہ سے وہ روٹھے سے انداز میں بیٹھی اب اس سے بری طرح بے نیازی برت رہی تھی۔ اس کی ساری باتیں بار بار ذہن کی دیواروں سے ٹکرا رہی تھیں۔ کتنا دکھ ہوا تھا دل کو یہ سب سن کر کہ وہ پچھتا رہا تھا اس کو بچا کر اور اب اس سے تنگ بھی آ چکا تھا۔

" چلو "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

علیدان نے روکھے سے لہجے میں کہا چہرہ سپاٹ تھا۔اذفرین ایسے بیٹھی تھی جیسے کچھ سنا نہیں بس پتھر اٹھا اٹھا کر ندی میں پھینک رہی تھی۔

علیدان نے بغور دیکھا اب ایسا بھی کیا کہہ دیا میں نے ڈر گیا تھا اسے کچھ ہو نہ گیا ہو اب دل کی اس عجیب سی بات کو تو اس پر آشکار نہیں کر سکتا کہ وہ کتنا گھبرا گیا تھا آبرؤ چڑھا کر اس کے چہرے پر ایک نظر ڈالی اور پھر گہری سانس خارج کی۔

"چلو اب زیادہ نخرے مت کرو "

اذفرین کا ہاتھ پکڑ کر اس کو زبردستی اٹھانے کی سعی کی۔اب کی بار لہجہ نرم تھا۔

"ہاتھ چھوڑیں میرا میں خود چلی جاؤں گی یہاں سے آگے کوئی احسان نہیں چاہیے آپ کا۔ "

اذفرین نے اس کے ہاتھ کو زور سے جھٹکا اور چہرے کا رخ موڑ لیا۔کیا سمجھتا ہے جب چاہا بری طرح انسلٹ کر دی اور اب آ کر حق کس بات کا جتا رہا ہے اذفرین کے دل کو جیسے کسی نے مٹھی میں لیا کیا سمجھتا ہے اکیلی ہوں کمزور ہوں تو اس فولاد کی محتاج ہوں اللہ ہے میرے ساتھ تھوک نگل کر آنسوؤں کے گلے میں اٹکے گولے کو نگلا

علیدان نے گھور کر دیکھا اب یہ نخرے کس بات کے ہیں پیشانی پر بل ڈالے اور پھر غصے سے آگے چل پڑا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کچھ دیر علیدان کی پشت کو گھورتے رہنے کے بعد منہ بسور کر اٹھی کچھ دیر انتظار کیا کہ وہ رکے گا پیچھے مڑ کر دیکھا پر اس نے تو ایک دفعہ بھی نہیں دیکھا دل میں عجیب سا خوف آیا اور اس کے پیچھے چل دی۔وہ تو تیز تیز چلنا شروع ہو چکا تھا۔اذفرین نے بھی تیز تیز قدم اٹھائے اور اس کے ساتھ قدم ملائے انداز خفا سا تھا۔حالت دوسری طرف بھی کچھ ایسی ہی تھی۔

****

"اوز"

ادیان نے دروازے کھولتے ہی ایک ہاتھ سوئچ بورڈ پر رکھا اور خفیف سی آواز میں اوز گل کو پکارا۔

لائٹ کے جلتے ہی کمرہ روشنی میں نہا گیا اوز گل سامنے بیڈ پر نیم دراز تھی ادیان کو دیکھ کر جلدی سے آنکھوں کے بھیگے کونوں کو ہاتھ کی پشت سے رگڑ ڈالا۔وہ چت لیٹی تھی اور آنکھیں چھت پر غیر مرئی نقطے پر جمی تھیں۔

ادیان چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا اب بیڈ کے بلکل پاس آ چکا تھا۔گہری نگاہوں سے اس کی طرف دیکھا اور وہ کر آنکھیں سوزش لیے ہوئے تھیں چہرہ زرد ہو رہا تھا۔بھائی سے اتنی محبت کرتی ہے یہ دل میں ٹیس اٹھی۔

کتنا دردناک لمحہ تھا وہ اپنی چاہت اپنی محبت کو کسی اور کے لیے یوں بے حال ہوتے ہوئے دیکھ رہا تھا اور وہ کوئی اور اس کا اپنا سکا بھائی تھا جس سے وہ خود بھی بے انتہا محبت کرتا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" اوزاٹھو نیچے چلو کھانا کھاؤ "

ملائم سے لہجے میں کہتا تھوڑا سا اس پر جھکا۔اوزگل ویسے ہی ساکن سی گم سم سی لیٹی تھی۔کچھ دیر دونوں نفوس کے درمیان یونہی خاموشی رہی۔

" مجھے بھوک نہیں ہے "

اوزگل کی آہستہ سی آواز نے خاموشی کو ختم کیا۔ادیان نے کمر پر ہاتھ رکھے کچھ دیر پر سوچ انداز میں اسے دیکھا اور پھر اس کے پاس بیڈ پر بیٹھا۔کمر کا رخ تھوڑا سا موڑ کر چہرہ اس کی طرف گھمایا جو مسلسل چھت کو گھور رہی تھی۔

" دیکھو ہم سب پہلے سے ہی بہت پریشان ہیں تمہیں دیکھ کر اور ہو رہے ہیں "

ادیان نے نرمی سے سمجھایا۔وہ کل سے کچھ نہیں کھا رہی تھی یوں ہی کمرے میں بند تھی درخشاں بیگم نے آج ادیان سے گزارش کی کہ وہ صرف تمھاری بات مانتی ہے اسے آکر سنبھالو اور اس کی اسطرح کی حالت سن کر وہ اس سے دوری برتنے کے سارے ارادے بالائے طاق رکھے اس کے پاس بیٹھا تھا۔

" مجھے نہیں ہے بھوک اور تم جاؤ یہاں سے پلیز "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اوزگل نے خفگی سے کہااور کروٹ لیتے ہوئے بازو کو آنکھوں پر دھر لیااندازاس سے بھی خفگی برتنے والا تھا وجہ شائی داس رات کی ڈانٹ تھی۔

" نہیں میں نہیں جاؤں گا اٹھو چچی کا خیال کرو کچھ بہت پریشان ہیں وہ "

ادیان نے اس کے بازو کو آنکھوں پر سے ہٹایااور تھوڑی سختی برتی۔ سختی کرنے کا اتنااثر ہوا تھا کہ وہ اٹھ کر بیٹھ چکی تھی۔ادیان کی طرف دیکھا وہ بھی کم پریشان نہیں تھاعلیدان سے وہ بھی بے پناہ محبت کرتا تھا۔

" ادی۔۔۔۔ "

اوزگل نے آہستگی سے ادیان کو پکارا جبکہ نظریں ہاتھوں پر جمی تھیں وہ اپنے ہاتھوں کی لکیروں کو دیکھ رہی تھی۔

" ہاں بولو؟ "

ادیان نے دل کی حالت کو سنبھالا جو اس کے یوں بے حال ہونے پر خود بے حال ہوا جا رہا تھا۔سب کچھ جانتے بوجھتے ہوئے بھی دل اس کے لیے ہمک رہا تھا۔جب سے ہوش سنبھالہ تھاتب سے اسے چاہا تھااور کچی عمر کی محبت کی جڑیں تو روح تک رسائی پا چکی ہوتی ہیں ان کو اکھیڑنے میں صدیاں بیت جاتی ہیں یہاں تو ابھی دو ہفتے ہی گزرے تھے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" علی ٹھیک ہو گا نہ؟ "

اوزگل نے آنسوؤں کو ضبط کرتی ہوئی گھٹی سی آواز میں پوچھا وہ بچپن سے ہی علیدان کو علی اور اسے ادی کہتی تھی۔

" کچھ نہیں ہو گا بھائی کو بہت جلد وہ ہم سب کے ساتھ ہوں گے ان شااللہ دیکھنا تم "

ادیان نے تسلی آمیز لہجے میں کہا اور اس کے چہرے کو تھوڑی سے پکڑتے ہوئے اوپر کیا اس کی نظروں کا تصادم ہوتے ہی دل کی حالت پر قابو پاتے ہوئے مسکرا کر دیکھا۔

" اگر انہیں کچھ ہوا تو میں میں کیا کروں گی؟ "

لب رونے کے انداز میں باہر نکالے نم آنکھوں سے وہ سوال کر رہی تھی اس سے جسے اس کی آنکھ میں ایک آنسو بھی ازیت میں مبتلہ کر دیتا تھا اور اب تو وہ کل سے تکیہ بھگو رہی تھی۔

" اوز اللہ نہ کرے ایسا کچھ بھی ہو "

تڑپ کر اس کی بات کی نفی کی اور سر کو بھی نفی میں ہلایا۔ وہ پھر سے رو رہی تھی۔ اور روتے روتے سر ادیان کے کندھے پر ٹکا دیا۔ اس کی آنکھوں سے نکلتا گرم گرم سیال کندھے کو بھگو رہا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دیکھو چچی ٹھیک نہیں رہتی اور تمھاری وجہ سے اور پریشان ہو رہی ہیں پلیز ان کا کچھ خیال کرو اٹھو "

" شاباش

ادیان تڑپ کر اس سے دور ہوا اور کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ وہ تو اسے دوست مانتی تھی بہت اچھا دوست اس کے دل میں چھپی محبت سے یکسر بے خبر۔

" ہمم تم چلو میں آ رہی ہوں نیچے "

اوز گل نے آنسو صاف کیے اور آہستگی سے کہتی ہوئی بیڈ سے نیچے اتری۔ ادیان نے چہرے پر موجود کرب کو چھپایا اور مسکرا دیا۔

" گڈ گرل نیچے ویٹ کر رہا ہوں تمھارا "

ادیان نے اس کے گال کو تھپکا اور پھر داخلی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

****

" بھوک نہیں ہے مجھے "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اذفرین نے خفگی سے کہتے ہوئے چہرے کے رخ کو موڑلیاوہ مسلسل دو گھنٹے چلے تھے اور اب ایک درخت کے سایہ میں بیٹھے تھے دوپہر میں گرمی اور حبس کے بڑھنے کی وجہ سے اب چلنا دشوار ہو گیا تھا اور آج پچھلے دو دن کی نسبت حبس اور گھٹن زیادہ تھی۔

علیدان نے پتوں میں پیک شدہ مچھلی نکال کر اس کی طرف بڑھائی۔اتنی گرمی میں وہ مسلسل دو دن سے مچھلی کھا رہے تھے اور اب تو دل بھی اکتانے لگا تھا۔اور علیدان سے تو وہ اب بات تک نہیں کرنا چاہتی تھی۔

"نہیں کھانی ٹھیک ہے مرضی آپکی"

علیدان نے کندھے اچکائے اور خود بے نیازی سے کھانے میں مصروف ہوا اذفرین نے گھور کر دیکھا کتنا کٹھور تھا وہ بھوک تو اسے بھی لگی تھی دو گھنٹے چلنا آسان نہیں تھا اور اس کے بعد کچھ کھانے کو ملے گا کہ نہیں اس کی بھی کوئی ضمانت نہیں تھی اسی لیے اکڑ کو بالائے طاق رکھا اور پاس پڑی مچھلی کو اٹھا کر کھانے لگی۔علیدان نے کن اکھیوں سے دیکھا اور پھر سنجیدگی سے کھانے میں مگن ہوا۔نخرے کسے دکھا رہی ہے مجھے جس نے آج تک کسی کے نخرے نہیں برداشت کیے علیدان نے ناک پھلایا

"سنیں کچھ پتا بھی ہے کہاں جا رہے ہیں کب ختم ہو گا یہ سب میں تنگ آ گئی ہوں اس سب سے تھک گئی ہوں مجھے گھر جانا ہے اپنے"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

گھٹی سی آواز میں کہتے آنسوؤں کے بے اختیار امڈ آنے پر قابو پاتے ہوئے علیدان کی طرف دیکھا انداز ایسا تھا جیسے سارا قصور علیدان کا ہو

علیدان پانی کی بوتل کو منہ سے لگائے پانی پینے میں مصروف تھا۔ بوتل کو ہٹا کر ڈھکن لگایا بھنویں سکیڑ کر اسے گھورا۔

" تو میں کیا کروں تمھارے سامنے ہے سب کچھ میرے ہاتھ میں کیا ہے اور میں کوئی ٹارزن تھوڑی نہ ہوں چل رہے ہیں ایک سیدھ میں کہیں تو پہنچیں گے "

علیدان کا لہجہ بہت روکھائی لیے ہوئے تھا اذفرین نے معصوم سی صورت بنائے اُسے دیکھا وہ کتنا سخت دل تھا کوئی احساس نہیں تھا۔ کتنا غلط سوچتی رہی اس کے بارے میں کہ وہ اتنا خیال کرتا ہے اس کا۔

وہ انہی سوچوں میں گم چپ چاپ بیٹھی تھی جب یکایک بادل گرجے اور موسلادھار بارش شروع ہوئی۔

بارش کی رفتار اتنی تیز تھی کہ جس درخت کے نیچے وہ بیٹھے تھے دفعتاً پانی جمع ہونے لگا تھا۔

" اففف یہ بارش کہاں سے ہونے لگی "

علیدان تیزی سے اٹھا اور درخت کے تنے کی طرف دیکھا۔ پھر اذفرین کی طرف دیکھا وہ بھی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"رکو یہاں آؤ "

اذفرین کو اشارہ کیا وہ تیزی سے پاس آئی اس کے پاس آتے ہی اسے کمر سے پکڑ کر اوپر چڑھایا اور پھر خود بھی سارا سامان سمیٹ کر اوپر چڑھا۔ بارش اتنی تیز تھی کہ درخت گھنے ہونے کے باوجود وہ بھیگ رہے تھے۔

بارش تھی کہ رکنے کا نام نہیں لے رہی تھی بادل اتنے زیادہ گھرے تھے کے دوپہر میں بھی اندھیرا ہو گیا تھا اتنے دن سے جو حبس نما گرمی تھی اس کا زور ٹوٹا تھا شائد بارش کے ساتھ طوفانی ہوا چل رہی تھی۔ اذفرین نے ٹانگیں سمیٹ کے چہرے کو اس پر ٹکایا اور تنے سے ٹیک لگائی۔ اچانک وہ تڑپ کر اپنی جگہ سے آگے ہوئی دردناک سی چیخ گلے سے نمودار ہوئی۔

"کیا ہوا آپکو؟ "

علیدان نے جلدی سے ٹارچ جلائی جو ہاتھ میں ہی لیے بیٹھا تھا۔ اس کی چیخ دل دہلا دینے والی تھی۔

"کسی چیز نے کاٹا ہے مجھے "

وہ کندھے کو مسلتے ہوئے آگے ہوئی چہرے پر تکلیف کے آثار تھے۔ وہ جو آگے ہوئی اور گردن کا رخ موڑ کر پیچھے دیکھا جہاں پر اُسی وقت علیدان ٹارچ لائٹ کی روشنی ڈالے ہوئے تھا اور ساکن بیٹھا تھا سبز رنگ کا پتلا سا پر بے انتہا لمبا سانپ درخت کے تنے سے لپٹا آدھا جسم ہوا میں کیے لہرا رہا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" سانپ سانپ تھا علیدان وہاں مجھے سانپ نے کاٹ لیا ہے "

اذفرین نے گھٹی سی آواز میں لڑکھڑاتے سے لہجے میں کہا اس کی آنکھیں پھٹنے کی حد تک کھلی تھیں جبکہ علیدان نے برق رفتاری سے پاس پڑی بندوق اٹھا کر سانپ کا نشانہ داغا سانپ پھٹنے جیسی صورت میں فائر سے نیچے گرا درخت کے تنے پر دور دور اس کے خون کے نشان اور ٹکڑے گرے علیدان اب تیزی سے اذفرین کے پاس کھسکا جو اپنی شرٹ کو کندھے سے پیچھے کیے سانپ کے کاٹنے کی جگہ دیکھ رہی تھی سانپ نے بلکل کندھے کے اوپر ڈسا تھا وہاں سرخ رنگ کے دو دھبے نمودار تھے اذفرین کا چہرہ ایک دم سے زرد پڑا اس کا شرٹ کو پکڑا ہاتھ ڈھیلا ہوا اور اس سے پہلے کے وہ درخت سے نیچے گرتی علیدان اسے باہوں میں تھام چکا تھا۔

" لسن لسن ریلیکس اذفرین کچھ نہیں ہوگا "

اذفرین کا سر گود میں رکھے اس کے گال تھپتھپائے پر وہ تو ہوش میں نہیں تھی۔علیدان نے پریشان صورت بنائے بندوق کو ایک طرف رکھا

" اذفرین اذفرین "

زور زور سے اس کے گال کو تھپکا۔

****

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" سمجھ نہیں آرہی حکومت مان کیوں نہیں رہی ان کے مطالبات "

میر دلاور نے کمرے میں چکر لگاتے ہوئے پریشانی سے ماتھے پر ہاتھ پھیرا۔ان کی آج رات کی فلائٹ تھی اور اس وقت پاکستان کے ایک مایاناز لیڈر کے آفس میں موجود تھے۔

" کچھ لوگ تو کہہ رہے ہیں سونگوانگ فوج کے ہاتھوں ہلاک ہو گیا ہے اب اگر یہ بات ان لوگوں کو بتاتے ہیں تو وہ ایک ہی دفعہ میں باقی سب لوگوں کو ماردیں گے "

سامنے بیٹھے شخص نے افسوس بھرے لہجے میں کہا جس پر میر دلاور نے تڑپ کر دیکھا۔دھواں سا آنکھوں اور دل میں بھرنے لگا تھا۔

" اسی لیے آسٹریلیا کی حکومت آپریشن کا سوچ رہی ہے ٹریس آوٹ تو کر لیا ہے کہ کس جگہ ان کو یرغمال بنا کر رکھا گیا ہے "

سفدر عزیز نے گہری سانس لی اور کرسی کی پشت سے سر ٹکایا۔میر دلاور ڈھنے کے سے انداز میں پاس پڑی کرسی پر بیٹھے۔ٹانگوں سے جان نکل رہی تھی جوان اولاد کی محبت کیا چیز ہوتی ہے آج سمجھ آرہی تھی۔

" بس اللہ سے دعا کریں دلاور صاحب "

سفدر نے دھیمے سے لہجے میں تسلی دی۔اور پاس پڑے فون کو اٹھا کر کان سے لگایا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

****

بار باراس کے گال تھپکنے پر بھی وہ ہوش میں نہیں آرہی تھی علیدان نے تیزی سے درخت سے نیچے لٹکتی لمبی لمبی رسی نما شاخیں کھینچیں اور سانپ کے ڈسنے کی جگہ سے آگے اور پیچھے باندھ دیا ایک رسی کو کندھے اور جوڑ پر اور دوسری کو بلکل نیچے بازو پر باندھا دونوں طرف سے زہریلے خون کے بہاؤ کو روکنا تھا سانپ نے بلکل کندھے پر ڈسا تھا اس کی شرٹ کو کندھے سے ہٹا کر زخم پر ہونٹ رکھ کر دانتوں کی مدد سے جلد کو اوپر اٹھاتے ہوئے زخم پر سے خون کو چوسنا شروع کیا وہ بار بار خون کو سک کرنے کے بعد نیچے پھینک رہا تھا۔کافی دیر یہی عمل دہرانے کے بعد اس نے تھک کر اذفرین کو تنے پر سیدھا لیٹا دیا۔اور خود پاس پڑی بوتل سے پانی کے ساتھ کلی کی پر دل اس بری طرح خراب ہوا تھا کہ وہ سینے کو مسلتا ہوا جلدی سے درخت سے نیچے اترا بارش اب قدرے کم ہو چکی تھی کچھ دوری پر جا کر اس نے بری طرح قے کی تھی اور یہ قے اس وقت فائدہ مند ثابت ہوئی تھی۔طبیعت کچھ بہتر محسوس ہونے پر وہ پھر سے بے سدھ پڑی اذفرین کے پاس آیا۔

"اذفرین پلیز اٹھو اذفرین"

آہستگی سے اس کے گال تھپتھپائے پر وہ بے سدھ تھی پل بھر میں سفید چہرہ زردی مائل ہو گیا تھا سیاہ گھنی مڑی پلکیں بھیگی ہوئی تھیں۔کیا ہو گیا ہے اس کو اٹھ کیوں نہیں رہی۔پریشانی سے دل بیٹھا جا رہا تھا سانپ کی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کونسی قسم تھی نہیں جانتا تھا کچھ سانپ تو اتنے زہریلے ہوتے ہیں کہ فوراً انسان جان کی بازی ہار جاتا ہے۔

دل میں ابھرتے خیال سے بے چین ہو کر اذفرین کے بے جان سے وجود کی طرف دیکھا۔

وہ بار بار کبھی اس کی نبض چیک کر رہا تھا اور کبھی ناک کے نتھنوں کے پاس ہاتھ لا کر اس کی سانس محسوس کر رہا تھا وہ بے ہوش تھی ایسا لگ رہا تھا جیسے اگر اُس کو کچھ ہو گیا تو سب کچھ ختم ہو جائے گا۔ کبھی اس کا پریشان سا چہرہ آنکھوں میں لہرا رہا تھا اور کبھی آگ کے عکس کو آنکھوں میں سموئے وہ چہکتی ہوئی اس کے گلے میں جھولتی نظر آ رہی تھی۔ انہیں سوچوں میں گم اذفرین کا سر اپنے گھٹنے پر رکھے کب شام سے رات ہوئی اور وہ درخت کے تنے سے سر ٹکائے کس وقت سویا خبر نہیں ہوئی

"امی مجھے مت چھوڑ کر جائیں پلیز امی واپس آ جائیں"

خفیف سی سرگوشی نما آواز تھی جو کان میں پڑتے اس کی آنکھ کھلی اذفرین کے ہونٹ دھیرے دھیرے ہل رہے تھے وہ سسک بھی رہی تھی نیم بے ہوشی کے حالت میں بڑبڑا رہی تھی۔ علیدان خوشی سے دفعتاً سیدھا ہوا۔

"اذفرین آنکھیں کھولو تم ٹھیک ہو نا؟"

آہستگی سے اسے پکارتے ہوئے اس کے چہرے پر جھکا وہ آنکھیں موندے لیٹی بڑبڑا رہی تھی اس کے گال تھپتھپانے کی غرض سے ہاتھ رکھا تو اُس کا جسم تپ رہا تھا اُسے بہت تیز بخار تھا چہرہ رات سے بھی زیادہ زردی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مائی ل تھا۔جلدی سے اُس کی شرٹ کو کندھے سے ہٹاتے ہوئے زخم دیکھا وہاں سے جگہ گہرے نیلے رنگ کی ہو رہی تھی۔

رات جو نشان سرخ رنگ کے تھے اب سیاہ ہو رہے تھے اور ان کے گرد علید ان کے دانتوں کا دائی رہ بنا ہوا تھا جلدی سے اس کی گردن اور بازو کو دیکھا پر وہاں کی جلد کا رنگ ٹھیک تھا مطلب کل فوری اسے باندھ دینے کی وجہ سے زہر آگے اور پیچھے جسم میں نہیں گیا تھا۔

اپنی شرٹ کو اتار کر پاس پڑی پانی کی بوتل سے پانی لے کر گیلا کیا اور نچوڑ کر فولڈ کیا پھر اس کے سر پر رکھا اب یہ عمل وہ بار بار دھرا رہا تھا لیکن ابھی یہ سب کافی نہیں تھا۔اس کے زخم سے مزید خون بہنا ضروری تھا ۔جس کے لیے زخم کو گہرا کرنا تھا۔اب زخم گہرا کرنے کے لیے کسی نوکیلی چیز کی ضرورت تھی۔

نچلے لب کو دانت میں دبائے پیشانی پر دھیرے سے ہاتھ پھیرتے ہوئے بغور پاس پڑی ہر چیز کو دیکھا کیا کروں اچانک کہاں سے ایسی کوئی چیز لاؤ ں لکڑی نہیں نہیں اس کا ذرہ جلد میں رہ سکتا ہے ذہن میں آتے خیال پر بے ساختہ گردن کو نفی میں ہلایا

ارد گرد نظر کو پھر سے گھمایا نظر پاس پڑی گن پر رکی تھی پر سوچ انداز میں آنکھوں کو سکوڑے گن کو غور سے دیکھا ایک گن کو اگر توڑ دوں تو شائد کچھ ایسی نوکیلی چیز مل جائے اسی خیال کے زیر اثر وہ لپک کر گن لے کر نیچے اترا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پاس پڑے پتھر مار مار کر گن کو توڑنے کی کوشش شروع کی جیسے ہی وہ پتھر اٹھا کر گن پر مار رہا تھا تو آس پاس کے درخت میں اچھل کود ہو رہی تھی اور پتے ہل رہے تھے گھبرا کر ارد گرد دیکھا کمر پر ہاتھ رکھے بغور درختوں کو دیکھا پھر سے پتھر اٹھا کر مارا اور نظر درخت پر رکھی درخت پر بہت سے بندر موجود تھے۔بندر کو دیکھ کر دل کو تسلی ہوئی کہ کوئی خطرناک جانور نہیں ہے اور پھر سے پتھر کو گن پر مارا گن اب ٹوٹ چکی تھی اور پرزہ پرزہ ہو گئی تھی اس کے ٹرگر کے خول کے نیچے سے گول سی پتری نکلی جو ایک طرف سے نوکیلی تھی۔اس پتری کو اٹھا کر وہ پھر سے اذفرین کے پاس آیا جو اسی طرح بے سدھ پڑی تھی۔پتری کو پانی سے دھویا اذفرین کے پاس ہوا اس کے سر کو اٹھا کر اپنے گھٹنے پر رکھا ڈسے ہوئے نشان پر ٹرگر کی پتری کو رکھ کر زور سے دبایا وہ نیم بے ہوشی میں ہی تڑپ گئی تھی لیکن زخم گہرا ہوتے ہی خون رسنے لگا وہ اب تڑپنے کے انداز میں ہل رہی تھی شائد زخم کی تکلیف برداشت سے باہر تھی علیدان نے اسے مضبوطی سے تھاما مبادہ وہ یوں ہلتے ہوئے درخت سے نیچے جا گرے خون اب اس کی گردن سے بہتا ہوا اس کی شرٹ میں جزب ہو رہا تھا۔اذفرین کو درخت سے باندھ کر نیچے اترا

پتھروں کی مدد سے پھر سے آگ جلائی جو بہت زیادہ کوشش کے بعد جلنے میں کامیاب ہوئی درختوں پر بندر آگ کو دیکھتے ہی اب دوسرے درختوں پر لٹک لٹک کر جا رہے تھے۔علیدان اب بغور ان کی حرکات دیکھ رہا تھا اگر یہاں بندر موجود ہیں تو مطلب یہاں پھل موجود ہیں اچانک ذہن میں آتے خیال کے زیر اثر وہ سر اوپر اٹھائے درختوں کا جائزہ لیتے ہوئے آگے بڑھا۔بندر اسے دیکھ کر ڈرتے ہوئے ایک درخت سے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دوسرے پر جارہے تھے کچھ دور جانے پر ہی ایک ایسا درخت مل گیا تھا جس پر گولائی کی شکل میں آم سے ملتے جلتے رس بھرے سے پھل لٹک رہے تھے کچھ بندر جو اس درخت پر موجود تھے ان پھلوں کو توڑ توڑ کر کھانے میں مصروف تھے۔نیچے بھی جگہ جگہ ادھ کھائے پھل پھینکے ہوئے تھے جن پر بڑے چھوٹے مختلف اقسام کیڑے رینگ رہے تھے۔

اپنی شرٹ اتاری اور اس کے بازو باندھ کر اس میں بہت سارے پھل بھر لیے۔واپس آیا تو اذفرین ابھی بھی ویسے ہی بے سدھ پڑی تھی اور وہ اب گن کے مزید پرزے اٹھا اٹھا کر دیکھ رہا تھا ایک پتری بلکل سیدھی تھی جس سے پھل کاٹا جاسکتا تھا۔

شام کے سائے پھیلنے لگے تھے جلتی آگ سے بہت فائی دہ ہوا تھا جس درخت کے تنے پر وہ موجود تھے وہاں سے سارے بندر دوسرے درختوں پر منتقل ہو چکے تھے۔

وہ اب اذفرین کی مخالف سمت میں بازوؤں کو فولڈ کیے سر کے نیچے رکھے چت لیٹا تھا۔ذہن میں میر دلاور کی آواز گونجی اور سارا منظر آنکھوں کے آگے گھوم گیا

آپ مان لیں اس کی بات اسے شوق ہے یہ سب پڑھنے کا" زیب میر دلاور کے آگے کھڑی التجائی " انداز میں کہہ رہی تھیں اور وہ خود کچھ ہی دوری پر سینے پر ہاتھ باندھے سر جھکائے کھڑا تھا۔

کچھ ڈھنگ کا پڑھ لے زیب بیگم " میر دلاور نے گھور کر علیدان کی طرف دیکھا۔ "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جانیں دیں پڑھنے دیں اس کا شوق ہے میر صاحب" زیب بیگم نے ایک نظر بچارگی سے دیکھتے علیدان پر ڈالی اور پھر سے میر دلاور کی طرف دیکھا۔

جائے کس نے روکا ہے پر یہ یاد رکھے میری خوشی اس میں شامل نہیں " میر دلاور نے چہرے کا رخ موڑا

بابا ہمیشہ سے آپ کی بات مانی ہے صرف یہ پہلی خواہش ہے میری اس کے بعد جو آپ کہیں گے اس پر سر تسلیم خم ہو گا کبھی انکار نہیں کروں گا۔

وہ اپنے خیالوں میں گم تھا جب اذفرین کی تکلیف سے کراہنے کی آواز آئی وہ جلدی سے سیدھا ہوا تو وہ کندھے پر ہاتھ رکھے اٹھنے کی کوشش میں تھی چہرے پر ناک اور ماتھا تکلیف کی وجہ سے شکن آلودہ تھا آنکھیں بند سی تھیں خشک ہوتے ہونٹوں پر بار بار زبان پھیر رہی تھی مطلب اسے پیاس لگی تھی۔

" لیٹی رہو ابھی "

علیدان نے پانی کی بوتل کا ڈھکن کھولتے ہوئے اس کو پھر سے لیٹے رہنے کا اشارہ کیا۔ قریب آکر پانی کی بوتل کو اس کے منہ سے لگایا پانی اس کے منہ سے نیچے گر رہا تھا مطلب وہ ابھی بھی نقاہت اور ہلکی ہلکی غنودگی کا شکار تھی۔ پانی پلانے کے بعد دھیرے سے اس کے سر کو پھر سے نیچے رکھا۔ وہ مسلسل آنکھیں کھولنے کی سعی کر رہی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" مجھے۔۔۔سانپ۔۔۔نے کاٹا تھا "

خفیف سی تکلیف زدہ آواز ابھری وہ بار بار آنکھیں کھول اور بند کر رہی تھی۔ سر بری طرح بھاری ہو رہا تھا کندھے میں بے تحاشہ تکلیف تھی حلق کڑوا ہو رہا تھا سارا منظر آنکھوں میں گھوم گیا اس نے درخت کے تنے سے ٹیک لگائی تھی اور اچانک ایسا محسوس ہوا تھا جیسے دو گرم سلاخیں کسی نے کندھے میں گھسا دی ہوں کندھے میں پھر سے ویسی ہی تکلیف کا احساس ہوا تھا۔اس کے چہرے کے بدلتے زاویے دیکھ کر علیدان اب اس کے قریب ہوا۔

" ہاں سانپ نے ہی کاٹا تھا "

نرم سے لہجے میں کہتا ہوا وہ قریب ہوا لبوں پر جاندار مسکراہٹ تھی۔اس وقت اس کے ہوش میں آجانے سے بڑی کوئی خوشی نہیں تھی۔

"میں۔۔۔بچ۔۔۔کیسے گ ئی؟ "

نقاہت سی کانپتی آواز میں پوچھا وہ اب علیدان کے چہرے کی طرف دیکھ رہی تھی۔بکھرے بال بڑھی ہوئی شیو اور تھکی تھکی سی بڑی آنکھیں لیے وہ مسکرا رہا تھا۔

" اچھا تو کیا مر جانا چاہیے تھا تمہیں "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

علیدان نے مسکراہٹ دباتے ہوئے بغور اس کے شفاف چہرے کی طرف دیکھا حسن اور معصومیت کا امتزاج تھی وہ شفاف چمکتی سی آنکھیں مدھر میٹھی سی آواز جس کو سننے کے لیے وہ کل دوپہر سے ترس گیا تھا اور اب وہ آواز کانوں میں رس گھول رہی تھی۔ وہ بے ہوش ہوئی تو احساس ہوا کہ ویران جنگل کیسے کاٹ کھانے کو دوڑ رہا تھا۔ اگر وہ یہاں اس کے ساتھ نہ ہوتی تو شائد وہ پریشان ہو ہو کر تھک جاتا۔ نرم سی نگاہ اس پر ڈالی۔

"ہاں مر جاتے ہیں لوگ سانپ کے ڈسنے سے"

علیدان نے مدھم سی آواز میں کہتے ہوئے مسکرا کر اس کی طرف دیکھا اس کی آنکھیں اب بھی کبھی بند ہو رہی تھیں کبھی کھل رہی تھیں۔ شریر سی مسکراہٹ نے لبوں کا حصار کیا۔

"تم نے تو بھرپور کوشش کی تھی لیکن بدقسمتی سے سانپ اتنا زہریلا نہیں تھا"

علیدان کا لہجہ شریر سا تھا اذفرین نے چونک کر علیدان کی طرف دیکھا تو وہ ہنس رہا تھا۔ کتنا سنگ دل ہے آرام سے ہنس رہا ہے میں اتنی تکلیف میں ہوں کندھے پر اکڑاہٹ سی محسوس ہو رہی تھی دھیرے سے کندھے پر سے شرٹ کو ہٹا کر دیکھا آنکھیں خوف کے زیر اثر پھیل گ ئی تھیں۔ سانپ کے ڈسنے کے بعد جب اس نے دیکھا تھا تو باریک سے دو سرخ دھبے تھے اور اب کندھا خون سالت پت تھا گہرا نیلا ہو رہا تھا اور سانپ کے ڈسنے کے نشان کے گرد کسی انسانی دانتوں کا دائی رہ بھی تھا جو نیلا ہو رہا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" ڈرو مت یہ بڑے والے دانتوں کے نشان میرے ہیں "

علیدان نے شرارت سے مسکراہٹ دبائی دفعتاً علیدان کی طرف دیکھا ایک دم سے جھینپ گ ئی جلدی سے شرٹ کو کندھے پر درست کیا۔اس کے جھینپ کر شرمندہ سے چہرے کو دیکھ کر علیدان کو اندازہ ہوا وہ کیا کہہ گیا۔

" کچھ کھاؤ گی پھل تلاش کرکے لایا ہوں "

اس کی اور اپنی شرمندگی ختم کرنے کے لیے جلدی سے بات کا رخ تبدیل کیا اور نیچے پھلوں کے ڈھیر کی طرف اشارہ کیا پھر چھلانگ لگا کر نیچے اترا اور دو پھل لے کر اوپر آیا۔وہ تو ایسے اٹھ کر سیدھی ہو بیٹھی جیسی ترسی ہوئی تھی معدہ سکڑا پڑا تھا پھل دیکھتے ہی جیسے جان میں جان آئی ترس گ ئی تھی مچھلی کے علاوہ کچھ کھانے کے لیے تیزی سے آگے بڑھی اور اور علیدان کے ہاتھ سے پھل لے کر کھانے لگی تھی۔عجیب سے شکل کا آم تھا پر بے حد میٹھا تھا اذفرین کے کھانے کا انداز عجلت لیے ہوا تھا۔

" دن ضائع کر چکے ہیں ہم یہاں آگے نہیں بڑھے "

علیدان نے بھی پھل کے کش کو ہاتھ میں پکڑی سیدھی سٹیل کی پتری سے کاٹ کر منہ میں رکھتے ہوئے کہا

" کیا میں دو پہر سے بے ہوش رہی "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آہستگی سے نظریں اٹھا کر پوچھا۔جب وہ لوگ یہاں آئے تھے تب دو پہر تھی اور اب رات ہو رہی تھی ایسا لگا جیسے وہ کچھ گھنٹے ہی بے ہوش رہی تھی۔

"ہاں کل دوپہر سے "

علیدان نے کل پر زور دیا اذفرین کا پھل کو منہ تک لے کر جاتا ہوا ہاتھ یکا یک ہوا میں معلق رہ گیا۔حیرت سے علیدان کی طرف دیکھا جو سنجیدگی سے پھل کھانے میں مصروف تھا۔

"کل دوپہر سے۔۔۔۔ "

آواز کہیں بہت دور سے آتی ہوئی محسوس ہوئی۔کیا وہ اتنی دیر سے بے ہوش رہی تھی حیرت ہو رہی تھی۔

"جی اب بخار کم ہوا ہے آپکا پر ابھی ایک رات اور ریسٹ کریں اب صبح نکلیں گے "

علیدان نے بچا ہوا پھل بازو کو لمبا کرتے ہوئے دور پھینکا اور نظریں اب دورا چھل کر گرتے پھل کے ٹکڑے پر ٹکی تھیں۔وہ کبھی اسے تم کہہ رہا تھا کبھی آپ اذفرین نے چور سی نظر اس پر ڈالی اندھیرا بڑھ گیا تھا گردن گھما کر اذفرین کی طرف دیکھا تو یوں ہی منجمند بیٹھی تھی۔ٹارچ لائٹ جلا ئی اس کے پاس رکھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

علیدان درخت سے نیچے اتر کر جلتی آگ کے پاس بیٹھا اور اسی پتری نما سلاخ کو گرم کرنا شروع کیا۔ پھر اس گرم پتری کو ہاتھ میں پکڑے وہ پھر سے درخت پر اس کے پاس آیا۔ غور سے اس کی طرف دیکھا جو بار بار لبوں کو فولڈ کر رہی تھی شائد جیسے جیسے ہوش بحال ہو رہا تھا تکلیف زیادہ محسوس ہو رہی تھی۔

"اچھا اب ایک کام کرنا ہے مجھے سیدھی ہو کر بیٹھو اور آنکھیں بند کر لو "

علیدان نے اذفرین کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔ جو ٹیک لگائے لیٹنے کے سے انداز میں بیٹھی تھی۔

"کیا کرنا ہے "

علیدان کا ہاتھ پکڑ کر سیدھے ہوتے ہوئے سوالیہ انداز میں اس کے ہاتھ میں پکڑی گرم پتری کی طرف دیکھا۔

" چپ انکھیں بند کر لو مت کھولنا اور یہ شرٹ دانتوں میں دباؤ "

گھٹنوں کے بل آگے ہوتے ہوئے آہستگی سے کہا اور اپنی فولڈ شرٹ اس کے منہ کے اندر رکھی۔ وہ حیرت سے علیدان کو دیکھ رہی تھی وہ کیا کرنے والا تھا لیکن اس کا انداز حکمانہ تھا اذفرین نے حیرت سے اپنے سامنے بیٹھے اس بڑی بڑی آنکھوں والے آئی رن مین کو دیکھا جو تین دن سے اسے سنبھال رہا تھا جان پر کھیل کر اسے بچا رہا تھا تھوڑی دیر پہلے اسے سنگ دل سمجھنے کی سوچ کو رد کرتی وہ اب اس کے احسانات یاد کر رہی تھی جو ایک کے بعد ایک وہ اس پر کرتا ہی جا رہا تھا کیا تھی وہ اس کی کچھ بھی نہیں اور نہ ہی کو مفاد دے رہی تھی الٹا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اسے تنگ کرر کھا تھا اس جنگل میں پر پھر بھی وہ یوں خیال کرر ہا تھا اور اس کے اپنے بہن بھائی جو اس کے ماں جائے تھے دونوں اپنے اپنے مفاد کی خاطر اسے انسان کے بجائے شٹل کاک بنائے ہوئے تھے

" شرٹ ہٹاؤ کندھے سے "

علیدان نے پتری کو سیدھا کرتے ہوئے آہستگی سے اس کے کان کے قریب ہو کر کہا۔اذفرین نے کانپتے ہاتھوں سے شرٹ کو کندھے پر سے ہٹایا۔علیدان نے قریب ہو کر گرم سلاخ کو اس کے زخم پر رکھا اور جلدی سے اسے اپنے بازو میں بھر کر اسے اچھلنے سے روکا وہ تڑپ گئی تھی اور اتنا زیادہ اچھلی تھی کہ اگر وہ تھام نا لیتا تو یقیناً وہ نیچے گر جاتی۔

آنکھیں بند تھیں اور علیدان کے گرم پتری رکھتے ہی جیسے آنکھیں پھٹنے جیسے انداز میں کھلی تھیں اتنی تکلیف تھی کہ اگر علیدان کی شرٹ منہ میں نہ ہوتی تو شائی داس کی فلک شگاف چیخ ابھرتی۔وہ ابھی بھی جلے کی تکلیف سے مسلسل تڑپ رہی تھی۔

علیدان نے اور مضبوطی سے اسے اپنا ساتھ بھینچا۔پتری نما سلاخ کو نیچے پھینک کر دوسرے بازو کو بھی اس کے گرد گھما کر تڑپتے وجود کو اپنے ساتھ لگایا۔

" بس بس ہو گیا "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اذفرین کے کان کے قریب سرگوشی کی۔جبکہ اپنے بازو اس کے گرد حائل کیے وہ اسے اپنے ساتھ لگائے ہوئے تھا۔

اممم۔۔۔ا۔ مممم۔۔۔" اذفرین کی چیخیں گھٹ گئی تھیں منہ میں کپڑا تھا جس کے باعث اس کے رونے کی اسطرح آواز ابھر رہی تھی۔

آہستہ آہستہ اس کے وجود کی کپ کپاہٹ قدرے کم ہوئی تھی۔اب وہ پر سکون ہوئی تھی پر سسک رہی تھی علیدان کی مضبوط گرفت سکون دینے لگی تھی دل عجیب سے انداز سے دھڑ کا وہ اس کے اتنا قریب تھا کا کہ اس کے دل کے دھڑکنے کی آواز باآسانی سن سکتی تھی۔تکلیف کو بھولے اب عجیب سا احساس ہو رہا تھا۔ پر وہ تو شائد ساتھ لگا کر بھول گیا تھا۔

اذفرین کے تھوڑا سا کسمسانے سے علیدان کو احساس ہوا کہ اسے یوں ہی باہوں میں لیے بہت دیر ہو چکی ہے آہستگی سے اسے خود سے الگ کیا اور نظریں چرائی یں وہ اب اس کی شرٹ کو منہ سے نکال کر نظریں جھکائے ہوئی تھی۔آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں گال آنسوؤں سے تر تھے۔

"یہ کیوں کیا؟ "

تکلیف کی وجہ سے کانپتی سی آواز میں کہا۔علیدان اب درخت کے تنے پر ہاتھ رکھے پیچھے ہوا۔انداز خجل سا تھا ۔ہاتھ بڑھا کر اپنی شرٹ اس کے ہاتھ سے لی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

زیادہ سوال نہیں جان بوجھ کر جلایا ہے زخم بھرنے میں آسانی ہوگی جراثیم نہیں جائی یں گے شرٹ ہٹا کے رکھو یہاں سے"

نظریں چراتے ہوئے کہا اور فوراً اس کے شرٹ کے کندھے کو درست کرتے ہاتھوں کو پکڑ کر روک دیا۔

"نہیں ایسے۔۔۔۔ "

اذفرین نے جھجکتے ہوئے گھٹی سی آواز میں شرٹ کو پھر سے درست کیا۔علیدان نے چور سی نظر اس پر ڈالی وہ بار بار بالوں کو کانوں کے پیچھے اڑا رہی تھی اور خجل سے انداز میں ارد گرد دیکھ رہی تھی۔

" کل سے ایسے ہی ہے "

علیدان نے آگے ہو کر اس کے کندھے سے شرٹ کو نیچے کرتے ہوئے آہستگی سے کہا اور فوراً چھلانگ لگاتا ہوا نیچے اترا۔اذفرین کا چہرہ ایک دم سے دل کی دھڑکن تیز ہونے کے آثار لیے گلابی ہوگیا پر وہ اب شرٹ پہن کر کچھ دور جا کر اس کی طرف پشت موڑے بیٹھا تھا

سہی نہیں کیا میں نے کیا سوچ رہی ہوگی علیدان نے گردن کو دائی یں بائی یں جھٹکا رگوں کی چٹخنے کی آواز ابھری عجیب سی شرمندگی تھی جس کی وجہ سے اب وہ اوپر نہیں جا رہا تھا اور پھر تب ہی اوپر آیا جب وہ پھر سے سو چکی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

****

" اور تم مجھے اب بتارہے ہو سعد "

مہرین نے چیخنے کے انداز میں کہا۔ سعد کان فون کو لگائے بیٹھا تھا اور مہرین کو آج چار دن بعد وہ اس افتاد کے بارے میں اگاہی دے رہا تھا۔ آسٹریلوی فوج کل سے آپریشن میں لگی تھی وہ لوگ بھی کم نہیں تھے اور ان کے پاس بہت اسلحہ موجود تھا۔

" میں بہت پریشان ہوں مہرین "

گھٹی سی آواز میں کہا۔ لہجہ شرمندگی اور دکھ میں ڈوبا ہوا تھا۔

اب پریشان ہونے کا کیا فائدہ بولو، تم مجھ سے چھپا کر اسے آسٹریلیا لے گئے اور وہاں اپنے سسرال " چھوڑ دیا اسے، میں پوچھتی ہوں تم نے شادی سے پہلے کیوں بھیجا اسے وہاں، تمھاری بیوی کو کیا تکلیف تھی "

مہرین نے غصے سے کہا۔ سعد کی پیشانی پر بل پڑنے لگے تھے

" اس کی جاب ہو گئی تھی وہاں اور ویسے بھی کچھ ماہ بعد وہی اس کا اصل گھر بھی ہے "

سعد نے دانت پیستے ہوئے کہا۔ مہرین نے طنزیہ انداز میں سر ہوا میں مارا

" اصل گھر ایسے ہوتے ہیں اسے معصوم کو اکیلی کو بھیج دیا "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مہرین نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

"آرام سے تم زیادہ باتیں مت کرو مجھ پر تم جو کر رہی تھی اس کے ساتھ وہ بھی اچھے سے جانتا ہوں میں

، اپنے معذور دیور کے ساتھ شادی کروا رہی تھی اس کی "

اب سعد کا لہجہ بھی حقارت لیے ہوئے تھا۔

" بہت خوش تھی وہ اس رشتے سے، کم از کم میرے پاس تھی وہ اور کوئی معزور نہیں دیور میرا "

مہرین اب تیز تیز بول رہی تھی

" ہاں ہاں جانتا ہوں جسمانی سے زیادہ ذہنی مریض ہے وہ "

سعد نے ناک چڑھا کر کہا۔

" بازل اب تک سیدھے منہ مجھ سے بات نہیں کرتے "

مہرین نے لفظ چبا چبا کر ادا کیے

"سنو بازل کو ابھی کچھ مت بتانا اس کی بکواس سننے کے بلکل موڈ میں نہیں ہو تمھارا شوہر ہے اس لیے

سیدھی سیدھی سنا بھی نہیں پاتا "

سعد نے غصے سے کہا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"شرم کرو کچھ اور میری بہن مجھے چاہیے ہر حال میں جو کرنا ہے کرو "

مہرین نے غصے سے کہا اور فون بند کر دیا جبکہ سعداب فون کو گھور رہا تھا۔

****

چلتے چلتے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ آنکھیں آسمان کی طرف اٹھائے تکلیف سے لبوں کو بھینچے کھڑی تھی۔ چہرہ زرد تھا تو آنکھوں کے گرد گھرے ہوتے حلقے اس کی کمزوری کا واضح ثبوت

"نہیں چلا جا رہا۔۔۔ مجھ سے "

علیدان کو اپنی طرف دیکھتا پا کر اذفرین نے کانپتی سی آواز میں کہا۔ علیدان اب اس کے پاس آ چکا تھا۔

"چکر آ رہے ہیں اور نیند بھی "

اذفرین نے گہری سانس خارج کرتے ہوئے پھولی ہوئی سانسوں کو بحال کرنے کی ناکام کوشش کی۔ اس کے چہرے سے اس کی تکلیف واضح تھی۔ وہ صبح ہوتے ہی چل پڑے تھے اور ابھی انہیں چلتے ہوئے آدھا گھنٹہ بھی نہیں گزرا تھا کہ اذفرین بری طرح نڈھال لگ رہی تھی۔

"سنو ابھی دن میں چلیں گے تو ہی رات کہیں رک سکیں گے "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

علیدان نے ایک نظر اس پر ڈالی اور پھر راستے پر عجیب تھا یہاں سب کچھ سر و قد درخت تھے جو زیادہ گھنے بھی نہیں تھے۔ارد گرد پہاڑ اور غاریں سی تھیں۔علیدان کو اس جگہ سے عجیب سی وحشت سی محسوس ہوئی یہاں رک بھی نہیں سکتے تھے کیونکہ یہاں ایسے درخت نہیں تھے جن کے تنے پر وہ بیٹھ سکیں۔

" میں نہیں چل سکتی اور ہمت نہیں ہے مجھ میں "

اذفرین نے روہانسی صورت بنائے التجائی نظروں سے علیدان کی طرف دیکھا۔علیدان نے پر سوچ انداز میں ارد گرد دیکھا۔نہیں یہاں رکنا مناسب نہیں تھا وہ ذہن کی بات تسلیم کرتے ہوئے اب بغور اذفرین کی طرف دیکھ رہا تھا۔کتنی کمزور لگ رہی تھی اور بہت بری طرح تھکی ہوئی تھی دل نے اس کی تکلیف کو محسوس کیا تھا۔

ایک منٹ" دو گنز اور پانی کی بوتل ایک کندھے پر منتقل کی اور ایک گھٹنا ٹکاتے ہوئے نیچے بیٹھا "

۔اذفرین اب آنکھوں کو بار بار بند کر رہی تھی آنکھوں کے سامنے رنگے برنگے سے دھبے ناچ رہے تھے۔

"آؤ یہاں پیچھے میرے۔۔۔"

علیدان نے اپنی پشت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔اذفرین نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا۔

" اذفرین آؤ وقت ضائع مت کرو "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

علیدان نے دانت پیستے ہوئے غصے سے کہا جس پر وہ تیزی سے آگے بڑھی اور پیچھے سے اس کی گردن کے گرد بازو حائل کئیے انداز جھجک لیے ہوئے تھا۔

"اممم۔۔۔ "

علیدان پورا زور لگا کر اٹھا تھا اور اس کی ٹانگوں کو اپنے بازو میں لیتے ہوئے وہ اسے اپنی پشت پر سوار کر چکا تھا۔

اور اب چلنا شروع ہو چکا تھا۔

جیسے ہی اس نے بازو حائل کیے تو احساس ہوا اسے پھر سے تیز بخار ہو رہا تھا۔اس کے جسم کی تپش وہ با آسانی اپنی پشت پر محسوس کر رہا تھا۔

" سو جاؤ ایسے ہی نیند پوری ہو گی تو ٹھیک ہو جاؤ گی "

علیدان نے ملائم سے لہجے میں گردن کو ہلکا سا خم دیتے ہوئے کہا اذفرین نے دھیرے سے اس کی گردن سے نیچے اس کی پشت سے سر ٹکا کر آنکھیں موندلی تھیں اس کا لہجہ اپنائیت اور لمس ایسا سکون بخش رہا تھا جو زندگی میں کہیں نہیں ملا تھا۔وہ زور لگا کر چل رہا تھا اذفرین کا سر ہل رہا تھا پر نقاہت اس قدر تھی کہ وہ غنودگی میں جانے لگی تھی۔

اپنے گلے پر اذفرین کی باہوں کی گرفت کم محسوس ہوتے ہی علیدان کو اندازہ ہو چکا تھا وہ سو چکی ہے۔سانپ کے زہر کا اثر تھا جس کی وجہ سے اُسے بار بار نیند آ رہی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ایک دم سے ارد گرد درختوں کی تعداد بڑھنے لگی تھی۔وہ دور دور تک نظر دوڑاتا ارد گرد دیکھتے ہوئے جا رہا تھا جب اچانک دور سے بھاگتے ہوئے ریچھ پر نظر پڑی وہ سیاہ رنگ کا بہت بڑا ریچھ تھا۔اور وہ ان کی طرف ہی آ رہا تھا۔اچانک ذہن بھک سے اڑا تھا۔ریچھ کا یوں ان کی طرف آنا پاؤں کے نیچے سے زمین سرکا دینے کے مترادف تھا۔

" اذفرین "

علیدان نے جلدی سے اذفرین کو نیچے اتارا وہ ایک طرف لڑھک سی گئی۔اس سے پہلے کے علیدان کندھے سے بندوق اتار کر سیدھی کرتا ریچھ اس پر جھپٹ پڑا۔اذفرین اپنے سر پر ہاتھ رکھے ہل رہی تھی آنکھیں کھل نہیں رہی تھیں

ریچھ کے دفعتاً حملے کی وجہ سے علیدان کے ہاتھ میں آئی بندوق ہاتھ سے چھوٹ کر دور جا گری۔ریچھ بری طرح علیدان کو جھنجوڑ رہا تھا دوسری بندوق ابھی بھی کندھے سے لٹک رہی تھی۔پر ریچھ اتنی مہلت نہیں دے رہا تھا کہ وہ بندوق کو سیدھا کرتا وہ عجیب خوفناک سی آواز نکال رہا تھا اور اپنے نوکیلے پنجے بار بار علیدان کے سینے،کمر اور مختلف جگہ پر گاڑ گاڑ کر کھینچ رہا تھا علیدان کے حلق سے بلکنے جیسی آوازیں نکل رہی تھیں ریچھ کے ناخن خنجر کی طرح جلد میں پیوست ہو رہے تھے۔

اذفرین نے بمشکل اپنی آنکھیں کھولیں۔اور سامنے کا منظر دیکھ کر تو جیسے جان حلق میں آئی تڑپ کر اٹھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"علیدان۔۔۔۔ "

چیخ کر اسے پکارا ریچھ اور علیدان بری طرح ایک دوسرے کے ساتھ گتھم گتھا تھے ریچھ اٹھا اٹھا کر علیدان کو نیچے پٹخ رہا تھا دوسری بندوق بھی اب اس کے کندھے سے اتر کر ایک طرف گری پڑی تھی علیدان کی شرٹ جگہ جگہ سے پھٹی ہوئی تھی اور خون میں لت پت تھی۔ریچھ اس بری طرح اسے مار رہا تھا جیسے کوئی بلی چوہے کو کھانے سے پہلے مارتی ہے۔بحال سا ہوتے ہوئے اذفرین کی طرف دیکھا

"اوہ میرے خدا۔۔ "

اذفرین نے دونوں ہاتھ منہ پر رکھے جلدی سے ارد گرد دیکھا اور پاس پڑی بندوق اٹھا کر آگے بڑھی۔

" علیدان۔۔۔۔ "

چیخ کر علیدان کو پکارا ریچھ اب علیدان کے سینے پر پاؤں رکھے وزن ڈال رہا تھا۔ریچھ کے منہ سے عجیب سا پانی رس رہا تھا۔

" اذفرین پاس مت آنا پاس مت آنا جسٹ شوٹ ہم "

علیدان نے گھٹی سی آواز میں کہا اور ہاتھ کے اشارے سے اذفرین کو پاس آنے سے روکا۔اسے پتا تھا اگر وہ آگے بڑھی تو وہ جھپٹ پڑے گا اذفرین پر۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" مجھے نہیں چلانی آتی "

اذفرین نے روتے ہوئے کہا۔ہاتھ کانپ رہے تھے۔

" ٹر گر دبانا ہے زور سے صرف اس کے اوپر نشانہ داغ کر شوٹ ہم یارررر "

ریچھ اب عجیب سی آوازیں نکال رہا تھا اور بار بار پاوں اٹھا کر علیدان کے اوپر رکھ رہا تھا۔

" اذ۔فر۔ین۔۔۔۔شوٹ ڈیمڈ "

علیدان نے غصے سے گھٹی سی آواز میں کہا اذفرین نے زور سے ٹر گر دبایا گولی سیدھی ہوا کو چیرتی ریچھ کے سر میں لگی تھی اذفرین ٹر گر کے جھٹکے سے پیچھے گری۔

ریچھ سیدھا علیدان کے اوپر گرا تھا۔جسے بمشکل علیدان نے خود پر سے بائیں طرف لڑھکانے کے انداز میں پھینکا۔

اور پھر دور سے اذفرین بھاگتی ہوئی آتی نظر آئی اور منظر ایسا دھندلیا کے اندھیرا چھا گیا۔

وہ بھاگتی ہوئی پاس آئی اور گھٹنوں کے بل بیٹھ کر اس کے طرف دیکھا وہ آنکھیں موند چکا تھا۔چہرہ جسم ٹانگیں ہر جگہ سے خون رس رہا تھا۔

" علیدان۔۔۔۔علیدان پلیز آنکھیں کھلیں "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اذفرین بوکھلا گ ئی تھی علیدان کے سینے پر ہاتھ رکھے تو ہاتھ خون سے رنگ گ ئے تھے۔گھبرا کر علیدان کے چہرے کی طرف دیکھا۔

" آں۔ں۔ں۔ں۔ "

وہ سر کو اوپر اٹھا کر اونچا اونچا رو دی تھی۔وہ اٹھ کیوں نہیں رہا تھا ہاتھ کانپنے لگے تھے۔پھر سے بے سدھ پڑے علیدان کو جھنجوڑا۔

" علیدان مجھے ڈر لگ رہا ہے پلیز آنکھیں کھولیں "

وہ بری طرح رو رہی تھی آواز بھی ہچکیوں میں بندھ گ ئی تھی دل پھٹنے کو تھا جلدی سے بوکھلا کر ارد گرد دیکھا۔کچھ دور ہی پانی کی بوتل مٹی میں اٹی پڑی تھی پاگلوں کی طرح بھاگتی ہوئی بوتل کو اٹھا کر لائی۔کانپتے ہاتھوں سے بوتل سے پانی کے چھینٹے اس کے چہرے پر مارے۔

علیدان کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارنے سے اس کی پلکوں میں ہلکی سی جنبش پیدا ہوئی تو اذفرین کا اٹکا سانس بھی بحال ہوا ڈھنے کے سے انداز میں گھٹنے ٹیک کر اس کے سر کے پاس بیٹھی۔اور بالوں میں ہاتھ پھیرا۔اب علیدان کی پیشانی پر شکن ابھر رہے تھے۔اس کے بال چہرہ پلکیں سب کچھ خون اور مٹی سے اٹا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"آہ۔ہ۔ہ۔ہ۔ "

علیدان نے آنکھیں کھولنے کی کوشش کی تکلیف سے اس کے منہ سے عجیب سی آوازیں نکل رہی تھیں۔وہ لبوں کو بھینچے تکلیف برداشت کر رہا تھا۔

"علیدان۔۔۔۔ "

اذفرین نے تھوڑا سا جھکتے ہوئے رونے جیسی آواز میں اسے پکارا۔علیدان نے بمشکل آنکھیں کھولی تھیں۔

اذفرین کا بے حال سا چہرہ خود پر جھکا دیکھا اس کے بال بکھرے ہوئے تھے گال آنسوؤں سے تر تھے ہاتھ خون سے اور مٹی سے لت پت تھے اس پر سے نظر ہٹا کر دھیرے سے گردن موڑی کچھ دوری پر ہی ریچھ بے سدھ پڑا تھا۔اور اس کے سر سے خون بہہ کر زمین پر اکٹھا ہو رہا تھا۔

"اممممم۔۔۔ "

علیدان نے اٹھنے کی کوشش کی پر جیسے ہی گردن اوپر اٹھائی تکلیف کی شدت بڑھی تھی پھر سے سرزمین پر پٹخا۔جسم کا رواں رواں تکلیف میں مبتلا تھا اذفرین نے گھبرا کر اس کی طرف دیکھا۔اذفرین کے ہوا میں اٹھے ہاتھ کانپ رہے تھے وہ زندگی میں پہلی دفعہ کسی کو اس طرح خون آلودہ دیکھ رہی تھی۔

"علیدان لیٹے رہیں اٹھیں مت "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس کے سینے پر اپنا کانپتا سا ہاتھ رکھا پر وہ تو جیسے اسے سن ہی نہیں رہا تھا پہلے کروٹ لی پھر کہنی کے بل اٹھنے کی کوشش کی۔ وہ اتنی تکلیف میں تھا کہ آنکھوں سے آنسو بہہ کر اب مٹی سے اٹے چہرے پر لکیریں بنا رہے تھے۔ اور اس کے منہ سے عجیب سی آوازیں نکل رہی تھیں جو اس کی تکلیف کو برداشت کرنے کا واضح ثبوت تھیں۔ اس کی حالت اذفرین سے دیکھی نہیں جا رہی تھی۔

" نہیں نہیں کریں مت اٹھیں خون زیادہ بہہ رہا ہے "

اذفرین نے کانپتی آواز میں کہا جبکہ نظریں خوف سے اس کے سینے سے نیچے گہرے گھاؤ سے رستے خون پر ٹکی تھیں۔ وہ جیسے ہی اوپر اٹھ رہا تھا مٹی سے بھری شرٹ پر خون اوپر کو ابھرنے کی شکل میں بہنا شروع ہو جاتا۔

دیکھو یہاں سے نکلنا ہے نہیں تو کچھ دیر میں ہی میرے خون کی بو سے کوئی اور جانور بھی آ سکتا ہے "

" یہاں

وہ اب پوری کوشش سے اٹھ کر کھڑا ہو چکا تھا۔ ایک ٹانگ میں بہت تکلیف تھی جس کہ باعث وہ اٹھ نہیں پا رہی تھی۔ ٹانگ کے گھٹنے پر ہاتھ رکھ کر اس کی تکلیف کو کم کرتے ہوئے اٹھنے کی کوشش کی پر حلق سے بھاری سی چیخ نکلی۔

" آپ نہیں چل پائیں گے علیدان "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اذفرین نے تڑپ کر اس کی طرف دیکھا جو شکل کے مختلف زاویے بدلتا تکلیف کو برداشت کر رہا تھا۔ جلدی سے پانی کی بوتل کو اٹھا کر کندھے سے لٹکایا اور پیشانی پر علیدان کی تکلیف کو محسوس کرنے کی وجہ سے بل نمودار ہوئے۔

علیدان نے سر جھکا کر خود پر نظر ڈالی سینے سے نیچے پیٹ سے اور بائیں ٹانگ سے خون زیادہ بہہ رہا تھا

" کچھ نہیں معمولی سا زخم ہے خود ہی بھر جائے گا "

میر دلاور کی بازگشت کانوں میں گونجی علیدان نے گہری سانس لی ناک کے پاس موجود مٹی نتھنوں سے نکلتی ہوا سے اوپر اٹھی۔ پیٹ کے بہتے خون پر ہاتھ رکھا۔

دلاور حد کرتے ہیں آپ دیکھیں تو اٹھ کر وہ رو رہا ہے" زیب پریشان ہو کر آگے بڑھی۔ چار سالہ " علیدان پورچ میں سائیکل کے نیچے دبا ہوا تھا اور گھٹنے سے خون رس رہا تھا جسے دیکھ دیکھ کر وہ رو رہا تھا۔

کوئی ضرورت نہیں پیار کرنے کی اور اسے خود سے اٹھانے کی علیدان اٹھو بیٹا کچھ نہیں ہوا" میر دلاور " نے اخبار کو فولڈ کیا کرسی سے بے چین ہو کر اٹھتی زیب کا ہاتھ پکڑ کر اسے روکا اور چار سالہ علیدان کو رعب سے کہا۔

" علیدان ہمت کرو "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میر دلاور کی آواز ذہن میں گونجی علیدان نے زور لگایا اور جسم کو اوپر اٹھایا تکلیف کے باعث رگیں پھولنے لگی تھیں منہ کھل گیا تھا مٹی سے اٹی آنکھیں سکڑ رہی تھیں پیشانی کے بل بڑھ رہے تھے۔

"علیدان شاباش اٹھو روتے رہو گے کوئی اٹھانے نہیں آئے گا "

"گٹ اپ مائی سن "

علیدان کے ذہن میں گونجتی آوازیں ہمت پیدا کر رہی تھیں۔دانتوں کو ایک دوسرے میں پیوست کیے تھوڑا سا اوپر ہوا اور پھر ایک جھٹکے سے اٹھا وہ لڑکھڑا گیا تھا اٹھ کر کھڑا تو ہو چکا تھا پر خود سے چلنا بہت مشکل تھا بائیں ٹانگ پر وزن نہیں آ رہا تھا۔ایک نظر اذفرین کی طرف دیکھا جو بے حال سی کھڑی لگاتار رو رہی تھی۔

یہاں رکنا بہت خطرناک ہے۔۔۔یہاں درخت عجیب۔۔۔ہیں جہاں چڑھ نہیں سکتے ہیں ہم، سنو "

" پاس آؤ۔۔۔سہارا۔۔۔دو

تکلیف سے آواز کا ربط بار بار ٹوٹ رہا تھا التجائی انداز میں اذفرین کی طرف دیکھا وہ اب دونوں مٹی سے اٹی گنز اٹھا کر کندھے پر لٹکا چکی تھی۔تیزی سے علیدان کی طرف بڑھی جو ایک ٹانگ کو سہارا دیتے ہوئے بمشکل کھڑا تھا۔اذفرین نے آگے بڑھ کر اس کے بازو کو اٹھا کر اپنی گردن کے گرد گھمایا۔علیدان نے جیسے ہی اس کے کندھے پر وزن ڈالا اس کے کندھے پر موجود زخم میں تکلیف کی لہر اٹھی جسے بمشکل وہ برداشت کر پائی علیدان جیسے جیسے چل رہا تھا ٹانگ میں تکلیف کی شدت میں اضافہ ہو رہا تھا۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mohey piya Milan ki Aas| By Huma waqas(Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اذفرین اس کی ہمت دیکھ کر حیران ہو رہی تھی خون اب اتنا بہہ رہا تھا جو اس کے جسم پر موجود خشک مٹی کو گیلا کرتا جا رہا تھا۔

"ام۔م۔م۔م۔۔۔ام۔۔م۔م۔م۔م "

وہ بار بار تکلیف کو برداشت کرنے کی غرض سے لبوں کو بھینچے مختلف آوازیں نکال رہا تھا اور اسکی ہر کراہ پر اذفرین کے آنکھوں سے بہتے آنسوؤں کی رفتار میں اضافہ ہو رہا تھا۔اذفرین کے رونے سے ان کے چلنے کی رفتار کم ہو رہی تھی کیونکہ وہ بار بار ہاتھ سے آنسو صاف کر رہی تھی۔

" اذ۔فر۔۔ین۔۔پلیز۔۔۔رونا بند کرو "

تکلیف کے باعث بمشکل وہ بول پا رہا تھا۔علیدان مسلسل ارد گرد کوئی ایسا درخت تلاش کر رہا تھا جس پر وہ رک سکیں پر ایسا کچھ بھی نہیں تھا۔اب تکلیف برداشت سے باہر ہو رہی تھی وہ زیادہ سے زیادہ وزن اذفرین پر ڈالتا جا رہا تھا جس سے اس کے کندھے کی تکلیف بڑھ رہی تھی۔

اللہ ہماری مدد کر اذفرین نے آسمان کی طرف دیکھا۔وہ اتنا آہستہ چل پا رہے تھے کہ رات سے پہلے وہ جنگل کے اس عجیب سے حصے سے باہر نہیں نکل سکتے تھے۔

ابھی وہ چل کر کچھ دور ہی پہنچے تھے جہاں علیدان کی نظر اونچے سے سفید رنگ کے ٹربائین پر پڑی۔ ٹربائین ہوا سے گھوم رہا تھا تین تکون نما بڑے بڑے پر ہوا میں گھوم رہے تھے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" سنو وہاں کچھ ہے یقیناً ٹربائی ین لگا ہے کوئی ہٹ یا کچھ اور ادھر چلو "

علیدان نے رک کر ٹربائی ین کی طرف اشارہ کیا اذفرین نے اس کے ہاتھ کے اشارے پر نظروں کو گھمایا جنگل میں لوگ اپنے شکار کے لیے آتے ہیں تو اس کے لیے وہ گھر یا ہٹ بناتے ہیں تو وہ اس ٹربائی ین کی مدد سے وہ گھر کو بجلی فراہم کرتے ہیں تو یقینی بات تھا یہ ٹربائی ین یہاں بلاوجہ موجود نہیں تھا۔اذفرین نے پر امید انداز میں علیدان کی طرف دیکھا اور پھر جلدی سے ٹربائی ین کی طرف رخ موڑا

ٹربائی ین کی سمت میں چلتے ہوئے وہ لوگ ابھی کچھ دور ہی پہنچے تھے جب ٹربائی ین سے کچھ دوری پر ہی لکڑی سے بنا ہوا ایک ہٹ نما گھر نظر آیا جس کو درخت کے موٹے تنوں کی مدد سے زمین سے اونچا رکھ کر بنایا ہوا تھا۔لکڑی کے چار زینوں کو چڑھ کر لکڑی سے بنا ہوا برآمدہ نما جگہ تھی جسے چاروں اطراف سے لکڑی کے جنگلے سے ڈھکا ہوا تھا۔لکڑی کا ہی دروازہ تھا برآمدہ میں جگہ جگہ چھت سے نیچے پودوں کے گملے لٹک رہے تھے۔دروازے سے کچھ دوری پر کھڑکی تھی جس میں شیشے نسب تھے۔علیدان کو سہارا دے کر وہ بمشکل لکڑی کے زینے چڑھ کر لکڑی کے ڈیک پر پہنچے تھے

علیدان نے اذفرین کے کندھے پر سے بازو گھما کر خود کو الگ کیا اور وہیں لکڑی کے ڈیک پر پلر کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گیا زخمی ٹانگ نچلے زینے پر تھی اور وہ آخری زینے پر ڈھنے کے سے انداز میں بیٹھ گیا جبکہ اذفرین اب دروازہ بجا رہی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"کوئی ہے؟ پلیز دروازہ کھولیں ہمیں مدد چاہیے"

اذفرین نے لکڑی کا بنا ہوا داخلی دروازہ بجاتے ہوئے کہا وہ یہ عمل تین بار دہرا چکی تھی لیکن اندر بالکل خاموشی تھی تھوڑا سا آگے بڑھ کر کھڑی کے شیشے سے جھانکنے کی کوشش کی سفید رنگ کے جالی کے پردے کے پیچھے سے ہلکا ہلکا نظر آرہا تھا ایک بیڈ تھا اور ساتھ دو کرسیاں اور شائد ایک الماری ہر چیز پر سفید رنگ کی چادریں تانی ہوئی تھیں جگہ جگہ بڑے بڑے جالے لٹک رہے تھے چادروں پر مٹی کی تہہ جمی ہوئی تھی اس کا مطلب یہی تھا کہ اس وقت یہاں کوئی نہیں تھا۔ پیچھے مڑ کر علیدان کی طرف دیکھا تو وہ زمین پر ڈھیر تھا۔

"علیدان۔۔۔"

جلدی سے اس کے قریب جا کر اس کو کندھے سے ہلایا پر وہ بے ہوش تھا۔ پریشانی سے ارد گرد دیکھا اور پھر جلدی سے زینے اتر کر سامنے پڑے پتھر کو اٹھا کر اوپر آئی۔ اور کھڑکی کے شیشے میں مارا۔ شیشہ چھناکے سے ٹوٹا۔ کچھ نوکیلے شیشے ابھی بھی کھڑکی کے فریم میں کھڑے تھے جن کو گن کے پچھلے حصے کو مارتے ہوئے وہ توڑ رہی تھی۔

شیشہ توڑنے کے بعد اس نے ہاتھ اندر ڈال کر کھڑکی کو بمشکل کھولا۔ پر اس کے بعد بھی اس کے اندر موجود لکڑی کے لمبائی کے رخ سلاخیں موجود تھیں بے چین ہو کر ارد گرد دیکھا لکڑی کے ڈیک سے نیچے اترتے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہی کیاری میں کلہاڑی اور کچھ باغبانی کی چیزیں موجود تھیں بھاگتی ہوئی نیچے اتری اور کلہاڑی نما کھرپے کو اٹھا کر اوپر آئی کھڑکی کی لکڑی سے بنی سلاخوں پر ضرب لگانا شروع کی پانچ یا چھ ضرب لگانے کے بعد ایک سلاخ ٹوٹ چکی تھی کندھے کی تکلیف پسینہ آنے کی وجہ سے بڑھتی جا رہی تھی اب اتنا راستہ بن چکا تھا کہ وہ باآسانی اندر اتر سکتی تھی۔ جلدی سے کھڑکی کے اندر اتری۔

جہاں وہ اتری تھی یہ بیڈروم تھا جس میں ایک بیڈ تھا اور شائد دو کرسیاں ایک الماری تھی۔ وہ ایک سرسری سی نظر ڈال کر کمرے کے دروازے سے باہر نکلی تو سامنے چھوٹا سا لاونج تھا جس کے اندر ایک طرف کچن نما شیلف لگی تھی اور ایک طرف ایک الماری میں بہت سی بوتلیں پڑی تھیں جو غالباً شراب کی تھیں کچھ ضرورت کے برتن بھی موجود تھے۔ کچن کی شیلف سے کچھ دوری میں تین کرسیوں اور ایک گول میز والا ڈائی ننگ ٹیبل تھا ایک الماری دیوار میں نسب تھی جس میں کتابیں سجی تھیں۔ ایک طرف روم فریج کھڑا تھا اذفرین نے آگے بڑھ کر داخلی دروازہ کھولا داخلی دروازے کھلتے ہی سامنے سیڑھیوں پر علیدان بے سدھ پڑا تھا۔

جلدی سے علیدان کو بازوؤں سے گھسیٹا سانس پھولنے لگی تھی کندھے کی تکلیف مزید بڑھ گئی تھی جسے وہ بار بار گہری سانس خارج کرتے ہوئے کم کرنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بمشکل اسے گھسیٹ کر داخلی دروازے سے اندر لانے میں کامیاب ہوئی۔شام کے ملگجا سا اندھیرا پھیل رہا تھا جس کی وجہ سے اب گھر میں زیادہ اندھیرا ہو رہا تھا۔

کسی لیمپ کی تلاش میں ارد گرد نظر دوڑائی پر سوئی چ بورڈ پر نظر پڑتے ہی لپک کر سارے بٹن دبائے گھر روشنی میں نہا گیا اور چھت پر لگا پنکھا بھی گھومنے لگا تھا پنکھا گھومنے سے عجیب سی آواز کا شور گونج اٹھا اور پنکھے کے پروں پر موجود مٹی اڑنے لگی پر پسینے میں شرابور جسم کو جیسے سکون ملا تھا۔

تیزی سے آگے بڑھ کر کچن کی شیلف کے نیچے کے سارے کیبنیٹ کھولے اور وہ سہی سوچ رہی تھی سرخ رنگ کے جمع کے نشان والا ایک بڑا سا باکس موجود تھا۔فرسٹ ایڈ باکس کو باہر نکال کر کھولا اس میں پاؤ ڈین بین کلر پٹی روئی قینچی ہر چیز موجود تھی گولیوں کے کچھ پتے خالی تھے۔

جلدی سے فرسٹ ایڈ باکس کو شیلف پر رکھا بھاگتی ہوئی کمرے میں گ ئی اور بیڈ پر موجود سفید چادر کو احتیاط سے اتارتا کہ مٹی بیڈ پر نا گرے سفید چادر اتراتے ہی بھاگ کر علیدان کی طرف گ ئی جلد از جلد علیدان کے بہتے خون کو روکنا تھا۔اور اس سب میں وہ اپنی تکلیف کو فراموش کیے ہوئے تھی نہیں جانتی تھی اتنی ہمت کس بات کی تھی پر اسے علیدان کو بچانا تھا۔

اب اسی طرح اسے گھسیٹتی ہوئی کمرے میں تو وہ لے آئی تھی پر اب کمر پر ہاتھ رکھے کھڑی تھی اُسے بیڈ پر کیسے لیٹاؤں لب کچلتے ہوئے ارد گرد دیکھا۔پر کچھ بھی سجھائی نہیں دیا۔بات پھر ہمت پر آ کر ختم ہوئی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

علیدان کو گھسیٹ کر بیڈ کے قریب لائی اب اس کے بازو میں اپنے بازؤں میں ڈال کر اسے اٹھایا تین دفعہ وہ اسے اوپر اٹھانے میں ناکام پر چوتھی دفعہ پوری ہمت سے اسے کے سر کو بیڈ پر رکھا اور پھر جلدی سے ٹانگوں کو پکڑ کر ان کو اوپر رکھا آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا گیا سانس بری طرح پھول چکا تھا کندھے میں سے تکلیف کی لہریں اب سر کی طرف جا رہی تھیں وہ بے انتہا وزنی تھا۔کچھ دیر اسی طرح کھڑے ہو کر سانس کو بحال کیا پھر فرسٹ ایڈ باکس لے کر کمرے میں آئی اس کے کپڑے ریچھ کے ناخن مارنے کی وجہ سے جگہ جگہ سے چیتھڑے بن چکے تھے۔اتارنے کے ارادے کو ترک کیا اور قینچی کی مدد سے اس کی زخمی ٹانگ والی طرف سے پینٹ کو کاٹنا شروع کیا۔

****

“ my son is not in them officer”

“ ان میں میرا بیٹا نہیں ہے افیسر ”

میر دلاور نے بوکھلا کر پاس کھڑے پولیس آفیسر سے کہا۔آسٹریلیوی فوج آپریشن کامیاب کر چکی تھی اور یرغمال بنائے گئے لوگوں کو اب ان کے اپنے لینے آئے ہوئے تو وہ لوگ ایمبولینس سے نکل کر اپنے اپنے پیاروں کے گلے لگ رہے تھے۔میر دلاور پاگلوں کی طرح آنے والے تمام لوگوں میں علیدان کو تلاش کر رہے تھے پر ان میں کہیں بھی انہیں اپنے علیدان کا چہرہ نظر نہیں آ رہا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" hay!!! Please tell me where is my son? "

“ ہے!! مہربانی کرکے مجھے بتائیں میرا بیٹا کہاں ہے؟ ”

پولیس آفیسر کے پاس جاکر چیخنے جیسے انداز میں پوچھا۔ اتنا رش تھا شور تھا کوئی بات نہیں سن رہا تھا۔ میر دلاور کے چہرے پر ہوائیاں اڑی ہوئی تھیں بہت سے لوگ اپنے اپنے پیاروں کی لاشوں پر ماتم کررہے تھے عورتیں بچے رورہے تھے۔

"Listen please. Listen to me. He was a tall blonde boy. He was there with you guys on the bus."

“ سنیں سنیں پلیز میری بات سنیں وہ لمبے قد کا گورا سا لڑکا وہ بھی تھا آپ لوگوں کے ساتھ بس میں وہ کہاں ہے ”

میر دلاور نے سامنے سے سر جھکائے آتے ایک آدمی کو روکا اس کا شائد کوئی اپنا نہیں آیا تھا۔ میر دلاور نے اسے پکڑ کر جھنجوڑ ڈالا۔ وہ آدمی اب ذہن پر زور ڈال رہا تھا اور بغور میر دلاور کو اوپر سے نیچے دیکھ رہا تھا۔

"He was killed on the first day to save his wife . They were carrying his wife".

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ پہلے دن ہی اپنی بیوی کو بچانے کی خاطر اس کے ساتھ مارا گیا وہ لوگ اس کی بیوی کو اٹھا کر لے جا رہے تھے "

آدمی نے گھٹی سی آواز میں جواب دیا اور میر دلاور کے کندھے پر دلاسے کے انداز میں ہاتھ رکھا۔

" وائی ف اس کی تو کوئی وائی ف نہیں تھی "

میر دلاور اب پھر سے اس آدمی کے کندھے کو ہلا رہے تھے پر وہ کندھے اچکا کر آگے بڑھ گیا۔ تبھی اشرف بھاگتا ہوا ان کے پاس آیا۔

میں نے پتہ کیا ہے خبر اچھی نہیں میر صاحب ایک لڑکی کو اٹھا کر لے جا رہے تھے وہ لوگ علیدان نے "اسے بچانے کی خاطر ان لوگوں کو للکارہ اور ان لوگوں نے۔۔۔۔۔

اشرف نے نظریں جھکا دیں اور فقرہ ادھورا چھوڑا میر دلاور کا چہرے کر رنگ فق ہوا۔اس سے پہلے کہ وہ ایک طرف ڈھے جاتے اشرف نے بڑھ کر ان کو تھاما

" میر صاحب سنبھالیں خود کو میر صاحب "

وہ ان کو باہوں میں سنبھالے ہوئے کہہ رہا تھا۔

****

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

عجیب سی آوز مسلسل ذہن سے ٹکرا رہی تھی کیں۔۔ کیں۔۔۔ جیسی کسی مشین کے چلنے کی آواز تھی ہوش میں آنے پر بند آنکھوں سے کانوں میں پڑتی یہ آواز تھی۔پیشانی پر شکن پڑے اور پھر پلکیں لرز کر آنکھوں کے پوٹے اکٹھے ہوئے تھے۔

دھیرے سے آنکھیں کھولیں تو اوپر پنکھا چل رہا تھا جو پہلے دھندلہ تھا پھر آہستہ سے واضح ہوا کمرے میں جلتے بلب نے کمرہ روشن کرر کھا تھا۔پنکھا بہت آہستہ رفتار میں عجیب سی آواز نکالتا ہوا چل رہا تھا۔

وہ بیڈ پر چت لیٹا تھا سر کے نیچے تکیہ تھا جسم پر مختلف جگہ پر پٹی کی ہوئی تھی جن پر سے سرخ رنگ کے خون کے دھبے واضح تھے۔پینٹ کی دونوں ٹانگیں اوپر تک کاٹی ہوئی تھیں اور ٹانگوں پر بھی پٹی تھی شرٹ جسم پر نہیں تھی اور پیٹ پر بھی مختلف جگہ پر بینڈ یج تھی۔

آہستگی سے گردن کو گھما کر دیکھا تو وہ اس کے سینے کے بلکل پاس بائیں طرف کرسی پر بیٹھی سر کو بیڈ پر ٹکائے ہوئے گہری نیند سو رہی تھی بالوں کی کچھ لٹیں پنکھے کی ہوا سے اڑ رہی تھیں۔

گردن گھما کر دائیں طرف دیکھا جالی کے ہلتے پردے سے باہر رات کا اندھیرا پھیلا ہوا تھا اور سامنے ٹربائی ین ہوا میں گھوم رہا تھا کھڑکی کا ایک طرف کا شیشہ ٹوٹا ہوا تھا۔بیڈ کے ایک طرف کھڑی الماری چادر سے ڈھکی تھی ہر طرف جالے تھے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سر کو اوپر اٹھا کر اٹھنے کو کوشش کی تو جیسے سارے جسم میں سوئی یاں چبھ گ ئی ہوں۔آنکھوں کے آگے اندھیرا سا لہرا گیا۔

"آہ۔ہ۔ہ۔ہ۔ہ۔ "

بے ساختہ تکلیف کے اثر سے نکلنے والی چیخ پر قابو نا پاسکا چیخ کو سنتے ہی وہ تھوڑا سا کسمسائی اور پھر جھٹکے سے سر اٹھایا۔علیدان نے بغور جائزہ لیا گردن پر گالوں پر ہاتھوں پر جگہ جگہ مٹی اور خون لگا تھا یقیناً وہ خون اسکا تھا ۔

علیدان سے نظروں کا تصادم ہوا تو وہ دھیرے سے مسکرا دیا۔وہ ٹھیک تھا ہوش میں آ گیا تھا اذفرین نے منہ پر ہاتھ رکھے اور پھر آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

کیا تھی سامنے بیٹھی یہ معصوم سی لڑکی کبھی تو اتنی ڈرپوک کہ درخت نہیں چڑھ پاتی اور کبھی اتنی مضبوط کے کھڑکیاں توڑ کر انجانے گھر میں گھس جاتی ہے اور مجھے اٹھا کر بیڈ پر لیٹا دیتی ہے۔علیدان نے حیرت سے اُسے دیکھا اب وہ اپنے مخصوص انداز میں بار بار ہاتھ کی پشت سے آنسو گالوں پر سے رگڑ رہی تھی اور ہاتھوں کا خون اب گالوں کو رنگ رہا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ اس وقت مٹی خون میں اٹی بکھرے الجھے بالوں سوجی آنکھوں کے ساتھ بھی دنیا کی حسین ترین لڑکی لگ رہی تھی۔ دل عجیب سے انداز میں دھڑکنے لگا۔ کتنا عجیب ساتھ تھا اور کتنا انوکھا احساس تھا جو اس وقت دل محسوس کررہا تھا اس انجان لڑکی کے لیے۔ علیدان دلاور آج سے پہلے اس احساس سے آشنا نہیں ہوا تھا۔

" تم کسی کے زندہ بچ جانے پر اتنا روتی ہو تو مرنے پر کتنا روتی ہو گی "

علیدان نے مسکراہٹ دباتے ہوئے ملائم مگر خفیف سے لہجے میں کہا۔ وہ جو رو رہی تھی ایک پل کے لیے تھم سی گئی کیا کہوں اسے کہ کیوں رو رہی ہوں اس کے لیے ابھی تو خود بھی نہیں جانتی کہ کیا ہو گیا ہے مجھے کیوں دل عجیب سے احساس سے روشناس ہو رہا ہے وہ کیوں اپنا سا لگنے لگا ہے ایسا اپنا جس کے بنا جینے کا تصور محال لگنے لگا ہے۔

" زخم کیسا ہے تمھارا اب "

علیدان نے گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے آہستگی سے پوچھا۔ اور کہنی کے بل پھر سے اٹھنے کی ناکام کوشش کی۔ پر تکلیف چہرے پر زردی اور شکن کی شکل میں نمودار ہوئی اذفرین تڑپ کر کرسی پر سے اٹھی۔

" ٹھیک ہے میں ٹھیک ہوں لیٹے رہیں "

اذفرین نے اس کے اوپر جھکتے ہوئے کندھے کو تھاما۔ علیدان نے خود پر جھکے اس کے چہرے پر گہری نظر ڈالی بالوں کی کتنی ہی لٹیں علیدان کے چہرے سے ٹکرا گئی یں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

علیدان کی نظریں عجیب طرز لیے ہوئے تھیں وہ جھینپ گ ئی۔دل کے دھڑکنے کی رفتار بڑھ گ ئی تھی۔

وہ جس نظر سے دیکھ رہا تھا اب سے پہلے نہیں دیکھا تھا ایسے بڑی بڑی آنکھیں خوابناک تھیں پر ان میں عجیب سی چمک تھی میٹھی سی لہر ریڑھ کی ہڈی میں سرائیت کرنے لگی۔

" وہاں کچھ لگا یا "

علیدان نے اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے سرگوشی کے انداز میں پوچھا اور آنکھوں سے اشارہ اذفرین کے کندھے کی طرف کیا۔

" جی لگا یا ہے "

اذفرین نے اس کی خود پر گڑی نظروں سے نظریں چرا کر مدھم سے لہجے میں کہا۔اسکی نرم سی نظریں دل کو گدا گدا رہی تھیں خود کی حالتِ غیر سے الجھتے ہوئے بلا جواز علیدان کے سر کے نیچے رکھے تکیے کو درست کیا۔علیدان کی پیشانی کے دائیں طرف نیل کا نشان تھا اور نچلے لب کے بلکل نیچے گھاؤ تھا وہ ریچھ کے حملے کے دوران چہرے کو دونوں بازو آگے کیے ڈھکتا رہا تھا جس کے باعث چہرے کی حالت باقی جسم کے حالت سے بہتر تھی اذفرین نے ڈریسنگ سے پہلے اس کے سارے جسم اور منہ کو گیلی روئی سے صاف کیا تھا یہی وجہ تھی چہرہ اب صاف تھا اذفرین نے اس پر جھکے چہرے کو اوپر کرنے کی غرض سے پیچھے ہونا چاہا۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mohey piya Milan ki Aas| By Huma waqas(Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" دکھاؤ تو مجھے "

علیدان نے ملائم سے لہجے میں کہتے ہوئے اس کی کلائی تھام کر پیچھے ہونے سے روک دیا۔وہ سٹپٹا ہی تو گئی۔علیدان کی آواز میں دنیا جہان کی اپنائیت تھی۔اس کے انداز پر دل نے جیسے جھولا لگا کر اوپر نیچے جھولنا شروع کر دیا۔وہ کلائی کو تھامے ہوئے تھا اور نظریں ہنوز اذفرین کے چہرے کا طواف کر رہی تھیں۔

" نہیں لگایا یاد نہیں رہا "

مدھر سی سرگوشی میں سچ کہتے ہوئے کلائی کو چھڑوانے کی خاطر اسے خم دیا پر ناکام سعی کیا پتا تھا وہ کہے گا دکھاؤ اسی لیے جھوٹ بول گئی تھی۔

عجیب سا سحر تھا جو اس کی قربت میں وہ محسوس کر رہا تھا روئی جیسی نرم سی کلائی ہاتھ میں گھومی تو طلسم ٹوٹا اذفرین کی پلکوں کی جھالر گالوں پر کپکپانے لگی تو احساس ہوا وہ اسے پریشان کیے ہوئے ہے۔وہ اتنا پاس تھی کہ دل کے وہ جزبات جن سے ابھی وہ خود بھی پوری طرح آگاہ نہیں ہوا تھا ان میں بہہ کر اس کی کلائی تھام بیٹھا تھا۔دھیرے سے گرفت کو ختم کیا اور زبردستی کی خجل سی مسکراہٹ چہرے پر سجائی وہ بکھرے بالوں کو کانوں کے پیچھے آڑستی پلکیں لرزاتی پیچھے ہوئی۔

" چلو لگاؤ وہی مرہم جو میرے زخموں پر لگایا ہے "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

علیدان نے دل کی بے ترتیب دھڑکنوں پر قابو پا کر حکمانہ انداز اپنایا۔اذفرین نے نظریں جھکائے ہی سر کو اثبات میں ہلایا۔

" لگاتی ہوں "

لرزتی سی آواز میں کہتی تیزی سے دھڑکنوں کی رفتار کو قابو کرتی کمرے کے داخلی دروازے کی طرف لپکی ۔

" سنو کیا میڈیسن بھی ہے فرسٹ ایڈ باکس میں؟ "

عقب سے آتی علیدان کی آواز پر قدم تھمے پر وہ پلٹی نہیں عجیب سا چور تھا دل میں کہ وہ لجائی سی صورت سے پہچان لے کہ اس کا کلائی تھامنا رویں رویں میں سوئیاں چبھو گیا ہے۔

" جی ہے پر۔۔۔ایکسپائی رہے شائی د میڈیسن، نہیں کھانی چاہیے "

آہستگی سے کہتے ہوئے رک کر اس کے جواب کا انتظار کیا۔پر اسکی طرف سے خاموشی کو محسوس کرتی جلدی سے باہر نکلی سینے پر ہاتھ رکھے تیز تیز سانس لیتے ہوئے دھڑکنوں کو بحال کیا لاونج کے اطراف میں بنائے گ ئے چھوٹے سے بیت الخلا میں لگے آئی ینے میں خود کو دیکھا تو دھک رہ گ ئی خون آلودہ چہرہ مٹی سے آٹے بال افقف ایسی لگ رہی ہوں میں اس وقت دل کا دھڑکنا فوراً بند ہوا۔وہ جو اس کی نظروں کی تپش کو

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس کے دل میں ابھرتے جزبات سمجھ کر سحر زدہ تھی اپنے ہی خیال کو جھانپڑ ریسد کیا۔افف بھوت لگ رہی ہوں پوری دل میں ہنس رہا ہوگا یہ سوچ کر ہی دل میں دھواں سا بھرنے لگا۔

جلدی سے باہر نکلی کچن میں لگے چھوٹے سے سنک کی نل کو چلایا کچھ دیر خالی ہوا جیسی آواز کے بعد پانی آنے لگا پر رفتار بہت کم تھی شام کو جس وقت علیدان کے لیے پانی لیا تھا اس وقت رفتار ٹھیک تھی پانی کی پر اب کم تھی جلدی سے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے نل کو بند کیا اور پھر سے جا کر بیت الخلا میں لگے شیشے میں چہرے کو دیکھا خون صاف ہو چکا تھا اب اور مٹی بھی اتر گ ئی تھی۔ناک پر بس ایک جگہ جما ہوا خون چپکا تھا جلدی سے گیلے ہاتھوں سے ناک رگڑ ڈالی۔فرسٹ ایڈ باکس میں سے پاؤ ڈین کے بچے کچھے لکیوڈ کو کندھے پر انڈیلا جیسے ہی قطرے کندھے پر گرے لب بے ساختہ فولڈ ہوئے اور آنکھیں سکڑ کر پیشانی پر بل نمودار کر گ ئی یں سانس کو خارج کرتے ہوئے تکلیف کو کم کیا۔

کمرے کے پیچھے ہاتھ باندھے شرمندگی سے نظریں چراتی واپس کمرے میں آئی تو وہ بیٹھا بیڈ سے ٹیک لگائے اپنے زخموں کا جائزہ لینے میں مصروف تھا پیشانی پر بل ڈالے اور منہ کو تکلیف کے انداز میں کھولے دانتوں کو ایک دوسرے میں پیوست کیے اپنی ٹانگ پر موجود گہرے گھاؤ کی پٹی کو کھول کر بیٹھا زخم کو بغور دیکھ رہا تھا۔کافی گہرا گھاؤ تھا ٹانگ کی جلد کٹ کر نیچے موجود گوشت واضح تھا اسی طرح کا ایک گہرا گھاؤ سینے سے تھوڑا نیچے تھا باقی گھاؤ قدرے کم تھے پر جسم پر نیل بے تحاشہ تھے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سر اٹھا کر ایک نظر اذفرین پر ڈالی نکھرہ سا چہرہ لیے وہ اس کے زخم کی تکلیف کو چہرے پر سجائے پریشان حال سی کھڑی تھی۔علیدان نے اُسی پٹی کو پھر سے زخم پر گھمانا شروع کیا تو وہ جلدی سے پاس آ کر اس کی مدد کرنے لگی۔پٹی کو درست کرنے کے بعد وہ لب بھینچے پھر سے لیٹا تو اذفرین بھی بیڈ کے پاس رکھی کرسی پر براجمان ہوئی۔

"یہاں کیوں بیٹھ رہی ہو سو جاؤ اب میں ٹھیک ہوں "

علیدان نے اسے پھر سے کرسی پر بیٹھے دیکھ آہستگی سے کہا۔اذفرین نے جھینپ کر نظر اٹھائی دھڑکن پھر سے تیز ہوئی

"مہ میں یہیں سو جاتی ہوں آپ آرام کریں "

خجل ہوتے ہوئے کہا اور کرسی کی پشت سے سر ٹکایا۔علیدان نے بغور اس کے چہرے کا جائزہ لیا وہ بیڈ پر آنے سے کیوں گھبرا رہی ہے۔ نظریں بھی چرا رہی تھی۔

"کیا ایک بیڈ نے مجھ پر سے بھروسہ ختم کر دیا "

معنی خیز لہجے میں پوچھا۔اس کے اس انداز پر اذفرین گڑبڑا گئی۔چونک کر اس کی طرف دیکھا وہ آبرؤ چڑھائے اسی کی طرف دیکھ رہا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"نہیں نہیں ایسی تو کوئی بات نہیں"

جلدی سے وضاحت دی شرمندہ سی ہوئی پر وہ ابھی بھی گہری نظروں سے اس کا چہرہ جانچ رہا تھا۔کلائی تھام کر غلط کیا میں نے علیدان نے خود ساختہ سوال کیا جس پر ذہن نے اپنی غلطی کو تسلیم کیا۔

"تو پھر؟"

علیدان نے بھنوؤں کو اوپر چڑھائے گھٹی سی آواز میں سوال کیا۔اذفرین نے بچارگی سے دیکھا کوئی جواز نہیں تھا اس کے پاس کیا بتاتی کہ خود ہی اس کے لیے محسوسات بدل بیٹھی ہے چار دن میں خود پر غصہ آیا۔ درخت پر بھی تو ایک تنے پر اس کے ساتھ ہی تھی چار دن سے وہ سہی تو کہہ رہا ہے اتنے دن سے اتنا تحفظ بھرا ساتھ دیا اس نے۔

"لیٹو ادھر آ کر اور سو جاؤ"

علیدان نے حکمانہ لہجے میں کہتے ہوئے گردن کو خم دے کر بیڈ کی دائیں طرف موجود جگہ کہ طرف اشارہ کیا وہ فوراً حکم کی تعمیل میں سر جھکائے اٹھی اور اس کی طرف پشت موڑے سمٹ کر لیٹ گئی۔تکیے کے کونے کو زور سے ہاتھ کے ساتھ بھینچ ڈالا الجھ کر رہ گئی تھی اپنے دل کے ہاتھوں

ایسا بی ہیو کیوں کر رہی ہے سارا قصور میرا ہے اس کو یوں دیکھوں گا تو وہ انسکیور فیل کرے گی نہ خود کو، علیدان نے خود کو لتاڑا اور گہری سانس لی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

******

فروانے گھبرا کر سعد کے جھکے سر کو دیکھا اور پھر ہاتھوں کو مڑوڑتی کمرے میں داخل ہوئی اور اس کے قریب آئی وہ بیڈ پر نیچے ٹانگیں لٹکائے پیشانی کو ہاتھوں پر ٹکائے بے آواز رو رہا تھا۔ اذفرین کی موت نے دل دہلا دیا تھا اور سعد کی توکل سے بہت بری حالت تھی۔ وہ لوگ ابھی بھی سڈنی میں ہی تھے۔

" سعد پلیز حوصلہ کریں "

فروانے لڑکھڑاتی آواز میں کہتے ہوئے سعد کے کندھے پر ہاتھ رکھا ہاتھ کے دباؤ کو بڑھا کر دلاسہ دیا۔ پر وہ تو جیسے سن ہی نہیں رہا تھا صبح کے چار بج رہے تھے اور وہ شام سے یوں ہی اسی حالت میں بیٹھا تھا۔ فروا اس کا کندھا تھامے بے حال سی کھڑی تھی جب سعد کے موبائل فون کی رنگ ٹون بجی فروانے گردن گھما کر سعد کے پیچھے پڑے موبائل پر نظر ڈالی۔ وہ سر کو اوپر اٹھائے اب آنکھیں صاف کر رہا تھا۔ فون پر مہرین کا نام جگمگا رہا تھا۔

"کس کی ہے کال؟ "

رونے کی وجہ سے بھاری ہوتی ہوئی آواز میں پوچھا۔ فروا جھک کر فون اٹھا چکی تھی۔

" مہرین آپی ہیں "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فروانے سرگوشی میں جواب دیا اور فون سعد کے آگے کیا۔ سعد گھبرا کر نظریں چرا گیا۔ وہ دوپہر سے کال کر رہی تھی جسے وہ نہیں اٹھا رہا تھا۔

سعدان کو بتانا ہوگا پلیز یہ کوئی چھوٹی بات نہیں جو ہم مہرین آپی سے چھپائیں " فروانے آہستگی سے کہتے ہوئے فون والے ہاتھ کو سعد کی آنکھوں کے سامنے کیا۔

" مجھ میں ہمت نہیں ہے تم بتاؤ اسے پلیز "

سعد نے التجائی نظر فروا پر ڈالی اور تھوک نگلا مہرین کو اذفرین کے گزر جانے کی خبر دینے کی ہمت نہیں تھی اس میں۔

" اوکے میں کرتی ہوں بات آپ پلیز خود کو سنبھالیں "

فروا تسلی آمیز لہجے میں کہتی فون کو کان سے لگائے باہر نکلی۔ سعد بازو پھلائے بیڈ پر ڈھے سا گیا۔

ایک ایک ذمہ داری دے کر گئے تھے دونوں مجھے اور

میں نے اپنی زندگی کی مصروفیات کو ترجیح دی سعد کا دل پھٹ رہا تھا بار بار اپنی کوتاہیاں یاد آ رہی تھیں کہ ماں باپ کے گزر جانے کے بعد اذفرین شادی سے پہلے تک اس کی ذمہ داری تھی خود کو کوسنے کے علاوہ اب کوئی چارہ نہیں تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ مہرین سے ایک سال چھوٹا تھا پر اذفرین سے چار سال بڑا تھا۔ماں باپ گزر جانے کے بعد اس کی شادی کو ایک سال ہی گزرا تھا جب نجف نے اسے اور فروا کو آسٹریلیا بلوا لیا تھا اور وہ اذفرین کو مہرین کے حوالے کرتا خود یہاں آگیا تھا اذفرین اس وقت میٹرک کی طلبہ تھی۔

پھر چار سال بعد فروا کی خواہش پر واپسی کی کیونکہ وہ نجف سے اذفرین کا رشتہ کرنا چاہتی تھی پاکستان جا کر دیکھا تو مہرین اپنے ایک ٹانگ سے معزور دیور کے ساتھ اذفرین کی نسبت طے کر چکی تھی باسط اذفرین سے عمر میں بھی بہت بڑا تھا۔مہرین اور اس کے شوہر بازل سے لڑ لڑا کر وہ زبردستی اذفرین کو آسٹریلیا لے آیا تھا پر فروا نے سڈنی میں ایک سٹور میں ورکر کی ملازمت پر رکھوا کر اذفرین کو سڈنی اپنی امی کے گھر بھیج دیا اور سعد سے کہا کہ ایک دو ماہ میں شادی بھی ہو جائے گی تو ابھی سے وہیں رہ لے گی تو کیا فرق پڑتا ہے سعد کو یہ بات تھوڑی معیوب ضرور لگی تھی پر فروا کے بہت سمجھانے پر چپ ہو گیا پر مہرین کو اس بات کی آگاہی نہیں دی تھی یہی وجہ تھی اب وہ مہرین سے گھبرا رہا تھا۔

******

"کیا کر رہی ہو؟ "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

علیدان کی عقب سے آتی آواز پر پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ کمرے کے داخلی دروازے کو تھامے کھڑا تھا وہ پیٹ کے زخم پر ہاتھ رکھے کھڑا تھا اذفرین کچھ کھانے کی تلاش میں تھی کل دوپہر سے کچھ نہیں کھایا تھا دونوں نے اور آج تو آنتیں سکڑنے لگی تھیں اسی لیے وہ صبح اٹھتے ہی منہ ہاتھ اور بال دھو کر پورے گھر میں کچھ کھانے کو تلاش کر رہی تھی۔ اپنی مٹی سے اور گندگی سے بھری شرٹ اتار کر الماری سے برآمد ہونے والی ہلکے گلابی اور سفید رنگ کی افقی لائی نوں والی شرٹ زیب تن کیے ہوئے تھی۔ جو اس کو اتنی کھلی تھی کے گلے سے پکڑ کر بار بار وہ اس کے کندھے کو درست کر رہی تھی۔ وہ یقیناً کسی صحت مند آدمی یا عورت کی تھی۔

کچن کے سنک سے آتے پانی سے وہ منہ ہاتھ اور بال دھو چکی تھی اور اب وہاں سے قطرہ قطرہ پانی ٹپک رہا تھا جس کے نیچے اس نے ایک عدد ساس پین رکھا ہوا تھا فریج میں کچھ ٹن پیک فوڈ پڑے تھے لیکن وہ سب ایکسپائرڈ ہو چکے تھے اذفرین نے پھر بھی ان کو کھول لیا تھا پر ان میں سے بدبو کے ایسے بھبھکے اٹھے کہ ان کو باہر پھینکنا ہی پڑا۔

اور اب وہ کچن کے سارے کیبن کھول کر بیٹھی تھی جس میں سے پاستہ کی تین پیکٹ حاصل کرنے میں کامیاب ہو سکی تھی۔ وہ پیکٹ ہی ہاتھ میں پکڑے ان کو الٹ پلٹ کرتے ہوئے ان کی ایسپائیرڈ تاریخ دیکھ رہی تھی جب پیچھے سے علیدان کی آواز آئی جو شائد کچھ دیر پہلے ہی اٹھا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

علیدان کی آنکھ کھلی تو وہ ساتھ نہیں لیٹی تھی کمرے سے باہر کچھ کھٹ پٹ کی آوازوں کے ساتھ پانی کے قطرے گرنے کی آواز بھی آ رہی تھی بہت ہمت جتا کر وہ ٹانگ گھسیٹتا یہاں تک پہنچا تھا۔ دیکھا تو لاونج سے ملحقہ کچن کے چھوٹے سے سنک میں ایک ساس پین میں پانی کے قطرے گر رہے تھے اور وہ خود کچن کے سارے کیبنیٹ کھولے ہاتھ میں دو پیکٹ لیے بیٹھی تھی بال گیلے تھے چہرہ صاف شفاف تھا اور ہلکے گلابی اور سفید رنگ کی شرٹ زیب تن کیے وہ دلکشی کی تمام حدیں پار کر رہی تھی۔

اذفرین کے لیے محسوسات تو دل کل سے ہی لے بیٹھا تھا اور اب اس کے حسن پر ششدرہ گیا۔ ہر گزرتے لمحے کے ساتھ دل کے بند دروازے پر دستکیں پڑ رہی تھیں۔ اور اب بھی اس کو یوں گیلے بالوں اور نکھرے چہرے کے ساتھ دیکھ کر دل کا کچھ ایسا ہی حال ہوا تھا۔ وہ کوئی دل پھینک لڑکا نہیں تھا اور یہ بات آج تک اس کے لیے غرور کا باعث تھی کالج سے لے کر یونیورسٹی تک بہت سی لڑکیوں کو خود کے لیے آہیں بھرتا دیکھا پر کبھی کوئی دل پر لگے قفل کھولنے میں کامیاب نہیں ہو سکی تھی پر یہ انجان لڑکی آج علیدان کے غرور کو پاش پاش کر چکی تھی۔

"آپ اٹھ کر کیوں آئے لیٹیں جا کر"

اذفرین نے اسے یوں تکلیف سے لب بھینچے کھڑے دیکھا تو جلدی سے ہاتھ جھاڑتے ہوئے اٹھی۔ اب وہ لکڑی کے فرش پر اپنے خون کی اور مٹی کی لکیریں دیکھ رہا تھا یقیناً کل وہ اسے گھسیٹ گھسیٹ کر کمرے تک

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mohey piya Milan ki Aas| By Huma waqas(Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

لے کر گئی ہو گی۔ محبت پاش اور مشکور نظروں سے سامنے کھڑی لڑکی کی طرف دیکھا جو بظاہر ہی نازک سی نظر آتی تھی۔

"ٹھیک ہوں میں معمولی زخم تھے "

علیدان نے تکلیف کے زیر اثر ناک کو اوپر چڑھاتے ہوئے کہا جبکہ لب مسکرا رہے تھے۔ آنکھیں چمک رہی تھیں۔ چہرہ تکلیف سے زرد تھا فقط پیشانی کے دائیں طرف بنا چھوٹا سا گھامڑ نیلا ہو رہا تھا۔

"معمولی تو نہیں بہت گہرے گھاؤ ہیں "

اذفرین نے اس کی بات کو رد کیا اور اب وہ بلکل اس کے سامنے کھڑی تھی تاکہ اسے سہارا دے کر واپس بیڈ پر لیٹا سکے۔

خلوص سے لگایا گیا مرہم گہرے گھاؤ کو بھی معمولی بنا دیتا ہے" علیدان نے گہری نظریں اس کے چہرے پر ٹکا کر معنی خیز جملہ اچھالا "

اذفرین نے چونک کر اس کی آنکھوں میں دیکھا۔ اور پھر گہری دل میں اترتی آنکھوں کی تاب نہ لاتے ہوئے فوراً نظریں چرائیں۔ نظر جھکی تو اس کی ٹانگ پر پڑی جس کی پٹی تازہ خون سے رنگ رہی تھی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mohey piya Milan ki Aas| By Huma waqas(Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جھوٹ کہہ رہے ہیں بلکل خون رسنا شروع ہو چکا ہے ٹانگ سے" اذفرین نے پیشانی پر بل ڈالے خفگی سے کہا جس پر علیدان نے فوراً نیچے ٹانگ کی طرف دیکھا شائد زور لگا کر چلنے کی وجہ سے زخم سے دوبارہ خون نکلنا شروع ہو چکا تھا۔

"چلیں لیٹیں وہاں لیٹیں "

اذفرین پیشانی پر بل ڈالے پریشان سے لہجے میں کہتی قریب ہوئی اور اس کو سہارا دیا وہ اب ایک ٹانگ کو گھسیٹتا ہوا اس کی گردن کے گرد بازو حائل کیے بیڈ تک آیا۔

"دیکھ رہی تھی کچھ کھانے کے لیے مل جائے اگر "

علیدان کے سر کے نیچے تکیہ درست کرتے ہوئے کہا۔ جبکہ وہ لب بھینچے ناک چڑھائے تکلیف کو برداشت کر رہا تھا۔

سب گلا سڑا پڑا ہے بس تین پاستہ کے پیکٹ ہیں ایکسپائی رہیں پر تین ماہ پہلے کی ایکسپائی رڈ تاریخ ہے " " پریشان سے لہجے میں کہتے ہوئے سوالیہ نظروں سے علیدان کی طرف دیکھا کہ کیا کرے۔ علیدان نے پر سوچ نظر اس پر ڈالی اور پھر گہری سانس لی

" بنا لو ایکساپ ئی رہی ہے زہر لیے تو نہیں زندہ رہنا ضروری ہے "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

علیدان نے ٹانگ کو پکڑ کر درست کرتے ہوئے گھٹی سی آواز میں کہا۔وہ دھیرے سے سر ہلاتی باہر آئی جس کسی کا بھی یہ ہنٹنگ ہٹ تھاوہ یہاں اپنی سہولت کی ہر چیز لایا ہوا تھا الیکٹرک چولہا تھا روم فریج تھا کتابیں تھیں اذفرین نے کچن کے سنک میں قطرہ قطرہ گرتے پانی کی طرف دیکھا ساس پین آدھے سے زیادہ بھر چکا تھا۔پانی کو الیکٹرک چولہے پر رکھے اب وہ اس کے مختلف بٹنوں کو دبا دبا کر دیکھ رہی تھی کہ کیسے چلے گا۔

****

"میرا بیٹا ان میں نہیں ہے دیکھیں مجھے جنگل میں سرچ آپریشن کروانا ہے"

میر دلاور نے اپنے سامنے کھڑے آسٹریلوی پولیس آفیسر سے التجا کی۔وہ کچھ دیر قبل مردہ خانہ سے باہر آئے تھے یہ سڈنی کا سرکاری ہسپتال تھا جہاں کے مردہ خانے میں ان تمام لوگوں کی لاشیں رکھی گئی تھیں جو جنگل کے سانحہ میں جاں بحق ہوئے تھے اب ان کے ورثہ ان کی لاشیں وہاں سے لے جا رہے تھے میر دلاور بھی دل مضبوط کیے آئے تھے پر ان میں علیدان نہیں تھا۔

اور یہ دیکھ کر جیسے ان کے بے جان وجود میں جیسے کسی نے روح پھونک دی تھی دل کو گمان ہونے لگے تھا کہ ان کا بیٹا زندہ ہے۔

"میر صاحب یہ اتنا آسان نہیں ہے سرچ آپریشن کی اجازت ملنا ہی بہت مشکل ہے"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آفیسر نے مایوس لہجے میں کہتے ہوئے سامنے بے حال سے کھڑے میر دلاور کی طرف دیکھا۔میر دلاور نے زور زور سے نفی میں سر ہلایا۔

"نہیں نہیں آپ نہیں جانتے میرے بیٹے کو میں جانتا ہوں اسے جتنا پیسہ لگتا ہے لگوائیں یں جہاں سے اجازت لینی ہے لیں میرا بیٹا زندہ ہے مجھے یقین ہے" میر دلاور بے بسی سے ہاتھ جوڑے کھڑا تھا۔

اور سامنے کھڑا آفیسر اب گہری سوچ میں تھا۔

****

"ام م م م۔۔۔" کراہنے کی عجیب سی آتی آواز پر آنکھ کھلی تو علیدان کمرے میں موجود الماری کے پاس کھڑا سینے کے نیچے والے زخم کے گرد پٹی کو باندھ رہا تھا۔

دو دن سے وہ وہی خون آلودہ پٹی روئی بدل بدل کر اسے باندھ رہی تھی اور آج وہ خود پٹی کر رہا تھا وہ بہت مضبوطی سے پیٹ کے گرد کمر سے گھماتا ہوا پٹی کر رہا تھا۔ایسی ہی مضوبط پٹی وہ ٹانگ پر شائید پہلے ہی کر چکا تھا کیونکہ وہاں وہ الماری سے نکالی ہوئی پینٹ کو زیب تن کیے ہوئے تھا پینٹ اسے بہت کھلی تھی جسے وہ بیلٹ کی مدد سے کمر پر ٹکائے ہوئے تھا۔اذفرین جلدی سے بیڈ سے اٹھ کر اس کے پاس آئی۔انہیں اب یہاں تیسرے دن کی صبح تھی۔علیدان نے دو دن کا زیادہ وقت سو کر گزارا تھا کیونکہ زخموں کی وجہ سے وہ دو دن تک تیز بخار میں مبتلہ رہا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"میں کر دیتی ہوں"

اذفرین نے قریب آ کر اس کے ہاتھ سے پٹی تھامی علیدان نے بنا کسی مزاحمت بازو اوپر کر لیے کیونکہ خود سے پٹی کرنا تکلیف دہ عمل تھا۔اذفرین اب پٹی کو پیٹ کے گرد گھما رہی تھی۔

"شرٹ پہن لوں پھر نکلتے ہیں یہاں سے"

علیدان نے آہستگی سے کہا اور ہاتھ نیچے کیے وہ پٹی کر چکی تھی۔اور اب اس کے پیچھے کھڑی تھی۔

"علیدان آپ کے زخم"

اذفرین نے پریشان سے لہجے میں کہتے ہوئے۔اس کی پیٹھ پر موجود گھاؤ کی طرف دیکھا پہلے سے تو بہت بہتر تھا پر ابھی بھی مکمل طور پر خشک نہیں تھا۔

نہیں بس اور نہیں رکنا یہاں اور آج تو کھانے کو بھی کچھ نہیں پانی بھی ختم ہے اب" علیدان نے دو ٹوک لہجے میں کہا پتہ نہیں کیوں اُسے اس کی چھٹی حس آگاہی دے رہی تھی کہ قریب ہی کوئی رہائشی علاقہ ہو گا جہاں پہنچ کر انہیں نہ صرف پناہ ملے گی بلکہ وہ واپس بھی جا سکیں گے۔

اذفرین گھوم کر اس کے سامنے آئی اس کی شیو بہت بڑھ چکی تھی آنکھوں کے گرد حلقے تھے اور ابھی بھی تکلیف میں تھا پر وہ سہی کہہ رہا تھا یہاں مزید رکنا خود کو اور کمزوری کا شکار کرنا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ اب سفید رنگ کی کھلی سی ڈریس شرٹ پہن رہا تھا اذفرین جلدی سے چیزیں سمیٹنے لگی گنز پانی کی بوتل فرسٹ ایڈ باکس سے لی گئی کچھ ضروری چیزیں ایک عدد چھری پانی کا گلاس پلیٹ اس نے خالص عورتوں والے کام کیا تھا ایک چھوٹے سے تھیلے میں ضرورت کی سب چیزیں اکٹھی کر لی تھیں۔

چیزیں سمیٹ کر جیسے ہی واپس مڑی تو بے ساختہ منہ پر ہاتھ رکھے کھلکھلا کر ہنس دی۔علیدان نے چونک کر اوپر دیکھا وہ ڈریس شرٹ کے بٹن لگا رہا تھا۔وہ اس سارے عرصے میں پہلی بار ہنس رہی تھی اور وہ اس کی ہنسی کے جلترنگ اور چہرے کے خدوخال کو دیکھ کر مبہوت سا رہ گیا۔

وہ ہنستے ہوئے بہت دل موہ لینے کی حد تک خوبصورت لگ رہی تھی۔ہنستے ہنستے اذفرین کی آنکھوں کے کونے نم ہو گئے۔علیدان کھلی سی ڈریس شرٹ میں مزاحقہ خیز لگ رہا تھا۔جس کو دیکھتے ہی اذفرین بے ساختہ امڈ آنے والی ہنسی پر قابو نہ پا سکی

"کیا ہوا ہنس کیوں رہی ہو؟ "

علیدان نے ایک آبرؤ چڑھائے سوال کیا۔وہ ہنستے ہوئے ایسے لوٹ پوٹ سی ہوئی تھی کے اس کی شرٹ کے دونوں اطراف کے کندھے ڈھلک گئے تھے۔

"خود کو دیکھیں تو کیا لگ رہے ہیں " وہ مسلسل ہنس رہی تھی۔اور لطف اندوز ہو رہی تھی۔ "

" اچھا میں کیا لگ رہا ہوں،خود کو تو دیکھو ایک نظر "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

علیدان نے شریر سے لہجے میں کہتے ہوئے گہری نظروں سے دیکھا اذفرین نے نیچے نظر کی تو پھر سر اٹھا نا سکی اب جاندار قہقہ اس کا گونج رہا تھا۔

اذفرین کی پلکوں پر جیسے کسی نے پتھر دھر دیے ہوں اُفف وہ دیکھ رہا تھا مجھے تب سے پتہ نہیں کب سے اسی حالت میں کھڑی تھی شرمندگی سے چہرہ سرخ ہوا جلدی سے شرٹ کو دونوں اطراف سے پکڑ کر کندھوں پر درست کیا۔علیدان نے بمشکل قہقہ روکا۔

نظریں جھکائے نادم سی کھڑی اذفرین کو دیکھا تو فوراً اس کی شرمندگی دور کرنے کے لیے نارمل انداز اپنایا۔

"چلیں پھر اب؟ "

علیدان نے آہستگی سے کہتے ہوئے قدم دروازے کی طرف بڑھائے وہ بھی سر ہلاتی کمرے کے داخلی دروازے کی طرف بڑھی۔اب وہ بلاجواز بار بار کندھے پر سے شرٹ کو درست کر رہی تھی وہ لوگ ابھی لاونج میں ہی پہنچے تھے جب علیدان ٹھٹھک کر رکا۔نظریں لکڑی کے بنے فرش پر مٹی کی تہہ کے نیچے سے جھلکتے سیاہ گول سے ہینڈل پر تھی۔

" رکو ذرا ایک منٹ "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اذفرین کو ہاتھ کے اشارہ دیا اور گھٹنے ٹیک کر زمین پر بیٹھا اور زمین پر موجود لکڑی کے فرش پر ہاتھ سے مٹی کو صاف کیا نیچے ایک گول سا ہینڈل موجود تھا جو اندر کو ایک خول میں پیوست تھا علیدان نے انگلی کے مدد سے دباؤ دے کر اس ہینڈل کو اوپر کیا اور پکڑ کر کھینچا تو عجیب سی چرارہٹ کی آواز کے ساتھ ایک تخت نما دروازہ اوپر کو کھلا۔دروازہ اب کھل کر ایک طرف اوپر کو کھڑا تھا اور نیچے کو ترتی سیڑھیاں نظر آرہی تھیں غالباً وہ سٹور نما بیس منٹ تھا کتنی عجیب بات تھی کہ باہر سے گھر دکھنے میں زمین سے اونچا رکھ کر بنایا ہوا لگ رہا تھا اور یہاں ایک سات سیڑھیاں اتر کر ایک بیس منٹ موجود تھا۔

"بیس منٹ ہے"

علیدان نے گردن موڑ کر حیران سی کھڑی اذفرین کو بتایا وہ دم سادھے کھڑی تھی۔دروازے کھلتے ہوئے ایک بڑا سا جالا راستے کو ڈھکے ہوئے تھا علیدان نے ہاتھ سے جالا ہٹایا اور احتیاط سے پہلی سیڑھی پر قدم رکھا۔

"سنو تم باہر ہی رہو"

ہاتھ سے اذفرین کے بڑھتے قدم کو روکا اور خود نیچے اترنا شروع کیا۔جگہ جگہ جالے لگے تھے وہ ٹانگ کے درد کو برداشت کرتا سیڑھیاں اتر رہا تھا پانچویں سیڑھی پر ہی ایک رسی نیچے لٹک رہی تھی جس کے نیچے ایک بٹن تھا بٹن کو دباتے ہی بیس منٹ روشن ہوا تھا یہ بیس منٹ پورے گھر کے نیچے مشتمل نہیں تھا صرف لاونج

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کے نیچے تھے۔جگہ جگہ جالے لگے تھے کاٹھ کباڑ تھا جو مٹی سے اٹا ہوا تھا علیدان ایک طرف سے شروع کیے نظر کو گھمارہا تھا اور پھر بلکل سامنے جاتے ہی نظر رک گ ئی۔

" ارے واہ "

علیدان کی چہکتی سی آواز بیس منٹ سے برآمد ہوئی وہ جو گھٹنے نیچے ٹکائے گردن کو تھوڑا سا نیچے کیے آنکھیں سکوڑے غور سے نیچے دیکھ رہی تھی فوراً تھوڑا سا آگے ہوئی

"کیا ہے؟ "

تجسس بھری آواز میں پوچھتے ہوئے گردن کو اور نیچے کیا۔علیدان جہاں کھڑا تھا سامنے ہی ایک سپورٹ سائیکل تھی جالوں سے بھری ہوئی مٹی سے اٹی ہوئی۔

" چیز تو کمال ہے پر فائدہ نہیں "

علیدان نے گہری سانس لی اور کمر پر ہاتھ دھرے ایک اچٹتی سی نظر ڈالی اور مڑا۔ٹانگ پر لگے گھاؤ کی وجہ سے سائیکل چلانا اس کے لیے مشکل ہی نہیں نا ممکن تھا۔

" ایسا کیوں کہہ رہے ہیں ہے کیا وہاں؟ "

اذفرین نے پھر سے پوچھا اب وہ ایک سیڑھی نیچے آچکی تھی۔پیشانی پر تجسس کی لکیریں سجائے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"سائیکل ہے بھئی"

علیدان نے آخری سیڑھی پر پاؤں دھرے چہرہ اوپر کیا۔ازفرین کے چہرے پر بھی ویسی ہی خوشی کی جھلک ابھری جو کچھ دیر پہلے علیدان کے چہرے پر آئی تھی۔

"ارے واہ تو بے کار کیوں ہوئی بھلا؟"

ازفرین نے چہکتے ہوئے پوچھا۔اور حیرت سے علیدان کی طرف دیکھا جواب مایوس سا اوپر آ رہا تھا۔ابھی وہ نیچے سے دوسری سیڑھی پر ہی پاؤں رکھے ہوئے تھا

"مجھ سے چلائی نہیں جائی گی تو بے کار ہوئی نا"

لبوں کو مایوسی سے باہر نکالا اور پھر سے ایک نظر سائیکل پر ڈالی۔اگر وہ چلا سکتا تو کتنا فائدہ ہوتا ان کو۔

"مجھے آتی ہے چلانی تو بے کار تو نہ ہوئی نہ"

عقب سے ازفرین کی پرجوش آواز پر حیرت سے گردن موڑ کر اس کی طرف دیکھا۔اُسے درخت پر چڑھنا نہیں آتا تیراکی نہیں آتی تو خود سے ہی اندازہ لگا لیا کہ اسے سائیکل بھی نہیں چلانی آتی ہو گی۔

"!!!کیا"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اذفرین کے اس نکشاف پر آبروؤ چڑھائے اوراس کے پر جوش چہرے کو بغور دیکھا۔وہ بھرپور مسکراہٹ چہرے پر سجائے چمکتی آنکھوں کے ساتھ سیڑھی پر بیٹھی تھی۔

"ہاں نا مجھے آتی ہے چلانی اپنے بھانجے کی چلاتی تھی میں"

خوشی سے کہااور جوش سے دو تین سیڑھیاں نیچے آگ ئی۔اور گردن کو نیچے کرتے ہوئے شوق سے سامنے کھڑی سائی یکل کو دیکھا۔

"وہ بچوں والی سائی یکل؟"

علیدان نے مسکراہٹ دبائے شریر سالہجہ اپنایا۔جس پر اذفرین نے خفگی سے گھورا۔وہ اب چمکتی آنکھوں کے ساتھ شرارت سے مسکراتا دل کو دھڑکا گیا۔

"جی نہیں میرا بھانجا بڑا ہے تو سائی یکل بھی بڑی ہی چلاتی تھی آؤں مدد کے لیے کہ اٹھالیں گے؟"

اذفرین نے مصنوعی خفگی سجا کر ناک اوپر چڑھائی۔سیڑھیاں اترنے کے لیے قدم آگے بڑھائے پر علیدان نے ہاتھ کے اشارے سے روک دیا۔وہ اب سیڑھیاں اتر کر سائی یکل کی طرف جارہا تھا پھر بغل میں سائی یکل دبائے پہلی سیڑھی تک آیااور آہستگی سے چڑھنا شروع کیا۔

"ہٹو پیچھے ذرا"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اذفرین نے بغور سائی یکل کو دیکھا اور اسے راستہ دیا وہ اب اوپر لا کر سائی یکل کو فرش پر کھڑا کر چکا تھا۔اور ہاتھ جھاڑ رہا تھا شرٹ پر بھی جگہ جگہ مٹی لگی تھی جسے وہ جھاڑ رہا تھا۔اذفرین آگے بڑھ کر پاس پڑی کرسی سے چادر اٹھائے سائی یکل کو جھاڑنے لگی۔

"چلا لوں گی میں اسے"

اذفرین نے سائی یکل کے پیڈل کو گھمایا اور گردن موڑ کر علید ان کی طرف دیکھا وہ اب کتابوں کی الماری کے پاس کھڑا تھا۔اور آنکھوں کو سکوڑے متلاشی نظروں سے الماری کے اندر رکھی کتابوں کی طرف دیکھ رہا تھا۔

"اب کیا کر رہے ہیں؟"

وہ پر تجسس سی آواز میں کہتی اب بلکل اس کے ساتھ کھڑی تھی وہ مختلف دراز کھول رہا تھا۔اذفرین نا سمجھی سے کبھی اسے دیکھ رہی تھی اور کبھی الماری کی طرف

"کیا ڈھونڈ رہے ہیں؟"

اذفرین نے نا سمجھی کے انداز میں پھر سے سوال کیا۔وہ مسکراتا ہوا پیچھے ہوا اس کے ہاتھ میں اب ایک نوٹ پیڈ تھا جس کے ساتھ ایک عدد قلم لٹک رہا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" اتنا سامان لے کر جا رہے ہیں اس کے گھر سے تو چوری کے زمرے میں آتا ہے یہ سب "

علیدان نے مسکرا کر کہتے ہوئے کھانے کے میز کی طرف قدم بڑھائے اذفرین ابھی بھی ویسے ہی حیرت میں ڈوبی کھڑی تھی۔

" یہ کیا بات ہوئی ہم مجبور ہیں "

اذفرین نے کندھے اچکائے اور سائیکل کی طرف دیکھا۔ وہ مجبور تھے اور اس بند گھر سے اسی غرض سے وہ ضرورت کی چیزیں اٹھا رہی تھی۔

" چوری ہر کوئی مجبوری میں ہی کرتا ہے میڈیم پر ہوتی تو وہ چوری ہی ہے "

وہ اب سر جھکائے کرسی پر بیٹھا کاغز پر کچھ لکھ رہا تھا۔ اذفرین قریب جا کر کھڑی ہوئی۔ اور نظریں سفید کاغز پر تیزی سے قلم چلاتے اس کے ہاتھ پر پڑی۔ اس کی لکھائی اس کی شخصیت کی طرح ہی متاثر کن تھی۔

" میں یہاں اسے اپنا ایڈریس اور فون نمبر دے کر جا رہا ہوں وہ جب کبھی آئے تو مجھ سے رابطہ کر کے اپنے سامان کے پیسے لے "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

علیدان نے نوٹ پیڈ سے کاغز کو پھاڑا نوٹ پیڈ کے اوپر رکھے اس کو کھانے کے میز پر رکھا اور اس پر پیپر ویٹ رکھ کر کھڑا ہوا۔سائیکل کو بغل میں دبائے گھر کے بیرونی دروازے سے باہر آیا پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ دروازے میں ہی کھڑی تھی

" آؤ اب یہاں کیوں رک گئی "

اذفرین کو یوں پرسوچ سی صورت بنائے دروازے پر کھڑی دیکھ کر پوچھا۔دروازہ یوں کھلا چھوڑ کر جانا تو کسی کو بھی اندر آنے کی دعوت دینا تھا جبکہ اس کاٹیج کالاک اس نے خود کھڑکی سے کود کر کھولا تھا تو اب اس دروازے کو یہاں سے اسی طرح لاک کر کے باہر جانا چاہیے۔ذہن میں آتی سوچ کے زیر اثر لب مسکرائے

"رکیں میں ڈور لگا کر کھڑکی سے آتی ہوں "

مسکرا کر کہا اور دروازہ بند کیا۔علیدان سر کو ہلاتا مسکرا دیا

اذفرین نے گہری سانس لے کر ایک اچٹتی سی نظر گھر پر ڈالی اور پھر کمرے کی کھڑکی کو پھلانگ کر باہر آئی۔ علیدان سائیکل کو ڈیک سے نیچے اتارے کھڑا تھا۔جلدی سے پرجوش انداز میں سائیکل پر سوار ہوئی اور علیدان کو پیچھے بیٹھنے کا اشارہ کیا اس کو پیچھے بیٹھائے وہ پورا زور لگا کر سائیکل چلا رہی تھی۔وہ وزنی تھا اور راستہ غیر ہموار جس کی وجہ سے زیادہ زور لگانا پڑ رہا تھا اور رہی سہی کسر سائیکل کا زنگ آلودہ ہونا پوری کر رہا تھا۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mohey piya Milan ki Aas| By Huma waqas(Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"مجھے لگتا ہے ہم دونوں میں سے کسی ایک کی قسمت بہت اچھی ہے"

علیدان نے اس کی پشت پر بکھرے بالوں کو بغور دیکھا۔اس نے کپڑے کے چھوٹے سے ٹکڑے کو ربن کی صورت میں بالوں میں باندھ رکھا تھا۔

"نہیں مجھے کچھ اور لگتا ہے"

اذفرین نے پھولی سانسوں کو بحال کیا۔وہ بمشکل بول پارہی تھی۔

"کیا؟"

علیدان نے ٹانگ کو ایک ہاتھ سے تھام رکھا تھا۔اور ارد گرد دیکھنے میں مصروف تھا لمبے گھنے درختوں کا سلسلہ تھا کہ ختم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا۔اور وہ ان کے درمیان بننے والے راستے پر وہ سائیکل چلا رہی تھی

"مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے جیسے ہم اس گھر سے دور ہو رہے ہیں وہ گھر وہاں سے مٹ جائے گیا"

اذفرین نے آنکھوں کو سکوڑے مسکرا کر گردن کو ہلکا سا خم دیا وہ واقعی میں یہی سوچ رہی تھی بلکل اُسی طرح جیسے اسے امی کے مرنے کے بعد رونے پر ایسا احساس ہوا تھا کہ ایک بہت بڑا سا ہاتھ آسمان سے نیچے آیا اور اس کے سر پر تھپکی دے رہا ہے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" کیا یہ کیا بات ہوئی "

علیدان نے حیرت سے پوچھا۔اس کی عجیب سی بات پر نا سمجھی کے انداز پھر سے اس کے بالوں کو دیکھا۔

" ہاں نہ جیسے کوئی پنسل سے کچھ بنا کر پھر کچھ دیر بعد مٹا دے ویسے ہی "

اذفرین مسلسل نرم سی مسکراہٹ چہرے پر سجائے ہوئی تھی اور وہ اس کی بات پر قہقہ لگا گیا۔اس کا یوں ہنسنا عجیب نہیں لگا تھا کوئی بھی اس کی یہ عجیب سی منطق سنتا وہ یوں ہی ہنس دیتا۔

جب آپ بہت زخمی تھے میں نے آسمان کی طرف دیکھا اور کہا اللہ ہماری مدد فرما تو اسی وقت اللہ نے "

" اس گھر کو وہاں بنا دیا ہو گا مجھے تو ایسا لگتا ہے

اس کی اس بات پر علیدان کا قہقہ تھم گیا تھا ہاں البتہ اب لبوں پر نرم سی مسکراہٹ تھی۔وہ معصوم تھی بے ضرر تھی ہاں وہ اس قابل تھی کہ علیدان جیسے شخص کے دل کی سلطنت کے ملکہ بن بیٹھتی۔

" اچھا بچوں جیسی لاجک ہے خدا پر یقین کی "

ملائی م سے لہجے میں کہتے ہوئے محبت پاش نظروں سے پھر سے اس کی کمر کو دیکھا جس پر ریشمی سے بال بکھرے تھے جنہیں نظریں چھو کر دل کی اس حسرت کو تھپک رہی تھیں جو ہاتھوں سے انہیں چھونے کی خواہش لیے ہوئے تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

****

درخشاں نے کمرے کا دروازہ کھول لائٹ کو آن کیا تو اوز گل نے جلدی سے پیشانی پر بل ڈال کر آنکھوں پر بازو دھر لیے۔دوپہر کا وقت تھا اور سب پردے گرائے وہ کمرے میں اپنے دل کے اندھیرے کی طرح گھپ اندھیرا کیے لیٹی تھی۔علیدان کا نا ملنا سب کے لیے تکلیف دہ تھا پر اس کا تو جیسے کسی نے دل مٹھی میں دبوچ لیا تھا۔

درخشاں دکھ سے اس کی طرف دیکھتی قریب آئیں اور جھک کر دھیرے سے اس کے آنکھوں پر دھرے ہاتھ کو ہٹایا۔

" یہ وہ وقت ہے گل جس میں تمہیں اپنی تائی امی کو سنبھالنا چاہیے بیٹا "

نرمی سے اس کے ماتھے پر بکھرے بالوں کو پیچھے کرنا چاہا تو ہاتھ آنکھ کے کونوں سے نکل نکل کر کنپٹی تک بہتے آنسوؤں سے گیلا ہوا۔ممتا کا دل پسیج سا گیا جانتی تھیں بھلے اس کی اور علیدان کی نسبت کو طے ہوئے ایک ہفتہ ہوا ہے پر اوز گل اپنے دل میں وہ یہ رشتہ برسوں سے طے کیے ہوئے تھی۔

اٹھو ہمت کرو اور علیدان کو کچھ نہیں ہو گا بھائی صاحب بتا رہے ہیں وہ سرچ آپریشن کروائیں گے "

جنگل میں "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اوز گل سے زیادہ وہ خود کو تسلی دے رہی تھیں پورے گھر میں ایک واحد وہ ہی تھیں جو تین دن سے سب کو سنبھالے ہوئے تھیں۔

"چلو اٹھو ساتھ میرے کھانا کھلاؤ بھابھی کو شاباش سنبل کو بھی سنبھالو دیکھو اس کو "

درخشاں نے پھیکی سی مسکراہٹ چہرے پر سجائے اسے حوصلہ دیا۔اوز گل نے تڑپتی نظر خود پر جھکی اپنی ماں پر ڈالی وہ ان کو تکلیف دے رہی تھی۔ جلدی سے اٹھ کر آنسو صاف کیے۔

" جی جاتی ہوں آپ بھی ساتھ چلیں آپ بھی کھانا کھائی یں گی سب کے ساتھ "

نیچے اتر کر سلیپر پاؤ ں میں آڑ ستی ان کے ساتھ کمرے سے باہر آئی یہ سنبل کا کمرہ تھا جہاں وہ تین دن سے رہ رہی تھی وہ اور درخشاں علیدان کی خبر ملتے ہی دلاور ولاز میں آگ ئی تھیں۔ زبردستی سنبل اور زیب کو تو وہ دونوں کھانے کے میز پر لے آئی تھیں پر ادیان وہاں موجود نہیں تھا۔اوز گل سب پر اچٹتی سی نظر ڈالتی اب ادیان کے کمرے کی طرف جا رہی تھی۔ ہمیشہ کی طرح بنا نوک کے وہ اس کے کمرے کا دروازہ کھولتی اس کے سر پر کھڑی تھی۔ وہ سٹڈی ٹیبل پر پڑے لیپ ٹاپ پر نظریں جمائے بیٹھا تھا سکرین پر سڈنی کی نیوز کھلی تھیں۔

"ادیان کھانا کھاؤ آ کر "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اوز گل نے لیپ ٹاپ سکرین کو ہاتھ رکھ کر بند کیا۔وہ ابھی بھی اسی طرح ساکن خالی آنکھوں سے سامنے گھوری جارہا تھا۔کچھ دیر کی خاموشی کے بعد گہری سانس لے کر تکلیف کو کم کرتا ہوا سیدھا ہوا۔

"بھوک نہیں امی اور سنبل کو دیا کھانا"

بھنویں اچکا کر سوالیہ نظروں سے سامنے بے حال کھڑی اوز گل کی طرف وہ کس طرح نچڑ کر رہ گ ئی تھی ان پانچ دنوں میں زرد رنگت آنکھیں ویران سی۔

" ہاں تم بھی چلو کھانا کھاؤ سب کے ساتھ"

ہاتھ پکڑ کر اسے زبردستی اٹھایا۔ادیان نے دھیرے سے اس کے ہاتھ کی گرفت اپنے ہاتھ سے ختم کی۔

" ایک شرط پر تم کھاؤ گی تو میں کھاؤں گا"

ادیان نے دو ٹوک لہجہ اپنایا جس پر لب بھینچے وہ سر ہلا گ ئی۔

****

اذفرین نے خوف سے آنکھیں پھیلائے علیدان کی طرف دیکھا جو ہاتھ میں دھواں اڑاتی ہوئی ایک لکڑی پکڑے ہوئے تھا لکڑی کے اوپر وہ اذفرین کی سیاہ شرٹ کو آگ لگانے کے بعد بجھائے اب درخت پر لگے شہد کے چھتے کی طرف بڑھ رہا تھا۔کپڑے سے اب دھواں نکل رہا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ دوپہر کی بڑھتی گرمی کے باعث ستانے کی غرض سے یہاں رکے تھے بھوک سے برا حال تھا پر یہاں کھانے کو کچھ بھی ایسا نظر نہیں آرہا تھا بوتل میں پانی بھی ختم ہو چکا تھا اور حبس کے باعث چلنا مشکل تھا۔

علیدان کی نظر درخت پر لگے شہد کے چھتے پر پڑی تو جلدی سے پاس پڑی لکڑی کو اٹھائے اذفرین سے کوئی کپڑا مانگا اذفرین کے پاس اس وقت اس کی پرانی شرٹ ہی تھیلے میں موجود تھی وہی قربان کرنی پڑی۔اور اب وہ درخت پر چڑھ رہا تھا جہاں اسے یہ دھواں درخت پر موجود چھتے کے پاس رکھنا تھا۔

"علیدان یہ خطرناک ہے"

اذفرین ڈری سی آواز میں کہتی اس کے قریب ہوئی جو اب چھتے کے قریب جا رہا تھا۔علیدان نے افسوس سے سر کو گھما کر خفگی سے گھورا۔

"کچھ خطرناک نہیں پیچھے جا کر بیٹھو وہاں چھپ کر بلکہ منہ نیچے کر کے لیٹ جاؤ"

علیدان نے دانت پیستے ہوئے کہا اور پھر سے آہستگی سے آگے کھسکنا شروع کیا وہ سر ہلاتی کچھ دوری پر آکر منہ کو نیچے چھپائے لیٹ گئی۔علیدان نے دھویں سے بھرا کپڑا درخت کے دو تنوں کے درمیان چھتے کے بلکل پاس آڑیا اور خود بھی تیزی سے درخت سے نیچے اتر کر ویسے ہی چہرہ چھپائے الٹا لیٹ گیا۔اسی وقت زوں زوں جیسی مکھیوں کی آواز سروں کے اوپر بازگشت کرنے لگی علیدان نے بازوؤں کی اوٹ بنائے چور سی نظروں سے اوپر دیکھا۔مکھیاں پاگلوں کی طرح جھرمٹ میں بھنبھنا رہی تھیں۔شہد کی مکھیاں کچھ دیر

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہاں بھنبھنانے کے بعد دھویں کی تاب نالاتے ہوئے ایک ساتھ جھنڈ کی شکل میں اڑ چکی تھیں اکادکا وہیں بے حال سی تڑپ رہی تھیں جنہیں علیدان نے چھتے پر سے ہاتھ سے اڑایا اور چھتے کو کھینچ کر درخت سے الگ کیا شہر سے بھرا تازہ چھتہ ہاتھ میں پکڑے اذفرین کے پاس آیا جو ہنوز اسی حالت میں لیٹی تھی۔

" اٹھو لو کھاؤ "

علیدان نے اس کے سر پر کھڑے ہو کر کہا۔اذفرین نے جھٹکے سے سر اوپر اٹھایا وہ ہاتھ میں شہد کا چھتہ پکڑے ایک ٹکڑا دوسرے ہاتھ میں منہ میں ڈالتا ہوا مسکرا رہا تھا۔بھوک کی شدت اتنی زیادہ تھی کہ وہ جلدی سے اٹھ کر شہد پر لپکی۔اب وہ بچوں کی طرح ہاتھ اور چہرہ خراب کیے کھا رہی تھی شہد اس طرح رس رہا تھا کہ کھانا بہت مشکل ہو رہا تھا جس کی وجہ سے اس کے گال ہاتھ سب کچھ خراب ہو رہا تھا۔

علیدان نے کھاتے ہوئے کن اکھیوں سے اس کا جائزہ لیا تھا گال پر ہونٹوں کے اطراف ہر جگہ شہد لگا ہوا تھا وہ اس کی اس حالت پر بے ساختہ ہنس دیا وہ جو سر جھکائے کھا رہی تھی سر اوپر اٹھائے نا سمجھی کے انداز میں بھنوں کو اچکائے علیدان کی طرف دیکھا۔

" منہ صاف کرو "

علیدان نے مسکراہٹ دبائے گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے اپنی گال پر اشارہ کرتے ہوئے ایسے کہا کہ وہ جھینپ گ ئی جلدی سے گالوں کو ہاتھ لگایا پاس پڑے پتوں سے گال صاف کیے۔علیدان بھی پتوں سے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mohey piya Milan ki Aas| By Huma waqas(Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاتھ صاف کرتے ہوئے اٹھا اور اسے بھی اٹھنے کا اشارہ کیا انداز حکمانہ تھا وہ جو بچارگی سے نفی میں سر ہل رہی تھی اس کی گھوری پر بے زار سی شکل بنا کر اٹھی۔

ابھی آدھا گھنٹہ بھی بمشکل اس نے سائیکل چلایا تھا کہ شہد کھانے کے بعد اور سائیکل چلانے پر قوت لگانے کے باعث پانی کی طلب بڑھ گئی تھی پر آس پاس کہیں بھی تو کوئی ندی کوئی تالاب نہیں آرہا تھا۔ اذفرین بار بار خشک ہوتے لبوں پر زبان پھیر رہی تھی۔علیدان بھی اب خاموش تھا کیونکہ زیادہ بولنے سے پیاس بڑھ رہی تھی۔اذفرین ارد گرد بے چینی سے دیکھ رہی تھی اب تو آنکھوں کے آگے رنگ برنگے دھبے سے بھی ناچنے لگے تھے۔

اچانک ایک طرف کھڑے درختوں کے درمیان میں پانی نظر آتے ہی جیسے اس کی جان میں جان آئی ارد گرد گیلی مٹی تھی اور درمیان میں تالاب کی شکل میں پانی موجود تھا پانی گندہ تھا پر اس وقت پیاس سے وہ اتنی بے حال تھی کہ پانی کے چند قطرے زندگی بخشنے کا موجب تھے تڑپ کر سائیکل سے نیچے اتری۔

"علیدان پانی ہے وہاں رکیں رکیں پانی ہے "

جلدی سے سائیکل سے لٹکتی بوتل اتار کر بے سروپا دوڑ پڑی۔جگہ جگہ پانی کھڑا تھا پر گیلی مٹی کے کیچڑ سے تھوڑا آگے زیادہ پانی موجود تھا۔

"اذفرین رکو اذفرین رکو اک منٹ "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

علیدان نے سائیکل کو تھام کر نیچے زمین پر رکھتے ہوئے کہا گردن کو خم دیے اس کو دیکھا تو تقریباً بھاگتی ہوئی اس طرف جا رہی تھی جہاں ڈھلوان سے تھوڑا نیچے اترتے ہی درختوں کی قطار میں پانی کا جوہڑ بنا ہوا تھا اذفرین بات ہی نہیں سن رہی تھی پاگلوں کی طرح بھاگ رہی تھی

" اذفرین رکو مجھے کچھ ٹھیک نہیں لگ رہا یہاں "

علیدان نے منہ کے گرد ہاتھ کو فولڈ کیے آواز کو اونچا رکھتے ہوئے اسے پکارا پر اس کی تشنگی اس کے دماغ کی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کو مفلوج کیے ہوئے تھی۔

علیدان ٹانگ کو گھسیٹتے جتنا تیز چل سکتا تھا چل رہا تھا عجیب سی جگہ تھی نیچے اترتی ہوئی ڈھلوان تھی۔ درخت ہی درخت تھے جگہ جگہ کیچڑ اور پانی کے جوہڑ تھے درخت بہت اونچے تھے۔ پر تنے پتلے تھے۔ وہ ارد گرد کا جائزہ لیتا آگے بڑھ رہا تھا

" علیدان ن ن ن ن ن "

اذفرین کی ہولناک چیخ پر وہ گر پڑا گیا اپنی ٹانگ کی تکلیف کو فراموش کیے اب وہ بھاگ رہا تھا جیسے ہی ڈھلوان سے نیچے اترا وہ درختوں کے تنوں کے درمیان موجود کیچڑ میں دھنسی ہوئی تھی اور جتنا اوپر اٹھنے کی کوشش کر رہی تھی اتنا اور اندر جا رہی تھی وہ دلدل میں دھنس گئی تھی جو اسے اب کمر تک جکڑ چکی تھی۔

"ہلنا بند کرو بیوقوف لڑکی تمہیں سمجھ نہیں آ رہی تھی جب میں روک رہا تھا "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

علیدان نے دور سے ہی چیختے ہوئے اسے ہاتھ کا اشارہ کیا وہ رو رہی تھی اور خوف کے زیر اثر آنکھوں کا حجم بڑھا ہوا تھا۔علیدان کے ڈپٹنے پر بھی اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی گیلی مٹی اسے کچھ اس طرح سے جکڑے ہوئے تھی کہ جتنا وہ اوپر ہونے کی کوشش کرتی جسم اور گہرائی میں جا رہا تھا۔

"علیدان نہیں نکلا جا رہا مجھ سے"

وہ ہاتھوں کو ہوا میں مارتی خود کو اوپر کرنے کی کوشش کر رہی تھی آواز خوف کی وجہ سے کانپ رہی تھی ہاتھ کیچڑ میں لت پت تھے۔التجائی نظروں سے بوکھلائے سے کھڑے علیدان کی طرف دیکھا۔

"دیکھو رونا اور ہلنا بند کرو زیادہ اندر دھنسو گی"

علیدان نے گھبراہٹ سے رندھی آواز میں سمجھایا وہ مسلسل ارد گرد متلاشی نظریں گھما رہا تھا وہ بچوں کی طرح خوف سے ریں ریں کر رہی تھی۔

اسطرح کی جگہوں پر تو مگرمچھ بھی اکثر پائے جاتے ہیں ذہن میں اس خیال کے آتے ہی علیدان نے آنکھیں سکوڑے سارے کھڑے پانی پر نظر دوڑائی مبادہ کوئی مگرمچھ اذفرین کی طرف آ رہا ہو پر پانی میں کسی قسم کی کوئی لہر موجود نہیں تھی وہ ساکن تھا۔پانی کے چاروں اطراف میں اسی طرح کیچڑ نما دلدل تھی

"کہہ بھی رہا ہوں پاگل لڑکی رکو رکو اسطرح کھڑے پانی کے گرد سوامپ ہوتی ہے اب ہو گئی نہ سٹک"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

علیدان کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کیا کرے اپنے سر کے بالوں کو بے چینی سے ہاتھوں سے جکڑئے کچھ سوچ رہا تھا اگر خود اندر جاتا ہے تو دونوں کو بچنانا ممکن ہو جاتا ہے۔

" جائی یں چلے جائی یں میں اب نہیں نکل سکتی یہاں سے "

اذفرین نے گھٹی سی مایوس آواز میں کہتے ہوئے بچارگی سے پریشان حال کھڑے علیدان کی طرف دیکھا پریشانیاں تھیں کہ ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھیں سفر تھا کہ ختم نہیں ہو رہا تھا جنگل میں بھٹکتے آج آٹھواں دن تھا اور اب وہ پھر سے اسے مصیبت میں مبتلہ کر چکی تھی۔

"شٹ اپ رونا بند کرو روک رہا ہوں تو اس کی کوئی وجہ ہو گی بھاگی جا رہی ہو پاگلوں کی طرح "

علیدان کی خود سمجھ سے باہر تھا وہ کیا کرے۔ کسی لمبی لکڑی کی تلاش میں ارد گرد نظر دوڑائی اور پھر کچھ دوری پر پڑی ایک لکڑی کے قدرے موٹے تنے کو اٹھا کر اس کے پاس آیا۔ وہ اب بلکل ساکن کھڑی تھی پر آنکھوں سے بہتے آنسوؤں کی رفتار بڑھ چکی تھی۔ اسے یہ بات سمجھ آچکی تھی کہ اس کی ہر کوشش اسے دلدل میں اور گاڑ رہی ہے

دیکھو یہ لکڑی کا تنا ہے اس کو بلکل اپنے پاؤں کے پاس گاڑتے ہی پاؤں اوپر اٹھاؤ اور اسی طرح آگے " بڑھو جیسے ہی میرے قریب آؤ گی میں ہاتھ تھام کر کھینچ لوں گا "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

علیدان نے اسے سمجھاتے ہوئے لکڑی کے تنے کو اس کی طرف اچھالا جسے وہ تھام چکی تھی اور اب لکڑی کے تنے کو وہ جیسے ہی دلدل میں داخل کرتی ہوا مٹی کے اندر داخل ہونے کی وجہ سے وہ باآسانی پاؤں اٹھا پاتی وہ آگے تو بڑھ رہی تھی پر دلدل میں مزید اندر جارہی تھی دلدل اب اس کی ناف سے اوپر اسے جکڑ چکی تھی۔

"بس تھوڑا اور ہمت کرو اٹھاؤ پاؤں اور جسم آگے بڑھاؤ سانس لو گہرا "

علیدان اب قریبی درخت میں کراس کی شکل میں ٹانگیں پھنسا کر لیٹ چکا تھا کیونکہ جیسے ہی اذفرین پاس آتی اسے اس کا ہاتھ تھام کر پوری قوت سے باہر کھینچنا تھا۔ وہ اب اسی عمل کو دہراتی کافی حد تک قریب آچکی تھی

۔

" ہاتھ دو مجھے "

وہ سینے تک اندر دھنس چکی تھی علیدان کی طرف ہاتھ بڑھایا جسے تھامتے ہی علیدان نے پیچھے کی طرف زور لگانا شروع کیا وہ اپنی پوری قوت لگا رہا تھا۔ وہ تھک چکے تھی اور اب پوری طرح خود کو علیدان کے رحم و کرم پر چھوڑ چکی تھی۔ اسے دلدل سے باہر نکالنے تک وہ خود بھی نڈھال ہو چکا تھا ٹانگ کی تکلیف بڑھ گئی تھی اذفرین اب زمین پر اوندھے منہ لیٹی رو رہی تھی

" اٹھو میں یہی کہہ رہا تھا صبر کرلو تھوڑا "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

علیدان نے کھڑے ہو کر ہاتھ اذفرین کی طرف بڑھاتے ہوئے ڈپٹنے کے انداز میں کہا۔وہ سینے تک کیچڑ میں لت پت تھی علیدان کے بڑھے ہاتھ سے لاپرواہی برتتی اٹھی اور بمشکل کیچڑ میں لت پت پاؤں اٹھاتی سائیکل تک پہنچی علیدان اب سائیکل کو ہاتھوں سے تھامے چل رہا تھا اور وہ سر جھکائے پیچھے چل رہی تھی۔

ٹانگ کی تکلیف بڑھ گئی تھی وہ بمشکل چل پا رہا تھا اور اب پیاس بے حال کیے ہوئے تھی اچانک پیچھے سے کچھ گرنے کی آواز پر گردن گھما کر دیکھا تو اذفرین زمین بوس تھی جلدی سے سائیکل پھینک کر اس کی طرف بھاگا۔وہ بے ہوش تھی اسے بمشکل اٹھا کر سائیکل پر بیٹھایا پھر اس کو اور سائیکل کو سنبھالتے ہوئے وہ پھولی سانسوں کے ساتھ چل رہا تھا۔

ابھی کچھ دور ہی چل پایا تھا جب ایک دم سے درخت کم ہونے کی وجہ سے سورج سیدھا منہ پر چمکا سامنے کھیت تھے اور لکڑی کے بنے تین گھر جو ایک ساتھ ایک جیسے تعمیر کیے ہوئے تھے سیدھی دھوپ ایسی پڑی کہ ارد گرد سب گول گول گھومنے لگا اور پھر آنکھوں کے آگے اندھیرا چھایا آخری منظر جو آنکھوں کے آگے تھا اس میں اس کے ہاتھ سے سائیکل چھوٹنے کے بعد ایک طرف لڑھکا تھا اور اذفرین سائیکل سمیت زمین پر گری تھی۔

****

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" میر صاحب دیکھیں وہاں جانے کی پرمیشن نہیں مل رہی ابھی فوری تو بلکل نہیں "

آفیسر نے سامنے بیٹھے میر دلاور کو سمجھاتے ہوئے کرسی کی پشت سے سر ٹکایا۔لبوں کو باہر کی طرف نکالے وہ آہستگی سے نفی میں سر کو جنبش دے رہا تھا۔میر دلاور کو سرچ آپریشن کے پیچھے خوار ہوتے آج تیسرا دن تھا پر کوئی بھی ان کی بات سمجھنے کو تیار نہیں تھا۔

"کیوں ایسا کیوں ہے ؟ "

میر دلاور کی بے چینی عروج پر تھی۔بوکھلائے سے انداز میں دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو آپس میں پھنسائے وہ تھوڑا آگے ہوئے اور دنوں ہاتھوں کو میز پر دھرے اب وہ التجائی سی نگاہوں سے سامنے بیٹھے آفیسر کی طرف دیکھ رہے تھے

بات کو سمجھا کریں میر صاحب جو لوگ بچ گ ئے ہیں اس گروہ کے وہ سارے اب جنگل میں چھپے بیٹھے " ہیں اور وہ کتنے ہے کہاں کہاں موجود ہوں گے کہنا بہت مشکل ہے اس لیے سرچ آپریشن کا مطلب ہے ایک "اور جنگ ان کے ساتھ

آفیسر نے بال پوائنٹ کو ہاتھ میں گھماتے ہوئے ان کو قائل کرنے کی ناکام کوشش کی۔پر وہاں آنکھیں ابھی بھی پر عزم تھیں۔

"اور اس بات کی کوئی گارنٹی بھی نہیں کہ آپکا بیٹا۔۔۔۔ "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آفیسر نے نظریں چراتے ہوئے بات کو ادھورا چھوڑا میر دلاور تڑپ کر میز کے بلکل ساتھ لگے اور سامنے بیٹھے آسٹریلوی پولیس آفیسر کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالیں۔

" میرا بیٹا زندہ ہے انسپیکٹر اور اب میں پرائی یوٹ جیک سے خود سرچ کروں گا اپنے بیٹے کو "

میر دلاور نے دانت پیس کر کہا اور پھر وہاں رکے نہیں تھے کرسی کو غصے سے پیچھے دھکیلتے باہر نکل گ ئے۔

****

آنکھوں کی پلکیں دھیرے سے اوپر اٹھی تھیں اوپر بانس کی بنی چھت تھی۔ دھندلی سی چھت آہستہ آہستہ واضح ہو رہی تھی سر میں ٹیس اٹھی علیدان نے بے ساختہ ہاتھ کو سر پر رکھا۔ ذہن پر زور دیا جھماکے سے بے ہوش ہونے سے پہلے کا خیال ذہن میں کوندا وہ بوکھلا کر اٹھنے کی سعی کرنے لگا وہ بانس کے بنے پلنگ پر لیٹا تھا اور جسم پر صاف ستھری پیٹیاں کی ہوئی تھیں۔ اسے ایک تہمد باندھی ہوئی تھی

یہ ایک چھوٹا سا بانس کی لکڑیوں سے بنا کمرہ تھا جس کا نیچے کا فرش مختلف پتھر لگا لگا کر بنایا ہوا تھا۔ کمرے میں باقاعدہ ایک کھڑکی بنائی ہوئی تھی جس کے آگے پردہ لٹک رہا تھا پاس ہی ایک میز تھا جس پر پانی کا جگ اور گلاس پڑا تھا۔ پانی دیکھتے ہی جیسے علیدان کی جان میں جان آئی جلدی سے اور اوپر ہوا پر سر میں شائد چوٹ لگی تھی چکر آ گیا۔ تکلیف کے باعث پیشانی پر بل ڈالتا وہ سر کو تھام گیا۔

" ہے ستاپ ستاپ لے داؤن مائی بوائے "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"ہے رکور کو لیٹے رہو نیچے میرے لڑکے"

ایک سیاہ فام افریقی کمرے میں داخل ہوا اور فوراً آگے بڑھ کر علیدان کو پھر سے پلنگ پر لیٹا دیا۔ اور خود جگ سے گلاس میں پانی بھرنے لگا۔ وہ چالیس سال کے لگ بھگ لگ رہا تھا۔ پانی کا گلاس بھر کر علیدان کے قریب ہوا اور اسے کندھے سے سہارا دیتے ہوئے اوپر کیا۔

"ہاؤ آر یو فیلنگ ناؤ ؟"

"اب تم کیسا محسوس کر رہے ہو"

وہ سیاہ فام ٹوٹی پھوٹی سی انگلش کو اپنے لب و لہجے میں بول رہا تھا۔ اس کے حلیے سے وہ کسان لگ رہ تھا اس نے شرٹ کے نیچے اسی طرح تہمد باندھ رکھا تھا جیسے علیدان کو باندھ رکھا تھا۔ علیدان نے جلدی سے گلاس کو منہ سے لگایا پانی پیتے ہی سکھ کا سانس لیا۔

"فائی ن"

گہری سانس لیتے ہوئے مسکرا کر سامنے کھڑے فرشتہ صفت شخص کو دیکھا

"گد گد"

اس نے علیدان کے کندھے کو تھپکا اور گلاس واپس بانس کے بنے میز پر رکھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"ویر از دا گرل۔۔۔؟ "

علیدان نے بے چینی سے سوال کیا۔اذفرین وہاں کہیں موجود نہیں تھی اسکا خیال آتے ہی جیسے دل کسی نے مٹھی میں لیا۔اس کی پریشان اور بے چین سی صورت دیکھ کر سیاہ فام نے اسے پھر سے خود سے اٹھنے سے منع کیا۔

" دونت وری دونت وری یور وائی ف از آل رائی ت شی از وو دمائی وائی ف آو ئی ت سائی ید "

"پریشان مت ہو پریشان مت ہو تمھاری بیوی باہر ہے میری بیوی کے ساتھ "

سیاہ فام نے مسکراتے ہوئے کہا اور علیدان کو پھر سے لیٹنے کا کہا۔

" آئی وانٹ ٹو سی ہر پلیز "

علیدان نے پھر بھی بے چینی سے باہر کی طرف دیکھا تو آدمی نے مسکراتے ہوئے اس کی طرف مدد کے لیے ہاتھ بڑھایا

" اوتے اوتے لتس گو وو می "

اس کا ہاتھ تھام کر وہ باہر تک آیا۔پتھروں کے فرش سے بنا لاونج نما بڑا سا کمرہ تھا۔اور اس کے ایک کونے میں لگی کرسیوں پر اذفرین ایک چھوٹے سے بچے کے ہاتھ تھامے کرسی پر بیٹھی مسکرا رہی تھی پیلے رنگ کے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پیروں تک آتے میکسی نما فراک کو زیب تن کیے سر پر سرخ رنگ کا رومال باندھ رکھا تھا بالوں کی بہت ساری باریک چٹیا بنا کر دونوں کندھوں سے آگے کر رکھی تھیں۔ صاف ستھری نکھرے سے چہرے اور سلیقے سے بنے بالوں کے ساتھ وہ غضب ڈھا رہی تھی علیدان مبہوت سا رہ گیا۔

وہ بچے کی کسی بات پر کھلکھلا کر ہنستی ہوئی مڑی تو علیدان پر نظر پڑی تقریباً بھاگتی ہوئی اس کے پاس آئی۔

"علیدان کیسے ہیں آپ؟ "

خوشی اور پریشانی کے ملے جلے لہجے میں بیتابی سے سوال کیا وہ جو اس کے حسن سے گھائل سا دل کو بمشکل سنبھالے کھڑا تھا جاندار ا مسکراہٹ چہرے پر سجائے اذفرین کی طرف دیکھا

"میں ٹھیک ہوں تم ٹھیک ہو نا؟ "

محبت پاش نظریں اس کے ملائم سے چہرے پر ڈالے ہوئے کہا وہ بچوں کی طرح چہکتی ہوئی آگے ہوئی آنکھیں چمک رہی تھیں اور لبوں پر جاندار مسکراہٹ تھی۔

" ہاں میں نے کھانا کھا لیا ہے آپ کے لیے لگایا ہے ابھی بہت بہت اچھے ہیں دونوں میاں بیوی "

اذفرین ایک ہی سانس میں تیزی سے بول رہی تھی علیدان نے نظر اٹھا کر دیکھا تو سیاہ فام اور اس کی بیوی اب علیدان کے لیے کھانا میز پر رکھ رہے تھے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سیاہ فام کی بیوی مسکراتی ہوئی پاس آئی اور علیدان کی طرف دیکھ کر سر کو تھوڑا سا جھکا یا وہ شائی د سلام کر رہی تھی علیدان نے بھی مسکرا کر سر جھکا یا

" دیور سیلوراس بائی یل لیف "

" تمھاری بیوی بہت خوبصورت ہے "

سیاہ فام عورت نے مسکراتے ہوئے علیدان سے کہا علیدان نے مسکرا کر دل پر ہاتھ رکھا اور جھکا سیلور کا مطلب صرف پتا تھا وہ دونوں میاں بیوی اذفرین کو اس کی بیوی سمجھ رہے تھے۔

" کیا کہہ رہی ہے "

اذفرین نے علیدان سے پوچھا وہ عورت تب سے اپنی زبان میں اس سے بات کر رہی تھی جو اذفرین کے اوپر سے گزر رہی تھی علیدان کو بہت ساری زبانیں آتی تھی وہ یہ اسے بتا چکا تھا۔اس لیے تجسس سے پوچھتی علیدان کے قریب ہوئی

" کہہ رہی ہے تمھاری دوست پیاری ہے بہت "

علیدان نے گہری آنکھوں سے دیکھتے ہوئے کہا جبکہ لب مسکراہٹ دبائے ہوئے تھے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"اچھا مجھ سے تب سے باتیں کر رہی ہیں مجھے کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا کیا بول رہی ہیں"

اذفرین نے شرارت سے ایک آنکھ کا کونا دبا کر علیدان کے قریب ہوتے ہوئے سرگوشی کی اور اس کی یہ ادا بے ساختہ تھی پر چہرے پر امڈ آنے والی اچانک شوخی اور شرارت کا یہ حسین امتزاج وہ آج اس کے چہرے پر دیکھ رہا تھا بات یہ نہیں تھی کہ اس نے آج سے پہلے اتنا حسین چہرہ نہیں دیکھا تھا ہاں بس اسے نہیں دیکھا تھا ۔دل آج اس کے لیے جو محسوسات لے بیٹھا تھا پہلے کبھی ان سے آشنا نا ہوا تھا وہ جب بھی پاس آتی عجیب طرح کا میٹھے سے ارتھ جیسا احساس ہوتا جو پورے وجود میں لہروں کی طرح آ کر دل سے ٹکرانے لگتا اسے یو بلاجواز تکتے جانا دل کو اچھا لگنے لگا تھا اس کے چہرے کا ہر نقش دل کو بھانے لگا تھا وہ اس معصوم سے چہرے والی انجان لڑکی کے لیے دل کے دروازے کھول چکا تھا۔

اذفرین فوراً اس عورت کی مدد کے لیے مسکراتے ہوئے مڑی اس بات سے یکسر انجان کے اسکی یہ ادا پیچھے کھڑے شخص کے دل کا کیا حال کر چکی ہے۔

وہ اب مسکراتی ہوئی اس عورت کے ساتھ لکڑی کے بنے میز پر برتن رکھوا رہی تھی پیلے رنگ کے لمبے سے فراک میں سفید رنگت دمک رہی تھی گھنی پلکوں کے نیچے بڑی سی آنکھیں آج بے فکری سے چمک رہی تھیں گداز خوبصورت تراش لیے لبوں پر انوکھی سی تبسم تھی جو ایک میٹھے سے سرور کی طرح علیدان کے دل میں اترنے لگی تھی وہ ایسے ہی کھویا کھویا سا کھڑا تھا جب وہ شخص مسکراتا ہوا قریب آیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"اے برادر کم اینڈایت پلیز"

"اے بھائی آؤ اور کھاؤ"

میز پر کھانا سج چکا تھا اور وہ اب اسے آکر کھانے کے لیے کہہ رہا تھا۔علیدان مسکراتا ہوا آگے بڑھا۔

****

سعد غصے میں ناک پھلائے کمرے کے چکر لگا رہا تھا جیسے ہی فروا کمرے میں داخل ہوئی تیزی سے آگے بڑھ کر اس کا بازو دبوچا۔

"یہ ہے تمھارے بھائی کی اصلیت تم جانتی تھی سب فروا"

سعد نے دانت پیستے ہوئے کہا اس کی پیشانی پر پیشمانی اور پچھتاوے کی لکیریں تھیں۔ نجف آج اپنی بیوی ایملی اور بیٹے جارج کو لے کر گھر آیا تھا اور مائی دہ اور فروا کو اسے قبول کرنے کے لیے کہہ رہا تھا۔مائی دہ نے اسے گھر سے نکال دیا تھا پر خود دل پکڑ کر ڈھے سی گئی تھیں۔فروا اب ان کو میڈیسن دے کر کمرے میں آئی تھی۔

"سعد میں کچھ نہیں جانتی تھی مجھے بھی آج پتا چل رہا ہے"

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mohey piya Milan ki Aas| By Huma waqas(Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فروا نے کسمساتے ہوئے اپنا بازو چھڑوانے کی سعی کی سعد اس قدر سختی سے بازو تھامے ہوئے تھا کہ اسے تکلیف ہونے لگی تھی۔ سعد نے ایک جھٹکے سے اس کا بازو چھوڑا اور خود بیڈ پر ڈھنے کے سے انداز میں بیٹھا۔

"میری معصوم بہن کا رشتہ تم اس شادی شدہ سے کروانے جا رہی تھی۔ تمہیں بھی سب پتا تھا اور آنٹی کو بھی سب پتا تھا"

سعد نے افسوس سے دھیمی ہوتی آواز میں کہا سر جھک گیا تھا دل دکھ سے پھٹنے لگا تھا۔ فروا لب کچلتی پریشان سی صورت بنائے قریب آئی اور اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

"مجھے سکون نہیں مل رہا اذفرین کی لاش تک نہیں ملی اس کی تدفین تک نہیں کر سکا ایسا بدنصیب بھائی ہوں میں"

سعد نے منہ پر ہاتھ رکھے گھٹی سی آواز میں کہا وہ تین دن سے بار بار پولیس سٹیشن کا چکر لگا رہا تھا گر سب جاں بحق ہونے والے لوگوں کی لاشیں موجود تھیں تو اس کی بہن کی کیوں نہیں تھی دل میں عجیب عجیب سے خیالات جنم لے رہے تھے کہ کہیں وہ ابھی بھی ان لوگوں کے پاس نا ہو۔ یہ پھانس چین نہیں لینے دے رہی تھی

"سعد اب آپ ہر بات کا الزام تو مجھ پر مت دھریں میں نے تو فقط بھلائی چاہی تھی آپکی بہن کو اپنی بہن سمجھ کر"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فروانے رونے جیسی آواز میں شکوہ کیااور سعد کے ساتھ بیڈ پر براجمان ہوئی۔ہاتھ ابھی بھی سعد کے کندھے پر تھا۔

" ہنہ۔ن۔ن۔بھلائی بس کردو تم اب اور پلیز میں اب یہاں سے واپس جانا چاہتا ہو ملبرین "

سعد نے اس کی بات پر غصے سر موڑا اور ایک جھٹکے سے اس کا کندھے پر دھرا ہاتھ ایک طرف کیا۔

" امی کی طبیعت بہت خراب ہے اب نجف بھی ناراض ہو کر جا چکا ہے نجف کے گھر آتے ہی چلتے ہیں "

فروانے التجا کی جس پر وہ اب اسے گھور کر رہ گیا۔

****

جوزف اور اس کی بیوی مارلین دل کے بہت اچھے تھے۔کھانے کے بعد ان کے چاروں بچے بھی گھر میں آ چکے تھے اب بانس کے بنے اس گھر میں جگہ جگہ کینڈل روشن تھیں۔جوزف اور مارلین کے چار بچے تھے۔ سب سے بڑا بیٹا اب شام گ ئے گھر آیا تھا جو قریبی شہر سری لان میں صبح کو پڑھنے کی غرض سے جاتا اور شام گ ئے واپس لوٹتا تھا۔مارک آٹھارہ سال کا لمبا اور مضبوط لڑکا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

رات ہوتے ہی مارلین اسے اس چھوٹے سے کمرے میں لے آئی تھی جہاں پہلے سے ہی علیدان جوزف کے ساتھ کھڑا تھا۔اذفرین جیسے ہی کمرے میں داخل ہوئی تو ایک لمحے کے لیے تو سامنے کھڑے علیدان کو پہچاننا مشکل ہوا وہ شیو بنائے مارک کی پینٹ شرٹ زیب تن کیے کھڑا تھا۔

جیبوں میں ہاتھ ڈالے وہ جوزف کی کسی بات پر مسکرا رہا تھا۔اذفرین ایک لمحے کے لیے اس پر سے نظر ہٹانا بھول گئی۔وہ خوبرو تھا نظر اٹھا کر زیر کر دینے والا طلسم پھونک کر اسیر کر دینے والا وہ نہ صرف اس کے دل میں پوری طرح اپنی حکومت کر چکا تھا بلکہ اس کی قربت ایک عجیب سی کشش لیے ہوئے تھی وہ اس کا نا ہو کر بھی اسے اپنا سب کچھ محسوس ہوتا تھا۔دل پہلی باریوں اس طرز پر دھڑک کر اس کے معصوم سے ذہن کو الجھن میں مبتلا کر رہا تھا۔مارلین اب جا چکی تھی اذفرین مسکراتی ہوئی کمرے میں داخل ہوئی۔جوزف نے جب اسے دیکھا تو فوراً علیدان سے باتوں کا سلسلہ ختم کیا۔

" ہوپ سو یو اینڈ یور وائف فیل کمفرٹ ہیر گڈ نائیٹ "

جوزف لبوں پر گہری مسکراہٹ سجائے کمرے کے دوازے میں کھڑا تھا۔علیدان نے بھی اس کی مسکراہٹ کا جواب مسکراہٹ سے دیا۔یہ وہی کمرہ تھا جس میں کچھ دیر پہلے وہ لیٹا ہوا تھا۔پر اب بانس کے بنے پلنگ پر صاف ستھری نیلے رنگ کی چادر بچھی تھی۔وہ علیدان کو یہ بتا رہا تھا کہ ان کے اس علاقے میں وہ چند لوگ ہی مقیم ہیں یہاں نا بجلی ہے اور نا ہی فون کی سہولت موجود ہے۔اس کا کہنا تھا اس کی وین ہے جس پر گائے کا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دودھ لے کر اس کا بھائی شہر گیا ہے وہ کل صبح کو واپس آئے گا اور پھر کل دوپہر وہ ان دونوں کو شہر لے جائے گا۔

علیدان نے جوزف کے جانے کے بعد مسکرا کر اذفرین کی طرف دیکھا جو ہونق سی بنی کھڑی تھی وہ جوزف کے وائی ف والے لفظ پر اٹک کر رہ گئی تھی اور اب حیرت سے علیدان کی طرف دیکھ رہی تھی

جوزف کمرے کے دروازے کو بند کرتا ہوا جا چکا تھا اس کے جاتے ہی اذفرین حیران سی صورت بنائے علیدان کی طرف گھومی جو اس کی حالت سمجھ کر اب مسکراہٹ چھپانے کی ناکام کوشش کر رہا تھا۔

" وائی ف کہہ رہے تھے یہ "

اذفرین نے نا سمجھی سے انگلی کا اشارہ دروازے کی طرف کیا جہاں کچھ دیر پہلے جوزف کھڑا تھا۔علیدان ہلکا سا قہقہ لگا گیا۔وہ اب بیڈ کے پاس پڑے میز کی طرف جا رہا تھا۔

" ہاں وائی ف ہی سمجھ رہے سب یہاں اسی لیے ایک ہی روم دیا رہنے دو ایسے ہی غلط فہمی میں اگر کہیں گے کہ نہیں ہیں ہم ہیز بینڈ وائی ف تو سمجھیں گے بھاگے ہوئے ہیں گھر سے ایسے عزت نہیں دیں گے "

علیدان نے مسکراہٹ دبا کر سنجیدگی سے کہتے ہوئے پاس پڑے جگ سے پانی گلاس میں انڈیلا۔اور منہ کو لگایا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"پر۔۔۔۔۔"

اذفرین نے آنکھوں کو گھمائے اشارہ پلنگ کی طرف کیا جو دو نفوس کے میاں بیوی نہ ہوتے ہوئے سونے کے لیے بلکل مناسب نہیں تھا۔وہ بانس کے ساتھ خود سے تیار کیا گیا پلنگ تھا جس کی چوڑائی عام بیڈ سے بہت کم تھی۔علیدان نے گلاس کی اوٹ سے ہی نظریں گھما کر پلنگ کی طرف دیکھا۔ریڑھ کی ہڈی میں اوپر سے نیچے انوکھی سی سنسناہٹ ہوئی بمشکل دل کی حالت پر قابو پا کر نظریں چراتے ہوئے گلاس کو میز پر رکھا۔

"تم سو جاؤ نہ"

علیدان نے نارمل سے لہجے میں کہتے ہوئے پلنگ کا بغور جائزہ لیا یہ اس ہٹ میں موجود بیڈ کی نسبت بہت کم چوڑائی والا بیڈ تھا اس لیے اذفرین کی جھجک بے بنیاد نہیں تھی۔اور اب اس کی جھجک کو ختم کرنے کے لیے وہ نارمل سالب و لہجہ اپنائے ہوئے تھا جبکہ دل کے دھڑکنے کی رفتار پریشان کیے ہوئے تھی۔

"تو آپ کیا یوں ہی کھڑے رہیں گے رات بھر"

اذفرین نے پریشان سی صورت بنائے ارد گرد دیکھا چھوٹا سا کمرہ تھا جس میں پلنگ اور ایک چھوٹا سا میز رکھا ہوا تھا کوئی کرسی کوئی صوفہ موجود نہیں تھا۔ہاتھوں کی ہتھیلیاں بھیگ سی گئی یں۔گو کہ علیدان پر بہت بھروسہ تھا پر خود جب سے دل نے اسے کے لیے جزبات بننا شروع کیے تھے اس کی قربت پریشانی کا باعث بن رہی تھی۔دل بری طرح دھڑکنے لگتا تھا تو آنکھوں پر جیسے کوئی پتھر رکھ دیتا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"آپ لیٹ جائی یں ٹھیک بھی نہیں ہیں آپ میں یہاں نیچے۔۔۔"

اذفرین نے تکیے کو اٹھائے پلنگ کے پاس نیچے فرش کو دیکھتے ہوئے بوکھلائے سے انداز میں حل پیش کیا وہ علیدان سے نظریں چرا رہی تھی مبادہ وہ آنکھوں کے اندر موجود جزبات کے موجزن سمندر کو نہ دیکھ لے علیدان نے فوراً فرش کی طرف دیکھا اور پھر کن اکھیوں سے اسے دیکھا تو وہ گھبرائی سی تھی۔

" ایکسکیوزمی کیوں بلکل نہیں تم کیوں سوؤ گی نیچے ویٹ "

علیدان جلدی سے آگے بڑھا اور اس کے ہاتھ میں پکڑا تکیہ چھین کر واپس پلنگ کے بلکل درمیان میں افقی رخ کو کھڑا کیا تاکہ زیادہ جگہ نا گھیر سکے

" اب لیٹو آکر اس طرف "

وہ تکیے کو ہنوز پکڑے اب آنکھوں سے اشارتاً اسے بیڈ کی دائی یں طرف لیٹنے کے لیے کہہ رہا تھا۔ کیا جھٹ سے ہر چیز کا حل تلاش کر لیتا تھا وہ اذفرین پلکیں لرزاتی جھجکنے جیسے انداز میں ایک طرف سمٹ کر لیٹی چہرہ مخالف سمت میں کھڑکی کی طرف کیے وہ کروٹ لے کر لیٹ گ ئی تھی۔ علیدان اس کے بعد تکیے کے بائی یں طرف لیٹا اب تکیہ دنوں کی درمیان لمبائی کے رخ کھڑا تھا۔

علیدان نے اپنا ایک بازو کو فولڈ کیے سر کے نیچے رکھے ہوئے تھا سیدھا لیٹنے والی جگہ نہیں تھی اس لیے وہ بھی دائی یں طرف کروٹ لیے لیٹا ہوا تھا۔ کمرے میں ایک کونے میں لگے کینڈل سٹینڈ میں کینڈل جل رہی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تھی جس کی پیلی سی روشنی کمرے میں پھیلی ہوئی تھی اذفرین کی گردن سے بالوں کی چٹیا ڈھلک کر اس کے تکیے پر بال بکھیرے ہوئی تھی جن میں سے کچھ بال اوپر پلنگ کے ٹیک میں موجود دڑاڑوں میں پھنسے تھے

بے ساختہ دل نے ذہن کو اس کے اٹکے بال نکالنے پر آماد کیا

علیدان نے کہنی کے بل سر کو تھوڑا اوپر کیا اور آہستگی سے بالوں کو نکالنے کی غرض سے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ وہ اسی لمحے سیدھی ہوئی علیدان کا چہرہ بلکل اوپر جھکا ہوا تھا۔وہ گڑ بڑا سا گیا۔

وہ جو کب سے خود سے لڑ رہی تھی نیند تو جیسے کسوں دور تھی اور دل یہ بھولے بیٹھا تھا کہ کتنے دن بعد یوں پر سکون نیند آئے گی۔وہ تو سو بھی گیا ہو گا ایک میں ہوں کہ یہ سوچتے ہی کروٹ بدلی تو جیسی سارے بدن میں بجلی سی کوند گئی۔

"سوری سوری غلط مت سوچنا۔۔۔"

علیدان نے شرمندہ سے لہجے میں کہتے ہوئے اس کے بالوں کی طرف اشارہ کیا وہ ابھی فقرہ مکمل نہیں کر پایا تھا جب اذفرین نے اس کی بات کو کاٹا۔

" خود سے زیادہ بھروسہ ہے آپ پر "

آہستگی سے علیدان کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا لبوں پر نرم سی مسکراہٹ تھی اور آنکھیں پر یقین تھیں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"درمیان میں یہ تکیہ نا بھی ہو تو بھی بھروسے میں رتی بھر بھی کمی نہیں آئے گی"

ازفرین نے دھیمے سے لہجے میں کہا یہ جانے بنا کہ وہ ساتھ لیٹے اس شخص کو اسیر کر چکی ہے اب تو فقط وار تھے جو اسے گھائل کر رہے تھے

ازفرین نے پھر سے کروٹ لے کر چہرے کا رخ دوسری طرف موڑا جبکہ وہ اب چھت پر نظر جمائے ہنس رہا تھا۔ تو علیدان دلاور سارے دعوے دلیلیں دھری کی دھری رہ گیں تمہیں محبت ہو ہی گئی۔

جاندار مسکراہٹ اس ہار کو دل سے تسلیم کر چکی تھی۔

****

اوزگل نے پھیکی سی مسکراہٹ چہرے پر سجا کر لیپ ٹاپ سکرین پر نظریں جمائیں جہاں وہی انجان آئی ڈی سے آئی ہوئی ایمیل سکرین پر کھلی تھیں۔ سنبل بلکل اس کے پاس بیڈ پر بیٹھی تھی وہ اور صندل چار دن سے یونیورسٹی نہیں آرہی تھیں اور سنبل آج اس کو اور صندل کو دیکھنے گھر پہنچ گئی تھی۔ علیدان دلاور کے بعد ادیان دلاور اور ان دونوں سے چھوٹی اور اوزگل کی ہم عمر صندل دلاور تھی۔ وہ نہ صرف اوزگل کی ہم عمر تھی بلکہ دونوں ہم جماعت بھی تھیں۔

سنبل دونوں کی مشترکہ دوست تھی پر علیدان سے متعلق وہ ساری گفتگو صرف سنبل سے ہی کرتی تھی ابھی بھی جب سنبل اس کے کمرے میں آئی تو وہ ایمیلز کو کھولے رو رہی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"یہ ساری ایملز ان کا ایک ایک لفظ میری روح میں سمایا ہوا ہے "

اوز نے دھیرے سے سکرین پر ہاتھ پھیرا یہ وہ ساری ایمیلز تھیں جو اسے ایک انجان ایمیل آئی ڈی سے آتی تھیں اور اوز گل کو یقین تھا وہ علیدان ہے جو چھپ کر اس سے محبت کرتا تھا اور پھر جب وہ باہر گیا تو اسے ایمیل بھیجتا تھا جیسے ہی ان کی بات طے ہوئی تو ایمیل آنا بھی بند ہو گ ئی۔اور اس کا شک یقین میں بدل گیا کہ ایمیل بھیجنے والا اس کا سیکریٹ چاہنے والا اور کوئی نہیں علیدان تھا۔

"علیدان کی ایمیلز ہیں کیا؟ "

سنبل نے سکرین کا رخ اپنی طرف موڑتے ہوئے سوالیہ نظروں سے اس کے چہرے کو دیکھا۔

ہاں علیدان کی ایمیلز اس کو لگتا تھا میں پہچان نہیں سکوں گی کہ یہ وہی ہے جو یوں مجھے ان ناؤن ائی ڈی " " سے ایمیلز بھیج رہا ہے پر ایسے الفاظ اس کے علاوہ کوئی لکھ ہی نہیں سکتا

اوز گل نے گہری سانس لی۔اور پھر گال بھیگنے لگے تھے۔

"اچھا پلیز گل تم چپ کرو حوصلہ رکھو وہ مل جائے گا "

سنبل نے آہستگی سے کہتے ہوئے آگے بڑھ کر اسے ساتھ لگایا۔جو کندھا ملتے ہی سسک اٹھی تھی۔

****

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" آر یو ایندین؟ "

"کیا تم ہندوستانی ہو؟ "

مارک نے مسکراتے ہوئے علیدان سے پوچھا۔وہ جو چلتی وین کے ارد گرد نظاروں سے لطف اندوز ہو رہا تھا سامنے بیٹھے مارک کی طرف دیکھا۔

وہ لوگ جوزف کے بھائی کے آتے ہی اگلی صبح قریبی شہر سری لان کے لیے نکل پڑے تھے اور اب وین کے پیچھے کھلے حصے میں بیٹھے تھے اس کے اور اذ فرین کے علاوہ مارک اور اس کے چند دوست ان کے ہمراہ تھے۔ اور دودھ کے بہت سے کین تھے جو وہ کسی فیکٹری کو سپلائی کرتے تھے۔وین کے اگلے حصے میں جوزف اور اسکا بھائی بیٹھے تھے

" نہیں پاکستانی "

علیدان نے مسکرا کر جواب دیا ہوا سے بال بے تحاشہ اڑ رہے تھے۔جن میں وہ بار بار ہاتھ پھیر رہا تھا اذ فرین نے سر پر سکارف باندھ رکھا تھا اور کل والے پیلے فراک کو ہی زیب تن کیے ہوئے سامنے بیٹھی تھی۔اور پر سکون انداز میں ارد گرد دیکھ رہی تھی۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mohey piya Milan ki Aas| By Huma waqas(Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

علیدان دو گھنٹے سے یہ سوچ رہا تھا کہ کیسے اذفرین سے اس کا ایڈریس لے گا فون تو دونوں کے سانحہ میں کھو چکے تھے۔اب ایڈریس ہی تھا جس سے وہ اذفرین سے رابطہ رکھ سکتا تھا۔پر اس سے کیا کہے گا وہ کیا سوچے گی ۔انہی سوچوں میں گم تھا جب مارک نے اس مخاطب کیا

"آئی سنگ اینڈ لو دا انڈین سونگ "

"میں ہندوستانی گانوں سے پیار کرتا ہوں اور گاتا بھی ہوں "

مارک نے سارے دانتوں کی نمائش کی اس کے سارے دوست ہاتھ پر ہاتھ مار کر ہنسنے لگے تھے۔جن کو وہ بار بار گھور رہا تھا۔

" دیٹس گریٹ "

علیدان نے مسکرا کر اس کی حوصلہ افزائی کی اذفرین بھی اب دلچسپی سے مارک کی طرف دیکھ رہی تھی۔

جیسے جیسے سفر ختم ہو رہا تھا دل عجیب سی اداسی کا شکار ہو رہا تھا علیدان سے رابطہ کیسے رکھے گی وہ اس شہر میں صرف پروجیکٹ کے لیے آیا تھا اور خود اس نے تو ایڈریس تک نہیں پوچھا میرا۔اذفرین بار بار چور نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی جو سنجیدہ سا بیٹھا ارد گرد دیکھ رہا تھا۔

رات ایک لمحے کو لگا تھا کہ وہ اس سے محبت کرتا ہے پر اب دل بار بار جھٹلا رہا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"دو یو وانت تو لسن"

"کیا تم سننا چاہو گے"

مارک نے پر جوش انداز میں علیدان سے کہا علیدان نے قہقہ لگایا اور سر تائید میں ہلایا۔ سفر چار سے پانچ گھنٹوں پر مشتمل تھا اور اسی طرح خاموشی سے ابھی وہ صرف دو گھنٹے کا سفر طے کر پائے تھے۔

"دن یو آل سو سنگ ود می"

"پھر تم بھی میرے ساتھ گانا"

مارک نے کہہ کر اپنے دوستوں کی طرف دیکھا وہ سب بھی زور زور سے سر ہلا رہے تھے اور ہنس رہے تھے۔

مارک نے گلا صاف کیا اور آنکھیں بند کیے سر لگایا۔

"میرا دل بی کتھنا پائی یگل ہیے یہ پھیار تھو تھم سے کرتا ہے پر سامنے جیب تھم آتے ہیو ووو"

مارک ہندستانی گانا گا رہا تھا وہ سچ کہہ رہا تھا اس کی آواز بہت اچھی تھی وہ جو گا رہا تھا بلکل نہیں جانتا تھا کیا گا رہا ہے لیکن اس کی طرز گانے کے عین مطابق تھی۔ اذفرین بھی اب اس سے لطف اندوز ہو رہی تھے مارک کے دوست تالیاں بجانے میں مصروف تھے۔

"ہے سنگ ود میں"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مارک نے علیدان کو کہاعلیدان نے سر کو نفی میں ہلایا۔پر اس کے دوست بھی اسرار کرنے لگے علیدان ہنس رہاتھااور سر نفی میں ہلا رہا تھا۔سامنے اذفرین کی طرف دیکھاتو وہ گھور رہی تھی اور جیسے ہی نظروں کا تصادم ہوااشارے سے گانے کا کہا۔اس کاانداز ایسا تھاعلیدان اب کی بار نفی میں سر نہیں ہلا سکا۔

" میرا دل بھی کتنا پاگل ہے یہ پیار تو تم سے کرتا ہے "

وہ گانا شروع ہوا تو جیسے سب ساکن ہو گئے اس کی آواز اتنی اچھی تھی کہ سب مبہوت ہو کر تکنے لگے تھے۔

" پر سامنے جب تم آتے ہووووو "

علیدان نے چور سی نظر سامنے بیٹھی اذفرین پر ڈالی۔وہ بھی حیرت سے منہ کھولے سن رہی تھی۔

" پر سامنے جب تم آتے ہو کچھ بھی کہنے سے ڈرتا ہے "

علیدان نے محبت پاش نظروں سے سامنے بیٹھی اذفرین کی طرف دیکھا۔تو مارک کو جیسے اندازہ ہو گیا وہ بار سامنے اذفرین کو دیکھ رہا تھا پاس پڑے تھیلے میں سے ایک گلاب نکال کر علیدان کو دیا کہ وہ یہ اذفرین کو دے ۔

" او میرے ساجن او میرے ساجن او۔و۔وو میرے ساجن "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مارک بھی اب علیدان کا ساتھ دے رہا تھا۔اور اس کے باقی سب دوست جھوم رہے تھے۔علیدان نے مسکراتے ہوئے پھول اذفرین کی طرف بڑھایا۔

”کتنا اس کو سمجھتا ہوں ہوں کتنا اس کو بھلاتا ہوں نادان ہے کچھ نہ سمجھتا ہے دن رات یہ آہیں بھرتا ہے “

اذفرین نے خجل ہوتے ہوئے پھول کو پکڑا علیدان کی نظریں پھر الجھن میں ڈال رہی تھیں۔اس کے بعد تو مارک سارا سفر وقفے وقفے سے علیدان سے گانے سنتا رہا۔اور اس سب میں وہ اذفرین سے ایڈریس لینے کا اردہ ملتوی کر چکا تھا

****

“فری ی ی ی ی ”

سعد تقریباً بھاگتا ہوا اذفرین کے پاس آیا تھا اور ایسی ہی کچھ حالت اپنے بھائی کو سامنے دیکھ کر اذفرین کی تھی۔ سری لان پہنچنے سے تین گھنٹے پہلے ایک چھوٹے سے ٹاؤن میں پہنچتے ہی مارک اور اس کے دوستوں کے موبائل پر نیٹ ورک سگنل آگئے تھے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اسی وقت علیدان نے اپنے دوست سہیل کو فون کیا اور اذفرین نے سعد کو یہی وجہ تھی جب وہ سری لان کے قریبی ہوٹل سٹی ویم میں پہنچے تو سعد فروا کے ہمراہ اور میر دلاور اشرف اور علیدان کے دوست سہیل کے ہمراہ وہاں پہلے سے پہنچ چکے تھے۔ جیسے ہی علیدان اور اذفرین ہوٹل کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئے وہ ہوٹل لے وسیع عریض ریسیپشن پر لگے صوفوں پر بیٹھے ان کا انتظار کر رہے تھے۔

جہاں سعد اذفرین کی طرف بھاگا تھا ایسا ہی کچھ حال تھوڑی دور کھڑے میر دلاور کا تھا اور وہ اب علیدان کو سینے سے لگائے لگاتار روئے جا رہے تھے۔ وہ دونوں اپنی اپنی فیمیلی سے ملتے ہوئے ایک دوسرے سے قدرے فاصلے پر کھڑے تھے۔

سعد کی آنکھوں سے پانی جاری تھا وہ بار بار اذفرین کا سر چوم رہا تھا۔ اللہ نے اسے ایک موقع اور دے دیا تھا کہ وہ اپنے سارے پچھتاوے مٹا سکے اپنی بیٹی جیسی بہن کو تحفظ پیار اور وہ سب دے سکے جو پہلے نہیں دے رہا تھا ۔

فروا پاس کھڑی اذفرین کی پیٹھ پر تسلی آمیز ہاتھ پھیر رہی تھی پر نظریں کن اکھیوں سے کچھ دوری پر کھڑے علیدان کو جانچ رہی تھیں جو اب اپنے سامنے کھڑے میر دلاور کے آنسو صاف کر رہا تھا۔ وہ مضبوط قد و قامت کا خوبرو لڑکا تھا اور اس کے سامنے کھڑا بوڑھا شخص کوئی عام شخص ہرگز نہیں لگ رہا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اذفرین سعد سے الگ ہوئی تو فروا نے اسے اپنے ساتھ لگایا۔اذفرین فروا کے گلے لگے آنسو صاف کر رہی تھی جب فروا نے آہستگی سے اذفرین کے کان کے قریب اپنے ہونٹ کیے۔جب کہ آنکھیں ابھی بھی علیدان پر جمی تھیں۔سعداب اذفرین کے سر پر ہاتھ پھیر رہا تھا۔

"فری اس لڑکے کے ساتھ تھی نودن جنگل میں تم کیا؟"

فروا کا سر گوشی کرنے کا دکھاوا تھابس کیونکہ آواز تو ساتھ کھڑے سعد کے کانوں میں باآسانی گئی تھی جس نے فوراً نظریں گھما کر اب علیدان کو دیکھا۔وہ جوان لمبے قد کاٹھ کا خوبصورت سا لڑکا اب سامنے کھڑے بوڑھے شخص کے ہاتھ چوم رہا تھا ساتھ دو لوگ اور بھی کھڑے تھے ایک تھوڑا عمر رسیدہ شخص تھا اور ایک جوان لڑکا تھا

"جی بھابھی"

اذفرین نے آہستگی سے جواب دیا اور فروا سے الگ ہوئی جھینپ کر کانوں کے پیچھے بالوں کو اڑایا ہاں اب مجھے ہمت دکھانی ہے اور بھائی سے نجف کے رشتے کے لیے انکار کرنا ہے اذفرین نے تھوک نگلا چور سی نظر فروا پر ڈالی۔جواب معنی خیز مسکراہٹ چہرے پر سجائے اس کے ہر انداز کو جانچ رہی تھی آنکھوں میں ایک انوکھی سی ہتک آمیز چمک تھی۔کن اکھیوں سے ایک نظر سعد پر ڈالتے ہوئے فروا نے اذفرین کے چہرے کو اپنے ہاتھ سے اوپر کیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" توٹھیک ہے نہ فری مطلب بلکل ٹھیک ہے نہ کچھ ایسا ویسا "

سر کو ہلاتے ہوئے معنی خیز انداز میں پوچھا آواز اب بھی اتنی اونچی تھی کہ باآسانی پاس کھڑے سعد کے کانوں میں پڑی۔ اذفرین نے چونک کر چہرہ اوپر اٹھایا اور گھبرا کر پاس کھڑے سعد کی طرف دیکھا جواب بار بار علیدان کی طرف دیکھ رہا تھا علیدان شائد موبائل پر کسی سے ویڈیو کال میں مصروف تھا۔ اذفرین نے فروا کے عجیب سے سوال پر گھبرا کر سعد کی طرف دیکھا۔

"فروا۔۔۔"

سعد نے دانت پیسے اور آنکھیں نکال کر فروا کی طرف دیکھا جو مصنوعی فکر مندی چہرے پر سجائے اذفرین کی طرف دیکھ رہی تھی۔ اور اب طنزیہ سا چہرہ سعد کی طرف گھمایا۔

"آپ کیوں گھور رہے ہیں نو دن ایک نا محرم کے ساتھ رہی ہے اکیلی پوچھنے تو دیں اگر کچھ ایسا ویسا کیا ہو لڑکے نے ابھی کے ابھی اس لڑکے کو۔۔۔"

فروا نے مصنوعی پریشانی سجا کر آنکھیں نچاتے ہوئے کہا۔ اذفرین نے تڑپ کر ایک نظر سعد کی طرف دیکھا اور پھر فروا کی طرف

"بھابھی پلیز کیا کہہ رہی ہیں آپ"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

گھٹی سی آواز میں کہتے ہوئے بلاجواز ہی وہ شرمندہ سی ہوئی جب کہ پاس کھڑے سعد کا چہرہ سرخ ہوا پیشانی پر بل پڑے۔ وہ لوگ میڈل کلاس فیمیلی سے تعلق رکھتے تھے جہاں یہ بات واقعی ہی معیوب تھی کہ اذفرین اتنے دن ایک لڑکے کے ساتھ تھی دن رات پر فروا کے انداز پر سعد کے تن بدن میں آگ لگ گئی تھی اسے اپنی بہن پر بہت یقین تھا پر سامنے کھڑے اس لڑکے پر نہیں تھا وجہ اذفرین کی معصومیت اور بے پناہ حسن تھا۔

''ڈرمت فری صاف صاف بتا اسی وقت اس لڑکے کو۔۔۔ ''

فروا باز آنے والوں میں سے نہیں تھی اب اذفرین کے کندھے پر ہاتھ رکھے مصنوعی فکرمندی جتا رہی تھی اذفرین نے گڑبڑا کر بولنا چاہا تو سعد نے غصے سے فروا کا کندھا پکڑ کر رخ اپنی طرف موڑا۔

''فروا دماغ ٹھیک ہے کیا تمھارا چلو یہاں سے فوراً ''

سعد کا لہجہ اب بے پناہ سختی لیے ہوئے تھا۔ فروا نے آنکھوں اور ہونٹوں کو ایک ساتھ سکوڑا اور سعد کے طرف گھور کر دیکھا۔

''میرا دماغ ٹھیک ہے نو دن کم نہیں ہوتے سعد ''

اب وہ ہاتھ کو بھی ہوا میں نچا گئی تھی۔ اذفرین کا چہرہ زرد پڑنے لگا۔ سعد کو اب یہاں رکنا دشوار لگنے لگا تھا ۔اسے ڈر ہوا کہ یہ ساری بکواس فروا اس لڑکے کو نہ کردے اس سے کوئی توقع نہیں تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"چلو فری فوراً یہاں سے "

سعد نے غصے سے فروا کی طرف گھورا جو برداشت سے باہر ہو رہی تھی اور اذفرین کا بازو دبوچ کر اس کھینچتے ہوئے آگے بڑھا۔اذفرین نے تڑپ کر کچھ دور کھڑے علیدان کی طرف دیکھا جو اب فون کو ہاتھ میں پکڑے رخ موڑے ویڈیو کال پر کسی سے بات کر رہا تھا پیٹھ اذفرین کی طرف تھی۔وہ تو یہ سوچ ہوئی تھی وہ سعد کو علیدان سے ملوائے گی سعد اسے گھر آنے کی دعوت دے گا علیدان بھی اپنا ایڈریس اور نمبر دے گا پر یہاں تو سب کچھ عجیب سا ہو گیا تھا۔ایک نظر اپنے بازو کو دبوچے سعد کی طرف دیکھا جس کی رگیں تن رہی تھیں چہرہ ضبط سے سرخ ہو رہا تھا۔

"بھائی وہ "

اذفرین نے خجل ہو کر جھجکتے ہوئے سعد سے بات کرنا چاہی۔اس سے پہلے کہ وہ کوئی بات کرتی فروا بپھرے سے انداز میں سعد کے آگے آئی۔

"آپ میرے بھائی کو غلط کہہ رہے تھے تو مجھے بتائیں اب اس کی پاکیزگی کی گارنٹی آپ دیں گے کیا؟ "

"

فروا نے دانت پیس کر زہر اگلا سعد نے مٹھیاں بھینچ کر اپنے غصے پر قابو پایا۔دل تو تھا کہ ایک تھپڑ فروا کے چہرے پر جڑ دے وہ یقیناً اس دن نجف پر کی گئی باتوں کا بدلہ لے رہی تھی۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mohey piya Milan ki Aas| By Huma waqas(Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"بھابھی فار گاڈ سیک بس بھی کریں اب وہ ایسا نہیں ہے"

اذفرین نے روہانسے لہجے میں کہتے ہوئے فروا کی طرف دیکھا جو بس معنی خیز مسکراہٹ سجا کر اسے اوپر سے نیچے دیکھ کر رہ گ ئی۔ فروا کی نظر ایسی تھی کہ اذفرین کے کانوں کی لو تک گرم ہوئی یں سعد نے دونوں ہاتھوں سے سر کو تھاما۔

" جسٹ سٹاپ ڈسکس دس بل شٹ رائیٹ ناؤ چلو فری تم یہاں سے"

سعد نے آواز کو آہستہ رکھتے ہوئے دانت پیس کر فروا کو گھورا اور پھر اذفرین کا ہاتھ تھامے تیز تیز چلنے لگا۔ اذفرین بار بار علیدان کی طرف دیکھ رہی تھی پر وہ پیٹھ موڑے ہوئے تھا۔ وہ ایک دم سے اتنا لاپرواہ ہو گیا تھا ۔اذفرین کا دل جیسے کسی نے مٹھی میں لے کر دبوچ دیا ہو آنکھوں میں عجیب سی چبھن ہوئی۔ دل کیا اونچی آواز میں چیختے ہوئے اسی حق سے پکارے اُسے جیسے جنگل میں آنے والی ہر مصیبت پر اسے پکارتی تھی پر نہیں نہیں نہیں کر سکتی تھی ایسا اس وقت

اپنی دفعہ بات سب کو یوں ہی لگتی ہے سعد اب معاملہ تمھاری بہن کا ہے نہ؟ میرے بھائی نے تو شادی کی ہے کوئی گناہ نہیں"

فروا نے تیز تیز قدم ساتھ ملاتے ہوئے ایک تیر اور کمان سے نکالا جو سعد کے کے اندر پیوست ہوتے ہی تن بدن میں آگ لگا گیا۔ سعد ایک جھٹکے سے رُکا۔ انگلی کو سختی سے فروا کی آنکھوں کے آگے کھڑا کیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"منہ بند کرو اپنا جاہل عورت"

سعد غرایا اور پھر اور تیزی سے وہ اذفرین کو تقریباً گھسیٹتا ہوا ہوٹل سے باہر لایا۔ اذفرین نے تڑپ کر ہوٹل کے شیشے کے دروازے کے پار علیدان پر آخری نظر ڈالی دل چیخ رہا تھا علیدان پلیز پلٹ کے دیکھو میں جا رہی ہوں۔

"بیٹھو فری"

سعد نے غصے میں بھرے کار کی پچھلی سیٹ کا دروازہ کھول کر اذفرین کو بیٹھنے کو کہا اور خود پاس کھڑی فروا سے بے نیازی برتا گاڑی کی فرنٹ سیٹ پر ڈرائیور کے ساتھ بیٹھا فروا اب اذفرین کے ساتھ پچھلی سیٹ پر بیٹھ چکی تھی۔ چہرے پر پرسکون سی زہریلی مسکراہٹ سجائے۔ ڈرائیور نے گاڑی سٹارٹ کر دی تھی۔

علیدان باہر آؤ پلیز اذفرین کا دل جیسے پھٹنے کو تھا دھیرے سے میکسی کی ایک طرفہ جیب میں ہاتھ ڈال کر گلاب کے پھول کو نرمی سے ہاتھ میں لیا یہ وہی پھول تھا جو آج صبح علیدان نے گانے کی صورت میں محبت کا اظہار کرتے ہوئے اسے دیا تھا وہ آنکھیں جھوٹی کیسے ہو سکتی تھیں جو اس کے دل کو گدگدا رہی تھیں ہر پل ہر لمحہ۔

اذفرین کے دل کی یہ آواز گاڑی کے شیشے سے پار ہو کر ہوٹل کے شیشے سے بنے دروازوں کو پار کرتی جب تک علیدان تک پہنچی دیر ہو چکی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میر دلاور نے علیدان کے چہرے کو ہاتھوں میں لے رکھا تھا۔آنکھیں نم تھیں پر لب مسکرا رہے تھے۔ان کے بے جان جسم میں تو جیسے روح پھونک دی گئی تھی۔

" مجھے یقین تھا تم پر جان میری میرے شیر ہو تم "

میر دلاور نے اس کے چہرے سے ہاتھ اٹھا کر کندھے پر تھپکی دی علیدان اب سب گھر والوں سے بات کرنے کے بعد مڑا ہی تھا جب میر دلاور نے آگے بڑھ کر فرط محبت سے پھر اسکے چہرے کو ہاتھوں میں لے لیا تھا۔

" اللہ کے بعد آپ کے مجھ پر اس یقین نے ہی طاقت دی بابا ہر قدم پر "

علیدان نے جاندار مسکراہٹ چہرے پر سجائی۔میر دلاور مسکرا دیے۔بابا سے ابھی اسی وقت اذفرین کو ملوا دوں گا اور پھر موقع ملتے ہی دل کی بات بتا دوں گا ان کو بتا دوں گا کہ بابا آپ کے شیر کو ایک معصوم سی شیرنی سے محبت ہو گئی ہے۔جو اسے زندگی دینے کی خاطر اپنی ہر تکلیف فراموش کر دیتی ہے۔درد اس کو ہوتا ہے تو پیشانی پر شکن خود ڈال لیتی ہے چھوٹی چھوٹی بات پر بچوں کی طرح ریں ریں کرتی ہے ڈانٹوں تو غصہ کرتی ہے چوری چوری ایسے تکتی ہے کہ میٹھی سی چبھن ہونے لگتی ہے۔خوبصورت اتنی ہے کہ ایک نظر پڑتے ہی اٹھنے کا نام نا لے ہنستی ہے تو میں بے ساختہ دل کو تھام لیتا ہوں

اذفرین کا خیال آتے ہی علیدان نے کچھ شرماتے ہوئے گردن کو کھجایا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"باباللہ کے بعد آپ اور آپ کے بعد۔۔۔

علیدان نے بھرپور مسکراہٹ سجائے ملائی م سے لہجے میں کہتے ہوئے پیچھے مڑ کر دیکھا تو جیسے دھک رہ گیا وہاں کوئی بھی موجود نہیں تھا تھوڑی دیر پہلے یہیں تو تھی وہ۔دل میں جیسے ایک عجیب سا خوف ابھرا کہاں گ ئی وہ یوں بنا بتائے میں نے تو ابھی بہت کچھ سوچا تھا۔

"ایک منٹ بابا "

بوکھلائے سے انداز میں میر دلاور کو انگلی کے اشارے سے روکتا ہوا وہ کھوجتی سی نگاہوں سے ارد گرد دیکھتا اب ہوٹل کے بیرونی دروازے پر پہنچا۔وہ کہیں بھی نہیں تھی اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا وہ یوں بات کیے بنا کچھ بھی کہے بنا چلی جائے گی۔

" did you see a girl wearing yellow frock"

"ایک لڑکی تھی پیلے رنگ کے فراک میں کیا دیکھی آپ نے "

علیدان نے بوکھلائے سے لہجے میں ہوٹل کے باہر کھڑے گارڈ سے پوچھا گارڈ نے ہاتھ سے کچھ دور جاتی گاڑی کی طرف اشارہ کیا۔علیدان بھاگتا ہوا گاڑی کی طرف بڑھا کچھ دور تک گاڑی کے پیچھے بھاگنے کے بعد ہی اندازہ ہو گیا وہ نہیں رکے گی گاڑی بہت فاصلے پر تھی آنکھوں کو سکوڑ کر جلدی سے گاڑی نمبر پڑھا اور ذہن نشین کیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

****

دروازہ کھلنے کی آواز پر اوزگل نے مسکراتے ہوئے گردن موڑی بہت جاندار مسکراہٹ تھی آج اس کے لبوں پر بڑے دن بعد وہ پھر سے چہکتی ہوئی اوزگل میں تبدیل ہوئی تھی۔ادیان دروازے میں کھڑا تھا سینے پر ہاتھ باندھے۔

اوزگل کے اتنے دن سے مرجھائے چہرے پر آج بہار رقص کرتی دیکھ کر جیسے اس کے اندر سکون اتر گیا تھا۔ روتی وہ تھی تو دل اسکا دکھتا تھا۔اور اب علیدان کی خبر نے جیسے ہر طرف رنگ بکھیر دیے تھے۔

"چڑیل تم مسکراتی ہی اچھی لگتی ہو"

ادیان نے ملائم سے لہجے میں کہا اور قدم آگے بڑھائے۔وہ پرجوش انداز میں آگے بڑھی وہی انداز چہکتی ہوئی بے فکر سی مکمل سی

" ادی دیکھا وہ زندہ تھا تایا ابا سہی کہتے تھے ان کے علیدان کو کچھ نہیں ہو سکتا "

اوزگل کی خوشی نہ صرف اس کی آنکھوں سے جھلک رہی تھی بلکہ اس کا انگ انگ اس کی اندرونی خوشی کا گواہ تھا۔

" ہاں بھائی پر صرف بابا کو ہی نہیں مجھے بھی یقین تھا "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ادیان نے سر کو ہلا کر مسکراتے ہوئے اس کی بات کی تائید کی جواب سرشار سی کھڑی تھی۔

"ادی تم علی سے کہو بس اب واپس آجائیں پاکستان یہی پڑھیں کہیں مت جائیں"

اوزگل نے التجائی لہجہ اپنا کر ادیان سے کہا جس پر وہ مسکرا دیا۔ وہ کیا اب تو سارے گھر والے یہی چاہتے تھے کہ علیدان اب بس پاکستان ان کے ساتھ ہی رہے وہی جانتے تھے یہ نو دن انھوں نے کیسے انگاروں پر لوٹ کر کاٹے تھے۔

"تمھارا بھی تو کوئی رشتہ ہے اب ان سے، تو تم خود کہہ دینا"

ادیان نے معنی خیز انداز اپناتے ہوئے مصنوعی شرارت سے کہا۔ وہ شرما گئی سر جھکائے نچلے لب کو دانتوں میں دبا گئی۔ یعنی کہ سامنے کھڑے نفس کا دل بری طرح دھڑکا گئی۔

"تمہیں پتا تو ہے وہ کہاں اتنی بات کرتے مجھ سے اور صندل سے، تم کہو تمھاری بات مان جائیں گے"

وہ لجائے سے انداز میں کہتی فرش پر پاؤں کو آگے پیچھے کر رہی تھی۔ آہ اس کا یہ شرمانہ وہ کتنا پیارا شرماتی تھی پر کاش یہ شرمانہ اس کے لیے ہوتا تو آج وہ اسے بڑھ کر باہوں میں دبوچ لیتا۔ بمشکل لرزتے دل پر قابو پایا۔

"بات تو وہ کسی کی نہیں مانتے پر پھر بھی کوشش کی جاسکتی ہے تمھارے لیے"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ادیان نے آنکھوں میں شرارت بھرے مسکراہٹ کو دبایا تمھارے پر زور دیا۔وہ اب سر اوپر اٹھا چکی تھی اور مشکور نظروں سے ادیان کو دیکھ رہی تھی۔

ویسے بائی داوے بتانے تو میں یہ آیا تھا کہ ۔۔۔۔۔بھائی پرسوں رات دس بجے بابا کے ساتھ گھر آ رہے ہیں "

ادیان نے بات ختم کیے قہقہ لگایا کیونکہ اوزگل کا خوشی اور حیرت سے کھلا منہ اس کی سوچ کے عین مطابق تھا۔وہ اب خوشی سے چیختی ہوئی ادیان کو تکیہ اٹھا کر مار رہی تھی۔

****

گاڑی کے نوٹ کیے نمبر سے گھر کا پتہ لگوا کر اب وہ سفید رنگ کے چھوٹے سے گیٹ کے سامنے کھڑا تھا۔ دل اتنی زور سے دھڑک رہا تھا کہ اپنے ہی کان دل کی آواز سن سکتے تھے۔

بار بار بالوں میں ہاتھ پھیر کر وہ خود کو نارمل ظاہر کرنے کے لیے سانس کو منہ میں بھر کر خارج کر رہا تھا۔ ساتھ کھڑا سہیل اس کی حالت پر مسکراہٹ دبا رہا تھا۔کل رات کو اذفرین کے جانے کے بعد وہ بھی میر دلاور کے ساتھ اس ہوٹل میں چلا گیا تھا جہاں وہ رہائش پزیر تھے اور اب صبح سے وہ لوگ کار کے نمبر سے گھر کا پتہ لگا کر بارہ بجے کے قریب یہاں پہنچے تھے۔

گیٹ کھلنے کی آواز پر علیدان کے دل نے ایک لمحے کے لیے دھڑکنا بند کیا۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mohey piya Milan ki Aas| By Huma waqas(Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دروازہ کھول کر ایک تیس سالہ لڑکا اب سامنے کھڑا تھا۔وہ کوئی پاکستانی تھا علیدان نے سکون کا سانس لیا وہ سہی جگہ پہنچ گیا تھا۔

"جی فرمائے؟ "

شائی ستگی سے پوچھتے ہوئے اب وہ علیدان کی طرف دیکھ رہا تھا۔آنکھیں سکیڑ کر وہ شائی دعلیدان کو پہچاننے کی ناکام کوشش میں تھا۔

"اممم جی مجھے اذفرین سے ملنا ہے "

علیدان نے ذہن میں الفاظ کو ترتیب دیا اور پھر ادا کیا۔سامنے کھڑے شخص کی آنکھیں مزید سکڑ گ ئی تھیں۔

"کون اذفرین؟ "

سامنے کھڑے شخص نے آبرؤ چڑھائے پوچھا اس کے انداز سے صاف ظاہر تھا کہ وہ اذفرین نامی کسی لڑکی کو نہیں جانتا ہے۔

"یہ اذفرین میرا مطلب ہے سعد سعد کا گھر نہیں ہے کیا؟ "

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mohey piya Milan ki Aas| By Huma waqas(Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچانک اذفرین کے بھائی کے نام یاد آتے ہی پوچھا جو اس کی باتوں کے ذکر سے پتا چلا تھا اسے پر سامنے کھڑے شخص کے چہرے پر ہنوز ویسی ہی حیرت موجود تھی۔

" نہیں یہاں کوئی اذفرین یا سعد نہیں رہتے میرا نام ولید ہے یہ میرا گھر ہے "

اس شخص نے علیدان کا جائزہ لیا اور تسلی کرتے ہوئے اسے درست انفارمیشن دی۔علیدان نے پریشان سی صورت بنائے ساتھ کھڑے سہیل کی طرف دیکھا۔

"یہ یہ نمبر آپکی کار کا ہے "

علیدان نے اچانک یاد آنے پر جلدی سے جیب سے موبائل نکال کر گاڑی کا نمبر اس کی آنکھوں کے سامنے کیا یہ اسی گاڑی کا نمبر تھا جس میں کل اذفرین بیٹھی تھی۔

"یس میری کار کا ہے "

اس آدمی نے گردن کو اثبات میں ہلایا۔حیرت کی لکیریں مزید گہری ہوئی یں۔

" تو کل یہ کار سٹی ہوٹل سے اذفرین نامی لڑکی کو لے کر گئی تھی "

علیدان نے سر کو کھجاتے ہوئے پوچھا۔وہ اب اور بے چین ہو گیا تھا بار بار ذہن پر زور ڈالا پر گاڑی کا نمبر اس نے درست ہی نوٹ کیا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"ایک منٹ میرا چھوٹا بھائی کل گھر تھا میں اس سے کنفرم کرتا ہوں مجھے تو اس بات کا علم نہیں"

اس آدمی نے اپنی تھوڑی پر پر سوچ انداز میں ہاتھ پھیرا اور پھر جلدی سے جیب سے اپنا موبائل نکال کر نمبر ملایا۔وہ کچھ دور جا کر اب اپنے بھائی سے بات کر رہا تھا۔پھر فون بند کیے علیدان کے قریب آیا۔

"میرے بھائی کا دوست ہے وہ کار لے کر جاتا ہے کبھی کبھی اور رینٹ پر دیتا ہے تو وہ کہہ رہا ہے کل وہی کار لے کر گیا ہوا تھا اسے کچھ معلوم نہیں"

سامنے کھڑے شخص نے پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے وضاحت دی۔

"اس کا فون نمبر مل سکتا ہے کیا میرا مطلب آپکے بھائی کے دوست کا"

علیدان نے عجلت میں پوچھا۔اب وہ ماتھے پر بے چینی سے ہاتھ پھیر رہا تھا وقت کم تھا پاکستان جانے سے پہلے اذفرین سے ملاقات ضروری تھی۔

"فون نمبر لے کر دیتا ہوں اپنے بھائی سے"

وہ پھر سے اب اپنے بھائی کا نمبر ملا رہا تھا۔اور علیدان نچلے ہونٹ کو کچل رہا تھا۔وقت گزر رہا تھا۔دل بیٹھ رہا تھا۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mohey piya Milan ki Aas| By Huma waqas(Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نمبر نوٹ کرلیں ویسے وہ فون کم اٹھاتا ہے ورکشاپ پر کام کرتا ہے تو اس کی ورکشاپ کا ایڈریس بھی "

"دے دیتا ہوں

اس آدمی نے اپنے موبائل پر کھلی سکرین پر ایک نمبر علیدان کے سامنے کیا جسے علیدان اب تیزی سے اپنے موبائل میں نوٹ کر رہا تھا۔اور اس کے بعد اس کی ورکشاپ کا ایڈریس بھی لیا جو یہاں سے دو گھنٹے کے فاصلے پر تھی۔

وہ شخص سہی کہہ رہا تھا وہ آدمی فون نہیں اٹھا رہا تھا۔مطلب اس کی ورکشاپ پر جانا ہی پڑ ناتھا۔سہیل کار چلا رہا تھا اور علیدان پریشان سی صورت بنائے بار بار نمبر ملا رہا تھا۔

****

" نہیں فری یہاں اب نہیں رہے گی میرے ساتھ جائے گی "

سعد نے دوٹوک لہجے میں سامنے کھڑی فروا سے کہا جو سعد کی بات سن کر اب بوکھلا سی گ ئی تھی۔اذفرین بھی کچھ دوری پر کھڑی لب کچل رہی تھی۔

" یہ کیا اس کی جاب ہے یہاں اور امی کو کون سنبھالے گا سعد "

فروا نے گڑبڑا کر جواز پیش کیا جس پر سعد نے اسے کچا چبا جانے جیسے انداز میں دیکھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"یہ میری بہن کا فرض نہیں ہے اب اور ملبرین بھی مل جائے گی جاب اسے تم رکو یہاں آنٹی کی خدمت کرو نجف آجائے تو آجانا پھر"

سعد نے دانت پیس کر کہا اور پھر جھٹکے سے مڑ کر اپنے کپڑے بیگ میں رکھنے لگا۔ فروا نے گھور کر کچھ دور بجھی سی کھڑی اذفرین کی طرف دیکھا اور پھر تھوڑا سا اور آگے ہوئی۔ اور اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتی سعد پھر سے مڑا اور سختی سے انگلی اس کی آنکھوں کے آگے کھڑی کی۔

" اور کان کھول کر سن لو یہ میرے پاس رہے گی اور اب پڑھے گی آگے جاب نہیں کرے گی "

سعد کا لہجہ دوٹوک تھا فروا کی تو جیسے جان پر بن گ ئی تڑپ کر سعد کے قریب ہوئی۔ سب کچھ بدل گیا تھا سعد اس کے ہاتھ سے نکل گیا تھا۔

" فری پیکنگ کرو چار گھنٹے بعد فلائی یٹ ہے ہماری ملبرین کی "

سعد نے پاس کھڑی فروا سے بے نیازی برتی اور سختی سے اذفرین سے کہا۔ اذفرین پریشان سی صورت بنائے کمرے سے باہر نکل گ ئی۔ سعد کے غصے سے تو وہ ویسے بھی بہت گھبراتی تھی اور اب کل رات کے واقع کے بعد سے تو سعد کا غصہ عروج پر تھا۔

"اگر یہی آپکا فیصلہ ہے تو میں اور امی بھی ساتھ چلیں گے گھر کو لاک کر جاتے ہیں مجھے آپکے ساتھ ہی رہنا ہے سعد"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فروا نے سعد کے سینے پر سر رکھے لاڈ سے کہا۔ سعد نے چہرے کو بے زاری سے گھمایا۔

"تو آنٹی مان جائیں گی کیا؟ "

فروا کو بازو سے پکڑ کر سامنے کیا اب کی بار لہجہ تھوڑا نرم تھا۔

" جی مان جائی یں گی "

فروا نے سر کو اثبات میں ہلایا۔

"تو پیکنگ کرو وقت نہیں ہے میرے پاس میں دو سیٹ اور کرواتا ہوں

سعد نے اسے حکمانہ انداز میں کہا اور موبائی ل نکال کر ایک طرف چل پڑا۔

****

گاڑی میں بجھے سے دل کے ساتھ بیٹھی تھی وہ۔ گہری سانس لی تو علیدان آپ مجھ سے پیار نہیں کرتے تھے۔

اذفرین نے دل میں اٹھتی ٹیس کو اندر کیا کار اب ائی رپورٹ کی طرف رواں دواں تھی

اسی کار کے نکلتے ہی ایک سیاہ کار بند گیٹ لے سامنے آ کر رکی اور علیدان عجلت میں باہر نکلا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اذفرین کار کی پچھلی سیٹ کی پشت سے سر ٹکائے بیٹھی تھی اور اس کے کندھے سے بلکل پیچھے گاڑی کے شیشے میں وہ بے چین سا گھر کے گیٹ کے آگے کھڑا پل پل دور ہوتا جا رہا تھا۔ جیسے اذفرین کی گاڑی آگے بڑھ رہی تھی فاصلہ بھی بڑھ رہا تھا۔

وہ بار بار گھنٹی بجا رہا تھا۔ اور اظطراب سے ارد گرد دیکھ رہا تھا۔ بہت سی گھنٹی دینے کے بعد بھی کوئی جواب نہیں تھا۔ مطلب یہاں کوئی نہیں تھا۔ سہیل بار بار گیٹ میں سے دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اور علیدان بے چینی سے کچھ دیر کے وقفے کے بعد گھنٹی بجا رہا تھا۔

" یہ تو بند ہے یہاں تو کوئی نہیں "

سہیل نے پیچھے ہوتے ہوئے ہاتھ جھاڑے اور علیدان کی طرف دیکھا علیدان نے مایوسی سے گردن ہلائی عجیب سی گھٹن تھی جس کا شکار نہ صرف دل ہو رہا تھا بلکہ دماغ بھی الجھا ہوا تھا۔

وہ کیوں اسطرح غیروں کی طرح بے اعتنائی برت کر جا چکی تھی وہ ایسی تو نہیں تھی یا شائید مجھے ہی غلط لگا وہ سمجھتی ہوگی بس ختم اب سب کچھ ایک دفعہ خدا حافظ تو کہتی ایک دفعہ بس۔۔۔ میں بابا سے ملواتا اور پھر اس کے گھر آتا بابا کو لے کر اسے بتاتا کہ یہ نو دن محظ ایک آفت نہیں تھے میری زندگی میں یہ تو ایک بہانا تھا کہ میں تم سے ملا تم ان نو دنوں میں میری روح کی گہرائیوں میں اتر گئی ہو بتاؤ۔۔۔ میں یہ نو دن اور

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تمھارا ساتھ کیا ساری زندگی فراموش کر پاؤں گا نہیں ہر گز نہیں پتہ نہیں کیوں ایسا محسوس ہو رہا ہے میں اب تمھارے بن ادھورا سا ہوں یہ نو دن ایک عجیب سی عادت ڈال گئے ہیں مجھے تمھاری

میں علیدان دلاور حسین سے حسین لڑکی کو کبھی نظر بھر کر نہیں دیکھتا تھا پر تمہیں تو دل کی نظروں سے بھی دیکھا ہے۔

میں علیدان دلاور جو اس محبت نام کے احساس کو محض ایک خود ساختہ سوچ کا نام دیتا تھا اب خود کو سمجھ نہیں پا رہا ہوں کہ کیا نام دوں اپنی اس محسوسات کو عشق، محبت، پیار، چاہت، دل لگی، سحر، یا پھر طلسم سمجھ سے باہر تھا سب۔۔۔

انہی سوچوں میں گم ان کو یہاں گیٹ کے آگے دو گھنٹے گزر چکے تھے سہیل کبھی کار میں بیٹھ جاتا کبھی باہر آ کر اس کے ساتھ کھڑا ہوا جاتا اور اب تو وہ سگریٹ سلگائے ایک طرف کھڑا تھا۔ اور ابھی علیدان مزید انتظار کرنا چاہتا تھا کہ موبائل پر بجتی رنگ ٹون سے خیالات سے باہر آیا۔

"علیدان کہاں ہو تم جلدی پہنچو رات کی فلائیٹ ہے ہماری"

میر دلاور نے پریشان سے لہجے میں کہا وہ صبح ہوتے ہی سہیل کے ساتھ نکل گیا ہے اور اب شام کے سات بج رہے تھے۔

"بابا بس کچھ دیر میں آ رہا ہوں"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

علیدان نے گردن کھجائی اور مایوس سی ایک نظر گیٹ پر ڈالی۔ فون بند کرنے کے بعد لب بھینچے گہری سانس لی۔ سہیل نے سگریٹ ایک طرف پھینکی اور قریب آیا۔

پریشان نہ ہو گھر تو مل گیا ہے نہ کیا پتہ کہیں گ ئے ہوں یہ لوگ کچھ گھنٹوں میں واپس آجائیں تو ایسا کر "

" تو جا پاکستان میں کل نکلوں گا یہاں سے تو بھابھی کا نمبر لے لوں گا تمھارے لیے

سہیل نے تسلی دیتے ہوئے اس کی پیٹھ پر تھپکی دی اور بھابھی کے لفظ پر آنکھ کو دبا کر شرارت بھری مسکراہٹ چہرے پر سجائی۔ جس پر علیدان بس سر جھکا کر مسکرا دیا۔ کتنی عجیب بات تھی جو مزاق میں بھی کسی لڑکی کا نام خود کے ساتھ جوڑنے پر اپنے دوستوں کو اچھی خاصی سنا دیتا تھا آج سر جھکا کر مسکرا دیا تھا۔ جیب سے موبائل نکالا

" سہیل ایک کام کرنا اس کا نمبر تم نے نہیں لینا بلکہ یہ میرا پاکستان کا نمبر ہے یہ اسے دے دینا بس "

علیدان نے اسے ایک نمبر سنڈ کیا اور اشارہ اس کے موبائل کی طرف کیا۔ سہیل نے سر ہلاتے ہوئے اپنی پینٹ کی جیب میں سے موبائل نکالا۔

" سہی ہے فکر نہ کر جانی میں سب سنبھال لوں گا "

سہیل نے واپس موبائل جیب میں رکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔ علیدان نے گہری سانس لی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" تھنکیو "

مسکرا کر مشکور نظروں سے سہیل کی طرف دیکھا۔وہ دونوں اب واپس گاڑی کی طرف بڑھ رہے تھے پر علیدان ابھی بھی کار سے باہر کار کا دروازہ پکڑ کر انتظار کر رہا تھا کہ شائی دسڑک پر گزرتی گاڑیوں میں سے کوئی کار اس گیٹ کے پاس آ کر رکے پر سب زن کی آواز سے سڑک کو روندتی ہوئی اس کے دل میں دھواں بھرتے ہوئے آگے بڑھ رہی تھیں۔مایوس سی صورت لیے گاڑی میں بیٹھا اور سر جھکا کر گاڑی کا دروازہ بند کر دیا۔

" سن "

سہیل نے مسکراہٹ دبائی وہ اب کار کو ریورس کر رہا تھا۔اور بیک کیمرہ سکرین ہر نظر جمائے ہوئے تھا علیدان نے کھوئے سے انداز میں اس کے طرف دیکھا۔

"توعلیدان ہی ہے نہ ؟ "

سہیل نے مسکراہٹ دبا کر مصنوعی فکر مندی سے پوچھا۔آنکھوں میں ہلکی سی شرارت کہ جھلک تھی علیدان نے آہستگی سے سر کو سیٹ کے پشت سے ٹکایا۔اور کھڑکی کے باہر گھر کے گیٹ کے اوپر غیر مرئی نقطے پر نظر جمائی۔

" نہیں علیدان نہیں ہوں اذفرین کا علیدان ہوں "

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mohey piya Milan ki Aas| By Huma waqas(Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جزبات سے لبریز یہ الفاظ زبان سے محض ادا ہو رہے تھے بول تو دل رہا تھا۔

ہار گیا تھا وہ سب ہار گیا تھا۔۔۔

****

کمرے کا دروازہ کھلنے کی آواز آئی تھی۔زیب بیگم کے علیدان کے بالوں میں چلتی انگلیاں لمحہ بھر کو رکیں۔ وہ زیب کی گود میں سر رکھے لیٹا تھا وہ لوگ کل رات کو پاکستان پہنچے تھے سفر کی تھکاوٹ کے باعث سب کو ملنے کے بعد وہ سو گیا تھا اور اب صبح اٹھتے ہی وہ زیب بیگم کے کمرے میں ان کی گود میں سر رکھے پر سکون سا لیٹا تھا۔

میر دلاور نے کوٹ کو اٹھا کر پہنا اور ایک نظر مسکرا کر دونوں ماں بیٹا پر ڈالی۔کوٹ کو جھٹکے سے درست کرتے ہوئے پاس آئے۔

"علیدان چلو اٹھو "

تھوڑا سا جھک کر علیدان کے کندھے کو ہلایا جو مزے سے آنکھیں موندے لیٹا تھا۔میر دلاور کی آواز پر سر اٹھا کر دیکھا۔اور فوراً ذہن میں ان کے رات کو کہے گ ئے الفاظ گونجے وہ شہر کے بہترین سرجن سے وقت لے چکے تھے اور اب علیدان کو چیک اپ کے لیے جانا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"باباکیاضرورت ہے معمولی ساتوزخم ہے "

علیدان نے سر سیدھا کیااور آنکھیں اوپر اٹھا کر بچوں کی طرح التجا کی۔میر دلاور نے گھور کر اسے دیکھا۔

" نہیں یہ معمولی نہیں میں نے بات کی ہے ڈاکٹر شاہزیب سے سرجری ہو گی ٹانگ والے زخم کی "

انہوں نے رعب سے کہااور پھر سے اسے اٹھنے کا اشارہ کیا۔علیدان آہستگی سے تھکے سے انداز میں اٹھا۔بے چارگی سے زیب کی طرف دیکھاوہ اب بھی خفگی سے گھور رہی تھیں۔

"باباٹانگ والا ہی زیادہ گہرا تھاب توکافی حد تک بھر بھی گیا ہے "

میر دلاور کی طرف پھر سے التجائی نظر اچھالتے ہوئے مودب انداز میں جواب دیا۔گھر میں اتنا سکون تھااور ابھی توزیب کی گود سے اٹھنے کو بھی دل نہیں تھا۔

" نہیں اٹھو جلدی وقت لیا ہے ڈاکٹر سے میں نے حلیہ درست کرواپنا "

میر دلاور نے گھورتے ہوئے کہااور زیب نے بھی سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے تائید میں گردن ہلائی۔علیدان نے ہتھیار پھینکے اور پھر گہری سانس خارج کرتا ہوا اٹھا۔

تیار ہونے کے بعد میر دلاور اور علیدان ابھی پورچ میں نکلے تھے علیدان موبائل پر مصروف تھااور میر دلاور نے ہاتھ کے اشارے سے گارڈ کو گیٹ کھولنے کا کہا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

گیٹ کھلتے ہی اوز گل اندر داخل ہوئی سامنے ہی علیدان اور میر دلاور کو دیکھ کر جھینپ گ ئی رات کو تو وہ کچھ دیر ہی بیٹھنے کے بعد اپنے گھر چلی گ ئی تھی اور اب صبح سے اٹھتے ہی ادھر آنے کو بے چین تھی اور اب درخشاں سے آنکھ بچا کر جیسے ہی آئی تو سامنے پہلا دیدار ہی علیدان کا ہوا وہ سفید قمیض شلوار میں سلیقے سے بال بنائے نکھرا سا اپنے موبائل پر نظر جھکائے کھڑا تھا۔

" اسلام علیکم تا بابا "

دور سے علیدان کو گہری نظروں سے دیکھتی وہ قریب آئی اور پھر مودب لہجے میں میر دلاور کے قریب ہوتے ہوئے سلام کیا۔ وہ بچپن سے ان کو تایا کے بجائے تا بابا کہتی تھی۔

"ارے کیسی ہے میری گڑیا؟ "

میر دلاور نے شفقت سے اس کے سر پر ہاتھ رکھا اور بوسہ دیا ڈرائیور اب کار کے دروازے کھول رہا تھا۔

اوز گل نے کے چھوٹے بھائی کی اکلوتی اولاد تھی اور بھائی کے گزر جانے کے بعد انہوں نے اوز گل کو صندل سے بھی زیادہ محبت دی تھی۔

" ٹھیک ہوں تا بابا "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اوزگل نے میر دلاور کے سینے پر سر رکھے چور سی نظر علیدان پر ڈالی جو پیشانی پر بل ڈالے ہنوز موبائل کی سکرین پر نظریں جمائے ہوئے تھا۔دل پر ایک گھونسہ پڑا تھا کل سے وہ یہ بات نوٹ کر رہی تھی علیدان نے ایک دفعہ بھی اس کی طرف نہیں دیکھا تھا وہ کھویا کھویا سا تھا۔وہ ایسے کیوں کر رہا تھا اس کے ساتھ۔

"کہاں جارہے ہیں آپ لوگ؟ "

اوزگل نے لاڈ سے میر دلاور سے سوال کیا۔ایک نظر پھر سے سامنے کھڑے مغرور سے شہزادے پر ڈالی جس کے لیے اس کا یہاں ہونا نا ہونا برابر لگ رہا تھا۔وہ نک سک سے تیار صرف اسی کے لیے ہوئی تھی جس نے نظر بھر کر دیکھا تک نہیں تھا اور یہ بات آری کی طرح دل کو کاٹ رہی تھی۔

" علیدان کو لے کر جارہا ہوں ہاسپٹل اچھا بیٹا آپ اندر جاؤ آتے ہیں کچھ دیر میں"

میر دلاور نے اوزگل کے سر کو تھپکا تھا اور علیدان اب لاپرواہی سے گاڑی کی طرف جارہا تھا۔اوزگل کا دل بیٹھ گیا ہو جیسے۔اس کی پشت کی طرف دیکھا یہ ہزاروں دلوں کا دھڑکا دینے والا صرف اس کا تھا۔

" جی "

پھیکی سی آواز میں کہتی وہ مڑی تھی۔گاڑی پورچ میں سے نکل رہی تھی۔اور لاونج میں داخل ہو رہی تھی۔

****

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جلدی سے کمرے کے دروازے کو لاک کیے بیڈ پر آئی کشن کو اٹھا کر گود میں رکھا اور اس پر لیپ ٹاپ رکھا کانپتے ہاتھوں کے ساتھ لیپ ٹاپ کو کھولا اور پھر فیس بک کی سائیٹ کھولی

دل عجیب طرح سے پریشان ہو رہا تھا اس طرح کا کام وہ زندگی میں پہلی بار کر رہی تھی اس نے کبھی یوں چھپ کر کچھ بھی نہیں کیا تھا اور اب دو دن سے دل نے عجیب طرح سے پریشان کر ڈالا تھا۔علیدان جب پیچھا مڑا ہوا گا تو اس نے مجھے ڈھونڈا ہوا گا مجھے وہاں نا پا کر اس نے کیا سوچا ہو گا۔

فیری اذفری کے نام سے فیس بک اکاؤ نٹ کھولا ملبرین آئے آج ان کو دوسرا دن تھا اور ایک پل بھی ایسا نہیں گزرا تھا جب علیدان اس کے ذہن سے مندمل ہوا ہو۔ساری رات اس کے دیے گ ۓ پھول کو تکیے کے دوسری طرف رکھے وہ اس کو اور ان لمحوں کو سوچتی رہی تھی۔

اس نے کل علیدان کے نام سے اکاؤ نٹ سرچ کیے تھے صرف دو اکاؤ نٹ ملے تھے اس کا نام اتنا مختلف تھا دو اکاؤ نٹ ہونا کوئی اچھنبے کی بات نہیں تھی۔اس نے دونوں اکاؤ نٹ پر ہیلو کا مسیج بھیج دیا تھا۔

اور آج پھر وہ سعد کا لیپ ٹاپ لے کر کمرے میں آئی تھی۔سعد کسی کام سے باہر گیا تھا اور یہ ہی موقع اچھا تھا فروا بھی اس وقت مائی دہ کے ساتھ ان کے کمرے میں تھی

ابھی وہ موبائل فون نیا نہیں لے سکتی تھی اور نا ابھی سعد سے یہ سب کہنے کی ہمت تھی اس میں۔کانپتے ہاتھوں سے فیس بک کے پیغامات کو کھولا اور دل کے دھڑکنے کی رفتار اتنی تیز ہوئی کہ گال تپنے لگے نچلے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

لب کو دانتوں میں دبا کر ترچھا سا کیا علیدان کے نام سے ایک آئی ڈی سے جوابی پیغام آیا ہوا تھا۔علیدان کا مکمل نام وہ بھول چکی تھی ذہن پر بہت زور ڈالنے پر بھی اس کا مکمل نام وہ یاد نہیں کر پائی تھی۔

اس آئی ڈی کی پروفائل تصویر پر ایک چھوٹے سے بچے کی تصویر لگی تھی بچہ بہت خوبصورت تھا اور مسکرا رہا تھا۔یہ علیدان پاکستان کے اسلام آباد شہر سے تھا باقی کوئی معلومات نہیں تھی۔اسلام آباد کا نام دیکھتے ہی ذہن میں پہلا خیال یہی آیا تھا کہ علیدان نے اپنا شہر اسلام آباد ہی بتایا تھا۔

"یس"

اس کے ہیلو کا جوابی مسیج تھا۔جو اس کے بھیجے گئے پیغام کے آدھے گھنٹے کے بعد بھیج دیا گیا تھا اذفرین نے کانپتے ہاتھوں سے اگلا پیغام لکھا

"ہیلو علیدان؟"

پیغام لکھنے کے بعد اب وہ گردن کو خم دے کر بار بار دروازے کی طرف دیکھ رہی تھی فروا اسے آتے جاتے عجیب نظروں سے گھورتی تھی جیسے جانچ رہی ہو اور اذفرین کو ہر پل یہ محسوس ہو رہا تھا کہ وہ اس کے دل کی حالت کو جان لے گی۔وہ پہچان لے گی کہ وہ اب اذفرین نہیں تھی وہ تو سر سے لے کر پاؤں تک کسی کی عشق میں گرفتار ایک مجبور اذفرین تھی جوابی پیغام کی رنگ ٹون پر وہ اپنے خیالوں سے باہر آئی جلدی سے سکرین پر نظر ڈالی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"یس علیدان "

اذفرین کے لبوں پر بے ساختہ مسکراہٹ ابھری دوسری طرف اب پھر وہ لکھ رہا تھا کچھ اذفرین کے ٹائپ کرتے ہاتھ رکے۔

"تمھارا علیدان میری فری "

جوابی پیغام نے تو جیسے اس کے دل کی دھڑکن روک دی تھی۔ تمھارا کے لفظ پر تو سانس اٹک گ ئی تو وہ کرتا ہے اس سے محبت یہ پھول اور پھول دیتے ہوئے اس کی آنکھیں وہ کیسے بھول سکتی تھی علیدان نے اسے پہچان لیا تھا۔ وہ خوشی سے سرشار تھی افف ہاتھوں کی کپکپاہٹ بڑھ گ ئی تھی۔

"آپ نے پہچان لیا کیا مجھے؟ "

نچلے لبوں کو دانتوں میں دبائے شوخ سے انداز میں ٹائپ کیا۔

"بھول کیسے سکتا ہوں "

جواب پر وہ بے ساختہ مسکرادی تھی ایک دفعہ پھر سے دروازے کی طرف مڑ کر دیکھا۔

تھنک گاڈ میں پریشان ہو گ ئی تھی۔۔ ایکچولی اس وقت سچویشن کچھ اسطرح کی بنی کہ میں آپ سے بات "

" نہیں کر سکی بھائی زبردستی مجھے لے گ ئے وہاں سے آپ کا رخ دوسری طرف تھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اذفرین نے جلدی سے وضاحتی پیغام ٹائپ کیا۔

" سمجھ سکتا ہوں پریشان نہ ہو تم "

جوابی پیغام پر اذفرین نے شکر کا سانس لیا گداز سی نرم انگلیاں اب پھر سے لیپ ٹاپ سکرین پر دوڑ رہی تھیں۔

" ابھی بھائی کے لیپ ٹاپ سے ہوں تھوڑی دیر بات کر سکوں گی موبائل ابھی نہیں لے سکتی تو یہیں سے کانٹیکٹ کیا کروں گے فیس بک سے "

پیغام لکھنے کے بعد اب منہ پر دونوں ہاتھ رکھے وہ جواب کا انتظار کر رہی تھی۔دوسری طرف سے وہ لکھ رہا تھا۔

" ہاں تو فیس بک ٹھیک ہے نا یہیں سے بات کرو مجھ سے بس "

جوابی پیغام پڑھتے ہی وہ پھر سے ٹائپ کر رہی تھی۔

"شکر آپ مل گئے مجھے میں بہت خوش ہوں "

اذفرین کے دانت لبوں کی اوٹ سے جھلک پڑے آنکھیں چمک رہی تھیں ایک انوکھا سا رنگ تھا چہرہ کا جو دلکشی کو بڑھا رہا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" آہاں میں بھی تو دیکھوں یہ خوشی ذرا چہرہ تو دکھاؤ اپنا "

جوابی پیغام پر وہ بلش ہوئی۔بے ساختہ منہ پر ہاتھ دھر لیے اور انگلیوں کی اُوٹ سے سکرین پر موجود جواب کو پھر سے پڑھا۔

"مطلب؟ "

دھڑکتے دل کے ساتھ جواب لکھا۔تپتے گالوں کو انگلی کی پوروں سے چھوا۔

" مطلب تصویر بھیجو اپنی بھ ئی "

جوابی پیغام پڑھ کر پریشانی سے لب کچلا۔

" علیدان تصویر کیسے بھیجوں لیپ ٹاپ سے ہوں "

پیغام بھیج کر معصوم سی صورت بنائی۔

" چلو ویڈیو کال کرتے ہیں "

جوابی پیغام نے تو اور جان نکال دی بے چارگی سے دروازے کی طرف دیکھا۔اور پھر دوسری طرف سے کال آنے لگی تھی جلدی سے بالوں کو ہاتھوں سے درست کیا اور کال کو ایکسیپٹ کیا۔دوسری طرف اندھیرا تھا۔وہ جو یہ سوچ رہی تھی علیدان کو دیکھے گی پریشان سی ہوئی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"آپ کی طرف کا کیمرہ بھی آن کریں نا "

قریب ہو کر سرگوشی میں کہا پر اسی لمحے دوسری طرف سے کال کٹ گئی تھی۔

"آپ نے کال کاٹ دی مجھے دیکھنا تھا آپکو "

جلدی سے خفا سی صورت بنائے پیغام ٹائپ کیا۔

"سگنل اشو آرہے ہیں نہ سمجھا کرو "

جوابی مسیج پر دھیرے سے سر ہلایا۔ دل بجھ سا گیا۔

" سنو بہت بہت خوبصورت ہو تم "

علیدان کی طرف سے آئے مسیج نے تو ہتھیلی بھیگا دی تھی اتنی بے ساختہ تعریف تو وہ پہلی دفعہ کر رہا تھا۔ دل نے اوپر سے نیچے ایسے غوطہ لگایا کہ کان کی لو تک تپنے لگیں۔ بمشکل دھڑکتے دل کو سنبھالا۔ اور جوابی پیغام ٹائپ کیا۔

"سنیں سعد بھائی مجھے ملبرین لے آئے ہیں میں سڈنی میں نہیں ہوں اب "

فوراً ذہن میں آنے والے خیال کو ٹائپ کیا۔ اسے یہ بتانا ضروری تھا مبادہ وہ اسے سڈنی میں تلاش کرتا رہے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"آہاں "

دوسری طرف سے مختصر جواب آیا تھا۔

" آپ کہاں ہے سڈنی میں ہیں کیا؟ "

اگلا پیغام لکھا۔ کمرے کا دروازہ زور سے بجا اذفرین نے فوراً فیس بک اکاؤنٹ بند کیا۔

****

علیدان نے بمشکل آنکھیں کھول کر لیمپ جلایا اور فون اٹھا کر کان سے لگایا رات کے دو بجے سہیل کی کال پر آنکھ کھلی تھی آسٹریلیا میں اس وقت شائد صبح ہو چکی تھی۔ اس لیے وہ اس کی کی گئی کال کے جواب میں جوابی کال کر چکا تھا۔ سہیل ان کے پاکستان جانے کے ایک دن بعد سڈنی سے نکلا تھا اور اب علیدان کو بتا رہا تھا کہ اُس گھر میں اگلے دن بھی کوئی موجود نہیں تھا

"یار عجیب مخلوق ہے تو اب تو فیس بک سے کوئی بھی مل جاتا ہے چیک کرنا اسے کیا گھر کے پیچھے پڑا ہے "

"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سہیل کی آواز پر علیدان کے لب مسکرا دیے ننگے پاؤں چلتا وہ ٹیرس پر آ گیا تھا۔فون کان کو لگائے آسمان پر چمکتے چاند کو دیکھا۔ٹی شرٹ اور ڈھیلے سے کھلے پائنچے والے ٹریوزر میں وہ بکھرے بالوں میں بے حال سا لگ رہا تھا۔زیادہ سونے کی وجہ سے آنکھیں سوزش لیے ہوئے تھیں۔

" پیار کرتا ہوں اس سے تجھ سے زیادہ ہر پہلو سے سوچتا ہوں "

علیدان نے گہری سانس لی ٹیرس پر لگے جنگلے پر مضبوطی سے ہاتھ دھرے۔آسٹریلیا میں گرمی پڑ رہی تھی پر یہاں تو شدید سردی تھی۔ٹھنڈی ہوا کے تھپیڑوں نے پل بھر میں ہی احساس دلا دیا کہ وہ ننگے پاؤں اور آدھی آستین والی شرٹ میں ہے۔

کل سب سے پہلا کام یہی کیا تھا میں نے،تجھے پتا ہے میں پہلے کتنا الرجک ہوں اس سب سے صرف "

"اس کی خاطر اکاونٹ بنایا اور اذفرین نام کی کوئی لڑکی نہیں فیس بک پر

علیدان نے افسردگی سے کہا اور جنگلے پر ٹکے اپنے ہاتھوں پر نظر دوڑائی ٹھنڈا فرش پاؤں سے ٹھنڈک کو دل تک پہنچا رہا تھا جہاں آگ سلگ رہی تھی۔پل پل یہ احساس اندر سے کھا رہا تھا کہ وہ اس سے کیوں بات نہیں کر کے گئی کیا تھا اس کے دل میں جو یوں چلی گئی۔

" ایک تو یہ پاکستانی لڑکیاں اپنے نام سے کب بناتی ہیں اکاؤنٹ بابا کی پری تو پاپا کی پرنسز "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سہیل نے بھی افسردگی سے کہا۔علیدان اس کی بات پر بے ساختہ مسکرادیا۔

" نہیں مجھے جہاں تک لگتا ہے وہ فیس بک استعمال نہیں کرتی ہے "

علیدان نے فوراًاس کی بات کی نفی کی۔چاند میں اس کے معصوم سے چہرے کا عکس دکھا۔

یعنی کے بلکل تیرے جیسی واہ رب نے بنادی جوڑی بھئی دونوں ٹارزن، دونوں خوبصورت، دنوں "

" کے نام کا مطلب ایک جیسااور دنوں سوشل میڈیا سے الرجک

سہیل قہقہ لگا رہا تھا۔علیدان نے اسے کے قہقے کا بھرپور ساتھ دیا۔رخ پھیر کر کمر کو جنگلے سے ٹکایااور ایک بازو فولڈ کیے بغل میں دبایااب باقاعدہ جسم کانپنے لگا تھا۔

کرلے مزاق میں بہت پریشان ہوں ادھر بابا بلکل نہیں مان رہے کہ میں آسٹریلیا جاؤں اوراس دفعہ تو "

" مما بھی ساتھ نہیں میرے

علیدان نے پریشان سی صورت بنائی۔دودن سے تو وہ نیند پوری کررہا تھاپرازفرین ایسے حواسوں پر چھائی تھی کہ خواب میں بھی وہی نظر آتی تھی۔

"ایک کام کرے گا میرا؟ "

علیدان نے تھوڑی پر پرسوچ انداز میں ہاتھ پھیرتے ہوئے سہیل سے پوچھا۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mohey piya Milan ki Aas| By Huma waqas(Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"بول؟"

سہیل نے محبت سے پوچھا۔آسٹریلیا میں یہ علیدان کا واحد دوست تھا وہ انڈیا سے تھا پر مسلمان ہونے کی وجہ سے دنوں میں بہت جلد گہری دوستی ہو گ ئی تھی۔علیدان کے ساتھ ہونے والے سانحہ کی خبر سہیل نے ہی گھر والوں کی دی تھی۔

ایک دفعہ پھر سے سڈنی جا میرے لیے پلیز،وہ بنکس ٹاؤن کے کسی سٹور پر ورکر کے طور پر کام کرتی "
" تھی وہاں سے ضرور اس کا پتا چل سکتا ہے

علیدان کے لہجے میں دنیا بھر کی التجا تھی۔اب وہ کمرے میں آگیا تھا جلدی سے ٹیرس کا رولنگ دروازہ بند کیا
۔

" علیدان بنکس ٹاؤن میں اتنے سٹور ہیں بھائی میرے "

سہیل کا حیران سا لہجہ ابھرا۔علیدان نے فون والے ہاتھ کو بدلہ۔یہی تو مس ئی لہ تھا اس نے صرف اپنی جاب کا ذکر کیا تھا لیکن سٹور کا نام نہیں بتایا تھا۔

" ہاں پتا ہے بہت سے سٹور ہیں کیا کر نہیں سکتا میرے لیے "

علیدان نے پھر سے التجائی لہجہ اپنایا۔دوسری طرف تھوڑی دیر خاموشی رہی

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mohey piya Milan ki Aas| By Huma waqas(Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"ہمم کوشش کرتا ہوں"

سہیل کی پر سوچ آواز ابھری کیا پتہ وہ گھر غلط ہو اور سٹور سے اذفرین کی انفارمیشن مل جائے یا کیا پتہ اذفرین ہی مل جائے۔علیدان گہری سوچ میں ڈوبا تھا اور سہیل اسے یونیورسٹی کے حالات بتا رہا تھا۔

****

"بھائی بھابھی اگر نہیں چاہتی تو۔۔۔"

اذفرین نے سہمی سی نگاہ سامنے بیٹھے سعد پر ڈالی سعد نے پانی پیتے ہوئے ہی آنکھیں اٹھا کر اسے گھورا۔خالی گلاس سامنے کھڑی اذفرین کو تھمایا۔

"کیوں بھابھی تم پر خدا ہے کہ جو وہ کہے گی وہی ہو گا"

سعد نے پیشانی پر بل ڈالے اور گھور کر دیکھا۔وہ اب اذفرین کو آگے پڑھانا چاہتا تھا اور فروا اس کی بھی مخالفت کر رہی تھی اس کا کہنا تھا کہ اسکی پڑھائی کا خرچہ اٹھانا بہت مشکل ہے۔

"یہ پرا سپیکٹس اٹھاؤ اور فارم فل کرو تم پڑھو گی آگے"

ساتھ پڑی یونیورسٹی پرا سپیکٹس کی طرف اشارہ کیا سعد کے غصے کے پیش نظر گھبرا کر پرا سپیکٹیس اٹھائی ۔ابھی دروازے پر ہی پہنچی تھی کہ

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"اور میرا لیپ ٹاپ تمھارے پاس ہے "

عقب سے سعد کے سوال پر کانپ گ ئی۔

"جی بھائی وہ مہرین آپی سے بات کر رہی تھی تو "

چہرے کا رخ موڑے بنا کہا۔ پہلی دفعہ بھائی سے چوری کر رہی تھی دل لرز رہا تھا۔

"اچھا ٹھیک ہے رات کو دے جانا مجھے کام کرنا ہے تھوڑا "

سعد کی مصروف سے آواز ابھری اذفرین نے سر ہلایا اور تیزی سے قدم کمرے سے باہر نکالے۔

کمرے میں جاتے ہی دروازہ لگا کر لیپ ٹاپ کو گود میں رکھے لیپ ٹاپ کھولا علیدان سے باتیں کرتے اسے آج تیسرا دن تھا۔ بات کچھ دیر ہی وہ کر پاتی تھی لیکن وہ جب بھی پیغام بھیجتی وہاں سے فوراً جوابی پیغام آجاتا تھا یقیناً وہ فون سے فیس بک استعمال کرتا تھا۔

"کیسی ہو؟ "

اسکا پیغام آیا ہوا تھا اذفرین نے جلدی سے جوابی پیغام ٹائی پ کیا۔

"میں ٹھیک ہوں آپ بتائیں ٹانگ اور پیٹ کا زخم کیسا ہے اب؟ "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اچانک یاد آیا ان تین دنوں میں وہ اس کے ٹانگ اور پیٹ کے زخم کے بارے میں تو پوچھنا ہی بھول گ ئی تھی۔

"وہ سب ٹھیک ہے اب، اچھا تم نے کہا تھا تم آج تصویریں بھیجو گی اپنی مجھے "

دوسری طرف سے بے تابی بھرا پیغام آیا۔ اذفرین کا دل بجھ گیا جو یہ سوچ ہوئے تھا کہ وہ اس کے زخم کا پوچھے گا

" جی پر وہ جس فلیش میں تھیں وہ مل نہیں رہی مجھے لگتا ہے میں سڈنی بھول آئی ہوں وہ "

اذفرین نے پریشانی سے لب کچلے۔ دوسری طرف سے اداس سی شکل بھیجی۔

" علیدان آپ جلد رشتہ بھیج دیں پلیز ایسا نہ ہو بھابھی بھائی کو مزید میرے خلاف بھر دیں "

اذفرین نے بے چینی سے جوابی پیغام ٹائپ کیا۔ ان تین دنوں میں اس بات کو یقین ہو چلا تھا کہ علیدان اس سے بہت پیار کرتا ہے پر فروا کی مائی دہ سے کی گ ئی گفتگو وہ سن چکی تھی۔ وہ اذفرین کے یوں آسٹریلیا میں رہنے پر خوش نہیں تھی اور کسی بھی قیمت پر اسے واپس پاکستان بھجوانا چاہتی تھی۔

" اوہ ہاں بھیجوں گا نا ضرور بھیجوں گا "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

علیدان کے جوابی مسیج پر مسکراہٹ نے لبوں گھیراؤ کیا۔سکون سے سانس لیا۔

"اچھا یہ تو بتائیں اس ہٹ والے آدمی نے کوئی رابطہ کیا پھر آپ سے؟ "

اچانک یاد آیا تو شرارت سے مسکراتے ہوئے پوچھا۔دوسری طرف خاموشی رہی پھر کچھ دیر بعد مسیج ٹائی پنگ نظر آئی۔

"کون سی ہٹ؟ "

عجیب سا سوال تھا اذفرین نے حیرت سے آنکھوں کو سکیڑا۔تنگ کر رہے ہیں مجھے۔ہٹ کو کیسے بھول سکتے ہیں۔

" علیدان وہی جنگل والی ہٹ جہاں آپ اپنا ایڈریس چھوڑ کر آئے تھے "

پیشانی پر حیرت کے زیر اثر شکن نمودار کیے جواب ٹائی پ کیا۔جب کے جواب لکھنے کے بعد لب پھر سے مسکرا دیے جانتی تھی وہ محض تنگ کر رہا ہے اسے۔وہ اب جواب دیر سے دے رہا تھا۔

" ہاں ہاں کر لیا رابطہ کر لیا "

دوسری طرف جواب نے اور حیران کیا۔اتنی جلدی رابطہ کر لیا۔پر خوشی ہوئی کہ اس آدمی کو اس کے گھر میں ہوئی توڑ پھوڑ کی وجہ مل گ ئی۔کہ یہ توڑ پھوڑ کسی غلط مقصد کے لیے نہیں کی گ ئی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"کیا سچ کتنے پیسے مانگے اس نے؟ "

اذفرین نے اگلا سوال کیا۔اسے اچھا لگتا تھا علیدان سے جنگل کے بارے میں باتیں کرنا پر وہ یہ محسوس کرتی تھی کہ علیدان جنگل کی باتوں کو سرسری سے انداز میں کرتا تھا یا ٹال دیتا تھا۔

"اچھا سنو پھر بات کرتے ہیں رات کو بات کریں گے ابھی مجھے کام ہے "

آج پھر جنگل کی بات پر جواب عجیب تھا۔اذفرین نے بجھے سے دل سے ہاتھوں کو لیپ ٹاپ کے ٹائی پنگ پیڈ پر رکھا۔

"علیدان رات کو بات نہیں کر سکوں گی بھائی کے پاس ہوتا ہے لیپ ٹاپ "

روہانسی صورت بنائے اپنی پریشانی سے آگاہی دی۔دوسری طرف سے وہ جواب لکھ رہا تھا۔

" کچھ نہیں جانتا میں کیا اتنا نہیں کر سکتی میرے لیے بائے ناؤ "

جواب اس دفعہ بھی بہت عجیب تھا وہ پریشان سی ہوئی۔وہ آف لائن ہو چکا تھا علیدان ایسا کیوں کر رہا تھا اس کے ساتھ ایسا تو نہیں تھا وہ بلکل بھی پھر اچانک جنگل میں اس کے کیے گ ئے غصے کو یاد کیا تو گہری سانس لی وہ مجھے دیکھنا چاہتا ہے اور میں تصویریں نہیں دے رہی شائد یہی وجہ ہے۔

****

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

علیدان کمر پر ہاتھ دھرے پریشان سا کھڑا تھا۔خبر تھی یا بمب تھا جو اس کے سر پر پھوڑا گیا تھا۔دلاور ولاز میں آج رات کو اس کے زندہ سلامت مل جانے پر ساری فیمیلی کو مدعو کیا گیا تھا اور یہ دعوت صرف یہیں تک محدود نہیں تھی۔اسکی اوزگل کے ساتھ باقاعدہ رسمِ نسبت کی تقریب بھی تھی۔

اور اس کو آج دو ہفتے کے بعد خبر ہو رہی تھی کہ اوزگل کے ساتھ اس کا رشتہ طے ہو چکا ہے اور اوزگل کی اور صندل کی پڑھائی ختم ہوتے ہی صندل کی شادی کے ساتھ اس کی اور اوزگل کی بھی شادی کر دی جائے گی۔

زیب بیگم اسے خبر سنانے کے بعد اب بغور علیدان کا چہرہ تک رہی تھیں۔اور اس کے بولنے کا انتظار کر رہی تھیں۔وہ کمر پر ہاتھ دھرے پیشانی پر پر سوچ شکن سجائے کھڑا تھا۔

اسے آسٹریلیا سے آئے دو ہفتہ ہو چلے تھے اور سرجری ہوئے بارہ دن اب وہ کافی حد تک بہتر تھا اس لیے میر دلاور نے گھر میں ہی سب قریبی رشتہ دار کو مدعو کیا تھا اور اسی تقریب میں وہ باقاعدہ علیدان اور اوزگل کی نسبت کی رسم ادا کرنا چاہتے تھے۔

"مما آپ بابا سے بات کریں میں گل کو صندل کی طرح سمجھتا رہا ہوں میں اس سے کسی صورت شادی جیسے رشتے کے لیے تیار نہیں ہوں"

علیدان نے بے زار سی صورت بنائے زیب کے بلکل سامنے آکر کہا۔زیب نے سپاٹ چہرے کے ساتھ محض ایک گہری سانس لی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"تو سمجھتے رہے ہونہ اب مت سمجھنا "

زیب نے اس کے چہرے پر کھوجتی سی نگاہ ڈالی ان کا لہجہ معنی خیز تھا چبھتا سا۔علیدان نے الجھ کر ان کی طرف دیکھا۔اذفرین کی محبت اور یاد وقت مندمل نہیں کر سکا تھا بلکہ وہ تو ہر گزرتے وقت کے ساتھ اس کے اندر مزید گہری ہوتی جا رہی تھی۔

" آپ سمجھ کیوں نہیں رہی مما میں اس کو۔۔۔ "

علیدان نے فقرہ ادھورا چھوڑا اور پھر جھنجلا کر دونوں ہاتھوں سے بالوں کو جکڑا۔سوچا تو یہ تھا کہ پہلے اذفرین کو تلاش کرے گا پھر ہی بتائے گا سب کو پر یہ اچانک افتاد نے بوکھلا کر رکھ دیا تھا۔قصور اس میں میر دلاور کا بھی نہیں تھا کل تک سب علیدان کی عادت سے یہی توقع رکھتے تھے کہ اسے لڑکیوں میں قطعاً کوئی دلچسپی نہیں ہے اور گھر والے جہاں چاہیں گے وہ وہاں سر جھکا کر شادی کر لے گا۔

"آئی لائک سم ون ایلس مما "

گہری سانس خارج کرتے ہوئے اس نے اپنی طرف سے زیب کو ایک ایسی خبر سے آگاہی دی تھی جس سے وہ یکسر انجان تھیں۔پر ان کا تاثر اس کی سوچ کے بلکل برعکس تھا۔

"اور اگر وہ نہ ملی تو کیا کرو گے، کیا وہ بھی کرتی ہے تم سے محبت؟ "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

زیب نے سپاٹ لہجے میں اس سے دو سوال پوچھ ڈالے علیدان نے چونک کر ان کی طرف دیکھا ان کو کیسے معلوم تھا کہ وہ اسے ڈھونڈ رہا ہے اور وہ اسے ابھی تک ملی نہیں ہے۔ حیرت سے آنکھوں کا حجم بڑھا پر بول کچھ نا سکا۔

علیدان اگر وہ پیار کرتی تم سے تو وہ خود تمہیں اپنا ایڈریس دیتی تم ایک سیراب کے پیچھے کیوں بھاگ رہے ہو"

زیب کی پیشانی پر بل تھے اور لہجہ سپاٹ کے بجائے سختی کا عنصر لے چکا تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ پوچھنے کے لیے لب کھولتا زیب بیگم نے ہاتھ کو ہوا میں اس کے اور اپنے بیچ حائل کرتے ہوئے اسے بولنے سے روک دیا۔

سہیل مجھے بتا چکا ہے سب تم پھر سے اسے سڈنی بھیج رہے ہو اس لڑکی کو تلاش کرنے کے لیے علیدان " مت کرو ایسا اس لڑکی کو اگر تم سے محبت ہوتی کیا وہ یوں چپ چاپ وہاں سے چلی جاتی

زیب بیگم کے لہجے میں اب کی باری سختی قدرے کم تھی۔ علیدان نے کمر سے ہاتھ اٹھا کر ہوا میں اچھالے۔

"سہیل نے بتایا آپ کو سب "

علیدان کی آواز گھٹی سی تھی ایک دم سے جیسے دل بجھ سا گیا تھا۔ مطلب سہیل صرف زیب کے کہنے پر سڈنی نہیں گیا تھا دوبارہ۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس نے خود نہیں بتایا تھا میں نے ہی پوچھا تھا تم اتنے چپ چپ گم سم سے تھے پہلے دن سے تو میں ماں "

" ہوں مجھے کہاں چین تھا

زیب بیگم نے قریب آکر اسے کندھوں سے تھام لیا۔علیدان نے چہرے کا رخ خفگی سے موڑا۔ان کو کیسے سمجھاتا کہ وہ جب تک اذفرین کو تلاش کرنے کے بعد اس سے خود کنفرم نہیں کرلیتا تب تک اس کے دل کو کبھی یقین نہیں آئے گا کہ وہ اس کے لیے وہی محسوسات نہیں رکھتی جو وہ اس کے لیے رکھتا ہے۔

علیدان تم فلحال گل سے منگنی کرلو اس لڑکی کو تلاش کرتے رہو میں تمہیں نہیں رکوں گی اگر وہ مل "

" جاتی ہے تو پھر میں تمھارے بابا سے بات کروں گی تمھارے لیے یہ وعدہ ہے میرا

زیب نے محبت بھرے لہجے میں کہتے ہوئے اس کے کندھوں پر دباؤ ڈالا علیدان نے الجھ کر ان کی طرف دیکھا۔کندھوں پر ان کا محبت بھرا دباؤ ایک بوجھ محسوس ہوا جو وہ زبردستی اسے کندھوں پر اٹھانے پر مجبور کر رہی تھیں۔

مطلب تب تک میں گل کو اپنے ساتھ لٹکا کر رکھوں مما عجیب بات ہے یہ کیسی باتیں کر رہی ہیں آپ "

"

علیدان نے جھنجلا کر ان کے کندھے پر رکھے ہاتھوں کو خود سے الگ کیا اور رخ موڑے پریشانی سے سینے پر ہاتھ باندھے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

علی تم سمجھ نہیں رہے میری بات درخشاں کی طبیعت ٹھیک نہیں رہتی ابھی مناسب نہیں منگنی سے انکار کرنا گل بہت سمجھدار بچی ہے اگر وہ لڑکی مل گئی تو میں خود گل کو سمجھادوں گی مجھے یقین ہے وہ مان جائے گی اور تب تک شائی دد درخشاں کی طبیعت بھی بہتر ہو جائے ابھی تو اس کے بائی پاس کو چند دن ہی گزرے ہیں "

زیب نے التجائی لہجہ اپنایا علیدان کا انداز اس بات کی گواہی دے رہا تھا کہ وہ جس لڑکی کو تلاش کررہا ہے وہ اس سے کتنی محبت کرتا ہے۔پر یہاں رخشاں کی حالت اس طرح نہیں تھی کہ ان کو اتنا بڑا شاک دیا جاتا۔

" مما عجیب بات کررہی ہیں آپ "

علیدان نے الجھ کر زیب کی طرف دیکھا پر ان کی آنکھوں میں موجود التجا دیکھ کر وہ چپ ہو گیا۔ایک طرح سے وہ بھی اپنی جگہ درست تھیں اذفرین اس سے محبت کرتی ہے یہ اس کا ہی خود ساختہ مفروضہ تھا۔

" کچھ عجیب نہیں میری جان بس ابھی سب بہت خوش ہیں سب کو خوش رہنے دو "

زیب نے باہیں پھیلادی تھیں اور وہ پر سوچ سا ان کے ساتھ لگا۔آنکھیں ساکن تھیں اور چہرہ بجھا سا تھا۔

****

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سانولے سے مردانہ ہاتھ لیپ ٹاپ کے کی بورڈ پر چل رہے تھے۔سکرین پر فیس بک سرچنگ میں علیدان کا نام ٹائی پ ہوا اور ملک آسٹریلیا منتخب ہوا تلاش کے آپشن پر کلک کرتے ہی صرف ایک اکاونٹ سامنے آیا ۔

دانش کی پہلی نظر اس کی ڈسپلے پر لگی تصویر پر پڑی وہ بہت خوبصورت چھبیس ستائیس سالہ لڑکا تھا سفید رنگ کی ٹی شرٹ پہنے وہ مسکرا رہا تھا اکاؤنٹ دو ہفتے پہلے بنایا گیا تھا۔

دانش نے کمینگی سے ایک آبرو چڑھائے تھوڑی پر ہاتھ پھیرا اس کا رنگ سانولہ تھا موٹی سی ناک پر بہت سے کھڈے تھے گال پر بھی اسی طرح جگہ جگہ کھڈے اور مسام کھلے تھے آنکھیں گدلے سے رنگ کی تھیں جن میں سرخ ڈورے تھے۔دانش نے جلدی سے علیدان دلاور نامی اس لڑکے کی باقی دی گئی معلومات چیک کیں اور پھر ایک شاطرانہ سی مسکراہٹ چہرے پر سج گئی تھی وہ آسٹریلیا یونیورسٹی کا ہی طالب علم تھا۔یہ وہی علیدان تھا جسے وہ حسینہ تلاش کر رہی تھی اور غلطی سے اس سے ٹکرا گئی تھی۔ جلدی سے اس کی ڈسپلے پر لگی اس کی تصویر کو محفوظ کیا۔اس کی ساری انفارمیشن کے سکرین شارٹ لیے سر کے پیچھے ہاتھ رکھے اب وہ قہقہ لگا گیا۔سیاہ ہوتے ہونٹوں کے پیچھے گدلے سے دانت باہر نکلے اس کے مکروہ چہرے کو اور وحشت ناک بنا رہے تھے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کتنی معصوم اور بیو قوف لڑکی تھی پر بلا کی خوبصورت تھی پہلے دن جب اسے ویڈیو کال پر دیکھا تو وہ ششد رہ گیا تھا۔بیضوی چہرہ چمکتے بھورے ریشمی بال جو کندھوں پر بکھرے تھے چھوٹی سی تیکھی ناک گھنی مڑی ہوئی پلکوں کے نیچے بڑی سی معصومیت لیے شفاف سی آنکھیں بھرے سے گداز گلابی لب لمبی سی گردن اس نے تو ویسے ہی اپنی عادت سے مجبور ہو کر دو چار آوارہ سے جملے اچھالے تھے پر وہ تو ایسی مچھلی کی طرح اس کے پھینکے گ ئے پھندے میں خود آکر پھنسی تھی جیسے اسی کے انتظار میں تھی۔ویسے ہی ویڈیو کال کرلی کہ دیکھے آگے کوئی لڑکا تو نہیں جو اتنی جلدی سیٹ ہو رہا ہے پر جیسے ہی اس نے کال ایکسیپٹ کی وہ تو منجمند ہی ہو گیا تھا۔

وہ مکمل حسن رکھنے والی معصوم سی بائی یس ت ئی یس سال کی لڑکی تھی جو اسے کوئی اور ہی علیدان سمجھ بیٹھی تھی۔اس کے حسن نے آنکھوں کو تو خیرہ کیا ہی تھا پر دل کو بھی بے ایمان کر دیا تھا اب اس سے بات کرتے ہوئے اسے دو ہفتے ہو چلے تھے پر اب اسے مکمل طور پر جال میں پھنسانے کا وقت آن پہنچا تھا یہی وجہ تھی اس نے آج اصلی علیدان کو کھوج نکالا تھا اور یہ علیدان اذفرین کو کیوں نہیں مل سکا تھا اس کا بھی جواز اسے باخوبی سمجھ آ چکا تھا۔

اذفرین نے جس رات اسے تلاش کیا تھا اصلی علیدان کا فیس بک اکاؤنٹ اس سے اگلے دن کریٹ ہوا تھا۔

اور اس نے باقاعدہ اپنی تصویر لگا رکھا تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

“دانش دانش ”

نسوانی آواز کی بازگشت پر اس نے جلدی سے فیس بک اکاؤنٹ کو بند کیا۔سانولی سی صحت مند عورت کمرے کے دوازے میں کھڑی تھی دانش نے بے زار سی صورت بنائے سامنے کھڑی عورت کی طرف دیکھا جو اس کی بیوی تھی۔

“ دانش علیدان کل سے رو رہا ہے اس کے پیٹ میں درد ہے شائی د ”

سامنے کھڑی عورت نے پریشان سے لہجے میں اس کے دوسرے نمبر والے بیٹے کے بیمار ہونے کی اطلاع دی ۔یہی وہ بیٹا تھا جو علیدان دلاور کا ہم نام تھا اور اس کے نام سے دانش نے ایک فیک اکاؤنٹ بنا رکھا تھا جس سے اکثر وہ لڑکیوں کو تنگ کرتا تھا۔

دانش نے بے زار سی صورت بنائے سامنے کھڑی عورت کی طرف دیکھا سارا مزہ خراب کر چکی تھی وہ۔وہ دو بیٹوں کا باپ تھا۔اور اس کی کمپیوٹر ریپیرنگ کی چھوٹی سی دوکان تھی جس پر بیٹھ کر وہ سارا دن فیس بک پر اس طرح کی حرکات کرتا تھا اور اذفرین تو ایسی پری تھی جو انجانے میں ہی اس کے جال میں آ پھنسی تھی اور اسے اس سارے کھیل میں مزہ آنے لگا تھا اس کی وجہ اذفرین کی معصومیت اور خوبصورتی تھی۔

تو تمہیں کہا تو تھا کہ ڈاکٹر کے پاس چلی جانا اب میں دوکان سے تھکا ہارا گھر آتا ہوں تو تمھاری فرمائشیں ”

“شروع

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دانش نے پیشانی پر بل ڈالے ناگواری سے کہا۔

" دانش یہ فرمائش ہے کیا افسوس ہے آپ پر مجھے ہمارا بیٹا ہے وہ "

سامنے کھڑی عورت کے چہرے پر اب فکر مندی کے ساتھ ساتھ افسردگی بھی تھی۔

" اچھا اچھا بس اب چلو تیار ہو جا کر آ رہا ہوں میں "

دانش نے نظریں چراتے ہوئے لیپ ٹاپ بند کیا اور ہاتھ کے اشارے سے اسے جانے کے لیے کہا۔اور خود پھر سے فیس بک اکاؤنٹ کھول کر محفوظ کی ہوئی تصویر اذفرین کو انباکس کی۔

****

صندل ہلکے سے پیچ رنگ کے لمبے گھیرے دار پاؤں میں پڑتے فراک کو دونوں اطراف سے پکڑے احتیاط سے سیڑھیاں چڑھ رہی تھی جبکہ متلاشی نظریں ارد گرد گھما رہی تھی۔

لان میں اوزگل اور علیدان کی منگنی کی تقریب شروع ہونے والی تھی سب موجود تھے سوائے ادیان کے اور اب صندل اسی کی تلاش میں اوپر تک آ گئی تھی یونہی اسے کھوجتی وہ اب ادیان کے کمرے تک آ چکی تھی دروازے پر ہاتھ رکھا تو وہ اندر کو کھلتا چلا گیا۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mohey piya Milan ki Aas| By Huma waqas(Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

صندل متلاشی نظروں کو گھماتی کمرے میں داخل ہوئی تو ادیان سامنے لان میں کھلنے والی کھڑکی میں اداس سا کھڑا تھا صندل کی طرف پیٹھ تھی پر دروازہ کھلنے کی آواز پر وہ گڑبڑا سا گیا اور اب چہرہ جھکائے ہاتھوں سے آنکھوں کے کونوں کو مسل رہا تھا۔

"ادیان بھائی آپ یہاں ہیں آجائیں نا نیچے علیدان بھائی کی منگنی کی رسم شروع ہونے والی ہے"

صندل نا سمجھی اور حیرانگی سے اسے بغور دیکھتی ہوئی آگے بڑھی۔وہ سیاہ کوٹ پینٹ میں ملبوس تقریب کے لیے بلکل تیار کھڑا تھا پھر نیچے کیوں نہیں آرہا تھا صندل کو اس کا یوں اسے یہاں دیکھ کر ایکدم سے بوکھلا جانا عجیب لگا تھا۔

"ہاں۔۔۔ہاں آرہا ہوں تم چلو"

ادیان نے جلدی سے چہرے کا رخ موڑا۔صندل اب بلکل اس کے پیچھے پر تجسس سی کھڑی تھی۔

تیار تو ہو چکا تھا پر جیسے جیسے تقریب کا وقت قریب آرہا تھا دل پر جیسے کوئی پتھر دھرنے لگا تھا اور ہر گزرتے لمحے میں پتھروں کی تعداد بڑھ رہی تھی۔اب تو وزن اتنا زیادہ ہو چکا تھا کہ ایک پھانس سی تھی جو سینے میں اٹک گئی تھی اور سانس لینے میں دشواری ہونے لگی تھی لان میں کھلنے والی کھڑکی سے نیچے دیکھا تو جیسے قدم جکڑے گئے اوز گل پستہ رنگ کی میکسی میں دلکشی کے تمام پچھلے ریکارڈ توڑے بیٹھی تھی چہرے پر

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کچھ جیت جانے جیسااحساس تھاآنکھیں سب کچھ پالینے کی خوشی میں دمک رہی تھیں لبوں پر دلکش مسکراہٹ تھی۔

ادیان کے دل میں بھرتا دھواں اب آنکھوں میں چبھن پیدا کر رہا تھاایسے جیسے کسی نے آنسو گیس پھینک دی ہواوراب یہ چبھن آنسو بن کر آنکھوں میں اترنے لگی تھی۔وہ انہی خیالوں میں کھویاسا کھڑا تھاجب پیچھے سے دروازہ کھلنے کی آواز پر چونک گیا۔

"ادیان بھائی۔۔۔"

صندل پر تجسس سی آواز میں کہتی گھوم کرادیان کے سامنے ہوئی تودھک رہ گئی۔وہ رورہا تھاشائد آنکھوں کے کونوں میں نمی سی تھی جو صندل کی آنکھوں سے پوشیدہ نہیں رہ سکی تھی۔

" آپ رورہے ہیں بھائی؟ "

صندل تڑپ کر آگے ہوئی اورپریشان سے لہجے میں پوچھاادیان گڑ بڑا کر سیدھا ہوا۔اور مضبوط انگلیوں کی پور سے آنکھ کے کونے رگڑڈالے۔

" نہیں ویسے ہی پرفیوم لگایا توشائد آنکھوں میں چلا گیا "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ادیان نے جلدی سے رخ موڑے اس سے نم آنکھوں کو چھپانا چاہا۔مبادہ وہ اس کی آنکھوں میں موجود کرب کو جانچ کر وجہ نہ طلب کر بیٹھے

"بھائی۔۔۔۔۔۔ "

صندل نے ادیان کا کندھا پکڑ کر اپنی طرف موڑا۔ادیان کو آج سے پہلے کبھی اس نے یوں اداس نہیں دیکھا تھا وہ دونوں بھائیوں سے چھوٹی تھی پر حساس بہت تھی اب بھی ادیان کا بجھا سا چہرہ اسے پریشانی میں مبتلا کر چکا تھا۔

" چلو نہ یار آ رہا ہوں اوز آگ ئی ہے کیا؟ "

ادیان نے اس کے ہاتھ کو جھٹک کر نظریں چرائی یں اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا سنگھار میز کے سامنے جا کھڑا ہوا اور بلا جواز کنگھی شدہ سر کو پھر سے ہیر برش چلا کر کنگھی کرنے لگا۔

" جی وہ آگ ئی ہے "

صندل نے گہری سوچ میں ڈوبی آواز میں جواب دیا اور پھر سے ادیان کے قریب آئی اب وہ ادیان کے چہرے پر سامنے آئینے میں جانچتی نظر ڈالے ہوئے تھی۔

"ادیان بھائی میں کچھ سوچ رہی ہوں اور جو میں سوچ رہی ہوں۔۔۔ "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

صندل نے مدھم سی آواز میں کہتے ہوئے ادیان کے چہرے کے بدلتے رنگ جانچے ابھی بات مکمل نہیں کر پائی تھی کہ ادیان جھٹکے سے سیدھا ہوا

"کیوں سوچ رہی ہو تم، کچھ مت سوچو "

ادیان نے نارمل سے لہجے میں کہتے ہوئے اس کے سر پر چپت لگائی اور آگے بڑھا۔ادیان اور اوز گل بچپن سے ایک دوسرے کے بہت اچھے دوست تھے اور یہ بات دونوں خاندان باخوبی جانتے تھے پر یہ کبھی کسی کے ذہن میں نہیں آیا کہ یہ دوستی کسی ایک کے لیے پیار میں بھی تو بدل سکتی ہے۔

"اب تو سوچ چکی بھائی اور سوچا یہ ہے کہ آپ اوز گل کو۔۔۔ "

صندل کی گھٹی سی آواز نے ادیان کے دل کو گھٹن کا شکار کر دیا تھا وہ تڑپ کر صندل کے قریب آیا۔سپاٹ چہرہ بھیگی اداس آنکھیں صندل کا دل دکھ سے بھر گیا۔

"لیکن اوز مجھ سے نہیں علیدان بھائی سے محبت کرتی ہے،بس چپ اس بات کو اور اپنی سوچ کو یہیں پر دفن کر دو "

ادیان کا لہجہ بھی آنکھوں کے کونوں کی طرح بھیگا ہوا تھا صندل نے ہاتھ اٹھا کر کچھ کہنا چاہا لیکن ادیان نے اس کے منہ پر انگلی رکھ کر اسے کچھ بھی بولنے سے اس سختی کے ساتھ منع کیا کہ وہ دم سادھ گ ئی۔ادیان لمبے لمبے ڈگ بھرتا کمرے سے باہر جا چکا تھا جب کے صندل دلاور الجھی سی وہیں کھڑی تھی۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mohey piya Milan ki Aas| By Huma waqas(Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دِل تھا، کہ پُھول بَن کے بِکھرتا چلا گیا

تصوِیر کا جمال اُبھرتا چلا گیا

شام آئی، اور آئی کچھ اِس اہتمام سے!

وہ گیسُوئے دراز بِکھرتا چلا گیا

غم کی لکیر تھی کہ، خوُشی کا اُداس رنگ

ہر نقش آئینے میں اُبھرتا چلا گیا

ہر چند، راستے میں تھے کانٹے بِچھے ہُوئے

جس کو تیری طلب تھی گزرتا چلا گیا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جب تک تِری نِگاہ نے توفِیق دی مجھے

میں تیری زُلف بَن کے سَنورتا چلا گیا

!دَو ہی تو، کام تھے دلِ ناداں کو، اے عدمؔ

جِیتا چلا گیا، کبھی مرِتا چلا گیا

علیدان اوزگل کے ہاتھ کو تھامے اپنے نام کی انگوٹھی پہنا رہا تھا۔ صندل بار بار ادیان کی طرف دیکھ رہی تھی جو قہقہے لگاتا ہوا تصویریں بنا رہا تھا۔ علیدان کو چھیڑ رہا تھا تو کبھی اوزگل کو چھیڑ رہا تھا اور اوزگل بار بار مسکراہٹ دباتی مصنوعی خفگی سے ادیان کی طرف دیکھ رہی تھی صندل بھی ادیان کے اس کرب کو چھپائے چہرے میں ایسی کھوئی کہ اوزگل کے بلکل بغل میں بیٹھے اپنے دوسرے بھائی علیدان کے اترے سے چہرے کو فراموش کر گئی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

****

ملبرین سٹینڈرڈ ایجوکیشنل یونیورسٹی کے کوریڈور میں لگے بینچ پر وہ سر جھکائے موبائل پر پیغام دیکھ رہی تھی لبوں پر جاندار مسکراہٹ تھی اور جسم کے رویں رویں سے اس کے اندر کی خوشی جھلک رہی تھی۔

اسکا ماسٹرز سائنس آف کامرس میں داخلہ ہو چکا تھا یونیورسٹی میں آتے اسے ایک ماہ ہو چلا تھا اور علیدان سے بات کرتے ہوئے دو ماہ ہو گئے تھے۔اور اس وقت بھی وہ اپنے ساتھ بیٹھی ٹینا سے بے نیاز علیدان سے بات کرنے میں مصروف تھی۔

" ایک اور تصویر چاہیے پلیز "

علیدان کا پیغام پڑھتے ہی گال گلابی ہو گئے تھے۔اس نے نیا موبائل خرید لیا تھا اور آج صبح سے وہ علیدان کی فرمائش پر اپنی کتنی ہی تصاویر اسے بھیج چکی تھی اور وہ تھا کہ اس کا دل ہی نہیں بھر رہا تھا۔اس نے رات کو علیدان کے لیے کتنی ہی سیلفی لی تھیں جو وہ اب اسے بھیج رہی تھی۔اور علیدان کے جوابی تعریفی پیغامات اس کے گال گلابی کر رہے تھے اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ کھڑوس سا علیدان اتنا رومینٹک بھی ہو سکتا ہے۔

ایک اور پیاری سی تصویر مسکراتے ہوئے اور اپنی کسی دوست کو کہو نا تمہاری بنائے ایک تصویر پھر تمہیں اپنا فون نمبر دوں گا "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

علیدان کا پھر سے پیغام آیا اذفرین نے الجھی سی نظروں سے اپنے ساتھ بنچ پر بیٹھی ٹینا کی طرف دیکھا وہ اپنی آسائنمنٹ بنانے میں مصروف تھی۔ یہاں یونیورسٹی میں ٹینا اس کی واحد دوست بنی تھی وہ مزہبی لحاظ سے یہودی تھی بہت ہی کم گو اور پڑھاکو قسم کی یہ لڑکی اذفرین کو بلکل اپنے مزاج کے مطابق لگی تھی اسی لیے وہ دونوں اس ایک ماہ میں ایک دوسرے کے ساتھ بہت گھل مل گئی تھیں۔

"ٹینا پلیز ٹیک مائی ون پک"

اذفرین نے مسکراتے ہوئے ٹینا کو مخاطب کیا۔ٹینا نے سر کو ہاں میں ہلاتے ہوئے اس کے ہاتھ سے موبائل پکڑا اور مختلف زاویوں سے اس کی چار تصاویر بناڈالیں۔وہ گرے رنگ کی ٹی شرٹ کے نیچے جینز پہنے ہوئے تھی سرخ رنگ کا سکارف گلے میں باندھ رکھا تھا اور بالوں کی سیدھی مانگ نکالے پونی ٹیل کر رکھی تھی چہرہ ہر طرح کے میک اپ سے بے نیاز شفاف سا تھا پر گال قدرتی گلابی رنگ لیے ہوئے تھی جو علیدان کے لیے تصویریں بناتے ہوئے اور بلش ہو رہے تھے۔

ٹینا کی لی گئی تصاویر میں سے تین اچھی تصاویر جلدی سے علیدان کو بھیجیں کچھ دیر بعد ہی علیدان نے اپنا فون نمبر بھیجا پاکستانی کوڈ دیکھ کر وہ حیران سی ہوئی۔

"آپ کب گئے پاکستان بتایا نہیں مجھے؟"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اذفرین نے نا سمجھی سے پیشانی پر بل ڈالے سوال ٹائی پ کیا۔وہ اب علیدان سے دن رات بات کرنے لگی تھی اٹھتے بیٹھتے ہر وقت وہ اس سے پورا جنگل کا واقع پھر سے سن چکا تھا اذفرین اس کی اس عجیب سی فرمائش پر بہت حیران ہوئی تھی لیکن علیدان نے کہا کہ وہ اس سے سارا واقع سن کر وہ سارے لمحے پھر سے جینا چاہتا ہے۔اور آج اس نے بہت مانگنے کے بعد اپنا نمبر اذفرین کو دیا تھا۔

"کچھ دن پہلے ہی آیا ہوں پاکستان اور صرف تمھارے لیے تو آیا ہوں"

علیدان کے جوابی پیغام پر وہ مسکرا دی تھی نچلے لب کو مخصوص انداز میں دانتوں میں دبائے سوال ٹائی پ کیا

۔

"میرے لیے ؟میں تو ادھر ہوں ملبرین میں"

مسکراتے ہوئے اس کے جواب کا انتظار کیا علیدان ڈسپلے پک پر سے اب بچے کی تصویر ہٹا کر اپنی وہی تصویر لگا چکا تھا جو اس نے اذفرین کو بھیجی تھی علیدان کے تصویر دیتے ہی اس کے دل میں جو کبھی کبھی عجیب سے شک ابھرتے تھے کہ یہ علیدان ہے بھی کہ نہیں وہ ختم ہو چکے تھے اذفرین کے ہر دفعہ اور تصویر مانگنے پر وہ اسے یہ کہہ کر ٹال دیتا تھا کہ اسے تصویر لینے کا شوق نہیں ہے۔

اوہ سمجھا کرو نا خود ہی تو کہتی ہو رشتہ بھیجوں جلدی تمھارے گھر تو پاکستان اسی لیے آیا ہوں گھر میں بات تو کروں"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

علیدان کے جوابی پیغام پر تو جیسے وہ کھل اٹھی تھی موتیوں جیسے دانت چہرے پر دمک اٹھے۔

"اچھا تو آپ اب سڈنی نہیں ہیں میرا اسڈنی چکر لگ رہا تھا اگلے ہفتے یونیورسٹی کا سٹڈی ٹرپ جا رہا ہے"

اذفرین کے دمکتے چہرے پر ایک دم سے اداسی چھائی اسے یاد آیا ان کا سٹڈی ٹرپ جا رہا تھا سڈنی اور اس نے یہی سوچا تھا وہ علیدان کو دیکھے گی وہاں۔وہ وہیں تو اپنے فائی نل پروجیکٹ پر کام کر رہا تھا۔

"سنو تم پاکستان آجاؤ نا اپنے بھائی سے کہو"

علیدان نے کے جوابی مسیج پر وہ حیران سی ہوئی۔دل اس کی اس فرمائش پر زور زور سے دھڑکنے لگا ان بہت دنوں میں دل نے بہت دفعہ چاہا کہ وہ علیدان کو کہے کہ وہ ملبرین آئے اس سے ملنے پر ایک جھجک اور شرم آڑے آتی رہی۔

"میں پاکستان ناممکن ہے علیدان"

کچھ یاد آجانے پر ایک پل میں خوشی ہوا ہوئی تھی مہرین تو بہت دفعہ اسے پاکستان بلا چکی تھی پر سعد اسے کسی قیمت پر پاکستان نہیں بھیجنا چاہتا تھا اس کے بقول مہرین زبردستی وہاں اس کی شادی باسط سے کروا دے گی پریشان سے چہرے کے ساتھ جوابی پیغام ٹائپ کیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کچھ بھی ناممکن نہیں تم کہوااداس ہوں اور مہرین سے ملنا ہے، پاکستان آؤ نا میں تمہیں ملوانا چاہتا ہوں "

" اپنے گھر والوں سے

علیدان کے اگلے پیغام پر وہ سوچ میں پڑ گئ تھی وہ سہی کہہ رہا تھا اس کے گھر والے اس کے کہنے کے مطابق بہت لبرل تھے اور ان کو ویسی ہی بولڈ سی بہو چاہیے تھے۔ اسی لیے علیدان اسے اپنے گھر والوں سے ملوانا چاہتا تھا۔

" ٹھیک ہے پر علیدان رشتہ ادھر آسٹریلیا ہی بھیجنا ہو گا آپکو بھائی کے پاس ہوں میں "

پیشانی پر پر سوچ شکن ڈالے پیغام ٹائپ کیا اور پھر سنڈ کیا۔

" ڈونٹ وری رشتہ یہیں بھیجوں گا "

علیدان کے اگلے پیغام پر وہ پر سکون سی ہوئی اوپر دیکھا تو ٹینا اس کو اشارے سے کلاس کا بتا رہی تھی۔

" اوکے علیدان میر ی کلاس ہے میں جا رہی ہوں پھر بات ہو گی "

جلدی سے پیغام ٹائپ کیا اور موبائل کو بیگ میں رکھ کر مسکراتی ہوئی اٹھی۔

****

" جانی اتنے سٹور ہیں کہاں کہاں اس کا پوچھے گا "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سہیل نے آنکھیں سکیڑ کر بنکس ٹاؤن کی مارکیٹ میں موجود اونچی اونچی عمارتوں پر نظر ڈالی۔

" سب سٹورز میں "

علیدان نے سن گلاسز آنکھوں پر سے ہٹائے اور مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ پورے دو ماہ بعد پھر سے آسٹریلیا آگیا تھا بہانہ تو اپنے پروجیکٹ کا کیا تھا پر مقصد صرف اذفرین کی تلاش تھی اسی لیے وہ برسبین سے سہیل کو لے کر آج صبح سڈنی پہنچا تھا۔

" علیدان بلکل پاگل ہے تو "

سہیل نے افسوس سر کو ہوا میں مارا جبکہ وہ تو اپنے قدم پہلی عمارت کی طرف بڑھا چکا تھا۔ ہلکے نیلے رنگ کی ٹی شرٹ کے نیچے جینز پہنے بکھرے سے بالوں اور ہلکی سی بڑھی شیو میں وہ بلکل مجنوں لگ رہا تھا جو اپنی لیلا کی تلاش میں سرگرداں تھا۔

وہ تو ہوں میں پاگل اس انجان لڑکی کے لیے درست فرمارہے ہیں آپ اس کو تلاش کر کے ہی دم لوں گا " میں، مما نے صندل کی شادی سے پہلے تک کا وقت دیا ہے اگر اس سے پہلے میں اذفرین کو تلاش کر لوں گا تو وہ " میرا ساتھ دیں گی

علیدان جیبوں میں ہاتھ ڈالے مصروف سے انداز میں ساتھ چلتے سہیل کو بتا رہا تھا۔ اپنی اور اوزگل کی منگنی کی بات وہ گول کر چکا تھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" اس لیے ہمت پکڑ یہ پہلے پلازے سے شروع کرتے ہیں "

سہیل کی پیٹھ تھپک کر وہ مسکرایا تو سہیل نے بھی گہری سانس لیے سر کو اثبات میں ہلا دیا۔اور اس کے قدم کے ساتھ قدم ملائے

****

" یہاں کس سے ملنا ہے تمہیں "

ٹینا نے بنکس ٹاؤن کی اونچی عمارت کو گردن اٹھا کر دیکھا اور پھر مسکراتے ہوئے ساتھ کھڑی اذفرین کی طرف دیکھا جو اب کیب کو کرایہ ادا کرنے کے بعد سیدھی ہوئی تھی۔

یہاں میں ایک سٹور پر جاب کرتی رہی ہوں تو وہاں ایک لڑکی کو پیسے دینے ہے مجھے چکر تو لگا ہی تھا "

" قسمت سے تو سوچا قرضہ ہی اتار دوں

اذفرین نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور قدم آگے بڑھائے ان کا دو دن کا سٹڈی ٹرپ سڈنی آیا تھا اور آج صبح ہوتے ہی وہ تھوڑی دیر کے لیے اجازت لینے کے بعد ٹینا کو لے کر بنکس ٹاؤن آئی تھی یہاں وہ جس سٹور پر ملازمت کرتی تھی وہاں اس نے ایک لڑکی سے پیسے ادھار لیے تھے جو اس نے اپنی پہلی تنخواہ پر واپسی کا کہہ کر لیے تھے اور اب وہ پیسے واپس کرنا چاہتی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"افف اُسے چاہے یاد بھی نا ہو کہ تم نے اس سے پیسے ادھار لیے تھے اور ایک تم ہو"

ٹینا نے افسوس سے سر کو ہوا میں ہلاتے ہوئے کہا۔ وہ اب اذفرین کے قدم کے ساتھ قدم ملائے چل رہی تھی۔ وہ بنا ناشتہ کئے اذفرین کے جلدی مچانے کی وجہ سے اس کے ساتھ آگئی تھی اور اب بھوک لگنے لگی تھی۔

"دینے والے کو یاد رکھنا چاہیے نا"

اذفرین نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ انہیں پانچویں منزل پر جانا تھا جس کے لیے انہوں نے لفٹ کا سہارا لیا۔ پانچویں منزل پر پہنچ کر لفٹ سے نکلنے کے بعد بھی وہ تیز تیز چل رہی تھیں۔

ہلکے سبز رنگ کی شرٹ کے نیچے بل باٹم جینز پہنے بالوں کا بے ترتیب سا جوڑا بنائے وہ دھلے منہ کے ساتھ صبح ہوتے ہی ٹینا کے ساتھ یہاں آگئی تھی آج ان کے سٹڈی ٹرپ کا آخری دن تھا اور اسے اس کام کے بعد فوراً نکلنا تھا اس لیے وہ خلاف معمول تیز تیز چل رہی تھی۔

****

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سہیل نے کمر پر ہاتھ رکھے تھکے سے انداز میں گردن کو دائیں بائیں جھٹکا دیا۔اور ہاتھ میں پکڑی پانی کی بوتل کو کھول کر منہ سے لگایا۔یہ بنکس ٹاؤن کا سب سے بڑا مال تھا اور اب وہ نیچے سے چیک کرتے ہوئے اس کی پانچویں منزل پر پہنچے تھے۔لفٹ سے نکلنے کے بعد علیدان اب پر سوچ نگاہوں سے چاروں طرف نظر گھما رہا تھا کہ کہاں سے شروع کرنا ہے۔

"او بھائی میرے تھک گیا ہوں میں اچھی طرح یاد کر لے تیری لیلا نے بنکس ٹاؤن کا ہی کہا تھا یہیں پر جاب کرتی تھی کیا وہ؟"

سہیل نے تھکے سے لہجے میں پاس کھڑے علیدان سے پوچھا جو اب سامنے سٹور کی طرف دیکھ رہا تھا۔سہیل کی بات پر گھور کر اس کی طرف دیکھا۔

"جی بلکل یہیں پر مجھے یاد ہے بس نے یہیں سے اسے پک کیا تھا زیادہ نخرے مت دکھا اور اگر بہت تھک گیا ہے تو لے چابی جا کر کار میں بیٹھ"

علیدان نے پیچھے مڑ کر دانت پیستے ہوئے جواب دیا اور خفا سی شکل بنائے قدم سامنے سٹور کی طرف بڑھا دیے سہیل جو تھک کر رک گیا تھا کمر سے ہاتھ اٹھا کر کندھے اچکائے اور اسکے پیچھے قدم بڑھا دیے۔

انہیں دو گھنٹے ہو چکے تھے ایک سٹور سے دوسرے سٹور میں گھس کر اذفرین کا پوچھتے ہوئے اور اب سہیل کے صبر کا پیمانہ لبریز ہونے لگا تھا پر علیدان کے جوش میں کوئی کمی دکھائی نہیں دے رہی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

****

اذفرین سٹور کاؤنٹر پر کہنی ٹکائے سامنے کھڑی ماریانامی لڑکی کو پیسے پکڑا رہی تھی۔ پانچویں منزل پر لفٹ سے نکلتے ہی یہ پہلا سٹور تھا جو لفٹ سے تھوڑا فاصلے پر تھا۔

"تمہیں یاد رہا بہت بڑی بات ہے"

ماریا نے مسکراتے ہوئے اذفرین سے پیسے پکڑے سٹور پر ملازمت کرتے اسے دو ہفتے ہی ہوئے تھے جب اس کے ساتھ بس کا وہ حادثہ پیش آیا اس لیے ماریا ہی واحد وہ لڑکی تھی جس سے اس کی اچھی دعا سلام تھی۔ یہ گارمینٹس سٹور تھا جہاں بچوں اور بڑوں دونوں کے کپڑے موجود تھے۔

"بھول کیسے سکتی تھی"

اذفرین نے بھرپور مسکراہٹ چہرے پر سجائے جواب دیا۔ٹینا کے فون پر رنگ ٹون ہوئی تو وہ فون کان کو لگائے ایک طرف چل دی۔اذفرین ماریا کو ابھی فقط اتنا ہی بتا پائی تھی کہ وہ اس حادثے کے بعد سڈنی چھوڑ گئی تھی کہ اسی پل ٹینا گھبرائی سی صورت بنائے اس کے قریب آئی۔

"اذفرین سیم کی کال آرہی ہے پروفیسر ناراض ہو رہے ہیں ہمیں جلدی نکلنا ہوگا"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ٹینا کا انداز عجلت لیے ہوئے تھا۔ سیم ان کا ہم جماعت تھا وہ کچھ دیر کی اجازت لے کر نکلی تھیں اس لیے پروفیسر کا ناراض ہونا بنتا تھا۔ وقت گزرنے کا اندازہ ہی نہیں ہوا تھا نہیں ہوٹل سے نکلے ایک گھنٹہ ہو چکا تھا اور اب واپسی کیب سے ہی جانا تھا۔

" اوکے ماریا پھر کبھی سڈنی آئی تو آؤں گی "

اذفرین نے جلدی سے ماریا سے مصافحہ کیا اور پھر ٹینا کے ساتھ تیز تیز قدم بیرونی دروازے کی طرف بڑھا دیے۔

****

پانچویں منزل کی لفٹ سے نکلنے کے بعد سامنے یہ سب سے بڑا گارمینٹس سٹور تھا جس کے داخلی دروازے کی طرف وہ دونوں بڑھ رہے تھے۔ داخلی دروازے کے بلکل قریب پہنچ کر علیدان ایک دم سے نیچے بیٹھا تو سہیل بھی رکا۔

" ایک منٹ لیسز تنگ کر رہی ہیں "

علیدان نے سر جھکایا اور جوگرز کی لیسز کو باندھنا شروع کیا۔ سہیل نے چونگم چباتے چہرہ اوپر کیا تو ایک لمحے کو پلک جھپکنا بھول گیا سامنے سے سٹور کے بیرونی دروازے سے باہر نکلتی دو لڑکیوں میں سے ایک کی خوبصورتی نے نظر بھر کر دیکھنے پر مجبور کر دیا تھا۔ ویسے بھی باہر کے ممالک میں ایشین حسن کم ہی دیکھنے کو

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ملتا تھا۔ سر جھکائے اپنے موبائل سکرین پر نظر جمائے وہ مسکرا رہی تھی۔ سہیل یک ٹک اسے دیکھ رہا تھا اس بات سے یکسر انجان کے ساتھ چلتی ٹینا ناک چڑھائے نخوت سے اسے ہی گھور رہی ہے۔ سہیل کا دیکھنے کا انداز ہی ایسا تھا کہ ٹینا کو عجیب محسوس ہوا۔

" ہاؤ چیپ "

ٹینا نے ناک چڑھا کر کہا دونوں تیزی سے نیچے جھکے علیدان اور سہیل کے پاس سے گزری تھیں اذفرین کا سر موبائل سکرین پر جھکا تھا دونوں کے جھکے سر جیکے سے دونوں کے بیچ سال بھر کی دوری کا سبب بن گئے تھے اور دلوں کو خبر تک نہ ہوئی۔

ٹینا کا بے زار سا لہجہ محسوس کرتے ہوئے اذفرین نے موبائل سکرین پر جھکا سر اوپر اٹھایا۔

" کون؟ "

آبرو چڑھائے اس کے بے زار سے لہجے کا سبب پوچھا۔ ان کے قدم اب لفٹ کی طرف بڑھ رہے تھے۔

" وہ پیچھے ایک لڑکا گھور رہا تھا تمہیں پاگلوں کی طرح "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ٹینا نے گردن کو ہلکا سا خم دیتے ہوئے ناگواری سے کہا تو اذفرین نے بے ساختہ پیچھے مڑ کر دیکھا دو لڑکے اسی سٹور میں داخل ہو رہے تھے جہاں سے وہ دونوں ابھی نکلی تھیں۔اذفرین کو بس ایک لڑکے کی پشت دکھائی دی۔ہنستے ہوئے سر کو ہلاتے چہرہ سیدھا کیا۔

" اگنور کرو مجھے تو عادت ہے اس سب کی پاکستان میں یہ عام ہے "

اذفرین نے ہلکا سا قہقہ لگا کر ٹینا کی طرف دیکھا اور لفٹ کا بٹن دبایا۔لفٹ نیچے تھی ابھی شائی د

" ایکسکیوزمی مس کچھ معلومات درکار تھیں "

علیدان نے کاونٹر پر کھڑی لڑکی سے کہا۔لڑکی نے سامنے رکھے کمپیوٹر سے نظر ہٹائی اور علیدان کی طرف متوجہ ہوئی۔سہیل ساتھ کھڑا پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے ارد گرد دیکھ رہا تھا۔

" جی فرمائیے "

لڑکی نے بھرپور مسکراہٹ چہرے پر سجائے کہا۔

"کیا یہاں کوئی پاکستانی لڑکی اذفرین کام کرتی ہے؟ "

علیدان نے شائستگی سے پوچھا یہ وہی سوال تھا جو وہ بہت سے سٹورز میں دہرا چکا تھا۔اذفرین کا نام سنتے ہی ماریا چونک گئی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"اذفرین۔۔۔"

ماریانے حیرت سے آنکھیں پھیلائی یں اور علیدان کا بغور جائزہ لیا۔اور پھر ایک نظر سٹور کے بیرونی دروازے کی طرف دیکھا۔اذفرین کو سٹور سے نکلے ابھی چند منٹ ہی گزرے تھے۔

" جی جی اذفرین یہی نام ہے"

علیدان نے اس کے رد عمل پر گڑبڑا کر جلدی سے تائی ید کی لڑکی کے چہرے کے تاثرات علیدان کو بتا گ ئے تھے کہ وہ اذفرین کو جانتی ہے۔دل کی رفتار ایک دم سے تیز ہو گ ئی تھی۔اور امید کی کرن نظر آنے لگی تھی۔

"تو وہ تو ابھی گ ئی ہے باہر"

ماریانے ہاتھ اٹھا کر ایگزیٹ ڈور کی طرف اشارہ کیا۔علیدان نے بے یقینی سے سامنے کھڑی لڑکی کی آنکھوں میں دیکھا اور سر ایک جھٹکے کے ساتھ بیرونی دروازے کی طرف موڑا

"سچ سچ کہہ رہی ہیں کیا آپ؟"

علیدان نے بے یقینی سے پھر سے لڑکی سے سوال کیا سہیل جو بے نیازی سے ارد گرد دیکھ رہا تھا اب وہ بھی حیران ہوتے ہوئے پوری توجہ سے سامنے کھڑی لڑکی کی بات سن رہا تھا۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mohey piya Milan ki Aas| By Huma waqas(Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جی میں ٹھیک کہہ رہی ہوں سر وہ جاب تو چھوڑ چکی ہے کب سے آج دو ماہ بعد مجھے میرے پیسے واپس " دینے آئی تھی، سبز رنگ کی شرٹ پہنی ہے ابھی تو نکلی ہے آپ کے داخل ہونے سے ایک سکینڈ پہلے "

ماریانے لفظوں پر زور دیتے ہوئے پر یقین لہجہ اپنایا۔ سبز رنگ کی شرٹ کا سنتے ہی سہیل کی آنکھیں پھیل گ ئی یں

" اوہ میں نے دیکھا ہے علیدان اُسے بھاگ "

سہیل کے ذہن میں جھماکا ہوا سبز رنگ میں ملبوس وہ لڑکی آنکھوں کے آگے گھوم گ ئی تو وہ آفرین ہی اذفرین تھی اوہ شٹ سہیل نے افسوس سے سر پر ہاتھ مارا

دونوں پاگلوں کی طرح سٹور سے باہر نکلے باہر ہر طرف گھومتے لوگوں میں دنوں تیزی سے متلاشی نظر گھما رہے تھے وہ اتنی تیزی سے بھاگ کر باہر نکلے تھے کہ دونوں کی ہی سانس پھولی ہوئی تھی۔ سہیل نے اچانک نظر اٹھا کر سامنے دیکھا تو وہ دونوں لفٹ میں داخل ہو رہی تھیں۔

" علیدان وہ لفٹ میں۔۔۔ "

سہیل نے زور سے علیدان کا کندھا ہلایا جو گھوم گھوم کر ارد گرد دیکھ رہا تھا سہیل کی آواز پر جلدی سے اس کے ہاتھ کے تعاقب میں نظریں گھمائی یں اذفرین شیشے کی بنی لفٹ میں دوسری طرف رخ موڑے کھڑی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تھی اور ٹیناب بٹن دبا رہی تھی لفٹ کا دروازہ بند ہو رہا تھا سہیل نے بلا ارادہ بازو اٹھا کر لفٹ میں کھڑی لڑکی کو رکنے کے لیے کہا جبکہ ٹینا غصے سے فقط گھور کر رہ گئی۔

وہ لفٹ سے نیچے جا رہی تھی یہاں وقت ضائع کرنے کے بجائے ایلیویٹر سے نیچے جانا چاہیے ذہن میں آتے خیال کے زیر اثر علیدان نے تیزی سے قدم ایلویٹر کی طرف بڑھا دیے اور سہیل بھی اس کے پیچھے بھاگا۔

"کیا ہوا "

ٹینا کی بگڑتی شکل دیکھ اذفرین نے حیرت سے پوچھا۔ وہ لفٹ کی دیوار سے ٹیک لگائے ہوئے تھی۔

" وہی دو لڑکے سٹور کے سامنے والے ایسا لگا ہاتھ ہلا رہے ہیں ہمیں "

ٹینا نے پیشانی پر بل ڈالے آنکھوں سے سامنے اشارہ کیا لفٹ نیچے جا رہی تھی

" دیکھوں تو کہاں ہیں "

جیسے ہی اذفرین پیچھے مڑی لفٹ اس منزل سے نیچے آ چکی تھی اور وہ سر ہلاتے ہوئے فقط مسکرا کر رہ گئی۔

"اگنور کرو "

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mohey piya Milan ki Aas| By Huma waqas(Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہنستے ہوئے ٹینا کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔اور پھر سے رخ موڑ لیا۔اس بات سے انجان کے علیدان پاگلوں کی طرح چلتی ایلیویٹر کو بھی پھلانگتے ہوئے لفٹ سے پہلے نیچے پہنچنے کی کوشش میں ہلکان ہو رہا ہے۔

لفٹ سے نکلتے ہی ٹینا کے موبائل پر سیم کی پھر سے کال آنے لگی تھی اور دنوں نے بھاگتے ہوئے مال سے باہر قدم نکالے اور پاس کھڑی کیب کی طرف لپکیں۔

سب سے نچلی منزل تک پہنچنے میں علیدان کی سانس بری طرح پھول چکی تھی بھاگتا ہوا لفٹ کی طرف گیا پر دیر ہو چکی تھی۔لفٹ خالی تھی پوری قوت لگا کر بیرونی دروازے کی طرف بھاگا باہر نکل کر کمر پر ہاتھ دھرے آنکھوں کو سکوڑ کر ارد گرد نظر دوڑائی پر وہاں کوئی آثار نہیں تھے وہاں کوئی نہیں تھی۔

وہ کبھی مڑ کر مال کے اندر دیکھ رہا تھا اور کبھی پھر سے باہر سڑک پر سہیل بھی مال کے دروازے سے باہر نکلا اور مایوسی سے ہارے سے کھڑے علیدان کی طرف دیکھا۔

وہ اتنا قریب سے گزری تھی اگر اس کو پتا ہوتا یہ وہی بلا ہے جس نے اس کے دوست کو دیوانہ بنا رکھا ہے تو بازو ہی دبوچ لیتا اس کا روک لیتا اسکو وہیں اور کہتا دیکھ اس کو دو ماہ سے تمھاری تلاش میں خوار ہو رہا ہے پر کچھ نہ کر سکا سہیل نے لبوں کو ملا کر زور سے اپنے ایک ہاتھ کا مکا بنا کر دوسرے ہاتھ کی ہتھیلی پر مارا

مریل سے قدم اٹھاتا علیدان کے پاس آیا۔جو کمر پر ہاتھ دھرے ابھی بھی کدی آس میں ارد گرد دیکھ رہا تھا۔

،،ہمم سمجھ آیا اس کو دیکھ کر تیرا یوں مجنوں بن جانا ”

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mohey piya Milan ki Aas| By Huma waqas(Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سہیل نے لب بھینچے گہری سانس لیتے ہوئے معنی خیز جملہ اچھالا۔علیدان نے ایک آبرؤ چڑھائے اس کی طرف دیکھا

"غلط بلکل غلط تونا جو دیکھا میرے مجنوں بن جانے کی وجہ وہ نہیں اُسکی سیرت اس کی صورت سے بڑھ کر حسین ہے"

علیدان نے اداس سی مسکراہٹ چہرے پر سجائے آہستگی سے جواب دیا اور ساتھ کھڑے سہیل کا منہ کھلا رہ گیا۔ جبکہ وہ واپس مال کے اندر جا رہا تھا۔

واپس اسی سٹور میں جا کر پھر سے اس لڑکی سے معلومات لی تو اس نے اسی گھر کا بتایا اور جو نمبر دیا وہ بھی پرانا تھا جو بند تھا۔بس ایک فائدہ ہوا تھا انہیں یہ پتا چل گیا تھا وہ سڈنی سے جا چکی ہے۔اور صرف آج ہی آئی تھی

۔

****

"کوئی حرج بھی نہیں اس میں سعد"

فروا نے کندھے اچکائے اور گھوم کر پھر سے سعد کے آگے ہوئی جو پیشانی پر غصے سے بل ڈالے کھڑا تھا۔

" تمھارا دماغ ٹھیک ہے کیا،ایک بچے کا باپ ہے وہ، تم کہہ رہی ہو کوئی حرج نہیں ہے"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سعد نے دانت پیس کر ناگواری سے فروا کی طرف دیکھا۔ نجف کی بیوی ایمیلی اس سے طلاق لے کر جا چکی تھی اور نجف اپنے چار سالہ بچے سمیت یہاں آکر معافی تلافی میں لگ گیا تھا۔

اور آخر کار نجف کی دو دن کی منت سماجت کے بعد مائی دہ اور فروا نے نا صرف اسے معاف کیا تھا بلکہ فروا تو سعد کو پھر سے اس بات کے لیے قائل کر رہی تھی کہ اذفرین اور نجف کی شادی کر دیتے ہیں۔

مت بھولو کہ تمھاری بہن بھی پورے خاندان میں بدنام ہے تم تو یہاں سب سے الگ ہو کر بیٹھے ہو، " پوچھو ذرا مہرین سے اسکو کتنی باتیں سننی پڑ رہی ہیں وہاں پاکستان میں "

فروا نے جلے کٹے لہجے میں کہتے ہوئے نخوت سے ناک چڑھائی جبکہ لبوں پر معنی خیز مسکراہٹ تھی۔

" بس بس "

سعد نے چیخ کر اس کی آواز کو دبانے کی ناکام کوشش کی جو بھی تھا پر وہ یہ بات سچ کہہ رہی تھی کہ سارے خاندان میں اس بات کی چہ موگیاں ہو رہی تھیں کہ اذفرین نو دن تک جنگل میں رہ کر واپس لوٹی ہے اور اس ساری بات کو پھیلانے میں بھی فروا کا اہم کردار تھا۔

بس بس نہیں۔۔۔ میرے بھائی جیسا رشتہ آپکی داغ دار بہن کو مل رہا ہے یہی غنیمت سمجھیں اب تو اس " معزور باسط کی بھی شادی طے ہو چکی ہے "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فروا کو چپ کروانا اب ناممکن تھا وہ تو جلد از جلد ایک تیر سے دو شکار کرنا چاہتی تھی اذفرین اور ماں کی ذمہ داری سے ایک ساتھ نجات۔

"جسٹ شٹ اپ اب ایک اور لفظ منہ سے مت نکالنا"

سعد نے دھاڑتے ہوئے انگلی کو اس کے اوراپنے بیچ حائل کیا۔

"اور تم یہ بھی مت بھولو یہ جو آج باہر بیٹھے ہو یہ سب بھی میرے ہی بھائی کی بدولت ہے"

فروا تو بپھری شیرنی کے طرح گردن اکڑا کر آپ سے تم پر آئی سعد پاکستان میں معمولی ملازمت کرتا تھا یہاں آسٹریلیا کی اچھی جاب نجف کی ہی بدولت ممکن ہوئی تھی اور فروا آج وہ جتا رہی تھی اس بات پر سعد کا پیمانہ لبریز ہوا۔

" اچھا تو تمہیں ان سب باتوں کا غرور ہے"

سعد نے ناگواری کے بل ماتھے پر سجائے افسوس سے سر ہلایا۔

" ہاں ہے کیا تھے تم میرے بھائی کی وجہ سے تم یہاں ہو آج اور آج وہی تمہیں برا لگ رہا ہے"

سعد نے طیش میں آکر مٹھیاں بھینچیں اور پھر فروا کو چیختا چھوڑ کر وہ دھماکے سے دروازہ مارتا باہر نکل گیا تھا

۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تیز تیز قدم اٹھاتا اذفرین کے کمرے کی طرف بڑھا جیسے ہی دروازہ کھولا وہ پہلے سے ہی دم سادھے بیڈ کے کنارے پر بیٹھی تھی دونوں ہاتھوں سے بیڈ کے کنارے کو تھام رکھا تھا اور چہرہ زرد ہو رہا تھا۔ گھر اتنا چھوٹا تھا کہ اس کی اور فروا کی بحث باآسانی گھر کے تمام نفوس سن سکتے تھے۔

سعد کو سامنے دیکھتے ہی اذفرین جلدی سے اٹھ کر کھڑی ہوئی۔ سعد آہستگی سے دروازہ بند کرتا سر جھکائے اس کے قریب آیا۔ وہ سٹڈی ٹرپ سے واپس لوٹی تو نجف اپنے بیٹے سمیت گھر میں موجود تھا اور دو دن بعد آج صبح سے گھر میں سعد اور فروا کی جنگ چل رہی تھی۔ وہ اب علیدان کے ہوتے ہوئے کسی بھی صورت نجف سے شادی نہیں کر سکتی تھی اور اب تو علیدان پاکستان جا چکا تھا صرف اور صرف اس کے لیے۔ سعد گم سم سا اس کے سامنے کھڑا تھا۔

"بھائی میں نجف سے شادی نہیں کرنا چاہتی ہوں"

اذفرین کی سرگوشی نما گھٹی سی آواز نے کمرے کے سکوت کو توڑا۔ سعد نے گہری سانس لی اور اس کے گھبرائے سے چہرے کی طرف دیکھا

" فکر مت کرو اب کسی بھی معاملے میں زبردستی نہیں ہونے دوں گا تمھارے ساتھ "

سعد نے اذفرین کے سر پر ہاتھ رکھا تو اذفرین نے سکون سے آنکھیں موند لیں۔ سعد کے یقین نے اندر تک سکون اتار دیا تھا۔ پر ابھی ایک عجیب سی خلش تھی کہ وہ اپنے باپ جیسے بھائی کو دھوکا دے رہی علیدان سے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اسطرح چھپ کر بات کرتے ہوئے علیدان جلد رشتہ بھیجے تو یہ خلش بھی اس کے دل سے ختم ہو۔ گردن اور جھک گئی تھی

" بھائی مجھے پاکستان بھیج دیں کچھ دن کے لیے "

اذفرین نے گھٹی سی آواز میں التجا کی۔ نجف بھی آکر یہاں بیٹھ گیا تھا گھٹا سا ماحول تھا فروا اٹھتے بیٹھتے احسان جتانے لگی تھی اس کا دم گھٹنے لگا تھا۔ایسے میں کچھ دن پاکستان چلے جانے میں ہی غنیمت تھی

"مگر کیوں گھبرا گئی ہو کیا؟ تم میں ہوں نہ۔۔۔ "

سعد نے اس کا سر اپنے سینے سے لگایا۔ تو اذفرین کے تھمے آنسو گال بھگو گئے۔ آج تو فروا نے اس کو چھوڑ سعد پر بھی اپنا احسان جتا دیا تھا اور وہ نہیں چاہتی تھی اس کی وجہ سے بھائی کا گھر خراب ہو۔ اگر علیدان زندگی میں نا آیا ہوتا تو شائد آج وہ نجف سے شادی کے لیے چپ چاپ راضی ہو جاتی۔

نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے بھائی۔۔۔ مجھے مہرین آپی سے ملنا ہے اور تب تک شائد یہ سب بھی ختم ہو جائے آپ بھابھی کو وقت دیں "

اذفرین نے تھوڑا سا پیچھے ہوتے ہوئے آنسو صاف کیے۔ سر ہنوز جھکا ہوا تھا۔

" ٹھیک ہے کرتا ہوں کچھ پر تم مہرین کی طرف نہیں سیدہ خالہ کی طرف جاؤ گی "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سعد نے پر سوچ لہجے میں کہا۔اذفرین نے سر کو ہاں میں جنبش دی۔

****

ادیان نے کھانے سے بھری ٹرالی ہاتھ سے پکڑ کر پاس کی اور واصف کو ہاتھ کے اشارے سے واپس جانے کے لیے کہا۔واصف نے سر جھکایا اور واپسی کا رخ کیا۔واصف دلاور ولاز میں بہت پرانے کک تھے۔وہ اور ادیان اس وقت صندل کے کمرے کے بلکل بغل والے کمرے کے سامنے کھڑے تھے۔ادیان نے ایک نظر واصف کو جاتے دیکھ کر گہری سانس لی

کھانے کی ٹرالی کو ہاتھ سے پکڑ کر وہ دروازے کا ہینڈل کو گھماتا کمرے میں داخل ہوا۔ٹرالی سفید ماربل پر آہستگی سے سرکی تو برتنوں کے بجنے کی ہلکی سی کھنک اوزگل کے کانوں میں پڑی۔

کمرا دوپہر کے بارہ بجے بھی اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔ہاں شائد سامنے لیٹی اوزگل کی زندگی میں بھی ایک ہفتہ پہلے ایسا ہی اندھیرا چھا گیا تھا جب درخشاں بیگم اسے اس دنیا میں بالکل اکیلا چھوڑ کر اس جہان فانی سے کوچ کر گئی تھیں۔اور وہ اس اندھیرے کو ایک ہفتے سے اپنی زندگی کا محور کیے ہوئے تھی۔

اس دن کے بعد سے اوزگل دلاور ولاز میں ہی تھی۔وہ سارا دن کمرے میں بند رہتی تھی۔پورا دلاور ولاز غم میں ڈوب گیا تھا۔اوزگل کی دردناک چیخوں نے در و دیوار ہلا دیے تھے پر جانے والے کبھی نہیں لوٹتے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ کتنی اکیلی ہو گئی تھی اس کا درد صرف وہ جانتی تھی۔ چھوٹی تھی تو بابا چلے گئے تھے بہن بھائی کوئی نہیں تھا اور اب ماں بھی چھوڑ گئی تھیں۔ ہر چیز کاٹ کھانے کو دوڑتی تھی۔ ماں باپ کے بعد جس شخص کی محبت پر ناز تھا وہ تو ایسے بے نیاز ہوا تھا کہ جیسے وہ اسے جانتا تک نہیں ہے۔ اس پورے ہفتے میں گھر کا ہر فرد اسے دلاسہ دینے آیا تھا سوائے علیدان کے۔ علیدان کی بے رخی نے اسے اندر سے اور توڑ پھوڑ دیا تھا۔

ادیان نے آگے بڑھ کر کمرے کی لان میں کھلتی بڑی بڑی کھڑکیوں کے سارے پردے سرکا دیے کمرے میں روشنی پھیلتے ہی اوز نے ہاتھ کی اوٹ سے آنکھوں کو چھپایا۔ روشنی ایسے آنکھوں میں چبھی تھی کہ جلتی آنکھوں میں تکلیف ہونے لگی تھی سامنے دیکھا تو ادیان پردے درست کر رہا تھا۔ وہ شائد یونیورسٹی سے لوٹا تھا ہلکے نیلے رنگ کی ڈریس شرٹ اور سیاہ پینٹ میں ملبوس تھا شرٹ کے کف آدھی بازو تک فولڈ کیے ٹائی کی ناٹ کو ڈھیلا کیے وہ تھکا تھکا سا تھا۔

ادیان کھانے کی ٹرالی کو بیڈ کے بلکل پاس لے آیا تھا۔ آہستگی سے بیڈ پر بیٹھا اور ایک نظر اوز گل پر ڈالی وہ اب ہاتھ کے بجائے بازو آنکھوں پر رکھے لیٹی تھی سفید بازو نے آنکھوں کے ساتھ ناک پر بھی اوٹ بنا ڈالی بس گلابی ہونٹ جو جگہ جگہ سے سرخی لیے ہوئے تھے نظر آرہے تھے۔ جانتا تھا اسے روتے ہوئے اپنے ہونٹ کاٹنے کی عادت ہے جس کے باعث وہ سرخ ہو رہے تھے ناک کے کنارے بھی ہلکے سے سرخ ہو رہے تھے

"اوز اٹھو"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جھجکتے ہوئے جھک کر آہستگی سے اس کے بازو کو اس کی آنکھوں پر سے ہٹایا۔جب سے علیدان سے منگنی ہوئی تھی وہ اوز کے سامنے آنا کم ہو گیا تھا اوز کی آنکھیں رونے کی وجہ سے سوزش کا شکار تھیں پلکوں کے نیچے آنکھوں کے پوٹے سوجے ہوئے تھے بڑی بڑی سیاہ آنکھوں میں ابھی بھی پانی کہ تہہ موجود تھی۔

ادیان کے دل میں اس کا یہ دکھ سے بھرا چہرہ درد بھرنے لگا تھا۔وہ سامنے بیٹھی اس لڑکی سے بے پناہ محبت کرتا تھا۔اور اس کی یہ حالت برداشت سے باہر تھی۔

وہ کسی کے بھی کہنے پر کھانے کو نیچے نہیں آتی تھی صندل کے بہت اسرار پر ادیان اب اوز کو کھانا کھلانے آیا تھا۔

اوز نے آہستگی سے گردن کو خم دیتے کھانے کی ٹرالی پر نظر ڈالی۔ٹرالی اس کے کمرے میں دوسری بار سج کر آئی تھی۔پہلی بار صندل لے کر آئی تھی اور اب ادیان۔

"ادی بھوک نہیں ہے مجھے "

مدھم سی سرگوشی نما آواز تھی جو دن رات رونے کی وجہ سے بے حد بھاری ہو رہی تھی۔بھوک کا احساس تو جیسے مر گیا تھا ایک نوالہ بھی حلق سے نیچے اترتے درخشاں کا چہرہ نظروں کے سامنے گھوم جاتا تھا۔اور دل میں بڑھتی تکلیف آنکھوں میں آنسو لے آتی تھی۔

" ہمم جانتا ہوں بھوک نہیں ہے تمہیں پر اٹھو تھوڑا سا کھا لو ویکنیس ہو جائے گی "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ادیان نے نارمل سے انداز میں اسے اسطرح اٹھنے کا کہا جیسے سب نارمل ہوا ایسا انداز اپنانا اس کو غم سے باہر نکلانے کے لیے ضروری تھا۔ پلاؤ کو پلیٹ میں نکال کر چمچ رکھتے رخ موڑے پھر سے اس کی طرف دیکھا وہ ویسے ہی لیٹی چھت کو گھور رہی تھی۔ ایک ہفتے بعد بھی اس کی حالت پہلے دن جیسی تھی کسی سے بات نہیں کرتی تھی۔

" اوز شاباش اٹھو نا "

ادیان نے پھر سے ملائم سے لہجے میں کہا اور تھوڑا قریب ہوا۔ اس کے چہرے کو بغور دیکھا تو اوز گل کی آنکھوں کے کونوں سے پھر سے آنسو بہہ رہے تھے۔ ادیان نے سر جھکایا اور پلیٹ کو بیڈ کے سائیڈ میز پر رکھا۔

" اوز پلیز خود کو سنبھالو ہمت کرو دیکھو، ایک دن ہم سب کو وہیں جانا ہے آگے پیچھے پر منزل سب کی وہی ہے آنٹی کی روح کو تکلیف دے رہی ہو تم یوں رو رو کر "

بیڈ پر ہاتھ ٹکائے وہ اس پر جھکا ہوا تھا جو بلکل ساکن پژمردگی سے چھت کو گھور رہی تھی۔ کچھ دیر یوں ہی خاموشی رہی ادیان اس کی آنکھوں میں جھانک رہا تھا پر وہ چھت کو دیکھ رہی تھی خالی خالی آنکھیں تھیں جن میں جینے کی رمق نہیں تھی۔

" کس کے لیے ہمت کروں کس کے لیے خود کو سنبھالوں میرا تو کوئی نہیں ہے اب اس دنیا میں "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

گھٹی سی مایوس آواز نے کمرے کی خاموشی کو توڑا ایسی آواز تھی جس میں اس کے اندر کے خالی پن کی واضح جھلک تھی۔

"یہ کب سے سوچنے لگی تم، کل تک تو ہم سب تمھارے تھے بابا تمھارے تایا نہیں تا بابا تھے، مما تمھاری تائی نہیں تائی امی تھیں صندل تمہاری بہن میں تمھارا واحد دوست اور۔۔۔"

ادیان نے خفگی بھرے لہجے میں روانی سے کہا ابھی بات مکمل نہیں ہو پائی تھی کہ وہ تڑپ کر ادیان کی بات کاٹ کر گویا ہوئی۔

"اور وہ۔۔۔ وہ سب ہو کر بھی میرے کچھ بھی نہیں ادی"

اوزگل نے بھیگے سے لہجے میں شکوہ کیا۔اس کی آنکھیں بھی شکوہ کناں تھیں۔وہ علیدان کی بات کر رہی تھی ۔یہ بات اس نے ہی نہیں سب نے محسوس کی تھی منگنی کے بعد سے علیدان بھائی اوزگل سے کھچے کھچے سے رہنے لگے تھے لیکن یہ علیدان کی شخصیت کا خاصہ تھا وہ کم گو تھے شروع سے لڑکیوں سے بلکل بات نہیں کرتے تھے اوزگل کو وہ بلکل صندل کی طرح سمجھتے تھے اور شائد اس رشتے میں اب ان کو جھجک تھی ۔ادیان نے سوچتے ہوئے کن اکھیوں سے اوزگل کی طرف دیکھا۔

"ادی وہ بدل گئے ہیں وہ وہ نہیں رہے وہ مجھ سے پیار نہیں کرتے"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اوزگل اب باقاعدہ رونے لگی تھی یہ سچ تھا کہ اس دکھ کے لمحے علیدان کے منہ سے نکلا کوئی ایک ہمدردی کا لفظ بھی اس کی بجھی زندگی میں روشنی کی کرن لا سکتا تھا۔

" اوزوہ شروع سے ایسے ہی ہیں تم جانتی ہو "

ادیان نے سر جھکائے آہستگی سے کہا۔اس سے اس لمحے نظریں ملانا مشکل ہو رہا تھا یہاں اس جگہ شائد علیدان بھائی کو ہونا چاہیے تھا جہاں وہ بیٹھا اس کو سنبھال رہا تھا۔

"نہیں وہ بدل گئے ہیں رکو نہیں یقین تمہیں تو "

اوزگل نے پھیکی سی آواز میں کہتے ہوئی کہنی کے بل جسم کو اوپر اٹھایا اور پھر آنسو صاف کرتی ساتھ پڑے لیپ ٹاپ کو کھول چکی تھی۔ سنبل کے بعد آج وہ ادیان کو ان سکریٹ ایمیلز کے بارے میں بتانے جا رہی تھی جو علیدان اسے بھیجتا رہا تھا۔

" دیکھو یہ دیکھو "

لیپ ٹاپ کی سکرین اوزگل نے جیسے ہی ادیان کی طرف گھمائی اس کے چہرے کا رنگ فق ہوا۔سامنے اسی کی بھیجی ہوئی ایمیلز تھیں جو وہ چھپ کر اوزگل کو بھیجتا تھا۔ نجانے کب اُس کی دوستی پیار میں بدلنے لگی تھی اور یہ پیاری سی کزن دل کے نہاں خانوں میں جا بسی تھی۔اظہار کی ہمت نہیں تھی تو وہ اسے ایک انجان

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ایمیل سے پیار بھری شاعری اور جزبات بھیجنے لگا تھا۔اس بات سے یکسر انجان کہ وہ ان ایمیلز کو علید ان بھائی کی ایمیلز سمجھتی رہی۔

"یہ۔۔۔ "

ادیان کی آواز کہیں اندر ہی دم توڑ گئی تھی۔ گھٹن سی تھی جو دل کی دیواروں سے ٹکرا کر ٹیس بن رہی تھی

"ہاں ادی یہ ان کی بھیجی ہوئی ساری ایمیلز ہیں جو وہ آسٹریلیا سے مجھے بھیجتے تھے "

اوز گل نے پر یقین لہجے میں کہا ادیان نے نظریں چرائیں ایسے جیسے وہ آنکھوں سے پڑھ لے گی۔

" اور اب تو نہ ایمیلز بھیجتے ہیں اور نہ میری طرف دیکھتے ہیں "

اوز گل نے روتے ہوئے بھاری آواز میں کہا۔ادیان نے نظر بھر کر اس کی طرف دیکھا۔

" ادی وہ مجھ سے پیار نہیں کرتے ہیں اب "

وہ باقاعدہ چہرے کو ہتھیلیوں کی اوٹ میں چھپائے رونے لگی تھی۔ادیان نے گڑبڑا کر پہلو بدلہ۔

" نہیں ایسا بھی تو ہو سکتا ہے وہ بزی ہوں اور جھجک رہے ہوں تم سے بات کرنے کے لیے "

گڑبڑا کر جلدی سے جواز گھڑا پر وہ اسی طرح بیٹھی تھی آہستگی سے پاس ہو کر اس کی ہتھیلیوں کو چہرے پر سے ہٹایا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" اوزا اگر وہ تم سے پیار نہ کرتے تو منگنی کیوں کرتے وہ کرتے ہیں پیار میں جانتا ہوں "

ادیان نے پر یقین لہجے میں کہا۔اوز نے بے یقینی سے دیکھا تو ادیان نے مسکرا کر سر کو ہاں میں جنبش دی ۔بازو کو لمبا کیے پلیٹ اٹھائی اور چمچ بھر کر اس کی طرف بڑھایا۔

" کھانا کھاؤ شاباش "

محبت بھرے لہجے میں کہا اوز نے آہستگی سے منہ کھولا۔

****

"علیدان پر یہ کیسے ممکن ہے میں ایسے کیسے آسکتی ہوں اسلام آباد "

اذفرین نے کھڑکی کی اوٹ سے باہر جھانک کر دیکھا۔سامنے صحن میں سیدہ خالہ گملوں میں پانی ڈال رہی تھیں۔وہ فون ہاتھ میں پکڑے علیدان سے پیغامات کے ذریعے بات کر رہی تھی۔اسے پاکستان آئے آج چار دن ہو چکے تھے۔اور علیدان اس سے ملاقات پر بضد تھا۔

کیوں نہیں آسکتی تم آسٹریلیا سے اکیلی پاکستان آگئی ہو،تو کیا یہاں نہیں آسکتی،اگر میں کہتا ہوں میں " آجاتا ہوں یہاں تو لاہور میں تم ملنے کو تیار نہیں "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

علیدان کے جوابی پیغام پر لبوں کو دانتوں میں دبائے آسمان کی طرف دیکھا۔ عجیب سا احساس ہو رہا تھا علیدان اسے بہت مختلف سا لگنے لگا تھا۔ بہت سی باتیں عجیب محسوس ہونے لگی تھیں جن میں سے ایک اس کی یوں ملاقات کی ضد تھی۔ بات یہ نہیں تھی کہ اسے علیدان پر یقین نہیں تھا بلکہ بات اس کی شخصیت سے یکسر مختلف تھی۔

"علیدان یہ سب عجیب ہے آپکو نہیں لگتا کیا ہماری فیملی میں ایسا کچھ نہیں ہوتا آپ رشتہ بھیجیں نا پلیز جلدی"

ازفرین نے جوابی پیغام ٹائپ کیا۔ دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔ لاہور سے اسلام آباد جانے کے لیے کوئی ایسی وجہ بھی چاہیے تھی جس کے ذریعے وہ خالہ کو قائل کر سکتی۔

"دیکھو میرے گھر والے پہلے تمہیں دیکھنا چاہتے ہیں ملنا چاہتے ہیں اور ان سے پہلے ایک دفعہ میں ملنا چاہتا ہوں تمہیں سب کے بارے میں بتانا چاہتا ہوں کہ کس کو کیسے ڈیل کرو گی تم"

علیدان کا جواب پڑھ کر پیشانی پر پریشانی کی لکیریں اور بڑھ گئی تھیں۔ وہ اکیلے ملنا نہیں چاہتا تھا اس کا مطلب تھا وہ تو اتنا اسرار صرف اپنے گھر والوں سے ملوانے کے لیے کہہ رہا تھا۔

"تو آپ نے اتنی تصویریں دکھائی ہیں تو ہیں ان کو"

ازفرین نے گھبرا کر جواز پیش کیا۔ اب دماغ اس کی بات پر قائل ہونے لگا تھا تھوڑا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تم نہیں آنا چاہتی مت آؤ پھر مجھے لاہور آنے دو کم از کم کچھ باتیں کرنی ہیں ضروری رشتہ بھیجنے سے پہلے۔"

اذفرین اب پیشانی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے سوچ رہی تھی۔ پھر پریشان سی بے بس شکل بنائے پیغام لکھا۔

"نہیں نہیں بلکل نہیں لاہور مت آنا آپ علیدان میرا پورا خاندان ہے یہاں"

یہاں لاہور میں تو وہ ہرگز بھی علیدان کے ساتھ نہیں مل سکتی تھی کیونکہ یہاں تو پہلے سے ہی اس کو لے کر عجیب سی باتیں ہو رہی تھیں۔ اور سعد نے اسے پاکستان صرف اس شرط پر بھیجا تھا وہ کسی سے بھی کوئی بات نہیں کرے گی اس معاملے میں بس خاموشی سے دس دن رہ کر واپس آجائے گی جس میں سے چار دن وہ اور علیدان اسی بحث میں گزار چکے تھے وہ رشتہ بھیجنے کا کہہ رہی تھی اور وہ اس سے پہلے ملنے پر بضد تھا۔

"اچھا میں اپنی دوست سے بات کرتی ہوں"

جواب لکھنے کے بعد اب وہ عالیہ سے بات کرنے کے بارے میں سوچ چکی تھی۔ عالیہ اس کی سکول کے زمانے سے ہی بہت اچھی دوست تھی دونوں کا ایک دوسرے کی طرف بہت آنا جانا تھا۔ وہ تھوڑی لبرل فیمیلی سے تعلق رکھتی تھی یقیناً وہ ضرور کوئی مدد کر سکتی تھی۔

"عالیہ تم مجھے ملنے آسکتی ہو"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نچلے لب کو پریشانی سے کچلتے ہوئے وہ عالیہ کو پیغام بھیج چکی تھی۔

****

''شکر ہے تم مسکرانے تو لگی ویسے کیا راز ہے اس مسکراہٹ کا ''

سنبل نے ایک آنکھ کو دباتے شرارت سے سامنے بیٹھی اوز گل سے پوچھا جسکی مسکراہٹ سنبل کے اس انداز پر اور گہری ہوئی۔ بلش ہوتی گالوں اور بے اختیار امڈ آنے والی مسکراہٹ کو لبوں کو اندر لے جا کر دباتے ہوئے ارد گرد دیکھا۔ وہ دونوں دلاور ولاز میں اوز گل کے کمرے میں بیٹھی ہوئی تھیں۔

سنبل نے آبرؤ نچائے اپنے سوال کا جواب پھر سے طلب کیا تو اوز گل کھلکھلا دی۔

'' علی پھر سے مجھے ایمیل بھیجنے لگے ہیں مجھ سے بات کرنے لگے ہیں ''

گہری ہوتی مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا ایسی مسکراہٹ جو اس کی اندر کی خوشی کا واضح ثبوت تھی۔ علیدان پھر سے اسی انجان ایمیل سے اسے پیار بھری ایمیل اور شاعری بھیجنے لگا تھا وہ سب کے بیچ ہوتا تو اسے دیکھتا تک نہیں تھا پر اس کی ایمیل میں وہ اپنی سب بے تابیوں کا اظہار کر دیتا تھا جو اوز گل کے مردہ جسم میں جان بھر دیتی تھیں۔ درخشاں بیگم کو گزرے آج مہینہ ہو چلا تھا۔ اور سنبل ہر ہفتے اس کے پاس گھر چکر لگاتی تھی اس دفعہ وہ دو ہفتوں بعد آئی تو اوز گل کا انداز یکسر مختلف تھا وہ مسکرا رہی تھی شرما رہی تھی زرد چہرے کی سرخی واپس لوٹ آئی تھی تھکی سی پژمردہ آنکھیں پھر سے چمکنے لگی تھیں۔ اس کو اسطراح دیکھ کر سنبل

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پرسکون ہوگ ئی تھی۔ جس دن سے درخشاں بیگم اس دنیا سے گ ئی تھیں وہ اور صندل اس کو لے کر بہت پریشان رہنے لگی تھیں وہ ڈپریشن میں جانے لگی تھی۔

پر صندل سہی کہتی تھی اس کا ڈپریشن اس دفعہ میں تم یا دیان ختم نہیں کر سکتے اسے اس ڈپریشن سے باہر آنے کے لیے دوست کی نہیں محبت کی ضرورت ہے اور اسکی محبت علیدان تھا۔ اور ایسا ہی ہوا جیسے ہی علیدان نے پھر سے اسے توجہ دینی شروع کی تو وہ ڈپریشن سے باہر آگ ئی تھی یہی وجہ تھی آج دو ہفتوں بعد اس کا ہر انداز نارمل تھا۔

"ہائے یہ تو واقعی بہت بہت خوشی کی بات ہے تمھارا علی ویسے ہی بڑا چھپا رستم ہے، سب کے سامنے تو نظر اٹھا کر نہیں دیکھتا اور چھپ چھپ کر اتنی لمبی لمبی ایمیلز "

سنبل نے رشک اور خوشی سے اوز کی طرف دیکھا۔ اوز بس مسکرا کر اثبات میں سر ہلا گ ئی تھی۔

"بہت بہت خوشی ہوئی تمہیں خوش اور ریلیکس دیکھ کر، اچھا سنو اس خوشی میں ایسا کرتے ہیں تینوں کسی دن ڈے آؤٹ پلین کرتے ہیں میں صندل اور تم بس پورا دن گھومیں گے پھریں گے شاپنگ کریں گے "

سنبل نے جوش میں اس کے گلے لگ کر کہا۔ اور پھر مسکراتی ہوئی الگ ہوئی۔

" ہمم ٹھیک ہے سنڈے کو چلیں گے "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اوز گل نے گہری سانس خارج کرتے ہوئے آواہ لٹوں کو کانوں کے پیچھے آڑایا۔سب پھر سے اچھا لگنے لگا تھا محبت کتنی عجیب چیز ہے اگر یہ روٹھ جائے تو ارد گرد کی بے جان چیزیں بھی روٹھی ہوئی لگتی ہیں کھانے کی چیزیں بدمزہ لگنے لگتی ہیں ہر چہرہ اپناد شمن لگنے لگتا ہے اور جب محبت لوٹ آئے تو ہر چیز مسکراتی ہوئی لگتی ہے دل کی حالت کی طرح رقص کنعاں اوز گل نے پر سکون ہوتے ہوئے سوچا۔

اسی لمحے دروازہ کھولے کھانے کی ٹرالی کو دھکیلتی صندل کمرے میں داخل ہوئی۔اوز گل اور سنبل کو مسکراتے دیکھ کر وہ بھی مسکرادی تھی۔

" مجھے ایسا لگتا ہے کہ تم دونوں مجھے بھیج کر میری ہی باتیں کرتی ہو "

صندل نے دونوں کے مسکراتے چہرے دیکھ کر شرارت سے کہا تو دونوں کھلکھلا کر ہنس دیں۔

ہاں ہاں اور نہیں تو کیا یہی تو کرتے ہیں اچھا سنو سنڈے کو پلین بنا ہے کوئی بہانہ نہیں تمھاری طرف سے بھی "

سنبل نے تنبیہہ کے انداز میں انگلی کھڑے کرتے ہوئے کہا۔صندل نے چور سی نظر اوز گل پر ڈالی۔

"جی جی کیوں نہیں بس یہ بتادیں یہ ہماری بھابھی صاحبہ مان گ ئی ہیں یا نہیں؟ "

شرارت سے سوال کیا جبکہ اوز گل کا پر سکون سا انداز یہ باور کروا گیا تھا وہ اب بلکل نارمل ہو چکی ہے۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mohey piya Milan ki Aas| By Huma waqas(Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"جی منالیا ہے ان کو بھی فکر نا کرو تم "

سنبل نے مسکراتے ہوئے اوز گل کی طرف دیکھا اور صندل نے مشکور نظروں سے سنبل کی طرف دیکھا۔

****

دھواں اڑاتی چائے کے ساتھ سگریٹ کے کش لگاتا وہ سامنے بیٹھے شخص کے ہاتھ سے اب اپنا موبائل پکڑ رہا تھا جو کب سے رال ٹپکاتا ہوا اذفرین کی تصاویر دیکھنے میں مصروف تھے۔

دانش نے اس کے ہاتھ سے موبائل پکڑ کر بند کیا جس پر وہ بدمزہ سی صورت بنا گیا۔اور سگریٹ کے کش لگاتے دانش کی طرف دیکھا۔

دیکھ پہلے میں اس کافی شاپ پر ملوں گا اسے بلیک میل کر کے کار تک لاؤں گا تم بس کار تیار رکھنا بلکل "

"کافی شاپ کے سامنے

دانش نے خباثت سے ساتھ بیٹھے شخص کے کندھے کو پکڑ کر رازدانہ انداز میں سرگوشی کی۔ساتھ بیٹھا لڑکا تھوڑی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے پرسوچ انداز میں سر ہلا گیا۔

"سن اب اپنا وعدہ مت بھولیو تو نے کہا تھا تیرے بعد جتنی دیر میں چاہوں گا میرے ساتھ رہے گی "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دانش کے ساتھ بیٹھے شخص نے انگلی کھڑے کرتے ہوئے تنبیہ کی۔دانش اس کے کندھے پر دباؤ ڈالے قہقہ لگا گیا۔

"اتنااتاولہ مت ہو لڑکی کوئی ایسی ویسی نہیں ہے اتنی محبت کرتی ہے اس ہیر و سے پھر بھی اتنی مشکل سے ملنے پر راضی ہوئی ہے کہ مت پوچھ ساری محنت میری ہے تو تجھے جتنا وقت دوں گا صرف اتنا"

دانش نے اکڑ سے گردن کو خم دے کر کہا جس پر سامنے بیٹھے شخص کا چہرہ بدمزہ ہو گیا۔اور ماتھے پر ناگوار سی لکیریں نمودار ہوئی یں۔

"گاڑی میں لے کر آؤں گا جگہ میں نے ارینج کی،تو اب ایسا مت کر میرے ساتھ برابر کا حصے دار ہوں"

سامنے بیٹھے شخص نے ماتھے پر بل ڈالے کہا تو دانش ایک آنکھ کو اوپر اٹھائے سوچ میں پڑ گیا۔

"چل ٹھیک ہے"

قہقہ لگاتے ہوئے کہا تو دوسرا آدمی بھی مسکرا کر سر ہلانے لگا۔

****

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ٹرین کی آواز دل کی دھڑکنوں کی رفتار بڑھا رہی تھی وہ بار بار بھیگتی ہتھیلیوں کو آپس میں ملائے نچلے لب کو بے چینی سے کچلتی کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی۔انہیں لاہور سے اسلام آباد کے لیے نکلے ہوئے تین گھنٹے ہو چکے تھے۔زرد رنگ کے جوڑے میں اس کا چہرہ لٹھے کی طرح سفید پڑا ہوا تھا ساتھ بیٹھی عالیہ اپنے موبائل پر مصروف تھی۔

ہر بیس سے پندرہ منٹ بعد علیدان کا پیغام آرہا تھا۔جس کا جواب وہ بس ہوں ہاں میں دے رہی تھی اس نے کسی کافی شاپ پر بلایا تھا عالیہ کا بتانے پر وہ ناراض ہوا پر پھر کچھ دیر بعد پیغام آیا کہ ٹھیک ہے اسے بھی ساتھ لے آنا کافی شاپ پر وہ الگ ٹیبل پر بیٹھے گی اور گھر ساتھ نہیں جائے گی علیدان کی ضد کے آگے گھٹنے تو وہ ٹیک چکی تھی پر دل تھا کہ عجیب سی بے کلی کا شکار تھا۔یہ سب اسے بلکل خوشی نہیں دے رہا تھا پر دل کو بار بار تسلی دے رہی تھی کہ وہ خوش نہیں ہے لیکن جس سے محبت کرتی ہے وہ اس سب سے خوش ہو گا۔

"بس کر اب گھبرانا"

ساتھ بیٹھی عالیہ نے اسکا کندھا ہلاتے ہوئے کہا تو وہ بدک کر خیالوں سے باہر آئی انداز ڈر جانے جیسا تھا۔ جلدی سے پیشانی پر آئے ٹھنڈے پسینے کی بوندوں کو صاف کیا۔اور گھبرائی سی نظر ارد گرد دوڑائی۔

"بہت عجیب لگ رہا ہے سب دل گھبرا رہا ہے میرا"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اذفرین کی آواز کسی کنویں سے آتی ہوئی محسوس ہوئی چہرے پر ہوائیاں سی اڑ رہی تھیں بار بار سعد کی نصیحتیں یاد آرہی تھیں۔ جو اس دفعہ اس نے کچھ زیادہ ہی کی تھیں کیونکہ فروا اسے پورے خاندان میں بس کے حادثے کو لے کر برے طریقے سے بدنام کر چکی تھی اور سعد اب چاہتا تھا وہ اس کے حوالے سے کوئی بات نہ سنے کبھی سعد کی باتوں کی بازگشت ذہن میں گونجنے لگتی اور کبھی کفن میں لپٹے امی اور ابو کے چہرے یاد آرہے تھے۔ وہ سب کو دھوکا دے رہی تھی پر علیدان کی محبت ہر چیز پر ایسی بھاری پڑی کہ عقل پر بھی پردے ڈال چکے تھی۔ جو سہی اور غلط کی پہچان نہیں کر پا رہی تھی۔

"پاگل خود ہی تو کہتی ہو اس پر بہت اعتبار ہے وہ بہت اچھا ہے اور۔۔۔۔ "

عالیہ نے سرگوشی کی اور اس کے چہرے کو پکڑ کر پیار سے اوپر کیا اذفرین نے بوکھلا کر اس کی بات کو کاٹا۔

بات اعتبار کی نہیں ہے عالیہ بات غلط کام کی ہے جھوٹ بول کر سب سے آئی ہوں میں ایسا کبھی سوچا "

" بھی نہیں تھا میں ایسے کروں گی زندگی میں

اذفرین نے روہانسے لہجے میں کہتے ہوئے عالیہ کے ہاتھوں کو یوں تھاما جیسے وہ ابھی رو دے گی۔ عالیہ کو اپنی اور علیدان کی تمام کہانی وہ سنا چکی تھی اور اب عالیہ ہی اپنے کسی ٹیسٹ کا بہانہ بنا کر سیدہ خالہ اور سعد سے اجازت لے کر اسے اپنے ساتھ اسلام آباد لے کر جا رہی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فکر مت کرو تمھاری نیت ٹھیک ہے جس سے ملنے جا رہی ہو اس کی نیت ٹھیک ہے مقصد اچھا ہے بس ریلیکس ہو جاؤ "

عالیہ نے اس کے ہاتھ کو مسکراتے ہوئے تھپکا اور تسلی آمیز نظروں سے آنکھوں کو بند کر کے کھولا۔

" ہاں دل کو تسلی دینے کو یہ سب باتیں ٹھیک ہیں "

اذفرین نے آہستگی سے کہا دھیرے سے عالیہ کے ہاتھوں کے نیچے سے اپنے ہاتھ نکالے اور پھر سے کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی۔ بار بار آنکھیں نم ہو رہی تھیں۔

****

لان میں صبح نو بجے کے قریب وہ ہلکی سی دھوپ میں کرسی پر بیٹھا تھا جاگنگ ڈریس میں ملبوس بکھرے سے بالوں اور ہلکی سی بڑھی ہوئی شیو کے ساتھ کھویا کھویا سا۔ پاکستان واپس آئے ایک ماہ ہو چکا تھا درخشاں چچی کی اچانک انتقال پر اسے فوراً آسٹریلیا سے آنا پڑا تھا۔ آتے ہوئے وہ اپنے ساتھ ماریا کا فون نمبر لے آیا تھا اب ایک ماریا ہی تھی جو اذفرین کے ملنے کی آس بندھائے ہوئی تھی۔

علیدان نے جیب سے موبائل نکالے پر سوچ انداز میں اس کی سکرین کو دیکھا پھر کال ملا کر موبائل کان کو لگایا۔ وہ ہر روز اس وقت ماریا کو کال کرتا تھا ہر بل پر دل دعا کر رہا تھا کہ آج کوئی اچھی خبر سننے کو ملے۔ جب

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سے صندل کا رشتہ طے ہوا تھا گھر میں شادی کے بارے میں باتیں ہونے لگی تھیں۔اورا ذفرین کا ابھی تک کہیں کوئی پتا نہیں تھا۔

" ہیلو "

فون کے دوسری طرف سے نسوانی آواز کی بازگشت پر وہ خیالوں سے باہر آیا۔اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا ماریا فوراً گویا ہوئی

" کیسے ہیں آپ؟ "

وہ شائستگی سے پوچھ رہی تھی علیدان نے پھیکی سی مسکراہٹ چہرے پر سجائی۔کیا بتاتا کہ کیسا ہے وہ،ہر گزرتے دن کے ساتھ بے کلی بڑھتی جارہی تھی وہ جس کو سمجھا تھا کہ اللہ نے اس سے ملنا قسمت میں لکھ رکھا تھا اب ایسا لگ رہا تھا بس اس کا ساتھ وہیں تک ہی تھا اس کے ملنے کی آس دن بدن اور شدت اختیار کرتی جا رہی تھی پر دل میں کہیں نہ کہیں مایوسی اپنی جگہ بنا رہی تھی

"ڈسٹرب تو نہیں کیا آپکو "

یہ وہ فقرہ تھا جو وہ ہر روز ماریا سے کہتا تھا۔بالوں میں ہاتھ پھیرے سر کو تھوڑا اوپر اٹھایا۔

" بلکل نہیں جی پر معافی چاہتی ہوں اس نے کوئی رابطہ نہیں کیا اور نہ وہ خود آئی "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ماریانے بھی گہری سانس لیتے ہوئے مایوسی سے وہی فقرہ دہرادیا جو وہ ہر روز دہراتی تھی۔علیدان نے کے لبوں کی مسکراہٹ غائب ہوئی

" ہمم ٹھیک ہے "

علیدان نے لب بھینچے آہستگی سے کہا اور پھر بائے کہتے ہوئے فون بند کر دیا۔دنوں ہاتھوں کی انگلیوں کو آپس میں پھنسائے سر کے نیچے رکھا رتجگوں کے اثر کو لیے مخمور سی آنکھیں دکھ سے بھری تھیں ایک عجیب سا روگ تھا جو وہ خود کو لگا بیٹھا تھا پر وہ بے بس تھا

****

" عالیہ وہ تمھارے لیے یہ نیچے سیٹ ریزرو ہے مجھے اوپر بلا رہے ہیں علیدان "

اذفرین نے شرمندگی سے کہتے ہوئے عالیہ سے نظریں چرائیں وہ دوپہر ایک بجے کے قریب مطلوبہ کافی شاپ پر پہنچ چکی تھیں یہ کافی شاپ ڈبل سٹوری پر مشتمل تھی۔علیدان نے اسے اوپر آنے کا کہا تھا پر ساتھ میں یہ بھی کہا کہ عالیہ کو نیچے ہی بیٹھنا ہے۔جس کے لیے وہ نیچے سیٹ ریزرو کروا چکا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اذفرین کو علیدان کی بات عجیب سی لگی پیشانی پر ناگواری کے شکن ڈالے موبائی ل کو گھورا اور پھر شرمندہ سے لہجے میں ساتھ کھڑی عالیہ سے درخواست کی

" اوہو کوئی بات نہیں میں ہوں یہاں تم جاؤ اوپر ٹیک یور ٹائی م "

عالیہ نے اس کی شرمندگی کو بھانپ کر مسکراتے ہوئے کہا۔اذفرین نے پھیکی سی مسکراہٹ لبوں پر سجائی ایک عجیب سی بے چینی تھی دل کو جو خوشی محسوس ہونی چاہیے تھی وہ نہیں ہو رہی تھی

" اوکے بیٹھو تم "

اذفرین نے پھیکی سی آواز میں کہا اور سامنے لگے میز کی طرف اشارہ کیا جس کا علیدان نے اسے بتایا تھا۔

" ہاں ہاں تم جاؤ ڈونٹ وری "

عالیہ اسے تسلی دیتی اپنا موبائی ل دیکھتی اب اس سیٹ کی طرف بڑھ رہی تھی جس کی طرف اس نے اشارہ کیا تھا۔ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی وہ اوپر آئی تھی اوپر کوئی نہیں تھا گھبرائی سی ابھی وہ ارد گرد دیکھ رہی تھی جب کان کے قریب سے کسی کی آواز سنائی دی۔

" ہائے "

بھاری سے انجان مردانہ آواز پر وہ مڑی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آواز کی بازگشت بہت قریب سے ہوئی تھی جو کوئی بھی تھا اس کے بلکل پیچھے کھڑا تھا اذفرین نے تھوڑا پیچھے ہو کر رخ موڑا تو جھجکتے ہوئے قدرے اور دور ہوئی وہ جو کوئی بھی تھا عجیب بے باک انداز میں اس کے قریب ہو رہا تھا۔لبوں پر معنی خیز مسکراہٹ سجائے اذفرین کی طرف دیکھ رہا تھا۔وہ جتنا بد صورت تھا اس سے کہیں زیادہ اس کی نظریں عجیب سا تاثر پیدا کر رہی تھیں۔

اذفرین نے بے چینی سے ارد گرد دیکھا پر یہاں اس وقت کوئی نہیں تھا۔علیدان کہاں رہ گ ئے ہیں ابھی تک آئے کیوں نہیں سامنے کھڑا شخص دل دہلا رہا تھا۔

اس کا قدم بہ قدم بڑھنا اور عجیب چبھتی سی نظریں پریشان کر رہی تھیں۔اذفرین نے گھور کر اسے ناگواری ظاہر کرنا چاہی پر وہ تو جیسے بے خوف تھا ہر چیز سے

"بیٹھو بیٹھو پریشان نہ ہو اذفرین"

وہ اپنی سوچوں میں مگن اس شخص سے انجان بنتے ہوئے اس کے قریب سے گزرتے ہوئے وہاں سے جانے ہی والی تھی جب اس کے منہ سے اپنا نام سن کر قدم منجمند ہوئے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حیرت سے آنکھیں کھول کر اس شخص کی طرف دیکھا جواب اپنے نچلے ہونٹ کے نیچے انگلی کو آہستگی سے پھیرتا ہوا خباثت سے مسکرار ہا تھا۔اس کو میرا نام کیسے معلوم ہے۔ارد گرد پھر سے دیکھا علیدان کہیں نہیں تھا۔کیا ہو رہا تھا یہ سب۔

"آ۔۔۔آپ۔۔۔آپ کون؟ "

اذفرین نے گڑبڑا کر ادرد گرد دیکھتے ہوئے پوچھا نظریں بار بار علیدان کو تلاش کر رہی تھیں۔گھبراہٹ کے باعث لفظوں کا ربط ٹوٹ گیا تھا

وہ بے آواز ہنستا قریب ہوا۔انداز ایسا تھا جیسے اسے جانتا ہو پہلے سے اذفرین پر تو حیرت کے پہاڑ ٹوٹ رہے تھے۔

" میں وہی جس سے ملنے آئی ہو تم "

دانش نے اذفرین کو اوپر سے نیچے دیکھتے ہوئے تھوڑا سا جھک کر کان کے قریب سر گوشی کی۔وہ اپنی تصاویر سے بھی کہیں زیادہ حسین تھی۔بیوقوف تھی یا معصوم تھی پر اب اس کے رحم و کرم پر تھی۔اس نے بڑے آرام سے سوچ سمجھ کر کھیل کھیلا تھا جس کا نتیجہ تھا وہ حسینہ آج اس کے سامنے کھڑی تھی۔

اذفرین نے پیشانی پر نا سمجھی کے شکن ڈالے سامنے کھڑے آدمی کی طرف دیکھا وہ کیا کہہ رہا تھا کچھ سمجھ میں نہیں آرہا تھا۔اور اسکا انداز عجیب طرح سے کھٹک رہا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"کہ۔۔کیا مطلب علیدان کہاں ہیں؟"

گھبراتے ہوئے کہا اور جلدی سے اپنے کندھے پر لٹکے بیگ میں سے موبائل نکالا یہ کس طرح کا مزاق تھا علیدان کہاں تھا

"کون وہ ہیرو تمھارا ارے بے بی اس کے تو فرشتوں کو بھی خبر نہیں ہوگی کہ تم مجھ سے مل رہی ہو"

دانش نے ہلکا سا قہقہ لگا کر کہا اذفرین نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا اور جلدی سے موبائل پر علیدان کا مطلوبہ نمبر ملایا یہ جو کوئی بھی تھا اسے پریشان کر رہا تھا۔علیدان کو فوراً بتانا چاہیے تھا تاکہ وہ جلدی یہاں پہنچے۔

پر جیسے ہی فون پر بل جانا شروع ہوئی سامنے کھڑے اس شخص کے ہاتھ میں پکڑا موبائل بجنے لگا اذفرین نے جھٹکے سے سر اٹھایا آنکھیں حیرت سے پھٹنے کو تھیں جبکہ سامنے کھڑا وہ شخص فلک شگاف قہقہ لگا رہا تھا۔

اذفرین کی ریڑھ کی ہڈی میں خوف کی لہر دوڑی دل کی دھڑکن خوف کے باعث رک سی گئی وہ کبھی اپنے موبائل کو دیکھ رہی تھی اور کبھی اس شخص کے ہاتھ میں پکڑے موبائل کو دیکھ رہی تھی۔کچھ تو غلط تھا ذہن میں جیسے ہتھوڑے سے چلنے لگے۔

جلدی سے بھاگنے کی غرض سے وہ پلٹی ہی تھی جب اس شخص نے ایک ہی جست میں اس کا بازو دبوچ کر کھینچا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" یہ میں ہوں دانش "

دانش نے بازو سے کھینچ کر قریب کیا اور جلدی سے اذفرین کے منہ پر ہاتھ رکھے فون کی سکرین آنکھوں کے سامنے کی جس پر اس کا نمبر فری کے نام سے جگمگا رہا تھا۔اذفرین پھڑ پھڑا سی گ ئی۔پر اس کے مضبوط ہاتھ نے اسے پوری طرح قابو میں لے رکھا تھا۔

" چپ چپ ششششش شور نہیں "

دانش نے کان کے قریب سرگوشی کی وہ مسلسل چھوٹ کر چیخنے کی سعی میں تھی یہ اوپر والے سارے میز وہ ریزرو کروا چکا تھا اس لیے یہاں اوپر ابھی کسی کا بھی آنے کا امکان نہیں تھا پر اسکی بات سنے بنا اگر وہ نیچے بھاگ جاتی ہے تو سارا منصوبہ تحس نحس ہو سکتا تھا۔دانش نے اس کے کان کے قریب ہونٹ کیے

" میری بات سن لو پہلے "

اذفرین کے کان میں پھر سے سرگوشی ہوئی وہ مسلسل خود کو اس کے بازو سے چھڑوانے کی سعی میں تھا۔یہ سب کیا ہو رہا تھا ذہن اور دل ابھی بھی قبول نہیں کر رہا تھا۔

دیکھو تمھاری اتنی تصویریں ہیں میرے پاس اور تمھارا سارا بائی یوڈیٹا تم سے بات کرنے والا اور تمہیں "

"یہاں تک بلوانے والا تمھارا علیدان نہیں میں ہوں ،سب سب میں ہی کرتا رہا ہوں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ اذفرین کے کان میں ساری حقیقت بتا رہا تھا اور اذفرین ساکن ہو چکی تھی دانش نے دھیرے سے اس کے لبوں پر سے اپنے ہاتھ کی گرفت کو ختم کیا۔وہ اب بے یقینی سے سامنے کھڑے اس شخص کی طرف دیکھ رہی تھی۔

" بس تمہیں اس کے بدلے وہ کرنا ہے اب جو میں چاہوں گا "

دانش نے سامنے آکر اس کے چہرے کے قریب ہوتے ہوئے کہا۔اذفرین بدک کر پیچھے ہوئی۔آنکھیں اور منہ حیرت سے کھلا تھا۔

" علیدان کہاں ہے "

گھٹی سی سہمی آواز میں پوچھا۔اپنی سماعتوں پر ابھی بھی یقین نہیں آرہا تھا سامنے کھڑا آدمی کیا کہہ رہا تھا۔

بتا تو چکا ہوں بے بی کوئی علیدان نہیں ہے یہاں اسے تو پتا بھی نہیں تم شروع سے مجھ سے بات کرتی "

" رہی ہو دانش ہے میرا نام تمھارا دانش جان جسے تم اپنی تصویریں بھجتی رہی ہو دن رات

دانش نے چہرے کو چھوا تو جیسے وہ ایک دم سے ہوش میں آگ ئی گھن کھاتے ہوئے چہرہ پیچھے کیا ایک ایک کر کے ساری باتیں یاد آنے لگیں ایسا لگا ارد گرد کی تمام چیزیں جیسے گھوم گ ئی ہوں۔

" یہ۔۔۔یہ نہیں ہو سکتا "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چکراتے سر پر ہاتھ رکھے مدھم سی آواز میں کہا آواز خوف اور بے یقینی کے باعث کانپ رہی تھی۔علیدان کی تصویر تھی یہ کیسے ہو سکتا تھا حیرت سے پھر سے اس شخص کی طرف دیکھا۔

" یہ تو ہو گیا ہے میری جان یہ دیکھو ساری تصویریں تمھاری اور میری "

اذفرین کے زور زور سے کانپتے جسم کو ایک جھٹکے سے اپنے قریب کرتے ہوئے وہ گویا ہوا۔وہ موبائل پر اپنے ساتھ فوٹو شاپ کی ہوئی تصاویر دکھا رہا تھا اذفرین کی ہر تصویر کو وہ کچھ اس انداز میں اپنی تصویر کے ساتھ جوڑ چکا تھا کہ وہ اسی تصویر کا حصہ لگ رہا تھا اذفرین کا پورا جسم کانپ گیا تھا۔اس کی مختلف فرمائش کی ہوئی تصویروں کا مقصد سمجھ آنے لگا تھا۔

" وہ علیدان کی تصویر وہ آئی ڈی "

اذفرین کی گھٹی سی آواز ایسے نکلی جیسے وہ خود سے کلام کر رہی ہو۔دانش اب پھر ہنس رہا تھا۔

" علیدان تک تم نہیں پہنچ سکی تو کیا کوئی بھی نہیں پہنچ سکتا کہہ تو رہا ہوں جیسے تم انجان تھی ایسے وہ بھی انجان رہے گا۔میری بات مانو میں تمہیں اصل علیدان تک پہنچا دوں گا اس کے بعد "

اذفرین کو اس کی نظریں آر پار ہوتی ہوئی محسوس ہوئی تھیں۔دل لرزا تھا تو وہ علیدان سے بات نہیں کر رہی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اب ایسا ہے کہ چپ چاپ دوسری طرف کی سیڑھیوں سے نیچے اترو میرے ساتھ چلو نہیں تو یہ ساری تصویریں نہ صرف تمھارے بھائی تک پہنچیں گی بلکہ تمھارے اس جنگل والے ہیرو واوہ نہیں کیا کہتی ہو تم اسے۔۔۔آئی رن مین۔۔۔ہاں آئی رمین تک بھی پہنچیں گی "

دانش نے آنکھیں نکالیں اور اس کا بازو پکڑ کر دوسری اطراف کی سیڑھیوں کی طرف چل دیا اذفرین کا جسم کانپ رہا تھا ابھی تک ذہن کچھ بھی قبول کرنے کو تیار نہیں تھا۔ وہ اس کا ہاتھ پکڑے اسے لے جا رہا تھا اور وہ بے یقینی سے یہ سب ہوتا دیکھ رہی تھی۔ سیڑھیاں اترتے ہی اذفرین نے گھبرا کر کچھ دور پشت کیے بیٹھی عالیہ کی طرف بے چارگی سے دیکھا وہ موبائل پر نظر جمائے اس کی طرف پشت کیے بیٹھی تھی۔

دانش اب بیرونی دروازہ کھولے اسے باہر لے آیا تھا۔ دانش نے بازو اس قدر مضبوطی سے دبوچ رکھا تھا کہ اذفرین کے بازو میں تکلیف ہونے لگی تھی۔ جیسے ہی دروازہ کھلا سامنے ایک کار کھڑی تھی۔ اذفرین ایک دم سے جیسے ہوش میں آئی۔ وہ کیا کرنے والا تھا اس کے ساتھ چھٹی حس آلارم دینے لگی۔

" پلیز مجھے جانے دو پلیز "

التجائی انداز میں اس آدمی کی طرف دیکھا۔ اور پھر ارد گرد دیکھا۔ وہ اسے کار کی طرف دھکیل رہا تھا۔ خوف پر قابو پا کر اذفرین نے ایک ہی جست میں گردن جھکا کر اسکے بازو کو دبوچے ہوئے ہاتھ پر اپنے دانت گاڑے وہ تڑپ گیا جیسے ہی ہاتھ کی گرفت ڈھیلی پڑی اذفرین نے اپنا آپ چھڑواتے وہاں سے دوڑ لگا دی تھی۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mohey piya Milan ki Aas| By Huma waqas(Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ اندھا دھند بھاگ رہی تھی سڑک پر چلتی ٹریفک کے بیچ وہ پاگلوں کی طرح دوڑ پڑی تھی۔ پیچھے دیکھنے کی ہمت نہیں تھی وسیع عریض سڑک پر بھاگتی ٹریفک میں وہ کاروں سے بچتی کانپتی ہوئی بھاگ رہی تھی سڑک کی ایک اطراف کراس کرنے کے بعد اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو دانش اب کار میں بیٹھ رہا تھا یقیناً وہ اب سڑک موڑ کر کار اس طرف لانا چاہتے تھے۔ اذفرین نے جلدی سے سڑک کی دوسری طرف بھاگنا شروع کیا۔ اسی دوران ایک کار سے بری طرح ٹکراتے ہوئے وہ بچ گئی تھی کار نے بروقت بریک لگائی تھی اذفرین سڑک پر کار کے سامنے تقریباً بیٹھ چکی تھی۔

****

"دیکھو پریشان نہیں ہو تم بلکل بھی پلیز رونا بند کرو"

ساتھ بیٹھی لڑکی نے اذفرین کے کندھے پر ہاتھ رکھے اسے تسلی دی وہ تین لڑکیاں تھیں جن کی کار سے وہ ٹکراتے ہوئے بچ گئی تھی اذفرین کے مدد مانگنے پر انہوں نے فوراً اسے کار میں بیٹھا لیا تھا اور اب کار سڑک پر دوڑ رہی تھی اذفرین روتے ہوئے منہ چھپا رہی تھی۔

لیکن شائد دانش نامی اس شخص نے اسے یوں ان لڑکیوں کی کار سے ٹکراتے اور بیٹھتے نہیں دیکھا تھا۔

اذفرین نے گال پر بہتے آنسو صاف کیے اور ساتھ بیٹھی لڑکی کی طرف دیکھا جو نرمی سے اس کے گرد بازو حائل کیے ہوئے تھی۔ وہ پچھلی سیٹ پر تھی اور دو لڑکیاں اگلی سیٹ پر تھیں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" سنیں پیچھے کافی شاپ میں میری۔۔۔میری دوست ہے "

اذفرین نے بمشکل گھٹی آواز میں بتایا وہ مسلسل اپنے رونے پر قابو پا رہی تھی لیکن اس وقت سب کچھ گھوم رہا تھا دل خوف سے پھٹ رہا تھا۔

" اوکے اوکے جاتے ہیں اس کے پاس تم رونا بند کرو تم سیف ہو ہمارے ساتھ "

ساتھ بیٹھی لڑکی نے تسلی دی اور تھوڑا سا آگے ہو کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھی لڑکی کے قریب ہوئی۔

" سنبل کافی شاپ پر لو پہلے "

گاڑی جیسے ہی کافی شاپ پر رکی اذفرین نے گھبرا کر سر کو کھڑکی سے تھوڑا اونچا کیا۔خوف سے ارد گرد دیکھا۔

دیکھیں گھبرائیں مت آپ کار میں رہو میں آپکی دوست کو لے کر آتی ہوں باہر بتاؤ وہ کہاں بیٹھی ہے "

"

ساتھ بیٹھی لڑکی نے پیار سے پوچھا اذفرین نے التجائی انداز میں اس کی طرف دیکھا۔

****

دلاور والاز کے وسیع عریض لاونج میں علیدان پیشانی پر بل ڈالے کھڑا تھا اور سامنے صندل اور اوزگل مجرم سی بنی کھڑی تھیں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" بھائی وہ بہت پریشان ہے لڑکی "

صندل نے التجائی لہجے میں کہتے ہوئے علیدان کی طرف دیکھا جو اس وقت ان کی اس بیوقوفی پر آگ بگولہ ہو رہا تھا۔تینوں کسی انجان لڑکی کو اٹھا کر گھر لے آئی تھیں اور اب اس کی مدد کرنا چاہتی تھیں۔

" پاگل ہو تم پریشان تھی تو تم تینوں گھر اٹھا لائی اس کو "

علیدان نے دانت پیس کر کہا اور گھور کر سامنے کھڑی اوزگل کی طرف دیکھا۔اوزگل نے جلدی سے نظریں جھکا لیں۔علیدان تھری پیس سوٹ میں ملبوس کہیں جانے کو بلکل تیار گھر سے نکلنے ہی والا تھا جب انہوں نے اسے لاونج میں روکا تھا۔

انہیں کچھ سمجھ نہیں آیا تھا لڑکی ان کی کار میں بے ہوش ہو گئی تھی اور اس کی دوست بہت گھبرا گئی تھی اس لیے وہ ان دونوں کو لے کر گھر آ گئی تھیں گھر آ کر اس لڑکی نے بتایا کہ وہ آدمی اس کو بلیک میل کر رہا ہے۔جس سے بچ کر وہ بھاگی تھی اور ان کی کار سے ٹکرائی تھی اب بھی وہ آدمی بار بار اسے فون کر رہا تھا جو وہ نہیں اٹھا رہی تھی۔اس لڑکی کا تو رو رو کر اتنا برا حال تھا کہ وہ بات نہیں کر پا رہی تھی۔

اب سنبل ڈرائی نگ روم میں ان لڑکیوں کے ساتھ بیٹھی تھی اور وہ دونوں علیدان سے اس بے چاری لڑکی کی مدد کرنے کی التجا کر رہی تھیں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بھائی پلیز وہ آدمی بری طرح اس کو بلیک میل کر رہا ہے اس کی تصویریں ہیں اس کے پاس اور فوٹو شاپ کر دی ہیں اس نے بچاری بہت معصوم ہے اسے لے جا رہا تھا پکڑ کر وہاں سے بچ کر بھاگی اور ہماری کار سے ٹکرا گ ئی "

صندل نے التجائی انداز میں ساری بابت سنائی علیدان اب کمر پر ہاتھ دھرے کھڑا تھا۔اور پر سوچ انداز میں دونوں کی طرف دیکھ رہا تھا۔

" علیدان بھائی پلیز سوچیں مت صفدر بھائی سے ہیلپ لیں نا پلیز آئی سویر وہ انوسینٹ ہے "

صندل نے پھر سے کہا تو علیدان نے گہری سانس لی صفدر اس کا دوست تھا اور پولیس فورس میں تھا شائد یہی وجہ تھی کہ صندل بضد تھی کہ وہ اس لڑکی کی مدد کرے

" نمبر لے کر آؤ اس لڑکی سے جو لڑکا بلیک میل کر رہا اسے "

علیدان نے ماتھے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔صندل جلدی سے ڈرائی نگ روم کی طرف بھاگی تھی جہاں وہ ان دنوں لڑکیوں کو بیٹھا کر آئی تھی

ڈرائی ینگ روم میں داخل ہوئی تو وہ اپنی دوست کے گلے لگی مسلسل رو رہی تھی۔

" سنئیں اس لڑکے کا نمبر دیں گی آپ "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

صندل نے نرم سے لہجے میں کہتے ہوئے کاغز سامنے میز پر رکھا اذفرین نے چونک کر جھکا سر اوپر اٹھایا۔ آنکھیں رو رو کر سرخ ہو رہی تھیں۔ کیا وہ سب ٹھیک کر رہی تھی۔ اس نمبر سے مسلسل کال آ رہی تھی جو وہ اٹھا نہیں رہی تھی خوف بے یقینی ایسی تھی کہ سمجھ سے باہر تھا کہ کیا کرے

دیکھو پریشان نہ ہو میرا بھائی ہے اس کا دوست پولیس فورس میں ہے وہ نمبر سے اسے ٹریس کر لیں گے "

" اور ساری پکس لے لیں گے اس سے

صندل نے تسلی آمیز لہجے میں کہتے ہوئے اذفرین کی طرف دیکھا عالیہ نے اذفرین کے کندھے پر دباؤ ڈال کر سر کو اثبات میں ہلایا اور پھر خود اذفرین کا فون پکڑ کر نمبر سامنے پڑے کاغز پر لکھ دیا۔

" ڈونٹ وری آپ بیٹھو یہاں "

صندل نے مسکرا کر تسلی دی اور پھر باہر نکل گئی۔ اذفرین نے گھبرا کر عالیہ کی طرف دیکھا دوپہر کے چار بج چکے تھے اور انہیں شام چھ بجے یہاں سے نکلنا تھا لازمی۔

****

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

علیدان نے کار میں بیٹھ کر فون سے کال ملا کر اس کو ایک طرف سیٹ پر رکھا اور ایر پوڈ کو کان میں لگا یا گاڑی کا سٹیرنگ موڑا گاڑی دلاور ولاز سے باہر نکل رہی تھی۔ چار فون بل جانے کے بعد دوسری طرف موجود نفس نے فون اٹھالیا تھا۔

"اسلام علیکم جناب کیسے ہیں"

دوسری طرف سے ہیلو کی آواز پر پر جوش لہجے میں علیدان نے مسکراتے ہوئے کہا۔ گاڑی اب سڑک پر دوڑ رہی تھی۔

"وعلیکم سلام۔۔۔ میں ٹھیک بھئی آج کیسے یاد آئی بے وفا انسان کو میری کیسے ہو؟ سنا ہے پاکستان میں ہو؟"

دوسری طرف صفدر نے خوش دلی سے پوچھا جس پر وہ مسکرا دیا۔ ٹائی کی ناٹ کو ایک ہاتھ سے تھوڑا سا گھمایا جبکہ دوسرا ہاتھ سٹرینگ کو تھامے ہوا تھا۔ وہ سہی کہہ رہا تھا اس دفعہ پاکستان آ کر وہ کسی دوست سے نہیں ملا تھا۔

"بلکل ٹھیک ہوں ہاں پاکستان میں ہوں بس یار ایک مدد درکار ہے تجھ سے کیس ہے ایک بیلک میلنگ کا"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

علیدان نے سٹیرنگ کو گھماتے ہوئے لب بھینچے۔گاڑی اب مین روڈ پر آچکی تھی۔صفدر اس کا بہت پرانا دوست تھا اور گھر میں بھی کافی آنا جانا تھا یہی وجہ تھی کہ صندل بھی اس کے بارے میں اچھی طرح جانتی تھی۔

" اچھا خیریت حاضر جناب حکم کریں آپ ہوا کیا ہے "

صفدر نے گرم جوشی سے جواب دیا۔

" دیکھ مجھے تو جانا ہے مری بابا کی بزنس میٹنگ کے سلسلے میں،تو میں تمہیں نمبر سنڈ کر رہا ہوں اس کو ٹریس کرا اور اس لڑکے کو پکڑ جلدی "

علیدان نے سڑک پر نظر جماتے ہوئے کہا۔وہ دلاور کے کہنے پر ان کے ساتھ بزنس میں انٹرسٹ لینا شروع ہوا تھا جس کے لیے اسے آج رات میر دلاور کے ساتھ بزنس ڈیل پر جانا تھا۔

"کسی لڑکی کو بلیک میل کر رہا کوئی تصویریں وغیرہ لے کر سوشل میڈیا سے پتہ تو ہے آجکل کی بیوقوف لڑکیوں کا اسی لیے سخت چڑ ہے مجھے اس سب سے۔۔۔۔ "

علیدان نے ماتھے پر شکن ڈالے نفرت آمیز لہجے میں کہا۔اسے اس انجان لڑکی پر غصہ آرہا تھا جو اپنی بیوقوفی کہ بل بوتے پر آج پریشان حال تھی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" اوکے۔۔اوکے میں دیکھ لیتاہوں تونمبر سنڈ کر مجھے "

صفدر نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

" ہاں نمبر بھی سنڈ کر رہاہوں اور سن صندل سے رابطہ کر اس کی دوست ہے کوئی یار پلیز وہ پریشان ہے "

علیدان نے عجلت میں کہا دوسری طرف سے میر دلاور کی پھر سے کال آنے لگی تھی۔ جو آفس میں بے تابی سے اس کا انتظار کر رہے تھے۔

" اچھا فکر نہ کر بس نمبر دے اس کا میں کرتاہوں صندل سے بات اور گھر بھی جانا پڑے تو چلے جاؤں گا "

صفدر نے اسے تسلی دی۔

"اچھا شکریہ یار میں شہر سے باہر جارہاہوں صبح ملتاہوں پھر آکر اللہ حافظ "

علیدان شکر گزار لہجے میں کہا۔ فون بند کیا اور جلدی سے صفدر کو صندل کا اور اس لڑکے کا نمبر سنڈ کیا۔ اور خود اب وہ میر دلاور کو کال ملا چکا تھا۔

****

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دو پولیس والے بلکتے ہوئے دانش کو واپس لاک اپ کی طرف لے کر جا رہے تھے وہ بار بار اذفرین کے پاؤں پکڑ رہا تھا۔ پولیس نے اسے اتنے برے طریقے سے مارا تھا کہ اس کے منہ پر جگہ جگہ نیل پڑے ہوئے تھے۔ شرٹ پھٹی ہوئی تھی۔

وہ کچھ دیر پہلے ہی ان تینوں لڑکیوں کے ساتھ پولیس سٹیشن پہنچی تھی۔ جہاں اس کے سامنے دانش کے فون سے اور لیپ ٹاپ سے وہ اپنی تصاویر ڈیلیٹ کروا چکی تھی۔ وہ ابھی بھی روئے جا رہی تھی۔ عالیہ اس کے ساتھ بیٹھی اسے بار بار تسلی دے رہی تھی

دیکھیں اب رونا بند کر دیں آپ کے سامنے آئی ڈیز بند کروائی ہیں پریشان نہ ہوں اور یہ لیپ ٹاپ "
" اس کا فون اب پولیس کسٹڈی میں ہے اس کو بھی ڈسٹرائے کرواتے ہیں

صفدر نے سامنے بیٹھی اذفرین سے کہا۔ اس کے سامنے لیپ ٹاپ کھلا ہوا تھا جس میں تھوڑی دیر پہلے ہی وہ دانش نامی شخص اپنا آئی ڈی ڈی ایکٹیویٹ کر چکا تھا۔ جس سے وہ اسے بلیک میل کرتا رہا تھا اس نے بڑے دھڑلے سے اس آئی ڈی پر اب اس کی اور اپنی تصویر ڈسپلے پک میں لگا رکھی تھی۔

صفدر نے دانش کی اذفرین کے ساتھ فون پر بات کروا کر اس کا فون ٹریس کرنے کے بعد مطلوبہ جگہ پر پہنچا تھا جہاں وہ اسی دوسرے آدمی کے ساتھ بیٹھ کر بار بار اذفرین کو فون پر دھمکا رہا تھا۔ صفدر نے ان دنوں کو گرفتار کر لایا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس کی دوکان اور گھر سے اس کے تمام فون اور لیپ ٹاپ کسٹڈی میں لے لیے گ ئے تھے۔

آپ اب گھر جائیں صبح تک یہ باقی بھی ہر چیز اگل دے گا جہاں جہاں آپکی تصویریں رکھی ہونگی اور ”
اب تو اس کی سات پشتیں بھی آپکو بلیک میل نہیں کریں گی “

صفدر نے اذفرین کو تسلی دی اور صندل کے ساتھ جانے کے لیے کہا۔ عالیہ اسے بتا چکی تھی کہ وہ اس شہر سے نہیں ہیں انہیں جانا ہے واپس رات کے سات بج چکے تھے۔ لیکن صفدر نے ابھی انہیں گھر جانے سے سختی سے منع کیا تھا۔

بوجھل سے قدم اٹھاتے ہوئے وہ عالیہ کے ہم قدم پولیس سٹیشن سے باہر نکل رہی تھی۔ سر بھی دل کی طرح انجانے سے خوف کے زیر اثر بھاری ہو رہا تھا۔ اپنا ہی ضمیر بار بار سامنے کھڑا ہو کر اس کے منہ پر طمانچے رسید کر رہا تھا۔ خود سے بھی نظریں ملانے کے قابل نہیں رہی تھی وہ جلد بازی اور محبت کے جوش میں آج زندگی میں پہلی دفعہ وہ پولیس سٹیشن جیسی جگہ پر کھڑی تھی۔

ایسی بیٹی جسے کبھی بھائی اور باپ نے اکیلے کہیں جانے نہیں دیا تھا آج پولیس سٹیشن میں بیٹھ کر خود کو معصوم ثابت کرنے کی گواہیاں دینی پڑ رہی تھیں۔ دل میں بسے شخص کی آڑ میں ایک شیطان کی آنکھوں کی بھوک مٹاتی رہی تھی وہ۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

صندل سنبل اور اوز گل اب کار کے قریب پہنچ چکی تھیں۔اور وہاں باتوں میں مصروف ان دونوں کا پہنچنے کا انتظار کر رہی تھیں جو اپنی اپنی سوچوں میں گم سم سی تھیں۔

اور وہ جو نہیں بناتیں اپنے چھپے ہوئے دوست۔۔۔

اور وہ جو نہیں بناتیں اپنے چھپے ہوئے دوست۔۔۔

ذہن میں بار بار گونجتے ہوئے الفاظ زمین میں گاڑ رہے تھے۔وہ ایسی نہیں تھی وقت اور حالات نے یہ سب کروا دیا تھا جس کا خمیزہ بھگتا تھا اور دل شرمندہ تھا توبہ کے ورد کے لیے بھی۔

اس کے فون پر سعد کی کال آرہی تھی تو عالیہ کے موبائل پر بھی اس کے گھر والے بار بار فون کر رہے تھے ۔دونوں گھر سے جھوٹ بول کر نکلی تھیں اور یہاں معاملا اتنا طول پکڑ گیا تھا۔

" عالیہ ہمیں واپس جانا ہے سعد بھائی کی کال آرہی ہے بار بار اور خالہ بھی پریشان ہیں "

اذفرین کی سہمی ہوئی سرگوشی نما آواز پر ساتھ چلتی عالیہ نے کھوئے سے انداز میں گردن کو خم دے کر اس کی طرف دیکھا اذفرین کے زرد چہرے پر کیا کیا نہیں تھا دکھ، تزلیل، پریشانی اور شرمندگی۔وہم و گمان میں بھی نہیں تھا یہ سب ہو جائے گا۔وہ اذفرین کو بچپن سے جانتی تھی۔اور اب اذفرین کا اس سے بھی نظریں چراتا چہرہ اس کے دل کو تکلیف دے رہا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"میرے گھر والے بھی پریشان ہو رہے ہیں بہت لیٹ ہو چکے ہیں ہم چھ بجے ہمیں یہاں سے ہر صورت نکلنا تھا"

عالیہ نے اپنے موبائل کی طرف دیکھتے ہوئے پریشان سے لہجے میں اس کی سوچ کی تائید کی رات کے آٹھ بج رہے تھے اور وہ گھر والوں کو بار بار ٹرین کے بے سبب رکے رہنے کا بتا کر ٹال رہی تھیں۔ عالیہ کے گھر والے تو اب اسے بس سے آنے پر اکسانے لگے تھے۔

ان دونوں نے کسی کو بھی اصل حقیقت سے آگاہ نہیں کیا تھا اور آج کے دن ہی واپسی کا کہا تھا اور اگر وہ آج واپس نہیں جاتیں تو عالیہ کے گھر والے بھی چوکنے ہو سکتے تھے جو اب تک تو آرام سے ان کے آنے کا انتظار کر رہے تھے۔

"یہ دوبارہ ہمیں اپنے گھر لے جا رہی ہیں عالیہ تم ان سے کوئی بہانہ کرو ہمیں یہیں سے نکلنا ہو گا واپس لاہور کے لیے ورنہ بہت دیر ہو جائے گی"

اذفرین نے گھٹی سی آواز میں عالیہ کے قریب ہوتے ہوئے اس کے بازو کو دبوچ کر کہا۔ وہ اب کار کے قریب پہنچ چکی تھیں۔ عالیہ نے اذفرین کے ہاتھ پر تسلی آمیز تھپکی دی۔ وہ اب ان تینوں کے ساتھ کار میں بیٹھ رہی تھیں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اوز گل ان دونوں کے ساتھ گاڑی کی پچھلی سیٹ پر بیٹھ چکی تھی۔ صندل کار ڈرائیو کر رہی تھی جبکہ سنبل فرنٹ سیٹ پر صندل کے ساتھ بیٹھی تھی۔ اذفرین نے مدد طلب نظروں سے ساتھ بیٹھی عالیہ کی طرف دیکھا۔ عالیہ نے پر سوچ انداز میں ارد گرد دیکھا۔ اوز گل موبائل پر مصروف تھی جبکہ صندل اور سنبل اپنی ہی کوئی بات کر رہی تھیں۔

صندل آپ ہمیں یہاں مین روڈ پر اتار دیں دراصل یہاں پاس میں ہی میری خالہ کا گھر ہے میری بات ہو گئی ہے ان سے ہم رات وہاں رکیں گے "

عالیہ نے جھجکتے ہوئے تھوڑا آگے ہو کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھی صندل سے بات شروع کی وہ تینوں اب ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگی تھیں۔ عالیہ اور اذفرین ہی جانتی تھیں کہ وہ جھوٹ بول رہی ہیں۔

دیکھیں عالیہ آپ اور اذفرین ہماری بہنوں کی طرح ہیں ہمارا آپکی مدد کرنا کوئی احسان نہیں ہے آپ پر، ہمیں خوشی ہے کہ ہماری وجہ سے اذفرین ایک بہت بڑی مصیبت سے بچ گئی ہیں آپ بلا جھجک ہمارے گھر رات گزار سکتی ہیں گھبرانے کی بات نہیں ہے "

صندل نے اپنائیت سے کہتے ہوئے رخ موڑے عالیہ کی طرف دیکھا اذفرین نے جلدی سے نظریں چرائیں جبکہ سنبل اور اوز گل اب دھیرے سے صندل کی بات کی تائید میں سر ہلا رہی تھیں۔ وہ شائد یہ سمجھ رہی تھیں کہ وہ رات ان کے گھر میں گزارنے سے جھجک رہی ہیں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

عالیہ نے سوالیہ انداز میں اذفرین کی طرف دیکھا اذفرین کی آنکھوں میں بے چارگی کو بھانپ لیا۔اذفرین نے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو آپس میں پھنسائے تھوک نگلا۔الفاظ کو ذہن میں ترتیب دیا۔

"سمجھ نہیں آرہا کس طرح سے آپ کا شکریہ ادا کروں خدا نے آپکو اور آپکے بھائی کو فرشتہ بنا کر میرے لیے بھیجا اور آپکی طرف نار کنے کا یہ مطلب ہر گز نہیں ہے کہ ہم دونوں اس کو احسان سمجھ رہی ہیں"

اذفرین نے دھیرے سے سر اٹھائے باری باری تینوں کی طرف مشکور نظروں سے دیکھا۔

"جی بلکل ٹھیک کہہ رہی ہے فری ایسی کوئی بات نہیں آپ بہت اچھی ہیں اس وقت اگر آپ ہمیں یوں سپورٹ نا کرتیں تو پتہ نہیں کیا ہوتا"

عالیہ نے جلدی سے اذفرین کی ہاں میں ہاں ملائی انہیں یہاں سے نکلتے ہی قریبی کسی بھی بس سٹینشن پر پہنچنا تھا اور لاہور کے لیے نکلنا تھا۔

"اوکے چلیں پھر بتادیں کہاں ڈراپ کرنا ہے آپکو صبح پھر میں اذفرین کے نمبر پر کال کروں گی آپکو لینے آ جاؤں گی"

صندل نے سڑک پر نظریں جمائے ہوئے کہا۔عالیہ نے گڑبڑا کر اذفرین کی طرف دیکھا جس کی نظروں میں صرف نفی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آپ یہیں۔۔۔۔یہیں۔۔۔اتار دیں کچھ ہی فاصلے پر ہے کالونی ہم ٹیکسی سے چلے جائی یں گی پریشان نہ ”

“ ہوں بلکل،اور صبح کزن کے ساتھ پولیس سٹیشن پہنچ جائی یں گے

عالیہ نے سامنے مین روڈ کی طرف دیکھتے ہوئے مصنوعی مسکراہٹ چہرے پر سجائے جھوٹ بولا۔اذفرین اب بوکھلائے سے انداز میں عالیہ کی بات کی تائی ید میں زور زور سے سر ہلا رہی تھی۔

“ چلیں ٹھیک ہے صبح پھر صفدر بھائی جب کہیں گے آپ لوگ پہنچ جائے گا پولیس سٹیشن ”

صندل نے مسکراتے ہوئے کار کو سڑک کے ایک اطراف میں روکا۔

“ جی بلکل ”

اذفرین نے آہستگی سے سر جھکائے جواب دیا۔اب وہ بیگ کو کندھے پر درست کرتیں اتر رہی تھیں۔

“ اوکے پھر صبح ملاقات ہوتی ہے ”

اوزگل نے ہاتھ ملاتے ہوئے اپنائی یت سے کہا جسکے جواب میں وہ دونوں بس سر جھکا کر مصنوعی مسکراہٹ چہرے پر سجائے سر ہلا کر رہ گ ئی یں۔ان کی کار اس وقت تک کھڑی رہی جب تک اذفرین اور عالیہ ٹیکسی میں بیٹھ نہیں گ ئی یں۔وہ بہت اچھی تھیں ان سے جھوٹ بولتے ہوئے اور دھوکا دیتے ہوئے بھی شرمندگی ہو رہی تھی پر بات صرف اتنی تھی کہ وہ اس پوزیشن میں نہیں تھیں کہ یہ بات ان کے گھروں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تک پہنچتی اور یہاں رک کر پولیس انویسٹی گیشن کو مکمل کروانے سے ان کے گھر والوں کو بھنک پڑ سکتی تھی

۔

سب کچھ تو ختم تھا اور اذفرین دل میں سم توڑ کر اور موبائی ل کو پھینک کر ہر ہر طرح کا رابطہ ختم کر دینے کا تہیہ کر چکی تھی۔اور توبہ کے ہر ورد کے بعد یہی وہ بات تھی جس کو دہرا رہی تھی کہ اب اسے علید ان کو نہیں تلاش کرنا۔

"اب؟ "

عالیہ نے سوالیہ انداز میں بھنویں اچکائے پریشان حال بیٹھی اذفرین کی طرف دیکھا۔

اب کیا۔۔۔واپس جانا ہے ہمیں یہ پولیس کا چکر یہ سب اگر سعد بھائی کو اس کی بھنک بھی پڑی "

"۔۔۔اُف میرے خدا

اذفرین نے نچلے لب کو کچلتے بے چینی سے کھڑکی سے باہر دیکھا جبکہ آنکھوں میں پھر سے موٹے موٹے آنسو تیرنے لگے تھے۔اس قصے کو یہیں دفن کرنا تھا کسی کو بھی اس بات کی بھنک بھی پڑی تو رہی سہی عزت بھی خاک میں مل سکتی تھی اور سعد بھائی کا جھکا ہوا سر اب وہ نہیں دیکھ سکتی تھی۔لبوں کو رونے کے انداز میں باہر نکالے وہ اب آسمان کی طرف دیکھ رہی تھی۔

اللہ مجھے معاف کر دے میری پردہ پوشی فرما۔منہ پر ہاتھ رکھے پھر سے دعا شروع کی۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mohey piya Milan ki Aas| By Huma waqas(Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

عالیہ نے اس کی بات پر دھیرے سے سر ہلایا اور پھر تھوڑا سا آگے ہو کر ٹیکسی ڈرائیور کو قریبی بس سٹاپ پر لے جانے کا کہنے لگی۔

****

" واٹ "

صفدر نے جھٹکے سے سر اوپر اٹھایا۔نیچے میز پر پڑے کاغز پر لکھے گ ئے الفاظ نا قابل یقین تھے۔حیرت سے بھنویں سکیڑے سامنے کھڑے پولیس انسپکیٹر کی طرف دیکھا جو کچھ دیر پہلے ہی دانش کا بیان اتار کر اس کے سامنے لایا تھا۔

" سنو لے کر آؤ اس دانش کو لاک اپ سے جلدی۔۔جلدی "

صفدر نے تھوڑی پر ہاتھ دھرے الجھے سے انداز میں سامنے کھڑے انسپیکٹر سے کہا۔حیرت ایسی تھی کہ وہ بار بار دانش کے بیان کو پڑھ رہا تھا۔

علیدان دلاور۔۔یہ وہ نام تھا جو دانش کے بیان میں نمایاں تھا جس نے پریشان کر دیا تھا۔اگر علیدان یہ سب جانتا تھا تو مجھے کیوں کہا کہ صرف صندل کی دوست ہے عجیب بات تھی۔صفدر الجھ کر رہ گیا تھا۔

"جی سر "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وردی میں ملبوس انسپیکٹر نے سر پر ہاتھ رکھے پاؤں کو زمین پر مارا اور باہر نکل گیا۔کچھ دیر بعد وہ دانش کے ہمراہ آفس میں تھا۔دانش کے ہاتھ ہتھکڑیوں میں جکڑے ہوئے تھے۔اور اس کی بائیں طرف کھڑے انسپیکٹر نے اس کے بازو کو دبوچ رکھا تھا۔

"یہ۔۔۔یہ جو تم نے سب لکھوایا ہے اپنے بیان میں یہ سچ ہے کیا تم علیدان دلاور کو کیسے جانتے ہو؟ "

صفدر نے آبرو چڑھائے الجھے سے لہجے میں سوال کیا۔

میں نہیں جانتا تھا جی۔۔۔اور اب بھی نہیں جانتا ہوں۔۔۔۔بس۔۔۔۔تصویر اٹھالی تھی اس کی آئی " ڈی سے ہاں پر وہ لڑکی اس سے پیار کرتی تھی "

دانش نے سوجے ہونٹ کے ساتھ بمشکل جواب دیا۔تکلیف کے باعث وہ رک رک کر بول رہا تھا۔پولیس نے اسے بے تحاشہ مار کر سارا بیان لکھوایا تھا۔بقول اس کے اب اس کے پاس کہیں بھی اذفرین کی کوئی تصویر نہیں تھی اور ساتھ ساتھ اس نے ساری کہانی بتادی تھی کہ اسے اذفرین کیوں اور کیسے ملی تھی۔

"کیا۔۔۔؟ "

صفدر کی آنکھیں حیرت سے اور زیادہ کھل گئی تھیں۔وہ لڑکی علیدان سے محبت کرتی تھی علیدان کو تلاش کر رہی تھی اور صندل کی دوست تھی۔اور جنگل میں ملی تھی علیدان کے گھر میں تھی اور علیدان کہہ

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

رہا تھا نہیں جانتا اس کو۔۔۔ کیا تھا یہ سب صفدر کا دماغ گھوم گیا۔ کوئی کڑی کہیں سے بھی نہیں مل رہی تھی۔

اور اس الجھی ڈور کو سلجھا صرف علیدان سکتا تھا۔

ہاں جی۔۔۔۔جی۔۔۔۔میرے تو بیٹے کا نام ہے علیدان اس کے نام سے بنایا تھا میں نے تو آئی ڈی اور "

" اذفرین سمجھی وہ علیدان دلاور میں ہوں، میں نے بھی اسے کہہ دیا ہاں میں وہی ہوں

دانش نے سر جھکا کر شرمندہ سے انداز میں کہا۔ صفدر حیرت کے سمندر میں غوطے لگاتا الجھا سا بیٹھا اس کی باتیں سن رہا تھا۔

" یہ اس علیدان کو سمجھ کر مجھ سے بات کرنے لگی تو میں بھی کرتا رہا پھر "

دانش بات کو جاری رکھے ہوئے تھا۔ دانش کی باتیں صفدر کو اور الجھا رہی تھیں۔ پر یہ بھی تو ہو سکتا ہے یہ علیدان دلاور کوئی اور ہی علیدان دلاور ہو ذہن میں اٹھتے سوال پر صفدر جھٹکے سے کرسی کے پشت سے کمر ہٹا کر سیدھا ہوا میز پر پڑا اپنا موبائل اٹھایا۔

" اوہ ایک منٹ رک "

صفدر نے ہاتھ کے اشارے سے دانش کو بولنے سے روکا اپنے موبائل میں جلدی سے علیدان کی تصویر نکال کر دانش کے سامنے کی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"یہ علیدان دلاور دیکھو اسے، کیا یہ تھا وہ جس کی پھر تم نے اصل تصویر اٹھائی "

صفدر نے بھنویں اچکائے سوال کیا دانش کے چہرے کو بغور دیکھا جواب حیرت سے کبھی علیدان کی تصویر کی طرف دیکھ رہا تھا اور کبھی صفدر کی طرف۔

"جی۔۔۔یہ۔۔یہی تھا جی "

اب الجھنے کے باری دانش کی تھی گھٹی سے آواز میں جواب دیتا اب وہ حیرانگی سے صفدر کی طرف دیکھ رہا تھا۔

"لے کر جاؤ اسے اور بند کر دو پھر سے "

صفدر نے پاس کھڑے انسپیکٹر کو رعب سے حکم دیا جو فوراً تعمیل میں دانش کو گریبان سے پکڑے واپس لے جا رہا تھا جبکہ صفدر کے ہاتھ اب تیزی سے موبائل کی سکرین پر علیدان کا نمبر ملا رہے تھے۔

****

بس سٹیشن پر وہ سر جھکائے زمین پر بیٹھی موبائل سے نکالے گئے سم کارڈ کو اینٹ سے مار رہی تھی ۔اسلام آباد سے لاہور کے لیے بس کے نکلنے میں آدھا گھنٹہ پڑا تھا۔یہ ویٹنگ روم سے باہر واش روم کی قریبی جگہ تھی جہاں پر وہ بیٹھی تھی۔

"یہ کیا کر رہی ہو؟ "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

عالیہ نے حیرت سے اس کی طرف دیکھ کر پوچھا وہ واش روم سے باہر آئی تو اذفرین زمین پر بیٹھی اینٹ کو کسی چیز پر مار رہی تھی۔ پاس سے گزرتے لوگ بھی گردن موڑ موڑ کر اذفرین کی طرف دیکھ رہے تھے۔ پر وہ تو ایسے بے نیاز بیٹھی تھی جیسے وہ اکیلی بیٹھی ہوئی اور سم پر اینٹ کچھ اس انداز سے مار رہی تھی جیسے اپنے دل پر مار کر اسے سزا دے رہی ہو۔

سم توڑ کر پھینک رہی ہوں سعد بھائی کو تمھارے موبائل سے کال کر کے کہوں گی کہ موبائل گر گیا کہیں "

اذفرین نے مدھم سی آواز میں جواب دیا سر ابھی بھی جھکا ہوا تھا۔ ہاتھ اسی طرح اینٹ کو سم پر پٹخ رہے تھے۔ سم پچک گئی تھی پر وہ ہنوز اسی طرح اینٹ کو سم پر پٹخ رہی تھی۔

"کیوں؟ فری۔۔ایسا کیوں کر رہی ہو پاگل؟ "

عالیہ فوراً اس کے سامنے زمین پر بیٹھی اور اب حیرت سے اس کے چہرے کو دیکھ رہی تھی۔ کتنی ہی لٹیں دوپٹے کی اوٹ سے نکل کر چہرے سے نیچے لٹک رہی تھیں زرد چہرہ بس سٹینڈ پر جلتے بلب کی زرد روشنی میں اور ہلدی کی مانند لگ رہا تھا۔ آنکھوں کے پوٹے سوج کر پلکوں کے بالوں کے درمیانی فاصلہ بڑھائے ہوئے تھے ناک بار بار صاف کرنے کے باعث نتھنوں کے نیچے کا حصہ بھی سرخی مائل ہو رہا تھا۔

یہ وہ چہرہ نہیں تھا جو آج صبح کافی شاپ کے زینے چڑھنے سے پہلے کا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" علیدان کا تو پتہ نہیں پر میں نہیں چاہتی پولیس یا پھر وہ گندہ شخص کسی بھی طرح مجھ تک پہنچ سکے "

اذفرین کی آواز کہیں بہت دور سے آتی ہوئی محسوس ہوئی۔عالیہ جو اس کے چہرے کو بغور دیکھ کر اس کے اندر کی ٹوٹ پھوٹ کا اندازہ لگا رہی تھی اس کی آواز کے درد پر دکھ بھری نظر اس پر ڈالی۔

" لیکن فری شائی دا اس طرح اس آدمی کے ذریعے اصل علیدان مل ہی جاتا تمہیں "

عالیہ نے ملائم سے لہجے میں کہتے ہوئے اس کے جھکے چہرے کو اوپر اٹھایا۔پہلی دفعہ تو اس نے اذفرین کو کسی کے لیے یوں بدلہ سا دیکھا تھا

ویسے تو اُسے ہمیشہ سے ایک کٹھپتلی لگتی تھی وہ جسے اس کے بھائی بہن اپنے اشاروں پر نچاتے تھے۔بہن اپنے مفاد کے لیے تو بھائی اپنے مفاد کے لیے۔

زندگی میں پہلی دفعہ اس نے اذفرین کو یوں خود سے کوئی قدم اٹھاتے دیکھا تھا اپنے لیے فیصلہ کرتے دیکھا تھا اور اس کے اس فیصلے سے وہ خوش ہوئی تھی۔پر وہ تو اور ٹوٹ گئی تھی اس سب سے اور ڈرپوک لگ رہی تھی۔خوف زدہ ہو گئی تھی۔

" علیدان کا ملنا خدا پر چھوڑ دیا میں نے "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اذفرین نے ہاتھ جھاڑے اور آہستگی سے کھڑی ہوئی۔عالیہ بھی اُسی انداز میں اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کھڑی ہوئی۔

محبت ہو جانا خطا نہیں تھی محبت کے لیے جس رستے کو اختیار کیا تھا وہ غلط تھا۔اسے خود سے تلاش کرنا ہی نہیں چاہیے تھا اگر تلاش کیا ہی تھا تو رابطہ نا کرتی۔اگر رابطہ کر ہی لیا تھا تو بس کہتی کہ محبت ہے تو رشتہ بھیج دو علیدان دلاور بس ختم بات۔

بات کرتی رہی کرتی ہی چلی گ ئی اور پھر کرتی ہی رہی علیدان سمجھ کر یہ خطا تھی۔

تصویریں بھیجی یہ خطا تھی۔بھائی سے چھپ کر بات کرتی رہی یہ خطا تھی۔ہاں اسی خطا کی یہ سزا تھی۔

اذفرین نے سوچتے ہوئے کھوئی سی صورت بنائے عالیہ کی آنکھوں میں دیکھا۔

"اگر میری محبت میری بے لوث چاہت میں ذرا سی بھی پاکیزگی ہے تو وہی واحد ایک ذات ہے جواب اس سے ملوا سکتی ہے مجھے"

اپنے ہاتھ کی لکیروں کو بغور دیکھتے ہوئے آہستگی سے جواب دیا۔

"اگر وہ محبت دل میں ڈال سکتا ہے تو ملوا بھی صرف وہی سکتا ہے"

گہری سانس لی اور لبوں پر پھیکی سی مسکراہٹ تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آج کے بعد میں اس کو یاد کروں گی اور اس کے ملنے کی دعا کروں گی خدا سے ہاں اس سے کیا چھپانا وہ تو جانتا ہے کرتی ہوں ایک نا محرم سے محبت پر مانگنا اس سے ہی چاہیے تھا چپکے چپکے سر عام تلاش کرنے نکل پڑی باتیں کرنے لگی راتوں کو جاگ کر پر نہیں اب نہیں اب تو اگر نا بھی ملا تو کوئی شکوہ نہیں خدا سے رضا سمجھوں گی اس کی "

وہ ٹرانس میں بول رہی تھی کھوئی کھوئی سی۔ نظریں سامنے جمی تھیں ہتھیلیوں پر ابھی بھی اینٹ سے اتری مٹی جمی تھی انگلیوں کی پوریں اینٹ کو بار بار پٹخنے پر سرخ ہو رہی تھیں۔

میری غلطی نے مجھے کہاں سے کہاں لا کھڑا کیا اللہ کی ناراضگی بھی مول لی ایک نا محرم سے غلط ربط استوار رکھا اس کی سزا ملی مجھے "

وہ بول رہی تھی اور عالیہ بس چہرے پر کرب سجائے اسے سن رہی تھی۔ کہہ بھی کیا سکتی تھی اسے اس کی ہر بات درست تھی۔

" اور مجھے تو یہ بھی نہیں پتہ علیدان مجھ سے محبت کرتا بھی تھا یا نہیں "

آخری بات پر اس کا ضبط ختم ہو چکا تھا وہ رو دی تھی۔ ہاں یہ بھی تو نہیں پتا تھا اسے کہ علیدان اس سے محبت کرتا بھی ہے یا نہیں بس خود سے ہی سوچ لیا اس کا گانا اس کی نظریں اس کا پھول سب اس کا اظہار تھا۔ عالیہ نے جلدی سے اسے اپنے ساتھ لگایا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

****

علیدان کی سانس پھول رہی تھی۔ تیز تیز قدم ہوٹل کے کمرے کی طرف اٹھ رہے تھے۔ سیاہ کوٹ پینٹ میں ملبوس ہوائیاں اڑے چہرہ لیا اب وہ تقریباً بھاگ رہا تھا۔ اس کے بھاگنے سے کرمزی رنگ کی ٹائی گلے میں جھول رہی تھی۔ بال جو کچھ دیر پہلے ترتیب سے کنگھی تھے اب فرنٹ سے بکھر سے گئے تھے۔ بڑی آنکھیں پریشانی کی وجہ سے تھکی سی تھیں۔

ہاتھ میں پکڑی چابی سے عجلت میں کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا میر دلاور نے ہاتھ میں پکڑے موبائل پر سے نظریں اٹھا کر اوپر دیکھا۔ وہ کمرے میں موجود صوفے پر بلکل تیار بیٹھے تھے میٹنگ شروع ہی ہونے والی تھی۔ رات کے نو بج رہے تھے۔

"بابا"

پھولی سانسوں کو بحال کرتا وہ اب بلکل میر دلاور کے سامنے کھڑا تھا چہرہ پریشان تھا تو پیشانی پر شکن تھے۔

"بابا مجھے اسلام آباد جانا ہے واپس ابھی"

مودب لہجے میں کہتے ہوئے ماتھے پر ہاتھ پھیرا۔ میر دلاور جو عجیب الجھے سے انداز میں اس کی حواس باختہ سی حالت کو دیکھ رہے تھے اس کے یوں واپس جانے کی بات پر اب حیرت سے آنکھیں پھیلا چکے تھے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"کیوں کیا ہوا بیٹا خیریت ہے ابھی تو آئی ہیں ہم مری "

میر دلاور نے پریشان سے لہجے میں پوچھا جس پر اب علیدان کمر پر ہاتھ دھرے اوپری ہونٹ کو دانتوں میں پکڑ کر کھینچ رہا تھا سانس اب کچھ نارمل حالت میں آچکا تھا پر چہرہ ابھی بھی سرخ ہو رہا تھا۔

"بابا پلیز مجھے جانا ہے کچھ بہت اہم کام ہے "

علیدان نے الجھے سے انداز میں کہا اس کو جلدی نکلنا تھا دل کی دھڑکن بے ترتیب تھی تو دماغ پھٹ رہا تھا صفدر کی ساری باتیں سن کر۔ کوئی تھا جو دل اور دماغ پر برابر ضرب پر ضرب لگا رہا تھا۔

"ہوا کیا ہے کیوں اتنے گھبرائے ہوئے لگ رہے ہو ابھی تو پہنچیں ہیں ہم "

میر دلاور اب پریشان سے ہو کر صوفے پر سے اٹھ کھڑے ہوئے تھے نرمی سے کہتے ہوئے اس کے قریب ہوئے۔

"بابا میرے ایک دوست۔۔۔"

علیدان نے کمر سے ہاتھ اٹھا کر ہوا میں معلق کیے فقرہ ادھورا چھوڑا ذہن میں بہانہ گھڑا ہاتھوں کو نیچے گرایا

"وہ میرا دوست پریشان ہے مجھے پہنچنا ہے اسلام آباد جلدی میں آپکو پھر فون پر بتا دوں گا ساری بات آپ پریشان مت ہوئے گا "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

علیدان نے چہرے کے تاثرات کو قابو میں رکھتے ہوئے تیزی سے ترتیب شدہ الفاظ زبان سے باہر اچھالے۔

میر دلاور ابھی بھی بے یقینی سے اس کی طرف دیکھ رہے تھے پر پھر بھی سر کو آہستگی سے اثبات میں ہلا کر اسکو جانے کی اجازت دی۔اور وہ تو جیسے سر کی مثبت جنبش کے ہی انتظار میں تھا۔تیزی سے پلٹا اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا کمرے سے باہر نکل گیا۔

جبکہ میر دلاور گہری سوچ میں اب بند دروازے کو دیکھ رہے تھے۔

****

اس نے رابطہ کیا اس سے کہا تم علیدان ہو یہ کہتا ہاں میں تمھارا علیدان ہوں۔۔۔۔

یہ کہتا ہاں میں تمھارا علیدان ہوں۔۔۔۔

وہ کہتی تم علیدان ہو۔۔۔۔۔۔

یہ کہتا ہاں تمھارا علیدان ہوں۔۔۔

صفدر کی آواز گونجی زور کی ضرب دل پر لگی۔گاڑی فراٹے بھرتی مری سے اسلام آباد کی طرف رواں دواں تھی۔آنکھوں کو سکیڑے سامنے سڑک پر جمائے علیدان کار ڈرائیو کر رہا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پہلے دن ہی اسے ویڈیو کال پر بلا لیا خبیث نے اور وہ تمھارا سمجھ کر فوراً آگ ئی۔ بس کہتا اس کو دیکھا اور

۔۔۔۔

علیدان نے زور سے سٹیرنگ پر ہاتھ مارا۔ دل پر ایسا ہی گھونسا پڑا تھا جس زور سے اس نے سٹیرنگ پر ہاتھ مارا تھا۔ ہتھیلی کی سن ہو گ ئی تھی۔

دل میں گھٹن سی ہو رہی تھی بے چینی سے ٹائی کو دائیں بائیں گھما کر گلے سے کھینچ کر ساتھ کی سیٹ پر اچھالا۔ ٹائی اب آڑی ترچھی موبائل کے اوپر پڑی تھی۔

اس نے کہا میں نے بھی تمہیں دیکھنا ہے اس آدمی نے تمھارے آئی ڈی کو تلاش کیا اور تمھاری تصویر اٹھا کر اسے بھیج دی اور اس کے یقین کو پختہ کر دیا۔

کار کی رفتار اور تیز ہو چکی تھی۔ چہرہ اور آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔ لب ایک دوسرے میں ایسے پیوست تھے کے پیشانی کے اطراف کی رگیں پھول رہی تھیں۔ جبڑے باہر کو واضح ہو رہے تھے ناک کے نتھنے بھی اپنے حجم سے زیادہ بڑے ہو رہے تھے۔ ایسے جیسے وہ کچل کر رکھ دے گا کسی کو گاڑی کے پہیوں کے نیچے۔

اس نے تصویریں مانگیں اذفرین کی اور ان کو اپنی تصویروں کے ساتھ ملا دیا۔ اب اس کو لے کر جا رہا تھا نہیں تصویروں کے ذریعے بلیک میل کرتے ہوئے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

گاڑی کے ٹائر عجیب طرح سے چرچرا رہے تھے۔اتنی سردی میں بھی کنپٹی پر پسینے کی بوندیں واضح ہونے لگی تھیں۔سٹرینگ پر موجود ہاتھوں کی رگیں بھی پھول گ ئی تھیں۔

****

زور سے سر جا کر دیوار میں لگا تو دانش لڑکھڑا سا گیا۔ابھی سنبھلا نہیں تھا کہ علیدان نے پھر سے گردن سے پکڑ کر منہ سیدھا کیا۔

مٹھی کو بھینچ کر ہاتھ کو اوپر اٹھائے دور سے لا کر اتنی زور سے مکا دانش کے گال پر مارا کہ اس کے منہ سے رال نکل کر زمین پر گری۔دانش کی گردن اسی رخ کو ڈھلک گ ئی جس رخ مکا پڑا تھا۔خون سے لت پت چہرہ لیے وہ کراہ راہ تھا۔پر مارنے والے کو کوئی رحم نہیں آ رہا تھا ادھ موا کر چھوڑا تھا۔

"بس کر علیدان بس کر یار"

صفدر نے علیدان کا بازو پکڑ کر پیچھے کھینچتے ہوئے التجا کی علیدان نے جھٹکے سے بازو چھڑوایا اور پھر سے جا کر اس کے پیٹ میں ٹانگ ماری۔دانش کے منہ سے عجیب وحشت ناک چیخ نکلی وہ اب زمین پر لیٹ گیا تھا۔اور ٹانگوں کو سمیٹ کر تکلیف کو برداشت کر رہا تھا۔

صفدر نے علیدان کی کمر کے گرد بازو ڈال کر اسے پیچھے کی طرف کھینچا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" علیدان مر جائے گا یار پلیز "

صفدراب بمشکل علیدان کو قابو کیے اس کے کان میں چیخ رہا تھا۔اسے لاک اپ میں گھسا کر بہت بڑی غلطی کی تھی اس نے اسے نہیں پتا تھا اس لڑکی کے لیے وہ کچھ ایسا ردعمل ظاہر کر دے گا۔

"مر جائے۔۔۔۔ "

علیدان کی دھاڑ ایسی تھی کہ دانش نے کانپتے سے ہاتھ اوپر اٹھا کر ہوا میں جوڑے۔صفدراب علیدان کو گھسیٹتے ہوئے باہر لا رہا تھا پاس کھڑے انسپیکٹر کو آنکھ کے اشارے سے لاک اپ بند کرنے کا کہا۔

دانش کا چہرہ زمین پر پڑا تھا ناک سے نکلتا سانس زمین پر پڑی مٹی کو اڑا رہا تھا۔پھر اس کے لب آہستہ سے ہلے

۔

"آئی رن مین۔۔۔ "

صفدراب علیدان کو گھسیٹ کر کرسی پر بیٹھا چکا تھا۔اس کے کندھے پر ہاتھ رکھے دباؤ ڈالا۔

" علیدان پلیز یار پلیز سنبھال خود کو بھئی "

اس کے چہرے کو پکڑ کر اپنی طرف کیا جو ابھی بھی دانش کو خونخوار نظروں سے گھورے جا رہا تھا۔

"مجھے کچھ بتائے گا کون ہے وہ لڑکی کیا ہے یہ سب؟ "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پاس پڑے جگ سے پانی گلاس میں انڈیل کر گلاس علیدان کی طرف بڑھایا۔

"بتاؤں گا پہلے مجھے ملنا ہے اس سے کہاں ہے وہ اب؟ "

علیدان نے پانی کا گلاس ایک طرف رکھے پیشانی پر بل ڈالے پوچھا۔ شرٹ کے کف فولڈ کیے بکھرے بالوں کے ساتھ سانس بحال کرتا وہ پھولی سانسوں سے اب صفدر کو گھور رہا تھا۔

" صندل کے ساتھ ہی گ ئی ہے "

صفدر نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔ علیدان اب موبائل جیب سے نکال رہا تھا۔ رات کا ایک بج رہا تھا دوسری طرف سے صندل کے فون اٹھاتے ہی وہ تیزی سے گویا ہوا۔

" ہیلو ہاں وہ لڑکی کہاں ہے جس کی مدد کی ہے آج "

بے چینی سے پوچھا۔ دوسری طرف وہ شائد سوئی اٹھی تھی۔ کچھ دیر خاموشی رہی۔

"بول بھی پڑو اب وہ لڑکی اذفرین گھر پر ہے؟ "

دھڑکتے دل سے سوال غصے میں سوال کیا۔

" بھائی وہ لوگ تو اتر گ ئی تھیں مین روڈ پر انہیں اپنی کسی رشتہ دار کے گھر سٹے کرنا تھا رات کو "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نیند کی خماری میں بھاری سی آواز میں صندل نے جیسے ہی کہا علیدان نے دانت پیس کر غصے سے موبائل بند کیا۔

" نمبر دو اُسکا "

صفدر کی طرف سوالیہ انداز میں دیکھا صفدر نے جلدی سے پاس پڑے کاغزات میں سے ایک فائل نکال کر کچھ ورق پلٹے اور پھر کھلی فائل علیدان کے سامنے رکھی۔

" یہ نمبر لکھوا کر گئی ہے "

صفدر نے نیلے رنگ کے سیاہی کے ساتھ لکھے گئے ہندسوں پر انگلی رکھے ہوئے کہا۔ جبکہ علیدان اب تیزی سے اپنے موبائل پر وہ نمبر ملا رہا تھا۔

" بند ہے یہ "

کان سے موبائل نیچے کیئے بے چینی سے صفدر کی طرف دیکھا

" پریشان مت ہو شائد ابھی بند ہو صبح آئیں گی وہ تو بات ہو جائے گی "

صفدر نے کندھے پر تسلی آمیز انداز میں ہاتھ رکھ کر کہا۔ جبکہ وہ اب پھر سے دانش کو گھور رہا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

****

کار تنگ سی گلیوں میں بمشکل چل رہی تھی۔ بار بار کاغذ پر لکھے ایڈریس پر نظر جما کر وہ گاڑی کی کھڑکی سے باہر گردن نکال نکال کر گھروں کے باہر ایڈریس کو دیکھ رہا تھا۔

اسے لاہور آئے اور یہاں گلیوں میں خوار ہوتے ہوئے چار گھنٹے ہو چکے تھے۔

اذفرین نے اپنی سم سے آخری پیغام صندل کے نمبر پر چھوڑا تھا جس میں اس نے معافی مانگی کہ وہ یہ سب جان بوجھ کر چھوڑ کر جا رہی ہے اس کے گھر والوں تک یہ بات پہنچی تو بہت مس ئی لہ ہو جائے گا۔

اس کی سم بند تھی پر علیدان سم کی انفارمیشن لے کر تیسرے دن لاہور آ گیا تھا سم کسی مرحوم نازیہ خلیل کے نام پر تھی وہ شائی داذفرین کی والدہ تھیں۔ وہ اسلام آباد سے لاہور تک کی ڈرائی یو سے تھک چکا تھا صبح سے نکلا وہ تین بجے یہاں پہنچا تھا اور اب شام کے پانچ بج رہے تھے۔ بکھرے بال ہلکے سے گلابی رنگ کی ڈریس شرٹ میں ملبوس وہ ایک لمبی مسافت کا تھکا ہوا مسافر لگ رہا تھا۔ ظاہر سفر سے تھکا تھا تو باطن اذفرین کی تلاش سے تھک گیا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس ٹاؤن میں وہ مطلوبہ گھر کافی دیر سے تلاش کر رہا تھا جو اس سم کی انفارمیشن حاصل کرنے پر اسے ملا تھا۔ بہت سے لوگوں سے پوچھنے پر بھی مطلوبہ گھر نہیں مل سکا تھا یہ لاہور کا پرانا سا رہائشی علاقہ تھا ٹوٹی پھوٹی سڑک والی گلیاں تھیں جن میں بمشکل کار اپنا راستہ بنائے ہوئی تھی۔

بار بار دل میں یہ خیال کچوکے لگا رہا تھا کاش اس دن صندل کے کہنے پر وہ ڈرائی نگ روم میں چلا جاتا وہ بار بار اس پل کی واپسی اپنے ذہن میں لا کر اسے اپنے حساب سے چلا رہا تھا۔ پر گزرا لمحہ کبھی واپس نہیں آتا اذفرین اس سے چند قدم پر دوری پر بھی ہو کر اس سے نہیں مل سکی تھی۔ اب افسوس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں تھا۔

وہ انہیں سوچوں میں گم تھا جب پاس سے ایک عمر رسیدہ بزرگ نے گزرتے ہوئے سر تک ہاتھ لے جا کر سلام کیا بے ساختہ علیدان کی نظر ان پر پڑی۔

سفید رنگ کے قمیض شلوار میں ملبوس سفید بالوں اور سفید داڑھی والے وہ وجیہہ چہرے کا مالک بزرگ تھے۔ علیدان نے سلام کا جواب دیتے ہی کا غزان کی طرف بڑھایا۔ گلی اتنی تنگ تھی کہ وہ کار کے بلکل پاس سے گزر رہے تھے۔

"یہ ایڈرس بتا سکتے ہیں آپ؟"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

علیدان نے مودب سے لہجے میں کہتے ہوئے کاغزان کو تھامادیا۔وہ اب کاغز کو ہاتھ میں تھامے اس پر نظریں جمائے ہوئے تھے۔ جھری دار سفید ہاتھ میں کاغذ دھیرے سے کانپ رہا تھا۔کاغز پر سے نظر ہٹا کر ارد گرد دیکھا۔

" یہ تین گلیاں چھوڑ کر ہے بیٹا "

بزرگ نے تھوڑا سا جھک کر کاغز واپس علیدان کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔علیدان نے مایوس سی صورت بنائے کاغز واپس تھاما تو وہ سوالیہ انداز میں دیکھنے لگے۔علیدان کی اتری سی صورت شائد انہیں باور کروا گئی تھی کہ اسے اس طرح پتا بتانے پر تسلی نہیں ہوئی۔

" تین چکر لگا چکا ہوں کچھ سمجھ نہیں آرہا گھوم پھر کر ایک ہی جگہ پر آرہا ہوں "

بزرگ کی نظروں میں موجود سوال کو بھانپ کر علیدان نے گہری سانس لے کر جواب دیا جس طرح انہوں نے پتہ بتایا تھا ایسے تو بہت سے لوگوں نے بتادیا تھا پر اسے گلیوں کا ہیر پھیر سمجھ ہی نہیں آرہا تھا۔

" برا نا لگے تو ساتھ چلوں برخوردار "

بزرگ نے جھری دار سفید ہاتھ گاڑی کے شیشے پر رکھا اور تھوڑا سا جھک کر پوچھا۔علیدان نے چونک کر کاغز پر سے نظر اٹھا کر ان کی طرف دیکھا۔ان تین گھنٹوں میں یہ وہ واحد انسان تھے جو اتنی تسلی سے اس کی بات سن رہے تھے اور پھر اس کے ساتھ بیٹھ کر گھر تک لے جانے کی پیش کش کر رہے تھے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جی جی کیوں نہیں بہت شکریہ "۔ "

علیدان نے فوراً مسکرا کر اثبات میں سر کو دھیرے سے جنبش دی اور مشکور نظر بزرگ پر ڈالی جواب گھوم کر کار کی برابر سیٹ پر بیٹھ چکے تھے علیدان نے کار کو چلانا شروع کیا تو بزرگ نے ہاتھ کے اشارے سے چند گالیاں موڑنے کے بعد ایک گھر کے سامنے کار روکنے کا اشارہ کیا۔

" یہ نیلے گیٹ والا گھر ہے بیٹا "

علیدان کی طرف والی کھڑکی سے سامنے گھر کے گیٹ کی طرف اشارہ کیا۔علیدان فوراً کاغز کو پکڑے باہر نکلا ۔

یہ کافی بوسیدہ سا گھر تھا جس کی در و دیوار اس کے اوپر گزرے بہت سے ماہ و سال کی گواہ تھیں۔

گھر کی گھنٹی بجا کر اب وہ بے تابی سے دروازہ کھلنے کا انتظار کر رہا تھا۔دو یا تین منٹ کے بعد دروازہ کھولے لگ بھگ انیس سال کا لڑکا سامنے کھڑا تھا۔

" جی؟ "

لڑکا اب کبھی علیدان کو حیرانگی سے دیکھ رہا تھا اور کبھی کار کو دیکھ رہا تھا۔

****

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"مجھے بھی بنادو چائے"

عقب سے مانوس سی مردانہ آواز پر وہ جھٹکے سے سیدھی ہوئی۔ چائے کے نیچے آنچ کو ہلکا کرنے کو جھکی تھی جب پیچھے سے باسط کی آواز آئی۔

پیچھے مڑنا چاہا تو وہ اتنا پاس کھڑا تھا کہ مڑنے پر اس سے ٹکرا ہی جاتی۔ پیشانی پر ناگواری کے بل فوراً نمودار ہوئے۔ وہ ناجانے کس وقت یوں کچن میں آگیا تھا۔ شادی بھی ہوگئی تھی پر عجیب سا انداز نہیں بدلہ تھا اسکا۔

"جی۔۔۔ آپ باہر چلیں باسط بھائی سب کے لیے بنا رہی ہوں"

ناگواری سے کہتے ہوئے نظریں چرائیں دل تو کیا ہاتھ میں پکڑا چائے کا کپ اس کے سر پر دے مارے۔

ایک دم سے مہرین آپی کے گھر میں گزارے وہ سارے اذیت ناک سال ذہن میں گردش کر گئے جن میں وہ باسط سے منسوب تھی اور وہ اسے اپنی ملکیت سمجھ کر اس طرح کی حرکات سے تنگ کرتا رہتا تھا۔

"بڑی بدل سی گئی ہو"

خباثت سے دانت نکالتا وہ تھوڑا سا پیچھے ہو کر کچن کی شیلف سے ٹک گیا۔ مہرین بچوں کو لے باسط کے ساتھ خالہ سیدہ کے گھر آئی تھی۔ وہ چائے بنانے کی غرض سے کچن میں آئی تو کچھ دیر بعد ہی باسط کچن میں آن دھمکا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" مطلب سمجھی نہیں میں "

اذفرین نے بے زار سے لہجے میں کہتے ہوئے چہرے کا رخ موڑا پیشانی پر شکن اور گہرے کئے اب وہ ڈیڑھ سال پہلے والی ڈرپوک سی اذفرین ہر گز نہیں تھی پر آج بھی باسط کی عجیب سی نظریں الجھن کا شکار کر رہی تھیں جس کی وجہ سے بظاہر تو وہ بہت مضبوط بن رہی تھی پر دل ابھی بھی لرز رہا تھا۔

" مطلب غصہ کرنے لگی ہو بھئی اب "

باسط نے لبوں کو باہر نکال کر شکوہ کیا۔اور بڑے انداز میں اپنی سٹک کو ایک طرف رکھے کان کو کھجایا۔

"نہیں باسط بھائی ایسی تو۔۔۔ "

اذفرین نے بے نیازی سے نظریں چراتے ہوئے کہنا چاہا ابھی بات مکمل بھی نہ کر پائی تھی کہ باسط نے فوراً تڑپ کر بات کاٹی۔

"ارے بھائی کیوں بولے جا رہی ہو پگلی بھائی تو کبھی نا رہا میں تمھارا "

باسط نے گھبرائے سے لہجے میں کہتے ہوئے دانت نکالے۔دل ایک دم سے تذلیل کے احساس سے دوچار ہوا ۔کیا تھی وہ ایک کھلونا وہ کس طرح حق جتا کر ہراساں کر رہا تھا اسے۔

تھوک نگل کر خود کی حالت پر قابو پایا۔جسم میں گڑتی اس کی نظریں آری کی طرح دل کو کاٹ رہی تھیں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" بازل بھائی کو بھائی بولتی ہوں تو آپکو بھی وہی بولوں گی نا "

اذفرین نے چائے کو کپوں میں انڈیلا۔ بمشکل ہاتھوں کی لرزش کو قابو کیا مبادہ وہ ہاتھوں کا لرزتا دیکھ کر شیر ہو جائے۔

"بازل تو بہنوئی ہے تمھارا میں تو مینگنتر تھا تمھارا "

وہی ہوا ہلکی سی ہاتھوں کی لرزاہٹ نے اسے ایسی ہمت دی کہ اذفرین کے ہاتھ کو بے باکی سے تھام کر اب وہ اس کے چہرے پر نظریں گاڑے کھڑا تھا۔ اذفرین نے چونک کر اس کی اس حرکت پر آنکھیں سکیڑیں۔

" تھے۔۔۔۔۔ہے نہیں "

جھٹکے سے ہاتھ چھڑوایا۔ اور ٹرے اٹھا کر تیزی سے باہر نکل گئی۔ پر اس کا قہقہ دل میں عجیب سی گھٹن بھرنے لگا۔ ٹرے اٹھائے ڈرائی نگ روم میں آئی تو بچے بیٹھے تھے صرف خالہ اور مہرین موجود نہیں تھیں ان کو تلاش کرتی وہ برآمدے میں آئی تو خالہ کے کمرے کے باہر مہرین کی آواز سے قدم منجمند ہوئے۔

"خالہ اچھا بھلا رشتہ تھا باسط کا نکل گیا ہاتھ سے بیٹھی ہے ابھی تک کنواری نکلی جا رہی ہے عمر "

مہرین تلخ لہجے میں خالہ سیدہ سے کہہ رہی تھی۔ مہرین کا ان بارہ دنوں میں تیسرا چکر تھا خالہ سیدہ کے گھر اور ہر بار کی ہوئی باتیں وہ آج پھر دہرا رہی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"سعد کے لاروں نے زندگی برباد کر چھوڑی میری معصوم سی بہن کی"

مہرین کے لہجے میں پریشانی سے زیادہ سعد کے لیے چبھن تھی۔ بس اس کو یہ دکھ تھا کہ گھر میں دیورانی کی جگہ اذفرین ہوتی تو اس کی جان کو سکون آجاتا اذفرین نے اس کا سارا گھر سنبھال رکھا تھا۔

"مہرین فری اتنی پیاری ہے پڑھی لکھی ہے ایسی مایوسی کی باتیں کیوں کرتی ہو؟"

سیدہ خالہ نے مہرین کی بات پر اسے تسلی دینے کے انداز میں کہا۔

"خالہ وہ جو فروا نے شوشا چھوڑ دیا پورے خاندان میں اس کے اغوا کا وہ"

مہرین کی بات پر اذفرین کا دل پھر سے ڈوب گیا تھا۔ فروا نے تو جو چرچا کیا تھا کیا ہی تھا اس کی بہن اب اس بات کا ڈھڑار ور وکران سب کو بھی بتا رہی تھی جن کو نہیں پتا تھا اس بات کا کہ وہ اغوا ہوئی تھی اور پھر وہاں سے اکیلی نو دن تک ایک انجان لڑکے کے ساتھ جنگل میں رہی۔

یقین مانیں میرا بھی دل ہے میری بہن ہے میرے گھر بھی جائے رہے میرے ساتھ بچے بھی اتنا یاد کرتے ہیں اپنی خالہ کو پر اسی بات کو سوچ کر بس دل مسوس کر رہ جاتی ہوں کس منہ سے لے کر جاؤں اسے "اپنے سسرال میں"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مہرین بول رہی تھی یہی سب باتیں وہ پچھلی دفعہ دہرا کر چلی گ ئی تھی۔اذفرین نے پھیکی سی مسکراہٹ لبوں پر سجائی اور کمرے کے اندر داخل ہوئی۔

" آپی فکر نا کریں نجف سے شادی کے لیے ہاں کر دی ہے میں نے بھابھی کو "

مہرین نے چونک کر اس کی طرف دیکھا اب سامنے بیٹھے دونوں نفوس کے چہرے پر حیرت تھی جبکہ وہ مسکرا رہی تھی۔ہاں بس رات کو بھائی سے بات کروں گی اور کہوں گی کہ نجف سے شادی کر دیں میری۔

****

وہ مریل سے قدم اٹھاتا واپس کار میں آ کر بیٹھ گیا تھا۔سٹیرنگ پر ہاتھ رکھے ہارے ہوئے انسان کی طرح بیٹھا تھا۔جب ساتھ بیٹھے بزرگ کی آواز سنائی دی۔

" تھک گ ئے ہو لگتا ہے "

بزرگ نے علیدان کے اترے سے چہرے کو دیکھ کر سوال کیا۔وہ گھر جن کا تھا انہوں نے دس سال پہلے اذفرین کے والد سے وہ خرید لیا تھا اور انہیں اب نہیں پتا تھا کہ وہ لوگ کہاں گ ئے یا اذفرین کی بہن کہاں رہتی ہے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بزرگ کی بات پر علیدان نے حیرت سے ان کی طرف دیکھا تو ان کے لبوں پر موجود معنی خیز سے مسکراہٹ سے ایسے لگا جیسے وہ سب جانتے ہوں۔ کہ وہ کسی لڑکی کو تلاش کر رہا ہے۔

”ہاں تھک گیا ہوں اور مایوس ہونے لگا ہوں اب گماں سا ہونے لگا ہے اللہ ملن نہیں چاہتا اس کا اور میرا “

علیدان نے تھکے سے لہجے میں کہتے ہوئے کندھے اچکائے علیدان کی بات پر بزرگ نرم سی مسکراہٹ چہرے پر سجائے دھیرے سے نفی میں گردن ہلانے لگے۔

”تھک گئے نہیں ہو، تھکا دیا ہے اُس نے “

بزرگ کی بات پر علیدان نے حیرت سے دیکھا۔ وہ مسکرا رہے تھے گہری مسکراہٹ اور آنکھوں میں ایسی چمک جیسے سب جان گئے ہوں۔

”میری اور اس کی کہانی بہت عجیب ہے سنیں گے تو ہنس دیں گے آپ “

علیدان نے ٹرانس میں کہا نہیں پتا تھا وہ سامنے بیٹھے شخص کو کیوں سب بتا رہا تھا۔ پر دل چاہ رہا تھا سب بتا کر دل ہلکا کر دے۔ کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ کوئی انجان شخص پہلی ملاقات میں ہی اتنا اپنا لگتا ہے کہ انسان اسے بلا جھجک سب بتاتا ہی چلا جاتا ہے۔ اور اب علیدان کے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ ہم تن گوش تھے کار اسی طرح اس گھر کے سامنے کھڑی تھی علیدان کے ہاتھ سٹیرنگ پر تھے اور نظریں سامنے بیٹھے اس بزرگ پر جمی تھیں۔

"پہلے تو وہ یوں ملی مجھے کہ لگا اللہ نے اس دنیا میں اسے میرے لیے ہی بنایا ہے اور یوں ہمارا ملنا مقصود تھا۔ پہلی بار کسی لڑکی کے لیے جزبات دل میں جاگے پھر وہ بچھڑ گئی اور ایسی بچھڑی کہ اب سامنے سے گزر جاتی ہے میں پھر بھی دیکھ نہیں پاتا"

علیدان کھوئے سے لہجے میں سب کہہ رہا تھا۔ سامنا بیٹھا شخص فقط مسکرا رہا تھا معنی خیز سی مسکراہٹ

"مطلب وہ جسے میں پانچ ماہ سے تلاش کر رہا ہوں خوار ہو رہا ہوں وہ میرے گھر میں مجھ سے چند قدم کے فاصلے پر تھی پر اللہ نے مجھے نہیں ملوایا اس سے وہ اتنا پاس تھی پھر بھی نہیں ملی"

علیدان کے لہجے میں دکھ تھا عجیب سی الجھن تھی خدا سے شکائیت تھی۔

"کتنی عجیب بات ہے نہ، کیا ایسے بھی ہوتا ہے اللہ کو میری محبت کا پتا ہے میرے جزبوں کی سچائی کا پتا ہے پر وہ یوں سامنے لا کر بھی اسے میری نظروں سے اوجھل رکھتا ہے تو کیا نہ ہوں مایوس میں کیا نہ تھکوں میں؟"

علیدان نے پریشان سے لہجے میں سوال کیا۔ سر کو گاڑی پشت سے ٹکائے گہری سانس لی چہرہ لہجہ شکوہ کناں تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دوسری طرف ایک پل کی خاموشی رہی۔ پھر لرزتی سی آواز نے خاموشی کی توڑا۔

ہوتا ہے ایسا کیوں نہیں ہوتا اکثر اوقات ہم کسی چیز کی تلاش میں سر توڑ کوشش کرتے ہیں وہ نہیں ملتی " سامنے ہو کر بھی نہیں ملتی بس اللہ نہیں چاہتا کہ وہ ملے ایسے تمہیں وہ جان بوجھ کر تھکا دیتا ہے اس کے " حصول کے لیے تمہیں

وہ شائی شگی سے کہتے ہوئے مسکرائے۔ تھوڑا سا رخ موڑے بات کو جاری رکھا۔علیدان ناسمجھی سے ان کی طرف دیکھ رہا تھا۔

ایک دفعہ میری زوجہ کے کان سے سونے کی بالی گری نیک بخت نے پورا دن لگا کر سارا گھر الٹ مارا " " کان کی بالی نہ ملی مایوس سی ہو کر بیٹھ گ ئی

وہ مسکرا رہے تھے اور کوئی مثال دے رہے تھے شائی دان کی آواز میں ایسا ٹھہراؤ تھا کہ علیدان کو ان کی بات سننے میں عجیب سا سرور ملنے لگا۔

" میں نے کہا نیک بخت اللہ سے مانگ بولی کیسی باتیں کرتے ہیں سونے کی بالی اللہ سے مانگوں "

وہ اپنی بیوی کی بات بتا رہے تھے آنکھوں میں چمک تھی تو لبوں پر میٹھی سی مسکراہٹ۔

" میں نے کہا ہاں کا ہے کی شرم دعا مانگ اللہ میرے کان کی بالی مجھے ملا دے کھو گ ئی ہے "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بزرگ نے ہلکا سا قہقہ لگاتے ہوئے بات کو آگے بڑھایا۔ موتیوں سے سفید دانت بوڑھے سے لبوں سے جھلکے

خفگی سے میری طرف دیکھا پر دعا مانگنے لگی دعا مانگ کر منہ پر ہاتھ پھیرے سامنے بستر پر نظر پڑی بالی "

" بلکل سامنے چادر کے ہم رنگ پھول پر پڑی ہوئی ملی

وہ سفید ہاتھوں کو حرکت دیتے ہوئے بات کر رہے تھے اور علیدان بغور ان کے انداز کو دیکھ رہا تھا۔ شفاف چہرہ روشن سی آنکھیں چہرے پر انگنت جھریاں تھیں پر ایک عجیب سا سحر تھا ان کی شخصیت میں۔

" پھر تو رونے ہی لگی باولی "

اپنی بات مکمل کیے اب وہ سوالیہ انداز میں ایسے علیدان کی طرف دیکھ رہے تھے جیسے پوچھ رہے ہوں تم نے مانگا اللہ سے اسے۔ وہ اب خاموش بیٹھے تھے بنا سوال کیے جواب کے منتظر۔

"اللہ سے تو دن رات مانگتا ہوں ہر سانس کے ساتھ مانگتا ہوں "

علیدان نے گہری سانس لے کر جواب دیا۔ وہ اب ہنس رہے تھے کندھے ہلنے لگے تھے۔ علیدان ان کے ہنسنے پر حیران ہوا۔ ہنستے ہنستے شائی دان کی آنکھوں میں پانی آ گیا تھا۔ آنکھ کے کونے کو صاف کرتے ہوئے ہنسنے پر قابو پایا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"نماز پڑھتے ہو؟ "

ہنستے ہنستے ایک دم سے رک کر سوال کیا تو علیدان نے نظریں چرا کر سر نیچے جھکا لیا۔ نماز۔۔۔

ہاں نماز کب پڑھی تھی اس نے وہ ذہن پر زور دے رہا تھا۔ گردن اور جھک گئی تھی ایسا لگا جیسے کوئی بوجھ تھا سر بھاری تھا کہ گردن میں سکت نہیں تھی کہ اسکے وزن کو سنبھالے اسے سیدھا کر لے۔

****

"فری لیکن۔۔۔ "

سعد کی الجھی سی آواز فون سے ابھری اذفرین نے فوراً بات کاٹی۔

" کچھ لیکن ویکن نہیں بھائی آپ یہ مت سوچیں کہ میں یہ سب آپ کے لیے کر رہی ہوں "

اذفرین نے پر عزم لہجے میں کہا۔ مہرین کے جاتے ہی وہ سعد کو کال کر چکی تھی کہ وہ نجف سے شادی کے لیے تیار ہے۔ سعد اب سمجھ رہا تھا وہ صرف اس کی وجہ سے یہ سب کر رہی ہے کیونکہ فروا سعد اور مائدہ کے ساتھ ناراض ہو کر واپس سڈنی جا چکی تھی۔ سعد گھر میں اکیلا تھا اور بے حد پریشان تھا کیونکہ جو بھی تھا وہ فروا سے بے حد محبت کرتا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ایسا کچھ بھی نہیں ہے بھائی جو آپ سوچ رہے ہیں میں یہ خود کے لیے ہی کر رہی ہوں مجھے نجف کا رشتہ منظور ہے "

ازفرین نے آنکھوں میں ابھرتے آنسوؤں کو نگاعلیدان کے مسکراتے چہرے کو آنکھوں کو زور سے بند کر کے ختم کیا۔دوسری طرف سعد کی خاموشی اس کی منظوری کا سائن تھی۔

" بھائی مجھے واپس بلوالیں آسٹریلیا "

آخری الفاظ پر آواز لڑکھڑا سی گئی۔

پیا ملن کی آس ہے من میں

نینوں میں برساتیں ہیں

تنہائی کے چپ آنگن میں

میری ان سے باتیں ہیں

موہے جھب دکھلا مورے سانوریاں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

توری پریت میں ہو گئی باولیاں

تو ہے نگر نگر میں ڈھونڈ پھری

تو ہے کوکت ہوں میں بن بن میں

موہے پریت تہاری مار گئی

تم جیت گئے میں ہار گئی

میں ہار کے بھی بل ہار گئی

ایسا پریم بسا مورے تن من میں

****

"یہ تو۔۔۔ شرمندگی کی بات نہیں کہ ایک لڑکی کی محبت مانگنے کے لیے اللہ کی طرف راغب ہو جاؤں

۔۔۔اسے مانگنے کے لیے نمازیں شروع کر دیں کس منہ سے کھڑا ہو جاؤں صف میں"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

علیدان نے جھکا سر اٹھا کر ساتھ بیٹھے شخص کو بغور دیکھا جو نماز کے بعد کی دعا میں اذفرین کو مانگنے کے لیے کہہ رہے تھے۔

"تو کیا جانے تیرے دل میں محبت ڈال کر پھر اسے تجھ سے دور کر کے تجھے تھکا کر بے بس کر کے وہ اپنی طرف لانا چاہتا ہو، عشق مجازی سے ہارے ہی تو سجدوں میں گرتے ہیں اور کس نے کہہ دیا کہ ایک لڑکی کی محبت کو مانگنا ایک شرمندہ کر دینے والی دعا ہے کیا پتا وہ لڑکی ایسی نایاب ہو کہ خدا چاہتا ہو تو اسے خدا سے مانگے گڑگڑائے اور جب وہ مل جائے اس کی قدر ہو تجھے"

بزرگ نے بھنویں اچکائے سوال کیا تو علیدان اور حیران ہوا۔ پہلا کوئی ایسا عمر رسیدہ شخص دیکھا تھا جو محبت کو برا نہیں کہہ رہا تھا۔ بلکہ ترغیب دے رہا تھا کہ محبت بھی اللہ سے ہی مانگو۔ چاہے وہ کسی نامحرم کے لیے جاگ جائے۔ دعا مانگو اسے محرم بنانے کی۔

"تو اس لڑکی کو زوجیت میں لانے کے لیے مانگ رہا ہے نہ تو کیا گناہ اللہ تو رازدار ہے سب کے دلوں کے بھید خوب جانتا ہے جس سے تمہیں محبت ہو خدا سے مانگو اور نکاح میں لے آؤ اس میں کیا شرم تمہاری بیویاں جنت میں تمہارے ساتھ ہوں گی تو یہ دعا فقط دنیا کے لیے تو نہیں آخرت کے لیے بھی ہوئی"

سامنے بیٹھے شخص کی باتیں جیسے دل کو چھونے لگی تھیں۔ پیشانی پر سے شکن غائب ہو چکے تھے۔

"پر اس کے لیے ضروری ہے نماز پڑھوں اللہ تو ہر جگہ ہے، تو نماز میں ہی کیوں مانگوں اسے"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

علیدان نے آہستگی سے ذہن میں امڈ آنے والے سوال کیا۔ تو سامنے بیٹھے شخص کے لبوں کی مسکراہٹ اور گہری ہوئی۔

" برخوردار وہ بادشاہ ہے پوری کائی نات کا کچھ تو ادب کچھ تو سلیقہ ہو اس سے کچھ مانگنے کا دربار میں جھک کر حاضری دو پھر عرضی ڈال دو سنے گا ضرور سنے گا سب کی سنتا ہے گناہ گاروں کو بھی گلے لگاتا ہے "

بزرگ کے لہجے میں ایسا یقین تھا کہ علیدان اب خاموش ہو گیا تھا۔

" پانچ وقت دربار سجتا ہے بہت رش ہوتا ہے کتنے ہی لوگ اپنی اپنی عرضی ڈالتے ہیں پر ایک وقت ایسا ہے جس میں بھیڑ کم ہوتی ہے "

بزرگ نے رازدانہ لہجے میں کہا اور تھوڑا سا پاس ہوئے۔ علیدان نے حیرت سے دیکھا۔

"کونسا وقت؟ "

کھوئے سے لہجے میں سوال کیا ان کی باتیں بھی ان کی طرح ہی تھیں سحر طاری کرنے والی تھیں۔ علیدان کے بے چین دل کو جیسے تسکین سی ملنے لگی تھی۔ بے چین دل کو قرار سا آ گیا تھا۔ تھوڑی دیر پہلے جو اپنی تقدیر پر غصہ تھا خدا سے شکوہ تھا ختم ہو گیا تھا۔

" رات کا ایسا پہر جب سب سو رہے ہوتے ہیں وہ دربار سجاتا ہے خود پکارتا ہے "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہے کوئی۔۔۔۔۔

ہے کوئی۔۔۔۔

" دربار میں بھیڑ کم ہوتی ہے تب عرضی جلدی پہنچتی ہے

وہ مسکرا رہے تھے سورج ڈوب گیا تھا۔ مغرب کی اذان گونجنے لگی تھی۔ بزرگ اب گاڑی سے اتر رہے تھے

۔

" تہجد۔۔۔۔۔ "

علیدان کی سرگوشی نما آواز ابھری وہ پلٹے اور مسکرا کر سر ہلایا۔اور چل دیے۔ کار میں اب خاموشی تھی۔

۔۔۔اور علیدان کے دل میں سکون تھا۔

****

نجف سے منگنی ہوئے پانچ ماہ بیت چکے تھے۔ سعد شادی اس کی تعلیم مکمل کرنے پر کرنا چاہتا تھا۔ وہ سڈنی میں نجف کے کہنے پر ہی شفٹ ہوئی تھی۔ نجف چاہتا تھا کہ شادی سے پہلے وہ جارج کے ساتھ کچھ اسطرح سے گھل مل جائے کہ وہ اسے اپنی ماں کی طرح ایکسیپٹ کر لے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ٹرے کو ہاتھ میں تھامے جب وہ کمرے میں داخل ہوئی تو وہ گھٹنوں میں چہرہ چھپائے بیٹھا تھا۔اس انداز پر وہ بے ساختہ مسکرادی۔ سر کو آہستگی سے ہلاتی آگے بڑھی اور ٹرے کو بیڈ سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیا۔

اس کے بال شائی دبلکل اس کی ماں جیسے تھے سنہری چمکتے ہوئے کیونکہ نجف کے بال تو گہرے بھورے رنگ کے تھے۔آہستگی سے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرا کسی نرم وملائم سے فرز جیسا احساس ہوا۔

"جارج جارج"

نرم دھیمی سی آواز میں اس کے چہرے کے قریب ہوتے ہوئے کہا۔پر وہ ہنوز اُسی انداز میں بیٹھا تھا۔اس کا کیا قصور تھا اس سب میں دل اچانک جیسے کسی نے مٹھی میں لے کر بھینچ ڈالا تھا آنکھوں کے کونے نم ہونے لگے۔

" جارج لک ڈنراز ریڈی"

پیار سے میٹھے سے لہجے کو اپناتے ہوئے کہا۔جاج نے غصے سے چہرہ اوپر اٹھایا چہرہ تنا ہوا تھا۔دانتوں کو ایک دوسرے میں غصے سے پیوست کیے وہ اپنے سامنے بیٹھی اس نازک سی لڑکی کو گھور رہا تھا۔

"نو آئی ڈونٹ وانٹ ٹو ایٹ"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ چیختا تھا اس کے گلے کی رگیں پھول رہی تھیں جو اس بات کی گواہ تھیں وہ اسے ایک پل بھی برداشت نہیں کر رہا ہے۔

" آئی ایم یور مام جارج "

اذفرین نے دھیرے سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔ جاج نے ایک جھٹکے سے ہاتھ کو پیچھے دھکیلا۔ اس کے سانس کی رفتار تیز ہو چلی تھی ننھے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچے وہ اب اسے کھا جانے والی نظروں سے گھور رہا تھا ۔

" نووووو یو آر ناٹ "

اس کا لہجہ اس کی آنکھیں سب میں نفرت موجود تھی۔ وہ اس وقت چار سال کا بچہ نہیں لگ رہا تھا۔

" لیو می آلون "

باریک سی آواز میں ایسے چیخا کہ وہ گڑبڑا کر کھڑی ہوئی۔

" اوکے اوکے "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاتھ کے اشارے سے اسے پر سکون رہنے کا اشارہ کرتی وہ ٹرے وہیں چھوڑ کر جلدی سے کمرے سے باہر نکلی ۔باہر نکلتے ہی دروازے کے ساتھ لگے گہری سانس خارج کی۔وہ کھوئی کھوئی سی زینے کے جنگلے کو تھامے کھڑی تھی۔

“ کیا ہوا نہیں کھا رہا کھانا ”

نجف کی آواز پر چونک کر نیچے دیکھا وہ سیڑھیوں کے بلکل پاس پریشان حال کھڑا تھا۔بکھرے سے بال بڑھی ہوئی شیو بل پڑی شرٹ جس کے بازو کے کف فولڈ کیے ہوئے تھے اذفرین نے آہستگی سے سر کو نفی میں ہلایا۔

“ آپ فکر نہ کریں میں کچھ دیر میں پھر سے ٹرائی کرتی ہوں ”

اذفرین نے نجف کا اترا چہرہ دیکھ کر تسلی آمیز انداز اپنایا۔زینہ اتر کر وہ ابھی کمرے کی طرف مڑی ہی تھی جب پھر سے نجف کی آواز آئی۔

“ اذفرین ”

وہی شرمندگی بھرا لہجہ اذفرین نے زبردستی چہرے پر مسکراہٹ سجائی اور پلٹی۔ایک نظر اذفرین کی آنکھوں میں دیکھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"جی "

شائستگی سے کہا وہ اب سر جھکائے کھڑا تھا۔

"تھنکیو تھنکیو فار ایوری تھنگ "

زینے کے جنگلے کو تھامے وہ اس سے نظریں چرا گیا تھا۔

"آپ کے لیے کھانا لگا دوں "

اذفرین نے اس کی شرمندگی کم کرنے کے لیے بات کو فوراً بدلہ۔اب پچھلی باتیں دہرانا بے کار تھا۔

"نہ نہیں امی نے کھا لیا کیا؟میں کھالوں گا جب بھوک لگے گی "

نجف نے سوالیہ انداز میں دیکھا۔وہ نماز کے انداز میں سر پر سکارف کو باندھے ہوئی تھی۔سفید چہرہ پر نور تھا

۔

"جی وہ سو گئی ہیں "

اذفرین نے آہستہ سی آواز میں کہا جس پر وہ سر ہلا کر رہ گیا۔اذفرین نے مسکرا کر دیکھا اور کمرے کی طرف بڑھ گئی۔نجف کی نظریں پشت پر گڑی محسوس ہو رہی تھیں جلدی سے آ کر کمرے کا دروازہ بند کیا اور دروازے سے ٹیک لگائے کرب کے عالم میں آنکھیں موند لیں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آہستہ سے چلتی سٹڈی ٹیبل تک آئی دراز میں سے ڈائی ری نکالی اور کرسی کو پیچھے دھکیلتی بیٹھ گ ئی۔کچھ یاد آ جانے پر پھر سے دراز کو کھولا اور ایک مخمل کی سرخ ڈبیا کو نکالا۔جیسے ہی اسے کھولا بھینی سی خوشبو کے احساس سے دل عجیب طرز میں دھڑکنے لگا۔

سوکھا گلاب جس کی پتیاں اب سفوف سا بن چکی تھیں ٹہنی بھی سوکھ کر دھاگہ سا لگنے لگی تھی نرمی سے ڈبیا کو پھر سے بند کیا اور دراز میں رکھ دیا۔ٹیبل لیمپ کو چلا کر ڈائی ری کو کھولا۔قلم سفید کاغز پر رکھا اور لکھنا شروع کیا۔

جنوری بروز منگل 2019 آج پورا ایک سال بیت گیا دیکھو پر تمھاری یاد اور اس گلاب کی خوشبو آج بھی تازہ ہے نہیں جانتی تم سے زندگی میں پھر کبھی مل سکوں گی کہ نہیں پر تم سے جڑا یہ یادکار رشتہ کبھی نہیں ختم کر سکوں گی۔میں ہر روز رات کو یوں ہی بیٹھ کر تمہیں پہروں یاد کرتی ہوں وہ چند دن اور ان چند دنوں کا ایک ایک پل یاد کرتی ہوں مجھے ایسا لگتا ہے جیسے یہ ایک سال بھی بیت گیا اسی طرح پوری زندگی بیت جائے گی اور میں تمہیں یونہی یاد کیا کروں گی۔

اذان کی آواز پر ڈائی ری کو بند کیے گہری سانس لیتے وہ اٹھی تھی۔آس تھی کہ ختم ہونے کا نام لیتی تھی دعا میں آج بھی وہ علیدان کو مانگتی تھی۔

****

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کمرے میں ملگجاسااندھیرا تھاہاتھ میں کاغز کی لسٹ تھامے لیپ ٹاپ کی سکرین پر کھلی ایمیل پر صندل کی نظریں تیزی سے سفر کررہی تھیں اور جیسے جیسے وہ ایمیل پڑھتی جارہی تھی حیرت کے سمندر میں غرق ہوتی جارہی تھی۔

وہ اوراوزگل آج بہت عرصے بعد کچن میں گھسی تھیں۔اوزگل کوہی آج جوش اٹھا تھا کہ وہ سارا کھانا خود تیار کرے گی وہ بہت خوش اور پرجوش تھی اور بہت سی ڈیشز تیار کرنا چاہتی تھی۔

کچھ سامان ایسا تھا جو کم تھا واصف بھائی گھر میں موجود نہیں تھے صندل ادیان سے وہ سب سامان منگوانے کی غرض سے اس کے کمرے میں آئی تو لیپ ٹاپ سٹڈی میز پر کھلا پڑا تھا اور شائی دادیان ابھی ابھی اٹھ کر واش روم گیا تھا اس لیے وہ انٹرنیٹ چیٹ کھلی چھوڑ گیا تھا۔وہ چیٹ اوزگل کے ساتھ کررہا تھا پر صندل کو حیرت میں مبتلا کردینے کی بات یہ تھی کہ وہ اوزگل سے چیٹ علیدان بن کررہا تھا۔

واش روم کا دروازہ کھلنے کی آواز آئی تھی پر ساکن کھڑی صندل نے پلک تک نہ جھپکی تھی۔

ادیان جیسے ہی واش روم سے باہر نکلا تو قدم وہیں تھم گئے۔سامنے صندل لیپ ٹاپ کی سکرین پر حیرت سے کھلی آنکھیں لیے کھڑی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

افف اسکے تو وہم و گمان میں بھی نہ تھا اس وقت یوں صندل اس کے کمرے میں آدھمکے گی۔اگر تھوڑا سا بھی اندازہ ہوتا وہ چیٹ بند کر کے جاتا۔

خجل ہوتے ہوئے تیزی سے پاس آکر لیپ ٹاپ سکرین کو آف کیا۔صندل اب حیرت سے ادیان کی طرف دیکھ رہی تھی۔

"بھائی یہ سب۔۔۔؟"

صندل کی آواز بہت دھیمی تھی پر اس کی آواز میں موجود حیرت صاف ظاہر تھی۔ادیان کا دماغ سائیں سائیں کرنے لگا تھا اوز گل کے ساتھ علیدان بن کر بات کرتے ہوئے اسے ایک سال بیت گیا تھا یہ ایک سال پر لگا کر نکل گیا اور وہ اوز گل کو خوش رکھنے میں بہت آگے نکل گیا تھا۔

" بیڈ مینرز ہیں یہ تم کیا کر رہی ہو میرے روم میں اور بنا اجازت لیپ ٹاپ سکرین پر کیوں آئی؟"

ادیان نے خفگی بھرے لہجے میں کہتے ہوئے نظریں چرائی یں۔آواز میں گھبراہٹ اور بوکھلاہٹ واضح تھی ہوتی بھی کیوں نہ یہ سب تو وہ خود سے بھی چھپاتا تھا کیا کرتا اوز گل کی خوشی کی آڑ میں کہیں اس کی بھی تسکین چھپی تھی اوز سے اتنی محبت تھی کہ اس عجیب سے کھیل میں بھی سکون ملنے لگا تھا۔

" آپ یہ سب غلط کر رہے ہیں ادیان بھائی "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

صندل نے ادیان کے نظریں چراتے چہرے کو بغور دیکھتے ہوئے پریشان سے لہجے میں کہا۔ادیان اب سٹڈی میز کے آگے رکھی کرسی کو گھسیٹتا اس پر بیٹھ چکا تھا۔

" کچھ غلط نہیں ہے اور تمہیں میری قسم تم اوز کو یہ سب نہیں بتاؤ گی میں یہ اسی کی خوشی کے لیے کر رہا ہوں "

ادیان نے ہنوز نظریں چراتے ہوئے کہا اور پھر سے لیپ ٹاپ سکرین کو کھولے اپنے آپ آپکو مصروف ظاہر کیا۔وہ تیزی سے لیپ ٹاپ کے کے بورڈ پر کچھ ٹائپ کر رہا تھا۔

صندل کچھ دیر یونہی خاموشی سے اسے گھورتی رہی۔

"آپ کو پتا ہے وہ آج کچن میں کیا کر رہی ہے؟ "

صندل نے چبھتے سے لہجے میں سوال کیا لبوں کو آپس میں پیوست کیے آنکھوں کو سکیڑے وہ اب ادیان کو گھور رہی تھی پر ادیان تو جیسے اسے نہ دیکھنے کا تہیہ کیے ہوا تھا۔

ہاں اتنا ضرور تھا کہ لیپ ٹاپ پر ٹائپنگ کرتی انگلیاں تھم گئی تھیں۔

" آپکی پسند کے کھانے بنا رہی ہے دیوانی،دل میں یہ سوچتے ہوئے کہ وہ یہ سب علیدان بھائی کے لیے کر رہی ہے "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

صندل نے دکھ بھری آواز میں تیزی سے اپنے ہی کئے گئے سوال کا جواب دیا اور پیشانی پر بل ڈالے تھوڑا سا جھک کر ادیان کی نظروں میں جھانکنے کی کوشش کی۔

" تو وہ خوش ہے نہ بس تو رہنے دو اسے خوش کیا مسئلہ ہے تمہیں "

ادیان نے جھٹکے سے سر اوپر اٹھایا، سر کے اوپر اٹھنے کے ساتھ ساتھ لیپ ٹاپ سکرین بھی بند ہوئی تھی۔ چہرہ سپاٹ تھا پر شرمندگی کی جھلک بھی موجود تھی۔

صندل نے دھیرے سے افسوس کرنے کے انداز میں گردن کو ہلایا۔ وہ جانتی تھی اپنے بھائی کو اس کے دل میں کچھ بھی غلط نہیں تھا لیکن یہ کیسے فراموش کر دیتی کہ وہ اوزگل سے محبت کرتا ہے۔

نہیں ہے یہ سہی، غلط ہی ہے دل سے نہیں دماغ سے پوچھ کر دیکھیں تو ایک دفعہ، جب شادی کے بعد "

" وہ علیدان بھائی سے یہ سب پوچھے گی تو جانتے ہیں کیا ہو گا؟

صندل نے آنکھیں سکیڑے سوال کیا تو ایک پل کے لیے ادیان ساکن ہوا۔ جواب دینے کو کچھ تھا ہی نہیں۔ اس لیے بس نظریں جھکا گیا۔

نہیں جانتے نا تو سوچیں اس بارے میں آپ یہ بھول بیٹھے ہیں کہ اس کی یہ وقتی خوشی بعد میں اس "

" کے لیے پریشانی بن سکتی ہے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

صندل نے تنک کر پر آہستگی سے کہا اور پھر وہاں رکی نہیں تھی۔ تیزی سے کمرے سے باہر نکل گئی۔۔

اورادیان یونہی خالی نظروں سے دروازے کو گھور رہا تھا۔

****

بالوں کا بے ترتیب ساجوڑا بناتی وہ لاونج میں آئی تو جارج ٹی وی سکرین پر نظریں جمائے اشتیاق سے سامنے چلتی انگلش موی دیکھنے میں مصروف تھا۔ وہ بار بار آئی رن مین کے ایک منظر کو پیچھے کر کے دیکھ رہا تھا۔

اذفرین مسکراتی ہوئی قریب آئی اور ساتھ موجود کاؤچ پر بیٹھ گئی ڈھیلی سی ٹی شرٹ اور ٹراوزر میں ملبوس اب وہ جارج کے بلکل ساتھ کے کاؤچ پر براجمان تھی

جارج اذفرین کے آنے اور یوں اس کے پاس بیٹھنے کو یکسر نظر انداز کیے ہوئے تھا۔ وہ دبلا پتلا سا بظاہر معصوم شکل کا بچہ تھا پر اندر سے وہ بہت ضدی اور حساس تھا۔

"کیا دیکھ رہے ہو؟"

اذفرین نے ملائم سے لہجے میں پوچھا لبوں پر محبت بھری مسکراہٹ سجائی۔ وہ ان پانچ ماہ میں کافی نارمل ہو گیا تھا اپنی ماں کو بھی اب کم یاد کرتا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ایمیلی نے دوسری شادی کر لی تھی وہ اپنے ن ئے شوہر کے ہمراہ انگلینڈ منتقل ہو چکی تھی۔ اذفرین نے اپنی مرضی سے پڑھائی کو خیر باد کہہ دیا تھا۔ سعد نے تو شادی میں تاخیر اس کی پڑھائی کی وجہ سے ہی کی تھی پر بعد میں نجف کو یہی لگا کہ ابھی جارج اور اذفرین ایک دوسرے کے ساتھ گھل مل جائی یں اس لیے وہ ابھی شادی نہیں کرنا چاہتا تھا۔

فروا سے یہ بلکل برداشت نہیں ہوتا تھا کہ سعد اس کی پڑھائی کا خرچہ اٹھائے۔ یہی وجہ تھی سڈنی آکر وہ پڑھائی کا ارادہ ترک کر چکی تھی۔

اذفرین سوال کیے اب جارج پر نظریں جمائے بیٹھی تھی جبکہ جارج نے اذفرین کے سوال کا کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ سب کے ساتھ ٹھیک ہو گیا تھا بس اذفرین کے ساتھ ابھی بھی کھچا کھچا سا رہتا تھا۔ اس کی وجہ شائ د یہ تھی کہ نجف چاہتا تھا وہ اذفرین کو مما کہے۔

"اوہ۔۔۔ واؤ۔۔۔۔ تمہیں آئی رن مین پسند ہے کیا؟ "

پہلے سوال کا جواب نا ملنے پر بھی وہ ہمت نہیں ہاری تھی دوسرا سوال داغ چکی تھی پر ننھا جارج اب بھی اسی طرح سپاٹ سا چہرہ لیے بیٹھا تھا۔ وہ شائ د یہ فلم بہت دفعہ دیکھ چکا تھا اس لیے اپنی پسند کے مناظر کو ہی نکال نکال کر دیکھ رہا تھا۔

"میرے پاس بھی ائی رن مین کی کہانی ہے ایک سناؤ ں کیا۔۔۔ کوئی سنے گا؟ "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اذفرین نے بچوں کی طرح پرجوش انداز میں نظریں ارد گرد گھماتے ہوئے پوچھا،اب کی بار جارج ٹی وی سکرین سے نظریں ہٹائے اذفرین کی طرف متوجہ ہو چکا تھا۔چہرہ اسی طرح سپاٹ تھا۔

" سنو گے۔۔۔؟ "

اذفرین نے اس کے یوں دیکھنے پر خوش ہو کر پوچھا۔جارج نے دھیرے سے سر ہلایا پر چہرے پر اذفرین کی پرجوش مسکراہٹ کے جواب میں کوئی مسکراہٹ نہیں تھی۔

" ایک دفعہ کیا ہوتا ہے ایک ڈرپوک سی لڑکی ایک بس میں سوار ہوتی ہے "

اذفرین نے کہانی شروع کی اور بغور جارج کی طرف دیکھا جو ویسے ہی سنجیدہ بیٹھا تھا پر اس کا یوں متوجہ ہونا ہی غنیمت تھا۔

" وہاں بس میں آئی رن مین بھی ہوتا ہے۔وہ ایک بک پڑھ رہا ہوتا ہے "

اذفرین اسے کہانی سناتے ہوئے ہاتھوں سے مختلف اشارے بھی کر رہی تھی۔جارج اب مکمل طور پر اس کی طرف متوجہ تھا اور غور سے کہانی سن رہا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

لڑکی ائی رن مین کے ساتھ بیٹھ جاتی ہے بس چلنا شروع ہوتی ہے تو اس ڈرپوک لڑکی کو نیند آجاتی ہے، "

جب آنکھ کھلتی ہے تو کیا دیکھتی ہے، تین خطرناک مونسٹرز بس میں ہوتے ہیں لوگ رو رہے ہوتے ہیں

"

اذفرین نے آنکھوں کو اور لبوں کو اکٹھا سکوڑا اور تجسس پیدا کیا۔ پھر تھوڑی دیر کے لیے چپ ہوئی۔ اور یوں

چپ ہو جانا کام دکھا گیا تھا۔

"پھر۔۔۔؟ "

معصوم سی نرم آواز ابھری تو اذفرین کی آنکھیں چمک اٹھیں، جارج کی آنکھیں کھل گئی تھیں اور معصوم

سے چہرے پر اب تجسس کو صاف دیکھا جا سکتا تھا۔

پھر کیا آئی رن مین کو وہ مونسٹرز مل کر باندھ دیتے ہیں اور سب بس والوں کو ساتھ لے کر ایک گھنے "

" جنگل میں چلے جاتے ہیں

اذفرین نے گھنے جنگل پر زور دے کر آنکھوں کو پھیلایا اور جارج کی دلچسپی کو اور بڑھایا۔ اور ایسا ہی ہوا وہ کہانی

میں مکمل دلچسپی لے چکا تھا۔

" آئی رن مین فائیٹ کیوں نہیں کرتا؟ "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جارج نے معصومیت سے پوچھا وہ اپنے ایک ہاتھ کو فولڈ کیے اپنے چہرے کے نیچے رکھ چکا تھا۔ اذفرین کے چہرے پر ایک دم سے خوشی اُمڈ آئی۔ جارج کا یہ رویہ اس کا حوصلہ بڑھا گیا تھا۔

"کرے گا نا کیوں نہیں کرے گا، سنو تو آگے بہت مزے کی سٹوری ہے پر پہلے جارج مما کے ساتھ دوستی کرے گا"

اذفرین نے مسکراہٹ دباتے ہوئے ہاتھ آگے بڑھایا۔ جارج نے بغور اس کے ہاتھ کی طرف دیکھا اور پھر تھوڑا سا آگے ہوتے ہوئے اپنا ننھا سا ہاتھ اذفرین کے ہاتھ میں دے دیا۔

****

"بابا ابھی میں تھوڑا بزنس میں سیٹ ہو جاؤں ابھی پلیز شادی کے بکھیڑے میں مت ڈالیں مجھے"

علیدان نے سامنے کھڑے میر دلاور کی طرف التجائی نظروں سے دیکھا۔ میر دلاور نے گھور کر علیدان کو دیکھا۔ سفید رنگ کے قمیض شلوار میں نکھرا نکھرا سا وہ شائد ابھی مسجد سے واپس آیا تھا جب انہوں نے اسے اپنے کمرے میں بلا لیا تھا۔ ایک طرف زیب دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو آپس میں پھنسائے پریشان سی کھڑی تھیں۔ کمرے میں اس وقت وہ تین نفوس ہی موجود تھے۔

صندل اور اوزگل کی پڑھائی مکمل ہو چکی تھی صندل کی جہاں بات طے ہوئی تھی وہ لوگ بھی اس سال شادی مانگ رہے تھے۔ اور میر دلاور اوزگل اور علیدان کی شادی بھی ساتھ کر دینا چاہتے تھے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پر علیدان مسلسل شادی نہ کرنے پر بضد تھا پہلے تو وہ یہ بات زیب سے ہی کرتا رہا تھا پر آج تو وہ یہ بات میر دلاور کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کر رہا تھا۔

"تو شادی کیا تمہیں روک دے گی بزنس میں آگے بڑھنے سے، کیا عجیب بات کر رہے ہو تم"

میر دلاور نے پیشانی پر بل ڈالے ہاتھ ہوا میں اٹھائے جبکہ لہجہ طنزیہ تھا۔علیدان نے بے چارگی سے ان کی طرف دیکھا۔

وہ کیسے سمجھائے انہیں کہ وہ جسے راتوں کو اٹھ کر مانگتا ہے اس کو کیسے دھوکا دے۔پہلے تو یہ معلوم نہیں تھا کہ وہ اسے چاہتی ہے بھی کہ نہیں پر اب تو یہ معلوم تھا کہ وہ اسے چاہتی ہے اسے کھوجتے ہوئے کسی اور سے ٹکرا گئی تھی۔

اب تو دل اور شدت سے اسے ملنے کی دعا کرنے لگا تھا۔

اب صرف ہر سانس ہی اس کے ملنے کی تسبیح نہیں کرتی تھی بلکہ جب وہ تہجد کے لیے اٹھتا تو اس کی روح تک دعا گو ہوتی۔

اور دعا مانگنے کے بعد ایسا محسوس ہوتا جیسے کوئی ہے جو سر پر ہاتھ رکھ رہا ہے اور اسی احساس کی وجہ سے مایوسی امید میں بدلنے لگتی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" بابا پلیز ابھی صرف صندل کی کر دیں شادی مجھے ابھی نہیں کرنی "

علیدان نے بے زاری سے کہا تو سامنے کھڑے میر دلاور کے پیشانی کے بل اور گہرے ہوئے۔وہ ضبط سے لب پیوست کیے ہوئے تھے گھور کر علیدان کو دیکھا تو فوراً علیدان نظریں چرا گیا۔اذفرین سے محبت کے بارے میں گھر میں صرف زیب جانتی تھیں اور وہ نہیں چاہتا تھا میر دلاور کو اس سے اب محبت کے بارے میں پتا چلے۔

" مجھے اپنی بیٹی سے زیادہ اس بن ماں باپ کی بچی کی فکر ہے تم اپنے مشورے اپنے پاس رکھو "

میر دلاور نے دانت پیستے ہوئے جواب دیا وہ ضبط کی آخری سیڑھی پر تھے اس سے پہلے کہ وہ سامنے کھڑے اپنے بیٹے پر برس پڑتے۔فوراً غصے کو قابو کیا اور پاس کھڑی زیب کی طرف رخ موڑا۔

" زیب اپنے بیٹے کا دماغ درست کرو،اس سال شادی ہو گی اور ہر صورت ہو گی "

میر دلاور غرائے زیب نے گردن جھکائی اور پھر وہ ناک پھلائے کمرے سے باہر نکل گ ئے۔میر دلاور کے کمرے سے نکلتے ہی علیدان تیزی سے زیب کی طرف مڑا اس سے پہلے کہ زیب کچھ بولتی علیدان نے کی آواز نے انہیں بولنے سے روک دیا۔

" مما اور میں کسی صورت شادی نہیں کروں گا "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

علیدان کا لہجہ دوٹوک تھا۔زیب جو کچھ بولنے کے لیے لب کھولے ہوئے تھی گہری سانس لے کر بات بدلی اور بغور علیدان کی طرف دیکھا وہ غلط سمجھتی رہی تھیں کہ علیدان اُس لڑکی کو بھول جائے گا وہ وقتی خمار ہے جو اتر ہی جائے گا اور پھر علیدان ہنسی خوشی اوزگل سے شادی کر لے گا پر وہ غلط تھیں وہ لڑکی تو اب علیدان کی روح تک اتر چکی تھی ان پانچ ماہ میں کیا کچھ نہیں بدلتے ہوئے دیکھا تھا انہوں نے علیدان میں۔

وہ نہ صرف پانچ وقت نماز کے لیے جانے لگا تھا بلکہ وہ تہجد بھی پڑھتا تھا۔وہ جس کے پتا نہیں کتنے خواب ہوا کرتے تھے وہ اب خاموشی سے میر دلاور کے ساتھ آفس جانے لگا تھا۔وہ کھل کر ہنستا نہیں تھا گھر میں کسی سے بات نہیں کرتا تھا کھویا کھویا سا رہتا تھا۔ان کی ممتا تڑپ جاتی تھی۔

"وہ نہیں ملے گی علیدان چھوڑ دو آس اس کے ملنے کی میرے چاند"

زیب نے دھیرے سے علیدان کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔وہ اسی طرح کھڑا تھا سامنے دیوار پر لگی پینٹنگ کو گھورتا ہوا۔بڑی بڑی آنکھیں سکوڑے پیشانی پر ایک عزم کے بل لیے۔خوبرو چہرے پر ایک اداسی اب راج کرنے لگی تھی جس کی چھب آنکھوں میں بھی صاف دکھائی دیتی تھی۔

"صرف اتنا کہوں گی علیدان تم اس ایک سیراب لڑکی کی خاطر ہماری اتنے سالوں کی محبت کو فراموش کیے ہوئے ہو بیٹا اس کی مختصر سی محبت کو بھول کیوں نہیں جاتے،خدارا بھول نہیں سکتے تو بھولنے کی اداکاری ہی کر لو،بس شادی کے لیے راضی ہو جاؤ"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

زیب نے آہستگی سے کندھے سے ہاتھ کو ہٹایا اور پھر خاموشی سے کمرے سے باہر نکل گئی یں۔ جبکہ وہ کمرے کے بیچ و بیچ مجسم سا بنا کھڑا تھا۔

کیسے بھول جائے اور کیسے چھوڑ دے آس۔ نہیں بھول سکتا تھا اسے اُس کے بس میں کچھ بھی نہیں تھا۔ محبت ہر گزرتے دن کے ساتھ اس کی روح میں جڑیں پھیلاتی جا رہی تھی۔

محبت مختصر بھی ہو تو

اس کو بھولنے میں عمر لگتی ہے

وہ چہرہ بھول جاتا ہے

مگر اس سے جڑی دل کی

سبھی یادیں

آکاس بیل کی مانند

روح کے شجر سے شاخ در شاخ

لپٹی ہی رہتی ہیں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

انہیں خود سے جدا کرنے میں

اک عمر لگتی ہے !!

اور اسے تو ابھی ایک برس ہی گزرا تھا۔۔۔۔۔

****

کھوئی کھوئی سی وہ کپڑوں کی تہہ لگا رہی تھی۔ دل میں عجیب سی اُداسی تھی سوچا تھا اب پاکستان کبھی نہیں جائے گی اور یہاں آسٹریلیا میں یہ احساس تھا کہ علیدان بھی انہی ہواؤں میں کہیں سانس لے رہا ہے پر پتا نہیں قسمت کو کیا منظور تھا وہ علیدان سے اور دور ہونے جا رہی تھی۔ ہر وقت بس ایک ہی دعا تھی یا اللہ اگر وہ نہیں مل سکتا تو میرے دل سے اس کی ہر یاد کو مٹا دے پر کہیں بس ایک دفعہ اس کی ایک جھلک دکھا دے پر دونوں دعائیں شائد عرش سے ٹکرا ٹکرا کر واپس آ رہی تھیں۔

نہ تو دل سے نکلتا تھا اور نہ ہی وہ نظر آتا تھا۔ وہ بے بس تھی دل کے ہاتھوں مجبور تھی نجف سے شادی کو تیار تو ہو گئی تھی پر دل سے علیدان کا نقش نہیں مٹتا تھا۔

وہ انہیں خیالوں میں ڈوبی ہوئی تھی جب پاس سے نجف کی آواز نے خیالوں کے کھڑے پانی کی جھیل میں پتھر پھینک کر ارتعاش پیدا کر دیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" امی میں آجاؤں گا بس کیس نمٹادوں ایمیلی کو میں جارج ہر گز نہیں دوں گا "

نجف نے مائی دہ بیگم کے پاس بیٹھ کر ان کے گرد بازو حائل کیے۔ وہ اداسی سے نجف کی طرف دیکھنے لگیں۔ قریب ہی کھڑی اذفرین مائی دہ بیگم کے کپڑوں کی تہہ لگا لگا کر بیڈ پر پڑے سوٹ کیس میں رکھ رہی تھی۔

اپنی اور جارج کی پیکنگ وہ کر چکی تھی۔ نجف انہیں پاکستان بھیج رہا تھا۔ ایمیلی اچانک واپس آکر جارج کی کسٹڈی کے لیے نجف سے لڑنے لگی تھی۔ اور نجف اب اسے جارج نہیں دینا چاہتا تھا۔ اسی لیے وہ ان تینوں کو پاکستان بھیج رہا تھا۔

" کوئی مسئلہ نا بنا دے وہ تمھاری فرنگی بیوی جارج کو یوں پاکستان لے کر جانے پر، بیٹا تو بھی ہمارے ساتھ ہی چلنا پاکستان "

مائی دہ نے پریشانی سی صورت بنائے کہا اور پاس بیٹھے نجف کے سینے پر محبت سے سر رکھا۔ ایمیلی نے ابھی کیس فائل نہیں کیا تھا یہی وجہ تھی کہ نجف کیس فائل ہونے سے پہلے انہیں پاکستان بھیج دینا چاہتا تھا۔

" نہیں بنتا کوئی مسئلہ میں جانتا ہوں اس عورت کو اچھی طرح، امی بس آپ پریشان نہ ہوں فکر نہ کریں کچھ ماہ تک میں آؤں گا اور پھر پاکستان میں ہی شادی ہو گی "

نجف نے ملائم سے لہجے میں کہا۔ اور مائی دہ آہستہ آہستہ سر ہلانے لگیں۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mohey piya Milan ki Aas| By Huma waqas(Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حسیب سے بات ہوگئی ہے اس کے سسرالی رشتہ دار ہیں ان کی کوٹھی ہے رینٹ پر لی ہے میں نے "

" بہت اچھے لوگ ہیں آپ کو اور فری کو کوئی پرابلم نہیں ہوگی

نجف نے بات مکمل کرنے بعد اذفرین کی طرف دیکھا جو جواب میں آہستگی سے مسکرا دی۔ حسیب نجف کا خالہ زاد تھا جس کی مدد سے اس نے پاکستان میں ان کی رہائیش کا انتظام کیا تھا۔

****

" بس چپ چپ رونا بند کرو گل "

زیب بیگم نے اوز کے پاس بیٹھ کر اس کے سر کو اپنی گود میں رکھا وہ بچوں کی طرح ان کی گود میں منہ دیے سسکنے لگی تھی آج ایک سال بعد وہ یوں اپنے والدین کو یاد کر کے رو رہی تھی۔

بات ہی ایسی تھی میر بہادر ولاز آج پورے ایک سال بعد کھل رہا تھا۔ درخشاں بیگم کے انتقال کے بعد اوز گل دلاور ولاز میں شفٹ ہوگئی تھی اور بہادر والاز کو بند کر دیا گیا تھا۔ پر اب ایک سال بعد اسے گھر کے داماد کی فرمائیش پر دلاور ولاز کے بلکل ساتھ جڑا بہادر ولاز کھولا جا رہا تھا۔ صاف صفائی ہو چکی تھی دوسری طرف سے لان میں آوازیں سنائی دے رہی تھیں جس سے پتا چل رہا تھا وہ لوگ آ چکے ہیں۔

صندل کی جہاں نسبت طے تھی اس لڑکے کی خالہ آسٹریلیا سے پاکستان آرہی تھیں کچھ عرصے کے لیے اور انہیں رہائیش کے لیے کوئی اچھی جگہ چاہیے تھی اسی لیے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mohey piya Milan ki Aas| By Huma waqas(Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حسیب یعنی صندل کے فیانسی نے میر دلاور سے بہادر ولاز کی بات کی تو وہ خوشی خوشی اسے رینٹ پر دینے کے لیے راضی ہو گئے تھے۔

جب سے اوز گل نے یہ خبر سنی تھی تب سے اس کے آنسو تھمنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔ جس گھر میں آنکھ کھولی جہاں بچپن گزارا جوانی کے خواب بُنے اس گھر میں آج کوئی اور رہے گا یہ سوچ ہی دل میں ٹیس ابھار رہی تھی۔

" اچھا ہے نہ بند گھر میں رونق ہو جائے گی تم کبھی کبھار جا بھی سکو گی اس گھر کی درو دیوار میں یادیں بسیں ہیں ان کو دیکھ سکو گی، حسیب کی خالہ ہی ہیں ہمارا ابھی تو گہرا رشتہ ہونے جا رہا ان کے ساتھ، جب دل چاہے جایا کرنا "

زیب نے گود میں دھرے اوز گل کے سر میں دھیرے سے انگلیاں چلائی یں۔ سسکنے کی وجہ سے اس کا دھیرے سے ہلتا وجود تھم گیا تھا۔ آہستگی سے چہرہ اوپر کیا۔

" تائی امی بس پورے سال بعد یوں گھر کو کُھلتے دیکھا تو دل بھر آیا "

اوز گل نے نم آنکھوں کے کونے صاف کیے اور بھاری سی آواز میں دل بھر آنے کا جواز بتایا۔

" چلو میں بھی چلتی ہوں تمھارے ساتھ مل کر آتے ہیں اور ان کو کہتے ہیں آج کا کھانا ہماری طرف کھائی یں وہ لوگ "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

زیب نے مسکراتے ہوئے اس کے گال کو تھپکا اور اٹھنے کے لیے کہا۔اوز گل نے آنسو صاف کیے اور مسکراتی ہوئی اٹھی۔

****

اسلام آباد آتے ہی عجیب سے خوف کی لہر نے ریڑھ کی ہڈی میں سرائیت کرنا شروع کر دیا تھا۔چھ ماہ پہلے ہوئے حادثے کے سارے مناظر آنکھوں میں گھومنے لگے تھے۔اس نے ڈر کر کار میں سر نیچے کر لیا تھا۔

اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ نجف نے ان کی رہائیش کا انتظام یہاں اسلام آباد میں کیا ہے۔

آسٹریلیا سے فلائیٹ سیدھی یہاں اتری تھی وہاں سے حسیب ان کو لینے آگیا تھا۔

گھر کے پورچ میں پہنچ کر اس نے سر اوپر اٹھایا تھا۔

پتہ نہیں کیوں جگہ مانوس سی لگ رہی تھی جیسے وہ یہاں پہلے آچکی ہو۔تین گھنٹے لگا کر گھر کو مکمل سیٹ کر چکے تھے گھر پہلے سے ہی فرنیشڈ تھا۔اس لیے زیادہ محنت نہیں کرنی پڑی تھی۔

حسیب اب مائی دہ کے ساتھ باتوں میں مصروف تھا۔ان لوگوں کو باتیں کرتا چھوڑ کر وہ عجیب سے خیالوں سے بوجھل ہوتے دل کو سنبھالتی پورچ سے ہوتی ہوئی لان میں آئی تھی۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mohey piya Milan ki Aas| By Huma waqas(Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جارج لان میں گھوم پھر کر دیکھ رہا تھا اور وہ اب جارج کو محبت سے دیکھنے میں مگن تھی وہ اس کے ساتھ بہت گھل مل گیا تھا۔اور اسے مام کہنے لگا تھا۔

گیٹ کھلا تھا پورچ میں حسیب کی گاڑی کھڑی تھی وہ اسی طرح جارج کو دیکھنے میں مصروف تھی جب پاس سے ایک نسوانی چیخ پر چونک کر مڑی۔

"اوہ مائی گاڈ اذفرین ہو نا آپ"

اوز گل حیرت سے آنکھیں پھیلائے اور منہ کھولے کھڑی اسے دیکھ رہی تھی۔

اذفرین جیسے ہی پیچھے مڑی اس کی حالت بھی اوز گل سے کچھ زیادہ مختلف نہیں رہی تھی۔چہرہ ایک دم سے فق ہوا تھا۔چھ ماہ پہلے کے سارے دل خراش مناظر پل بھر میں ذہن میں گردش کر گئے تھے۔سامنے کھڑی لڑکی کو کیسے بھول سکتی تھی وہ اس حادثے کو تو شائد تاحیات ذہن سے کھرچ نہیں سکتی تھی۔

"مجھے پہچانا میں۔۔۔"

اذفرین کی غیر ہوتی حالت سے بے خبر اوز گل خوشگوار لہجے میں پوچھتے ہوئے اس کے اور قریب ہوئی تو اذفرین جیسے کرنٹ کھا کر حواسوں میں واپس آئی۔انداز گڑبڑا جانے جیسا تھا۔بمشکل اپنی حالت پر قابو پایا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" بلکل۔۔۔کیسے۔۔۔کیسے۔۔۔۔بھول سکتی ہوں "

گڑبڑاہٹ ایسی تھی کے لفظ ٹوٹ ٹوٹ کر زبان سے ادا ہو رہے تھے۔اوزگل کے بلکل پیچھے چلتی ہوئی نفیس سی خاتون جو قدرے دوری پر تھیں اب بلکل پاس آگئی تھیں۔

"گل دوست ہے کیا تمھاری؟ "

زیب بیگم نے مسکراتے ہوئے حیرت سے پوچھا۔اذفرین نے گھبرا کر اوزگل کی طرف دیکھا۔جبکہ خاتون کے چہرے پر مسرت کے آثار تھے۔

" جی جی دوست ہے تائی امی "

اوزگل نے دوستانہ مسکراہٹ لبوں پر سجائے محبت سے سامنے ڈری سہمی سی کھڑی اذفرین کی طرف دیکھا۔ زیب بیگم بھی بھرپور طریقے سے مسکرادیں۔

ماشااللہ یہ تو بہت اچھا ہوا بھئی تمھارے گھر میں تمھاری دوست ہی آگئی ہیں، نجف کی ہونے والی " وائف ہو نہ بیٹا حسیب نے بتایا تھا؟ "

زیب بیگم نے محبت سے پاس ہو کر اذفرین کو بغل گیر کیا جو ایسے ساکن کھڑی تھی جیسے کاٹو تو خون کا قطرہ نا بہے چہرہ لٹھے کی مانند سفید پڑ گیا تھا تو زبان خوف کے مارے تالوے سے چپکنے لگی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اذفرین نے دھیرے سے گردن ہلانے پر ہی اکتفا کیا کیونکہ آواز کا حلق سانکلنا ناممکن سا ہو گیا تھا۔

" چلو میں ذرا حسیب کی خالہ سے ملوں تم دونوں دوستیں اچھی طرح مل لو ایک دوسرے سے "

وہ مسکراتی ہوئی آگے بڑھیں تو اذفرین نے بوکھلا کر ساتھ کھڑی اوزگل کے ہاتھ کو تھام لیا۔ نہیں پتا تھا وقت اتنا ظالم نکلے گا کہ جس بات کو وہ بھلانے کے دن رات جتن کرتی ہے۔ وہی بات اور اس سے جڑے لوگ یوں ٹکرا جائیں گے۔ اللہ کرے تو وہ اپنے دونوں بہن بھائیوں کی کھینچا تانی سے جان چھڑا کر اب نجف کے ساتھ زندگی گزارنے کا کڑوا گھونٹ بھر چکی تھی اور اب اگر اس بات کی نجف کو بھنک پڑی تو پتہ نہیں کیا ہو گا۔ وہ مقام جو اب نجف کی نظروں میں وہ اپنا دیکھ رہی تھی وہ پل بھر میں ڈھے جائے گا۔

" سنیں۔۔۔اوزگل "

گھبرائی سے التجا تھی جس پر اوزگل اب حیرت سے اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔ وہ پریشان حال سی بڑی بڑی آنکھیں پھیلائے کھڑی تھی۔ کتنی معصوم اور دلکش تھی وہ پرشائی دکھوں سے چور تھی اذفرین نے نرمی سے اس کی طرف دیکھا اس دن والا اذفرین کا روتا بلکتا چہرہ یاد آگیا۔

" پلیز میں نے کسی سے بھی اُس واقع کے بارے میں کوئی ذکر نہیں کیا تھا میری شادی ہونے والی ہے تو ۔۔۔"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ بوکھلاہٹ میں بات ادھوری چھوڑے رو دینے والی تھی۔اذفرین کے اس گھبرائے سے انداز پر اوزگل نے گہری سانس لیتے ہوئے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا۔

وہ کتنا ڈری ہوئی تھی بات ہی ایسی تھی ایک لڑکی کے پاس اس کی عزت سے بڑھ کر ہوتا ہی کیا ہے اور اس عزت کا بھرم وہ سب سے زیادہ اس شخص کے دل میں قائم و دائم رکھنا چاہتی ہے جو اس کا شریک حیات بننے جا رہا ہو۔

"بے فکر رہو اذفرین صندل کے نمبر پر جو پیغام تھا وہ میں نے بھی پڑھا تھا اس واقع کا ذکر کوئی نہیں کرے گا ہمارے گھر میں میرے اور صندل کے علاوہ کوئی تمہارے بارے میں نہیں جانتا اور صندل کی گارئی نٹی میں دیتی ہوں"

اوزگل کا لہجہ تسلی آمیز تھا۔اذفرین نے مشکور نگاہوں سے اسے دیکھا۔دل کو جیسے اس کی بات پر تسلی ہوئی تھی۔چہرہ اب کچھ پر سکون دکھنے لگا تھا۔

جارج ہاتھ پر بیٹھی تتلی کو دیکھ کر حیران سا کھڑا تھا۔معصوم سی آنکھیں حیرت سے تتلی پر ٹکی تھیں۔

"مام۔۔۔۔۔مام۔۔۔۔کم ہیر"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جارج باریک آواز میں چیخا تو اذفرین کے ساتھ ساتھ اوزگل کی توجہ بھی لان میں کھڑے چار سالہ دبلے پتلے سے لڑکے کی طرف ہوئی۔جو اذفرین کو مام کہہ رہا تھا حیرت سے آنکھوں کو کھولے اوزگل نے سوالیہ انداز میں اذفرین کی طرف دیکھا۔

اذفرین نظریں چراتی آگے بڑھ گ ئی تھی۔اور اوزگل ترس کھاتی نگاہوں سے اس کی پشت پر بکھرے گھنے بالوں کو دیکھ رہی تھی۔

****

وہ گردن گھما کر صندل کے کمرے کا جائزہ لے رہی تھی کتنا خوبصورت کمرہ تھا ہر چیز کتنی نفیس تھی بلکل صندل کی طرح نازک سی دل موہ لینے والی ڈریسنگ میز پر بیش قیمت پرفیومز میک اپ اور جولیری کے ڈھیر لگے تھے جگہ جگہ صندل کی بڑی بڑی تصاویر آویزاں تھیں۔

وہ بہت خوبصورت تھی اور اتنی ہی خوش قسمت بھی مکمل ہر خوشی ہر رشتہ ہر چیز تھی اس کے پاس۔

زیب بیگم نے ان کارات کا کھانا ڈرولاز میں کیا تھا ساتھ حسیب کے گھر والے بھی تھے کھانا کھانے کے بعد صندل اور اوزگل اسے اوپر لے آئی تھیں۔وہ دونوں اذفرین کی یوں شادی شدہ ایک بچے کے باپ سے شادی کرنے پر افسوس ظاہر کر رہی تھیں جبکہ وہ صندل کا کمرہ دیکھ کر اس کی قسمت پر رشک کر رہی تھی۔

" پھر تم ایسے کیوں رہتی ہو شادی سے پہلے ان لوگوں کے ساتھ "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

صندل نے ملائم سے لہجے میں سامنے بیٹھی اذفرین سے سوال پوچھا۔اس کے سوال پر وہ کمرے کا جائزہ لینا چھوڑ کر ان دونوں کی طرف متوجہ ہوئی جو ترس کھاتی نگاہیں اس پر ڈالے بیٹھی تھیں۔

اگر میں نہیں رہوں گی تو بھابھی کو رہنا پڑتا دراصل نجف کی جاب ایسی ہے وہ کئی کئی دن تک گھر نہیں آتے تو پھر گھر میں آنٹی اور جارج اکیلے ہوتے ہیں آنٹی کی صحت ٹھیک نہیں رہتی اس لیے مجھے شادی سے پہلے ہی رہنا پڑ رہا ہے یہاں"

اذفرین نے مصنوعی سی مسکراہٹ زبردستی لبوں پر سجائے بظاہر نارمل انداز اپنایا پر اس کی آنکھوں کی ویرانی اس بات کا واضح ثبوت تھی کہ وہ کتنی مجبور ہے۔اگر بہن کے گھر رہتی ہے تو اس کا سسرال غیر ہے اور بھائی کا گھر اب بھابھی کے رحم و کرم پر ہے تو وہ کہاں جائے کیا کرے ہاں جانتی تھی یہ سب عجیب ہے پر اور کوئی چارہ نہیں تھا۔

"ہم۔م۔م۔م۔م۔"

صندل نے اس کی مسکراہٹ کو جانچتے ہوئے جوابی مسکراہٹ کا تبادلہ کیا اور اس کی شرمندگی کو مٹایا۔

اذفرین نے گہری سانس لے کر سر کو جھٹکا اب تو دل نے چھوڑ دیا تھا خود کو اللہ کی رضا پر ڈور اس کے ہاتھ میں تھی وہی تو اس کا تھا اب صرف جو اس کے رونے پر ایک بڑا سا ہاتھ آسمان سے نیچے بھیجتا تھا جو اس کے سر کو ایسے تھپکتا تھا کہ وہ سمٹ کر سو جاتی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اذفرین نے سامنے بیٹھی اوزگل اور صندل کے چہرے پر اپنے دکھ کی لکیریں دیکھ کر فوراً ماحول کو تبدیل کرنے کی خاطر موضوع بدل دیا۔

"حسیب اچھا لڑکا ہے مجھے خوشی ہوئی شادی کب ہے؟ "

اذفرین نے تھوڑا شرارت بھرا لہجہ اپناتے ہوئے صندل سے پوچھا تو وہ اس اچانک سوال پر جھینپ گ ئی۔ نچلا لب یک لخت دانتوں کی گرفت میں آگیا تھا تو لبوں پر دلکش سی مسکراہٹ نے گھیراؤ کر لیا تھا۔ حسیب نجف کا اچھا دوست ہونے کی وجہ سے اذفرین کو بہت عزت دے رہا تھا وہ بہت ہی نفیس طبیعت کا لڑکا تھا۔

" شادی اس سال کے آخر میں ہے اور میری اکیلی کی تھوڑی نا ہے شادی بھ ئی "

صندل نے بات شروع تو لجائے سے انداز میں کی پر اوزگل پر شرارتی نظروں سے دیکھتے ہوئے معنی خیز لہجے میں اختتام کیا یعنی کے توپوں کا رخ اوزگل کی طرف کیا اور اب جھینپ کر بلش ہو جانے کی باری اوزگل کی تھی۔ اذفرین جو صندل کے بلش ہونے سے لطف اندوز ہو رہی تھی اوزگل کا سن کر خوشگوار حیرت سے اس کی طرف نظریں گھمائیں۔

" یہ جو بیٹھی ہیں محترمہ ان کی بھی ہے میرے بھائی کے ساتھ شادی "

صندل نے شرمائی سی بیٹھی اوزگل کے کندھے کو اپنے کندھے سے ٹھوکا تو وہ مصنوعی خفگی سے گھورنے لگی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" اچھا بہت خوشی ہوئی سن کر "

اذفرین نے ہنستے ہوئے اوزگل کی طرف دیکھا تو وہ بھی دھیرے سے شرماتے ہوئے مسکرا دی۔ وہ اوزگل کی طرف دیکھنے میں مصروف تھی جب اچانک ساتھ بیٹھی صندل نے موبائل کی سکرین اس کی نظروں کے سامنے کر دی۔

وہ تھا سبز رنگ کی ٹی شرٹ پہنے ہوئے جینز کی پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے کھڑا لبوں پر قاتلانا مسکراہٹ سجائے ہاں وہی تھا آنکھیں کیسے بھول سکتی ہیں اس کے چہرے کو جس کے ہر ہر نقش کو نظروں نے بوسے دیے ہوں۔ یہ وہی تھا جس کی سال بھر سے دل پر حکومت ہوا کرتی ہے۔ یہ وہی تھا جو رگوں میں بہتے خون کی روانی کا موجب بن گیا تھا۔ ہاں یہ وہی تھا جس کے ملن کی، ایک جھلک کی، دعا جسم کا رواں رواں کرتا تھا۔

وہ چھٹی چھٹی نظروں کو موبائل سکرین پر جمائے ہوئی تھی جب صندل کی آواز کانوں میں پڑی۔

" یہ وہی بھائی ہیں جن کے دوست ہیں صفدر بھائی انہوں نے ہی ہیلپ کی تھی آپ کی اس دن اور یہ ہماری گل کی محبت، میرے بڑے بھائی "

سن تو سب کچھ رہا تھا پر لبوں پر جو مسکراہٹ رقصاں تھی کچھ دیر پہلے اب ہوا ہاتھ میں اٹھائے ایسی تھی کہ سب کچھ رک جانے جیسا احساس ہوا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بس وہ تھی جو دور گھنے جنگل میں کھڑی اونچی اونچی بین کر رہی تھی۔پر اب کوئی نہیں تھا ہر مشکل سے ہاتھ بڑھا کر بچا لینے والا،وہ گلا پھاڑ کر رو رہی تھی اور وہ پیٹھ موڑے جا رہا تھا وہ تو کبھی خیالوں میں ایسی گستاخی نہیں کرتا تھا پھر آج کیوں اذفرین کا یہ بین سنائی نہیں دے رہا تھا اسے کیوں احساس نہیں تھا وہ جنگل میں اکیلی ہے۔

" علیدان دلاور "

صندل چھکتے ہوئے نام بتا رہا تھی۔وہ نام جو اس کے دل پر پہلے سے کھدا تھا ہاں اب خون سا رسنے لگے تھا۔ کسی نے خنجر سے پکڑ کر مٹانے کی کوشش میں زخم ہرا کر دیا تھا۔پھانس تھی کوئی جو اٹک گئی تھی سینے میں یا پھر کوئی کھڑا اگلا ہی دبا رہا تھا۔

سامنے بیٹھے دنوں چہرے جن پر زندگی کی ہر خوشی کی رمق موجود تھی مسکرا رہے تھے۔

ہائے ری۔۔۔۔قسمت تو ملا بھی تو میرے ہی محسن کی محبت بن کر۔وہ مسکرائی تھی ایسے جیسے کسی نے کنپٹی پر بندوق دھر کر کہا ہو۔مسکرا اذفرین خلیل نہیں تو زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھے گی۔

" ب۔۔ہ۔۔۔ت۔۔۔بہت پیاری۔۔۔جوڑی ہے"

آہ وہ بول پڑی تھی۔۔مردے بھی بول پڑتے ہیں جناب۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ آوز تو جیسے کسی کنویں سے سنائی دینے جیسی آواز تھی۔پر سامنے بیٹھے دونوں نفوس کیا جانیں کے اس لڑکی پر انجانے میں ہی کیا ظلم ڈھادیا ہے۔

بھائی اسی رات آگۓ تھے آپ کا بہت پوچھا صفدر بھائی اور علیدان بھائی نے، پھر میں نے آپکے پیغام " کے بارے میں بتایا اور ریکویسٹ کی اس بات کو یہیں پر ختم کردیتے ہیں "

صندل روانی میں بولے جارہی تھی اور وہ اسی دلدل میں دھنس رہی تھی جس سے کبھی کسی مضبوط ہاتھ نے اسے کھینچ کر نکال لیا تھا۔دلدل کا گدلہ گاڑھا پانی اب منہ میں گھسنے لگا۔۔۔

اوہ اس نے کیا سوچا ہوگا میرے بارے میں اتنی گری ہوئی لڑکی ہوں میں

سانس۔۔۔سانس۔۔۔۔نہیں آرہا تھا۔چہرہ زرد ہوا اور پھر سفید ہونے لگا۔اذفرین کا دھواں دھواں چہرہ اب اوزگل اور صندل سے چھپا نہیں رہ سکا تھا۔گھنی پلکیں گالوں پر پھڑپھڑا رہی تھیں۔

" اویری تھنگ از او کے اذفرین "

صندل نے اس کے چہرے کے بدلتے رنگ کو دیکھ کر فوراً اس کے کندھے کو تھام کر سوال کیا۔اذفرین نے خالی سی نظریں اس کی طرف گھمائیں۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mohey piya Milan ki Aas| By Huma waqas(Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ نہیں کرتا محبت وہ تو خوش ہے اپنی زندگی میں شادی ہونے والی ہے اور وہ بھی اتنی پیاری لڑکی سے اور اوز گل کے چہرے پر رقص کرتا وہ لجایا سا پن اس بات کا گواہ تھا کہ یہ آگ یک طرفہ تو نہ تھی جو اسکے گال کو جلا کر گلابی کر رہی تھی۔

نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔۔ کچھ تھا جو آنکھوں میں مرچیں سے چبھو گیا تھا اب نہیں رکنا یہاں۔ وہ ایک دم سے اٹھی۔

" وہ۔۔۔۔ جارج۔۔۔ جارج۔۔۔ کہاں رہ گیا ابھی تو یہاں تھا میں اسے دیکھ کر آتی ہوں "

بوکھلائی سی اٹھی تھی ایسے جیسے موتیوں کی ٹوٹی ہوئی لڑی کو کوئی سنبھالے کہ کوئی موتی گرنے نا پائے۔ قدم رکھ کہیں رہی تھی پڑ کہیں رہا تھا۔ جارج کی خبر تو نہیں تھی مگر اپنی روح کو ضرور تلاش کرنا تھا جو جسم کو بے جان چھوڑے بھٹکنے لگی تھی۔

ہوش و خرد سے مفلوج وہ تیز تیز قدم اٹھاتی ان کے لاونج سے نکلتی پورچ سے ہوتی اب گیٹ سے باہر آ گئی تھی

بس۔۔۔۔۔

بس۔۔۔۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mohey piya Milan ki Aas| By Huma waqas(Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بس۔۔۔

بہنے لگا تھا سیال گرم تپتا سا مادہ

بہہ گیا اور پھر بہہ گیا گال تر تھے تو دھندلا گیا تھا سامنے کسی گھر کے گیٹ کا منظر ہر گھر کے گیٹ پر ایک عدد لائٹ روشن تھی اب تو ہر روشنی کی شاخیں سی نکل آئی تھیں جو آگے سے نوکیلی تھیں

شفاف پانی کی ایک تہہ تھی جو آنکھوں پر چڑھ گئی تھی۔ تو اذفرین خلیل آج یہ گماں بھی ختم ہوا وہ چاہتا ہے تمہیں چاہے کہیں بھی سانس لے رہا ہو۔

کس اسم کی ہے تلاش مجھے

کوئی پنکھ بن کر میں اڑ چلوں

یہ عشق کا جنوں ہے کہ

ہر جنوں کو میں چھوڑ دوں

یہاں منزلیں کسے ملیں فقط

یہاں منزلوں کی تلاش کہاں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یہ علم عشق بیاں ہے کہ

کہ عشق میں کوئی بھی بیاں نہیں

ماہم ہاشمی

****

ڈھیلے سے چیک دار ٹراؤزر اور سیاہ ٹی شرٹ میں ملبوس وہ لیپ ٹاپ اٹھائے لان میں آیا تھا شام کے چار بج رہے تھے۔ موسم خوشگوار تھا اور پتا نہیں ہوا میں عجیب سا سرور تھا کہ کمرے کی کھڑکی سی آتے ہوا کا جھنکوں نے مجبور کیا کہ وہ لان میں آ گیا تھا۔

دبئی سے وہ صبح سات بجے کی فلائیٹ سے گھر واپس آیا تھا۔ اور پھر بھرپور نیند لینے کے بعد کچھ دیر پہلے ہی اٹھا تھا۔ کچھ بزنس ایمیلز تھیں جن کو آج گھر بیٹھ کر ہی وہ چیک کرنا چاہتا تھا۔

لان میں آیا تو حیران سا ہوا دیان لان میں کسی چھوٹے سے بچے کے ساتھ بیڈ منٹن کھیل رہا تھا۔ علیدان نے آنکھیں سکیڑ کر بغور بچے کو پہچاننے کی ناکام کوشش کی پر آج سے پہلے وہ بچہ کبھی یہاں گھر میں نظر نہیں آیا تھا۔

ایسے ہی حیرت سے بچے کو دیکھتا وہ اب قریب آ گیا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"یہ کون ہے بھئی چھوٹا سا پلیر؟ "

پاس آکر تجسس سے آبرو چڑھائے ادیان سے پوچھا۔ادیان نے سانس کو بحال کرتے ہوئے مسکرا کر جارج کی طرف دیکھا اور پھر علیدان کی طرف متوجہ ہوا۔

بھائی حسیب بھائی کی خالہ کا گرینڈ سن ہے تین دن ہوئے چاچو کے پورشن میں شفٹ ہوئے ہیں یہ "

" لوگ

ادیان نے قریب ہو کر جارج کے بالوں میں ہاتھ چلایا۔علیدان نے بے ساختہ نظر اٹھائی تو بہادر ولاز کے ٹیرس پر پڑی وہ بزنس ڈیل کے سلسلے میں پانچ دن سے دبئی میں تھا تو یہ انقلاب یقیناً اس کے پیچھے ہی آیا تھا ۔ادیان تو ویسے بھی بچوں کا دیوانہ تھا اس لیے بہت جلد دوستی بھی کر لی تھی۔

بچے پر ایک نظر ڈال کر وہ کچھ دوری پر موجود لان چئیر پر براجمان ہوا۔وہ لیپ ٹاپ کو کھولے مصروف سے انداز میں ٹانگیں پسارے بیٹھا تھا جب پاس سے باریک سی آواز ابھری جارج اس کے بلکل پاس کھڑا تھا۔

ادیان کان کو موبائل لگائے شائد کسی سے باتوں میں مصروف ہو گیا تھا اس لیے یہ لیٹل چیمپ اب اس کے پاس آ گیا تھا۔

"کیا آپ ورزش زیادہ کرتے ہو؟ "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جارج نے علیدان کی ٹی شرٹ کی آدھی آستینوں سے جھلکتے کسرتی بازؤں پر نظر جمائے حیرت سے سوال کیا۔وہ انگریزی میں بات کر رہا تھاعلیدان نے پہلے اس کی طرف دیکھااور پھراس کی نظروں کے تعاقب میں اپنے بازؤں پر نظر ڈالی۔وہ بہت پر کشش دبلا پتلا سا لڑکا تھااور اس کہ چہرے پر موجود معصومیت اسے نظر انداز کرنے نہیں دے رہی تھی۔

" نہیں تو اتنی تو نہیں کرتا ورزش "

علیدان نے شرارت سے مسکراہٹ دباتے ہوئے جواب دیا۔جارج پھر سے حیران ہو کر اس کے بازو دیکھنے لگا تھا۔اس کا انداز ایسا تھا کہ علیدان بے ساختہ امڈ آنے والی مسکراہٹ کو روک نہیں پا رہا تھا۔

" تو پھر یہ مسلز کیسے بنائے آپ نے؟ "

معصومیت سے سوال کرنے کے بعد اب وہ ایک انگلی کو منہ میں لے چکا تھا جبکہ نظریں ستائشی انداز میں اس کے بازو اور ٹی شرٹ میں پھنسے چوڑے سینے کو دیکھ رہی تھیں۔

" تو یہ کیسے بنے آئی رن مین جیسے؟،مجھے بھی بنانے ہیں ایسے "

جارج نے نظریں اٹھا کر علیدان کی طرف دیکھا اور پھر خواہش ظاہر کی جس پر علیدان بے ساختہ قہقہ لگا گیا۔ جبکہ وہ ویسے ہی اشتیاق سے جواب کا منتظر تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اوکے بن سکتے ہیں آپ کے بھی پر کچھ رولز ہیں ہیرو چلو مجھے یہ بتاؤ آپ کہ۔۔۔آپ دودھ پیتے ہو "

"روز؟

علیدان نے ہنسی پر قابو پا کر اب دلچسپی سے اس کے باریک سے بازو کو پکڑ کر سوال کیا۔

" نہیں "

جارج نے معصومیت سے جواب دیا۔ جس پر علیدان نے ہونٹ باہر نکال کر بچوں کی طرح افسوس کا اظہار کیا۔

" اوہ ویری بیڈ تو پھر یہ کیسے بنیں گے مسلز یہ تو دودھ پینے سے کھانا کھانے سے بنتے ہیں "

علیدان نے پیشانی پر مصنوعی لکیریں ڈال کر کہا تو جارج واقعی سوچ میں پڑ گیا۔

" دودھ روز پینا ہو گا کیا؟ مام تو دیتی ہیں پر میں چھپ کر گرا دیتا ہوں "

جارج نے لبوں کو باہر نکالے گردن کو ایک طرف ڈھلکایا۔

اوہ۔۔۔۔یہ غلط بات ہے بھئی ایسے مسلز نہیں بنیں گے اب سے دودھ مت پھینکنا اوکے اور پھر "

" دیکھنا یہ مسلز بن جائیں گے

علیدان نے ہنستے ہوئے اس کے گال تھپتھپا کر بات ختم کی اور پھر سے لیپ ٹاپ کی طرف متوجہ ہوا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اذفرین جارج کو دیکھنے کے لیے ٹیرس پر آئی تو سامنے لان کا منظر دیکھ کر ششدر رہ گ ئی۔

ستم گر، دل کا بادشاہ، سامنے جارج کے ساتھ باتیں کرتا ہوا مسکرا رہا تھا۔ دل کی رفتار اس پر نظر پڑتے ہی ایسے بڑھی کہ کانوں میں ڈب ڈب کی آواز گونج گ ئی۔ تین دن سے تو وہ کہیں بھی نظر نہیں آیا تھا اور وہ یہ سمجھ بیٹھی تھی کہ وہ آسٹریلیا ہو گا۔

بدلہ تو نہ تھا وہ ایک سال میں۔۔۔ ویسا ہی تھا ایک نظر میں دل دھڑکا کر رکھ دینے والا۔ آہ پوری ہوئی آج اس کو ایک جھلک دیکھ لینے کی دعا وہ اتنا پاس تھا پر میرا نہیں تھا۔ اس کو تو شائد میں یاد بھی نہیں رہی ہوں گی کتنا مصروف کتنا خوش لگ رہا ہے۔ وہ جارج سے باتیں کر رہا تھا قہقہ لگا رہا تھا۔

وہ یونہی اس کے دیدار سے آنکھوں کو سیر کرتی مجسم سی بنی کھڑی تھی جب جارج کی آواز کانوں میں پڑی۔

"مام۔۔۔مام۔۔۔۔مام"

اذفرین نے بجلی کی سی تیزی سے رخ موڑا اور فوراً تیز تیز قدم اٹھاتی کمرے میں داخل ہوئی اور دل پر ہاتھ رکھے دیوار کی اوٹ میں یوں خود کو چھپایا جیسے وہ دیوار کے پار بھی دیکھ لے گا۔ وہ تو علیدان کو دیکھنے میں اتنا کھو گ ئی تھی کہ اندازہ ہی نہ ہوا پاس کھڑا جارج کب سے اسے یوں علیدان پر نظریں جمائے کھڑا دیکھ رہا ہے

۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جارج کے یوں چیخنے پر علیدان نے سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا وہ سامنے بہادر ولاز کے ٹیرس کی طرف دیکھتے ہوئے چلا رہا تھا۔ ٹیرس پر دیکھا تو وہاں کوئی نہیں تھا۔

" وہاں تھیں کیا ٹیرس پر، بلا رہی ہوں گی آپکو جاؤ اپنے گھر "

علیدان نے ایک نظر ٹیرس پر ڈال کر جارج کی طرف دیکھا جواب عجیب سی نظروں سے علیدان کی طرف دیکھ رہا تھا۔

" نہیں وہ بلا تو نہیں رہی تھیں وہ تو آپ کو دیکھ رہی تھیں "

جارج نے معصومیت سے سپاٹ لہجے میں جواب دیا تو علیدان حیران سا ہوتے ہوئے ہنس دیا۔ ایک دفعہ پھر سے ٹیرس کی طرف دیکھا۔ جبکہ وہ اب بڑے انداز میں باز و مارتا ہوا گیٹ کی طرف جا رہا تھا۔

" مجھے دیکھ رہی تھیں "

علیدان نے ہنستے ہوئے سر کو ہوا میں مارا اور پھر سے لیپ ٹاپ کی سکرین پر نظر جما دی۔

اور وہ دیوار سے لگی دھیرے دھیرے زمین پر بیٹھتی چلی گئی۔ وہ کیا جانے میں کتنی محبت کرتی ہوں اس سے۔ اللہ۔۔۔۔ دعا کو بدل دے آج۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سال بھر سے اس کے ملن کی دعا مانگی آج جدائی مانگتی ہوں پھر سے تاحیات جدائی روح سے دل سے ذہن سے ہر جگہ سے نقش مٹادے اس کا۔

وہ رو رہی تھی گھٹنوں کو بازؤں میں سمیٹ کر رو رہی تھی۔

****

جارج کے ساتھ جاگنگ کے لیے آتے آج اُسے تیسرا دن تھا۔یہ سوسائٹی کا سب سے بڑا پارک تھا جہاں صبح کے وقت بہت سے لوگ جاگنگ کے لیے اور ورزش کے لیے آتے تھے۔

علیدان کو دیکھ لینے کے بعد رات بھر وہ روتی رہی تھی جس کی وجہ آج سر بہت بھاری ہو رہا تھا جارج کو اتنا منع بھی کیا پر وہ ضد کرنے لگا جس کے آگے وہ ہار گ ئی تھی۔

وہ جارج کے ساتھ قدم سے قدم ملائے چل رہی تھی جب ایک دم سے گھبرا کر رکی سامنے بہت بڑے منہ والا کتا کھڑا تھا وہ شائی دا اپنے مالک سے رسی چھڑوا کر بھاگ آیا تھا۔وہ کوئی عام کتا نہیں تھا اس کا قد کاٹھ عام کتوں سے کافی بڑا تھا اور منہ بھی خوفناک سا تھا اس کے گلے میں بھورے رنگ کی بیلٹ تھی جس کا ایک سرا زمین پر گرا ہوا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اذفرین نے قدم قدم آہستہ آہستہ جارج کے کندھے کو پکڑ کر پیچھے ہٹنا شروع کیا کیونکہ کتے کے گھورنے سے اذفرین کو اس کے ارادے خطرناک لگ رہے تھے۔

"جا۔۔۔ر۔۔۔۔ج بھاگو"

گھبرائی سی آواز میں پاس کھڑے جارج کا کندھا ہلا کر کہا۔خوف کی وجہ سے آواز لڑکھڑا سی گئی تھی۔

"مام کچھ نہیں ہوتا"

جارج نے لاپرواہی سے کہا۔جارج کا ایسے کہنا ہی تھا کہ کتا غراتا ہوا آگے بڑھا۔اس کی آواز ایسی خوفناک تھی کے اذفرین کے ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے۔

"جارج۔ج۔ج۔ج۔بھاگو۔و۔۔و۔و"

اذفرین نے چیختے ہوئے کہا اور سرپٹ پیچھے کو دوڑ لگائی اس کا یوں دوڑنا تھا کہ کتا چوکنا ہو کر اذفرین کے پیچھے بھاگنے لگا۔اب اذفرین چیختی ہوئی آگے تھی اور کتا جارج کے پاس سے پھلانگتا اذفرین کے پیچھے تھا۔

"مام کچھ نہیں ہوگا رک جائیں۔۔۔مام۔۔۔۔مام۔۔۔"

جارج وہیں کمر پر ہاتھ رکھے کھڑا اذفرین کو روک رہا تھا پر وہ تو سر پر پیر رکھے بس دوڑے ہی جا رہی تھی اور کتا اس پر مسلسل بھونکتا ہوا اس کے پیچھے بھاگ رہا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جارج افسوس سے سر مارتا ہوا پیچھے بھاگا کچھ دور ہی گیا تو افسوس سے ماتھے پر ننھا سا ہاتھ زور سے مارا اذفرین درخت کی شاخ پر بیٹھی تھی اور کتا نیچے کھڑا مسلسل اس پر بھونک رہا تھا۔ کتا بھی بچارا کیا کرتا اذفرین کی ساری حرکات ہی مشکوک تھیں۔

جارج نے کتے کو اپنی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کی پر ناکام رہا کمر پر ہاتھ دھرے مدد طلب نظروں سے ارد گرد دیکھا تو سامنے موجود نفس پر نظر پڑتے ہی دوڑ لگا دی۔

"آئی رن مین۔۔۔۔ آئی رن مین رکو"

عقب سے آتی چیختی سی باریک آواز پر اس کے جاگنگ کرتے قدم رک گئے تھے۔ پیچھے مڑ کر دیکھا تو جارج پریشان حال سا کھڑا تھا سانس بھی چڑھا ہوا تھا۔

"وٹ ہیپن لٹل چیمپ اویری تھنگ از اوکے؟"

علیدان نے ایک نظر میں ہی اسے پہچان لیا تھا وہ کل شام والا بچہ تھا اس کی گھبرائی شکل دیکھ کر علیدان فوراً اس کے پاس آیا۔

"میری مام سٹک ہو گئی ہیں درخت پر نیچے ایک کتا کھڑا ہے جو ان پر بھونک رہا ہے ان کو مدد چاہیے"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جارج نے گھبرائی سی آواز میں کہااور پلٹ کر درخت کی طرف بھاگنے لگا جہاں اذفرین موجود تھی علیدان فوراً اس کے پیچھے بھاگنے لگا۔

کچھ دوری پر ہی ایک درخت کے نیچے کتا بھونک رہا تھااور کوئی لڑکی اوپر دبک کر گھٹنوں میں منہ دیے بیٹھی تھی۔

علیدان نے قریب جاکر کتے کو ہاتھ کے اشارے سے ڈرایا تو وہ دم ہلاتا ہوا ایک طرف چل دیا۔

کتے کو بھگانے کے بعد جیسے ہی پیچھے مڑا تو جیسے طلسم تھا کوئی جس کے زیر اثر آنکھیں، دل، روح، رگوں میں بہتا خون سب کچھ منجمند ہو گیا۔

وہ تھی یا نہیں بے یقینی بدحواسی کیا تھا جو بھی تھا پر بازوؤں پر موجود بال کھڑے ہو گئے تھے۔اور ہر بال کے نیچے موجود جلد دانوں کی شکل میں ابھر گئی تھی۔

وہی چہرہ جو ہزاروں چہروں میں وہ پہچان جائے وہ آنکھیں ان کو ڈھکتی پلکیں وہ سہم کر اوپر کو اچکی بھنویں۔
چہرے کے ارد گرد لٹکتی ریشمی بالوں کی لٹیں اس جیسا تو کوئی تھا ہی نہیں اسکا تو ہم نام کوئی نا تھا تو اس کا ہمشکل کون ہو سکتا تھا۔

بوڑھی آواز کی بازگشت گونجنے لگی تھی۔ایک پل میں سب سمٹ گیا تھا وقت رک گیا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ایک وقت ایسا ہے جس میں بھیڑ کم ہوتی ہے وہ خود پکارتا ہے

کوئی ہے۔۔۔۔

کوئی ہے۔۔۔۔

وہ ہی تھی وہ جس کے لیے وہ رات کے درمیانے پہر اٹھ کر گڑ گڑایا تھا۔وہ بھی یوں ہی ساکن بیٹھی تھی

۔چہرہ سفید پڑ گیا تھا اسکا۔

"ماں نیچے آئی ہیں اب کتا چلا گیا ہے "

جارج کی چیختی آواز پر علیدان نے چونک کر جارج کی طرف دیکھا۔

"ماں آئی ہیں نیچے "

جارج ہاتھ سے اشارے کرتا اذفرین کو نیچے آنے کا کہہ رہا تھا۔

ماں کا لفظ ایسا تھا جس پر وہ الجھ سا گیا تھا بے یقینی سی اذفرین کی طرف دیکھا جو ابھی بھی ویسے ہی بیٹھی تھی۔

سر پر جیسے پہاڑ ٹوٹ پڑا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جارج کے بار بار پکارنے پر وہ جیسے سکتے کے عالم سے ہوش کی دنیا میں واپس آئی تھی۔ہاں وہ سامنے کھڑا تھا حیران سا پریشان سا کیا سوچ رہا ہو گا کیوں ایسے ساکن سا کھڑا ہے۔ذہن انگنت سوالات بننے لگا تھا۔

وہ چھلانگ لگا کر نیچے اتری تھی جارج تالیاں بجا رہا تھا۔پر سامنے کھڑا شخص ابھی بھی ویسے ہی بے یقینی میں تھا۔یہ وہ لمحہ تھا جب دل کی دھڑکنوں کو بے ترتیب ہو جانا تھا پر یہ کیا وہ تو تھم گئی تھیں۔

ایک شیشہ تھا جو گرا تھا زمین پر اور کرچی کرچی ہو گیا تھا اس شیشے کے ٹوٹے ہوئے ٹکڑوں میں بہت سے لمحے ایک فلم کی طرح چل رہے تھے۔

ایک نوکیلے سے ٹکڑے میں وہ اذفرین کا ہاتھ پکڑے دوڑ رہا تھا۔

ایک چوڑے ٹکڑے میں وہ اذفرین کو درخت پر چڑھا رہا تھا تھ اس کی نازک سی کمر کو تھامے ہوئے تھے

۔

ایک ٹکڑے میں وہ سسکتی ہوئی بچوں کی طرح اس کے سینے میں منہ چھپائے ہوئے تھی۔

ایک ٹکڑے میں وہ پتھر پر پانی سے نچڑی ہوئی لیٹی ہوئی تھی اور علیدان اُس کی سانسوں سے سانسیں ملائے اسے ہوش دلا رہا تھا

ایک ٹکڑے میں جلے کی تکلیف میں وہ تڑپتی ہوئی اس کے ساتھ لگی تھی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ایک میں ہنس رہی تھی

ایک میں رو رہی تھی

ایک میں اس کے پٹی باندھ رہی تھی

ایک میں اس کے بہت بہت قریب لیٹی تھی

اور آخری ٹکڑے میں وہ اسے پھول پکڑا رہا تھا۔

بکھر گیا تھا سب بکھر گیا تھا۔ ہر لمحہ الگ الگ ٹوٹے ہوئے شیشے کے ٹکڑوں میں تھا۔ سب ختم تھا سب کچھ۔

ایک طوفان سا تھا جس کے جھکڑ ذہن کی دیواروں سے ٹکرانے لگے تھے۔ وہ مل گئی تھی دعائیں پوری ہو گئی تھیں پر ایسے کہ وہ کسی اور کی تھی۔

اس سے بڑھ کر زندگی میں اذیت کا پل کیا ہو گا۔ ایسے لگ رہا تھا جیسے ارد گرد سب کچھ گھوم رہا تھا۔

اذفرین نے نظریں جھکائی یں اور جارج کے قریب ہوئی علیدا ان کی سوالیہ نظروں سے وہ پل پل شرمندگی کے گڑھے میں گڑ رہی تھی۔ چہرہ فق تھا تو پلکیں بھاری ہو گئی تھیں جن پر شرمندگی کے پتھر دھرے تھے۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کیا سوچ رہا ہو گا کہ پوچھے مجھ سے کہ تمہارا کیا رشتہ تھا اس آدمی سے۔پر کیوں پوچھے اس کا پوچھنے کا ہی کیا رشتہ تھا۔بس ملے تھے دو اجنبی وقت گزارا ایک دوسرے کا سہارا بنے اور بس وہ خوش ہے شادی ہونے والی ہے اوزگل کے ساتھ

جب سے یہ پتہ چلا تھا کہ وہ اس کے لیے کوئی جزبات نہیں رکھتا اور اس دانش نامی آدمی کا ٹاکرہ علیدان سے بھی ہو چکا ہے دل میں دھواں سے بھر گیا تھا اس بات کو لے کر۔یہی وجہ تھی اب اس کے سامنے کھڑے رہنا دنیا کا سب سے مشکل ترین کام لگ رہا تھا۔

"چلو جارج"

جارج کا ہاتھ تھام کر وہ سر جھکائے تھوڑا سا آگے بڑھی۔پر علیدان ہنوز اسی حالت میں کھڑا تھا۔ایسے جیسے مجسم ہو جائے کوئی ایسے جیسے کسی کی آخری ٹرین بھی چھوٹ جائے اور وہ سٹیشن پر دور جاتی ٹرین کو دیکھ رہا ہو۔اس ٹرین کو جس نے منزل تک پہنچانا تھا۔

"تھنکیو آئی رن مین"

جارج نے پیچھے مڑ کر علیدان کو ہوا ہاتھ میں اٹھا کر ہلاتے ہوئے کہا۔پر اس کے ہلتے ہاتھ سے زیادہ اس کا ذہن اس کے ساتھ قدم اٹھاتی لڑکی کے پیروں میں اٹکا تھا۔وہ قدم قدم اس سے دور ہو رہی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

توعلیدان دلاور اللہ نے تمھاری آزمائی ش تمہارا انتظار ختم کیا اور ایسے کیا کہ تمہیں دکھادیا وہ تمھاری نہیں۔

دیر ہو گئی بہت دیر بس وہ نہیں تھی اس کی قسمت میں۔

وہ جاچکی تھی اور وہ وہیں کھڑا تھا۔کچھ دوری پر رکھا بینچ چھاؤں میں تھا۔لوگ ہنستے ہوئے جاگنگ ٹریک پر

سے گزر رہے تھے۔جن کے ہنستے ہوئے چہرے ایسے تھے جیسے اس کا تمسخر اڑا رہے ہوں۔

وہ دیکھو لٹا ہوا

وہ دیکھو ہارا ہوا

وہ دیکھو جس کی دعائیں آج کھڑی اس پر قہقے لگا رہی ہیں۔کوئی تو گناہ ایسا تھا جس کی یہ سزا تھی۔کیا ہو گا وہ

گناہ وہ ذہن پر زور ڈالے ہوئے تھا۔۔۔

وہ گناہ کیا ہو سکتا ہے۔۔۔

لوگ اس کے پاس سے اسے عجیب سی نظروں سے دیکھتے ہوئے واپس جا رہے تھے اور وہ وہیں سوچ میں ڈوبا

کھڑا تھا بچپن سے لے کر اب تک کے سارے لمحات سب کچھ ذہن میں دہرا لیا پر ایسا تو کوئی گناہ نہیں تھا یا

خدا جس کی پاداش میں یہ سزا دی اسے لا کر سامنے کھڑا بھی کر دیا اور چھین بھی لیا۔

بنچ آدھے سے زیادہ دھوپ اوڑھ چکا تھا پر وہ وہیں کھڑا تھا۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mohey piya Milan ki Aas| By Huma waqas(Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پارک میں اب کوئی نہیں تھا۔پر وہ۔۔۔۔وہیں۔۔۔۔کھڑا۔۔۔تھا۔

****

" شکر ہے بیٹا میں بہت بہت خوش ہوں "

زیب بیگم نے فرط محبت سے علیدان کی پیشانی ہی چوم ڈالی۔بات ہی ایسی تھی علیدان نے اوزگل سے شادی کے لیے ہاں کر دی تھی۔

علیدان گم سم سا ان سے الگ ہوا۔تین دن کمرے میں بند رہنے کے بعد وہ آج باہر نکلا تھا۔تین دن کی بڑھی ہوئی شیو مخمور سی سوجی ہوئی آنکھیں بکھرے سے بال سوکھے پپڑی سی جمے لب تین دن سے وہی نائٹ ٹراؤزر شرٹ میں ملبوس وہ زیب بیگم کے سامنے کھڑا تھا۔

تمھارے بابا بھی بہت بہت خوش ہوں گے بس اب جلدی سے شادی کی ڈیٹ فکس کر دیں گے ہم " لوگ"

زیب بیگم کو خوشی سے سانس چڑھا ہوا تھا۔پر بار بار چور سی نظر علیدان کے چہرے پر ڈال رہی تھیں جواب اداس سی شکل بنائے موبائل پر جھکا ہوا تھا۔کچھ تھا جو ان کو کھٹک رہا تھا بری طرح۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

علیدان بیماری کا بہانہ کر کے تین دن تک کمرے میں بند رہا اور اب باہر نکلتے ہی آکر کہنے لگا مما شادی کر دیں اس سال ہی۔

عجیب سا تھا کچھ جوان کی اتنی منت سماجت پر بھی متوقع نہیں ہوا تھا۔ وہ تو اس لڑکی کو بھولنے کے لیے تیار ہی نہیں تھا پھر یہ کیسی کا یا پلٹ تھی۔ کچھ یاد آ جانے پر انہوں نے بغور علیدان کو دیکھا۔

" اچھا سنو وہ حسیب کی طرف کھانا ہے ہم سب کا تو وہ اس دفعہ بہت زیادہ اسرار کر رہا تھا کہ علیدان بھائی ضرور آئیں "

زیب بیگم نے سر جھٹک کر مسکراتے ہوئے کہا۔ علیدان نے آنکھ اٹھا کر بے زار سا منہ بنا کر ان کی طرف دیکھا۔ کہاں دل چاہ رہا تھا کہیں جانے کا وہ شروع سے ہی اس طرح چپ چپ سی طبیعت کا مالک تھا اور اب عشق کے روگ نے تو اور لوگوں سے دور کر دیا تھا۔

" پلیز بیٹا ایسا مت کرو بہن کے سسرال کا معاملا ہے کیا سوچیں گے وہ لوگ، پتہ نہیں کیوں نہیں آتا صندل کا بڑا بھائی "

زیب نے خفگی بھرے لہجے میں شکوہ کیا۔ جبکہ نظریں اس کے عجیب سے انداز کو مسلسل جانچ رہی تھیں۔

" ٹھیک ہے بتا دیجیے گا جس دن جانا ہوا "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

علیدان نے گہری سانس لے کر بیٹھی سی آواز میں جواب دیا اور پھر ٹراوزر کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے سر جھکائے آگے بڑھ گیا۔

" آج رات کو ہے ڈنر اب نکل نہ جانا کسی دوست کی طرف "

وہ سر جھکائے کمرے سے باہر نکل رہا تھا جب زیب بیگم نے پیچھے سے ہانک لگائی۔ اور وہ بنا کوئی جواب دیے بنا پلٹے وہاں سے جا چکا تھا۔

وہ الجھی سی پریشان صورت بنائے اس کی پشت کو تکتی رہ گئی یں۔

****

مخملی سے ہاتھ لیپ ٹاپ کے کی بورڈ پر رقص کر رہے تھے اور سکرین پر فیس بک مسینجر پر الفاظ ٹائپ ہو رہے تھے۔

" علیدان پر میں چاہتی ہوں نہ اب کہ ہم فون پر بھی بات کریں "

اوزگل نے بچوں کی طرح خفا سی صورت بنائے مسیج ٹائپ کیا۔ اپنے کمرے میں بیڈ پر آلتی پالتی مارے وہ گود میں کشن کے اوپر لیپ ٹاپ رکھے بیٹھی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ اب کوفت کا شکار ہونے لگی تھی عجیب تھا سب جس میں وہ اکثر الجھ جاتی تھی علیدان سب میں ہوتا تو اس کی طرف نظر تک اٹھا کر نہیں دیکھتا تھا اور ایمیلز اور چیٹ میں محبت کے سمندر بہا دیتا تھا۔

جب کبھی اذفرین زیادہ شکوہ کرتی اس بات کا تو یہ کہہ کر ٹال دیتا کہ صندل ہے گھر میں تو اسے عجیب لگتا کہ وہ اپنی جوان بہن کے سامنے یوں اپنے ہونے والی بیوی سے بات کرے۔

اوزگل یہ سب سن کر اپنے مچلتے دل کو سمجھا لیتی تھی جو اس سے بات کرنے کے لیے گھومنے پھرنے کے لیے بے تاب ہوتا تھا۔

اور آج بھی ایسا ہی ہوا تھا جب اس نے صندل کو حسیب سے باتیں کرتا دیکھا تو عجیب سے خواہش نے دل میں سر اٹھا لیا تھا کہ علیدان اس سے فون پر لمبی لمبی باتیں کیا کرے۔اور اسی خواہش کا اظہار وہ اب کر چکی تھی۔

"نہیں اوزا ایسا ممکن نہیں ہے تمہیں پتا ہے میری نیچر کا میں زیادہ باتیں نہیں کر سکتا ہوں اور فون پر تو بلکل نہیں"

ادیان نے پریشان سی صورت بنائے پیغام ٹائپ کیا۔اوزگل کے سوال پر وہ کچھ دیر تو ساکن سا ہو گیا تھا کیا جواب دے اس کو پھر کچھ سوچ کر جواب ٹائپ کر دیا جب سے صندل نے یہ بات ذہن میں ڈالی تھی کہ وہ یہ سب بہت بہت غلط کر رہا اور یہ اوزگل کے لیے بہت بڑی پریشانی بن سکتا تھا وہ بھی اس دن سے پریشان رہنے لگا تھا۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mohey piya Milan ki Aas| By Huma waqas(Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"اچھاٹھیک ہے کوئی بات نہیں آپ پریشان ناہوں "

اوزگل نے جلدی جلدی علیدان کی ناراضگی کے خوف سے جواب ٹائی پ کیا۔دوسری طرف پھر خاموشی تھی۔پتا نہیں کیا وجہ تھی وہ اب اس سے بات کرنا بلکل ختم کرچکا تھا بس جب وہ زبردستی چیٹ کرتی تو وہ چند ایک جواب دیتا اور بس۔وٹس ایپ پر اور ٹیکسٹ پر بات کرنے سے وہ سختی سے منع کر چکا تھا۔بس نیٹ پر بات کرتا جہاں وہ اب بہت کم آن لائن آتا تھا۔

"اچھا کل میں نے سوپ بھجوایا تھا کمرے میں کیسا لگا آپکو "

اوزگل نے نچلے لب کو دانتوں میں دبائے آنکھوں میں شوخی بھر کر سوال ٹائی پ کیا پر دوسری طرف سے وہ جا چکا تھا۔آف لائن سٹیٹس کو بے بسی سے دیکھتے ہو دل اداس ہوا اور لبوں کو باہر نکالے لیپ ٹاپ سکرین کو بند کر دیا۔

****

وسیع عریض لمبے سے کھانے کے میز کے گرد لگی کرسیوں پر موجود تمام نفوس ہلکی پھلکی گفتگو میں مصروف تھے۔یہ حسیب کے گھر کا ڈائی نگ ہال تھا جہاں اس وقت میر دلاور ولاز کی ساری فیمیلی،مائدہ بیگم، اذفرین،جارج اور حسیب کے اپنے گھر والے موجود تھے۔

ہلکی ہلکی برتنوں کی آوازوں میں بڑوں کی بھی مدھم مدھم آواز سنائی دے رہی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"اب ان شااللہ دو جوڑوں کی شادی نہیں تین جوڑوں کی ہو گی"

صوفیہ بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا تو کھانے کی میز پر سب کی سوالیہ نظریں ان کی طرف اٹھیں۔ ہلکی پھلکی گفتگو کا رخ اچانک شادیوں کی طرف ہو گیا تھا جس پر حسیب کی والدہ نے خوشی سے معنی خیز انداز میں بات کی۔

میرا بھانجا بھی آ رہا ہے کچھ ماہ تک تو میں نے اور مائی دہ نے سوچا ہے کہ اذفرین اور نجف کا بھی نکاح "ساتھ کریں گے تو اب حسیب اور علیدان کے ساتھ نجف کی بھی شادی ہو گی"

صوفیہ نے محبت سے پاس بیٹھی مائی دہ بیگم کی طرف دیکھا جو مسکرا کر تائید میں سر ہلانے لگی تھیں۔ سب لوگ مسکرا دیے تھے صندل اور اوز گل تو چہک کر اذفرین کی طرف دیکھنے لگی تھیں۔ سب لوگ اس بات سے خوش ہو رہے تھے اس بات سے یکسر انجان کے کسی کے سر پر تو بم پھوٹ گیا۔ اور چاول کا چمچ جو خوارک کی نالی میں جانا تھا اچانک سے اس کی سانس کی نالی کا رخ اختیار کر گیا تھا۔

علیدان اس بری طرح کھانس رہا تھا کہ سب پریشان ہو گئے تھے کوئی اس کی طرف پانی کا گلاس بڑھا رہا تھا تو کوئی اس کی پیٹھ کو سہلا رہا تھا۔

اذفرین ہونق بنی دیکھ رہی تھی۔ اوز گل کی صورت رو ہانسی ہو چلی تھی اس کا بس نہیں تھا اٹھے اور علیدان کی پشت خود سہلانے لگے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

علیدان نے بمشکل پانی حلق سے نیچے اتارا۔آنکھیں کھانس کھانس کر سرخ ہو گئی تھیں۔اس کی حالت کچھ بہتر ہوتے دیکھ کر سب لوگ اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے تھے۔

تف ہے مجھ پر بنا کچھ پوچھے جانے اللہ سے شکوے شکائیتیں لے بیٹھا تین دن سے تہجد میں وہ شکوے ہی تو کر رہا تھا خدا سے کہ اے اللہ کیا میری دعاؤں میں میری محبت میں کوئی سچائی نہیں تھی جو وہ یوں کسی اور کی ہو گئی تھی۔

اور آج جب اسے یوں حسیب کے گھر دیکھا تو دل چاہ بھاگ جائے یہاں سے کہیں چھپ جائے کیا اتنی اذیت دینے کا ارادہ کر لیا ہے اللہ نے کہ اسے بار بار میرے سامنے لائے گا۔پر اب سمجھ آیا آج وہ یہاں کس لیے موجود تھا۔اذفرین کی شادی نہیں ہوئی تھی وہ سب غلط سوچتا رہا تین دن تک۔

اللہ نے اس کی دعاؤں کو رد نہیں کیا تھا۔

علیدان نے منہ کے آگے ہاتھ فولڈ کر کے رکھے گلا صاف کیا اور ہلکا سا رخ کچھ کرسی چھوڑ کر بیٹھی مائدہ بیگم کی طرف کیا۔

"تو آنٹی آپ کے بیٹے کا نکاح۔۔۔۔میرا مطلب ہے شادی نہیں ہوئی کیا ابھی؟"

ذہن تو بہت روک رہا تھا اس کو پر دل میں مچلتا سوال وہ پوچھ ہی بیٹھا یہ وہ پہلے الفاظ تھے جو اس سارے دورانیہ میں اس کے منہ سے نکلے تھے اس لیے کچھ لوگ حیران تھے اور کچھ لوگ خوش ہو کر اس کی طرف

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دیکھ رہے تھے کہ جناب کھڑوس سے علیدان دلاور منہ میں زبان بھی رکھتے ہیں سب کی ملی جلی حالت میں ایک واحد وہ تھی جس کے چہرے پر ہوائیاں سی اڑ گئی تھیں علیدان کی بات پر۔

"نہیں بیٹے ابھی کہاں بس میرا بچہ الجھا ہوا ہے پہلی بیوی نے جینا حرام کر رکھا ہے "

مائی دہ نے افسوس بھرے لہجے میں جواب دیا۔علیدان میں تو جیسے کسی نے روح پھونک دی تھی ایک دم سے وہ زندوں میں شمار ہونے لگا تھا۔

اب اٹھی تھی جناب علیدان دلاور والی بھرپور نگاہ سامنے بیٹھی اس صنف نازک پر پستہ رنگ کے جوڑے پر میرون رنگ کا بڑا سا دوپٹہ کندھے پر ڈالے بالوں کی درمیانی مانگ اور پونی ٹیل کیے شفاف سادہ چہرے کے ساتھ بیٹھی وہ اس دنیا کی سب سے خوبصورت لڑکی لگ رہی تھی۔

"اچھا وہ جارج کی اصلی مما؟ "

علیدان نے بمشکل نظروں کو قابو کیا اور پھر سے مائی دہ کی طرف متوجہ ہو کر سوال کیا۔

"ہاں بیٹا بس بہت بڑی غلطی ہو گئی میرے بیٹے سے اس کا کفارہ ہے یہ سب "

مائی دہ دکھ بھرے لہجے میں اب پتا نہیں کیا کیا کہہ رہی تھی علیدان کو تو کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا بس دل کے دھڑکنے کا شور تھا۔ نظریں بار بار اذفرین پر اٹھنے لگی تھیں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آنٹی آپ کے بیٹے کو ایک دکھ تو اب میں بھی دینے والا ہوں۔۔۔۔

لبوں پر مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔اذفرین علیدان کے یوں بار بار دیکھنے پر پریشان ہو گئی تھی۔

ہو کیا گیا ہے ان کو یوں کیوں دیکھ رہے ہیں اللہ۔۔۔۔۔۔۔ کہیں۔۔۔۔ کہیں یہ دانش والی ساری بات حسیب کو یا پھر آنٹی کو بتانے کا نہ سوچ رہے ہوں اذفرین کی جان پر بن گئی تھی۔

****

جیسے ہی پارک میں داخل ہوا کھوجتی نگاہیں ارد گرد دوڑائیں۔آنا تو چاہیے اگر گارڈ بتا رہا تھا چھوٹا بچہ روز اپنی مما کے ساتھ جاتا ہے جاگنگ پر تو یہیں ہوں گے دونوں پھر اسی خیال کے زیرِ اثر وہ پورے پارک پر متلاشی نظریں گھما رہا تھا۔

وہ بہادر ولاز کے گیٹ کے سامنے موجود گارڈ سے جارج کا پوچھ کر آیا تھا۔مقصد تو اذفرین کا ہی پوچھنا تھا۔ رات اتنی بڑی خوشی ملی تھی کہ ساری رات کروٹ بدلتے گزر گئی تھی۔شکرانے کے نوافل ادا کیے اللہ سے شکوہ کرنے کی معافی مانگی اور سورج کی روشنی پھیلتے ہی ٹریک سوٹ پہن کر باہر آیا۔اور قدم خود بہ خود بہادر ولاز کے آگے رک گئے تھے۔اور اب پارک میں داخل ہوتے ہی وہ دھڑکتے دل سے جارج اور اذفرین کو تلاش کر رہا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اور پھر ایک طرف ٹریک پر جارج اور اذفرین تیز تیز قدم اٹھاتے نظر آئے ان کی پشت تھی علیدان کی طرف اس لیے وہ اسے نہیں دیکھ سکتے تھے۔

علیدان کے چہرے پر بھرپور مسکراہٹ ابھری اور پھر اس نے بھاگتے ہوئے اپنے اور ان کے بیچ کا فاصلہ ختم کیا تھا۔

"ہے لٹل چیمپ کیسے ہو"

عقب سی آتی آواز پر اذفرین نے چونک کر پیچھے دیکھا۔علیدان کھڑا مسکرا رہا تھا۔بھاگنے کی وجہ سے سانس چڑھا تھا ٹریک سوٹ میں ہشاش بشاش سا تھا رات تو مجنوں والا حلیہ تھا اب تو شیو بھی بنا رکھی تھی بال بھی سلیقے سے سیٹ تھے

وہ اب اذفرین کی طرف دیکھ رہا تھا۔نیلے رنگ کے شلوار قمیض میں وہ چندن کی طرح چمک رہی تھی دوپٹے کو کندھے پر ڈالے کمر کی ایک طرف باندھ رکھا تھا پاؤں میں جو گرز تھے ڈھیلا سا بالوں کا جوڑا بنا رکھا تھا جس سے ان گنت لٹیں جوڑے سے آزاد ہو کر سفید گردن اور چہرے پر گری تھیں شفاف دھلا ہوا چہرہ اور گلابی سے لب وہ صبح کی میٹھی میٹھی خوبصورتی کا حصہ لگ رہی تھی۔

جارج مسکراتا ہوا آگے بڑھا۔اور علیدان کی طرف ہاتھ بڑھایا۔علیدان نے خوش دلی سے اس کا ہاتھ تھاما۔

"کیوں ہیرو پھر میرے جیسے مسلز بنانا چاہتے ہو؟"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

علیدان نے گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر تھوڑا سا جھک کر جارج سے پوچھا۔جارج نے دانت نکال کر سر کو زور زور سے ہلایا۔اذفرین حیرانگی سے دونوں کی گفتگو سن رہی تھی۔جارج تو علیدان سے بہت زیادہ متاثر لگ رہا تھا۔

''چلو پھر پہلے تو میں یہاں ویٹ کرتا ہوں آپ راؤنڈ لگا کر آؤ یہ سامنے چھوٹے ٹریک پر ''

علیدان نے اس کے سر پر ہاتھ پھیر کر اس کے بال بکھیرے۔اور سامنے ٹریک کی طرف اشارہ کیا جارج نے گردن گھما کر ٹریک کی طرف دیکھا اور مسکراتے ہوئے علیدان کی طرف دیکھ کر زور سے سر اثبات میں ہلایا اور ٹریک کی طرف بھاگ گیا۔

اس کے جاتے ہی علیدان سیدھا ہوا بھنویں اچکائے حواس باختہ سی کھڑی اذفرین کی طرف دیکھا وہ گڑ بڑا کر علیداب کو اپنی طرف آتا دیکھ کر اب نظریں چرا رہی تھی۔

علیدان نے گہری سانس لی اور اذفرین کے بلکل سامنے آ کر کھڑا ہوا۔سینے پر ہاتھ باندھے اور مسکراہٹ دبائی۔

افف کیا ہے ایسے کیوں دیکھے جا رہا۔اذفرین کی نظریں تو اٹھ نہیں رہی تھیں پر علیدان کا یوں مسلسل خاموش رہنا عجیب طرح سے پریشان کر رہا تھا۔

وہ میرے روبرو ہیں ایسے کہ

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ان کو دیکھوں کہ ان سے بات کروں

علیدان نے بے تاب سی دھڑکنوں پر قابو پایا۔ویسی ہی تھی بلکل نہیں بدلی تھی گھبرائی سی ڈرپوک سی

علیدان کے لب بے ساختہ بھرپور طریقے سے مسکرا دیے۔

"کیسی ہو؟ "

ملائی م سے لہجے میں سوال کیا جب کے محبت پاش نظریں اس کے چہرے کا طواف کر رہی تھیں۔یوں

اچانک اس کی آواز پر دل لرز گیا۔اف آج ایک سال بعد وہ یوں اس سے مخاطب تھا۔

"ٹھیک ہوں "

اذفرین نے گھٹی سی آواز میں جواب دیا۔اور بلا جواز ارد گرد دیکھا۔اب کیا بات کرے گا کہ دھوکا دے رہی

ہو حسیب کے کزن کو تم یہ وہ دل ڈوب رہا تھا ذہن میں اٹھتے خیالوں پر۔

" اگر میرا اہم نام آئی ڈی مل ہی گیا تھا،پہلے اچھی طرح تسلی تو کرتی وہ میں تھا بھی یا نہیں "

علیدان نے گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے سنجیدہ سے لہجے میں کہا انداز بھرپور اپنائیت لیے ہوئے تھا۔

اذفرین کے ہاتھ کانپنے لگے تھے پلکیں گالوں پر لرزنے لگی تھیں۔

اللہ آسمان نگل لے مجھے یا زمین پھٹے اس میں سما جاؤں۔اذفرین کا دماغ سائیں سائیں کرنے لگا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سب کچھ جانتا ہے کتنی۔۔۔ کتنی۔۔۔۔بے عزتی کی بات ہے ہنستا ہو گا مجھ پر کہ بیوقوف لڑکی نو دن میں ہی مجھ پر دل ہار بیٹھی تھی۔

" اذفرین محبت کرتی ہو مجھ سے؟ "

علیدان نے سنجیدہ لہجے میں قریب ہو کر سرگوشی نما آواز میں کہا تو اذفرین نے تڑپ کر اوپر نظر اٹھائی وہ جو خیالوں میں یہی سوچ رہی تھی اور وہی اس کی زبان سے سن کر جھٹکا کھا گئی۔

وہ خمار آلودہ سی آنکھیں لیے سنجیدہ سا کھڑا تھا۔اس کے جواب کا منتظر۔اب کیا کہوں اسے اچھی سنائے گا مجھے کہ تم پاگل تھی یوں مجھ سے پیار کرنے لگی۔ نظریں پھر سے ٹریک کی اینٹوں پر ٹک گئی تھیں۔

" نہیں۔۔۔۔نہیں۔۔۔۔کرتی "

اذفرین نے گڑبڑا کر جواب دیا۔ نظریں اس سے ملانے کی سکت تو تھی نہیں۔علیدان نے اس کے جواب پر خفیف سا قہقہ لگایا۔

" جھوٹ کہہ رہی ہو تم، تم کرتی ہو "

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mohey piya Milan ki Aas| By Huma waqas(Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

علیدان نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔اسکا قہقہ جیسے اذفرین کو زمین میں گاڑ رہا تھا۔اف وہ ہنس رہا ہے میری بیوقوفی پر دل کیا بھاگ جائے یہاں سے چھپ جائے اسے نظر نا آئے کبھی کتنی تزلیل کی بات تھی دل جس سے بے پناہ محبت کرتا تھا اس کی نظروں میں وہ گر چکی تھی۔

" نہیں تو وہ سب غلط تھا بس دوست سمجھ کر کیا تھا سب ایسا کچھ نہیں ہے میں نے کبھی محبت نہیں کی ۔۔۔۔ مجھے جانا ہے اللہ حافظ "

اذفرین نے سخت لہجے میں ماتھے پر بل ڈالے جواب دیا اور تیزی سے پاس سے گزرتی تیز تیز قدم اٹھاتی جارج کی طرف جا رہی تھی جو ابھی راؤنڈ پورا کیے ان کی طرف ہی چلا آرہا تھا۔

جارج کا ہاتھ تھامے وہ اب تیز تیز قدم اٹھاتی پارک کے گیٹ کی طرف جا رہی تھی جبکہ جارج اس کو کچھ کہتے ہوئے بار بار پیچھے مڑ کر علیدان کی طرف دیکھ رہا تھا۔

اچھا نہیں کرتی۔۔۔۔۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔ نگاہیں اس کو جاتا دیکھ رہی تھیں پر پیشانی پر گہری سوچ کی لکریں تھیں۔

****

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ تنگ سا بازار تھا جہاں آکر گاڑی رکی تھی۔گاڑی سے اتر کر ایک ہاتھ سے سن گلاسز اتارے اور آنکھوں کو سکیڑے ارد گرد دیکھا۔سفید ڈریس شرٹ کے نیچے گرے پینٹ میں ملبوس بال سلیقے سے بنائے وہ آفس سے جلدی اٹھ کر سیدھا ادھر آیا تھا۔

کچھ دوری پر دانش کمپیوٹر ریپرنگ شاپ کے نام سے لگے بورڈ پر نظریں تھمیں اور قدم چلے۔۔۔

وہ تیز تیز قدم اٹھاتا اب دوکان کی طرف جا رہا تھا۔اذفرین کی صبح کی باتوں پر ایک فیصد بھی یقین نہیں تھا پر دل کو عجیب سی بے کلی نے گھیر لیا تھا۔

جیسے ہی دوکان کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا سامنے کاؤنٹر کے پیچھے بیٹھا دانش جھٹکا کھا کر کرسی پر سے کھڑا ہوا وہ کانپ گیا تھا اور آنکھیں پھٹنے کی حد تک کھلی تھیں چہرہ خوف سے سفید پڑ گیا تھا۔علیدان کا چہرہ تو اب وہ تاحیات نہیں بھول سکتا تھا علیدان نے چار ماہ تک اسے جیل میں رکھا تھا اور وہ درگت بنی تھی کہ اس کہ سات پشتوں نے ایڈوانس معافی مانگ لی تھی لیکن وہ آج یہاں کیوں آیا تھا۔خون خشک ہو رہا تھا۔

"ع۔۔لی۔۔۔دا۔۔ن صاحب ک۔۔۔ہ۔۔۔کہ۔۔۔کیا ہوا قسم لے لیں جواب کبھی ایک مسیج بھی کیا ہو اسے"

دانش نے جلدی سے ہاتھ جوڑ کر گھبرائی سی آواز میں کہا جب کے آنکھوں میں عجیب سا خوف تھا۔علیدان اب بلکل اس کے سامنے کاؤنٹر کی دوسری طرف کھڑا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" تم سے بات کرنی ہے کچھ باہر نکلو ذرا "

علیدان نے پینٹ کے جیبوں میں ہاتھ ڈالے پر سکون لہجے میں کہا جبکہ نظریں ارد گرد اس کی دکان کا جائزہ لے رہی تھیں۔ چھوٹی سی دوکان پرانے کمپیوٹروں اور پرزوں سے بھری پڑی تھی۔

دیکھیں قسم کھاتا ہوں اپنے بیٹے کی ایسی توبہ کی ہے اذفرین کیا اب کبھی کسی لڑکی سے بات نہیں کی مجھے "

" معاف کر دیں

دانش نے گھبرائی سے آواز میں التجا کی۔علیدان نے گھور کر کھا جانے والی نظروں سے دیکھا۔

" میں کہہ رہا ہوں باہر آؤ کاؤنٹر سے "

غصے سے ایسے کہا کہ دانش جلدی سے فق چہرہ لیے کاؤنٹر سے باہر آیا۔وہ سہم گیا تھا۔ہر جگہ سے وہی چھ ماہ پہلے والی مار کی ٹیسیں اٹھنے لگی تھیں علیدان کی مار یاد آنے لگی تھی۔

" بیٹھو یہاں "

علیدان نے سامنے کرسی کی طرف اشارہ کیا۔دانش نے ماتھے سے پسینہ صاف کیا اور پریشان سی صورت بنائے کرسی پر بیٹھ گیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

علیدان نے دوسری کرسی اس کے بلکل سامنے رکھی اور خود آگے بیٹھ گیا ہاتھ میں موبائل پکڑے اب وہ آبرؤ چڑھائے سامنے بیٹھے دانش کی طرف دیکھ رہا تھا۔جو بار بار تھوک نگل رہا تھا۔

"دیکھو سچ سچ بتانا جو بھی بتاؤ گے "

علیدان نے موبائل کو ہونٹوں کے نیچے رکھ کر پر سوچ لہجے میں کہا۔دانش نے خوف سے دیکھا۔کیا پھنس گیا تھا وہ اس لڑکی کو پھنسانے کے چکر میں یہ ہیرو تو ساری زندگی جان چھوڑنے والوں میں سے نہیں تھا۔

"دیکھیں علیدان صاب مجھے معاف کردیں میں نے اب کبھی۔۔۔ "

دانش نے گھبرائی سی آواز میں بات شروع کی۔ہاتھ پھر سے جوڑے تھے۔

" ابے چپ۔۔۔۔بات تو سن لے کیا معاف کردیں معاف کردیں کی رٹ لگا رکھی ہے "

علیدان نے اونچی آواز میں ایسے ڈپٹا کہ اس کی چلتی زبان ایک دم رکی۔اب وہ سانس بھی روک چکا تھا۔۔

"ہاں یہ بتاؤ ازفرین جب تم سے بات کرتی تھی میرا سمجھ کر تو کیوں کرتی تھی کیا کہتی تھی؟ "

علیدان نے گہری نظریں اس کے چہرے پر گاڑ کر سوال کیا۔دانش نے ڈر کر اس کی طرف دیکھا۔کچھ دیر نا سمجھی سے اس کی طرف دیکھتا رہا پر اس کی گھوری پر جلدی سے بول پڑا۔

" وہ۔۔۔بہت پیار کرتی ہے آپ سے اسی لیے بات کرتی رہی مجھ سے "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دانش نے سہمی سی آواز میں کہا۔علیدان نے ایسے دیکھا جیسے کہہ رہا ہو آگے بولو۔۔۔بولتے جاؤ۔۔۔چپ نہ کرو۔دانش نے بھی ڈر کر بات شروع کی۔

وہ تب سے پیار کرتی ہے جب جنگل میں تھے آپ دونوں اور اس نے وہ پھول بھی سنبھال کر رکھا ہوا ہے ابھی تک جو آپ نے دیا تھا شائی داس کو،اس کو ہر ہر لمحہ از بر تھا ان دونوں کا،ہر وقت بس وہی باتیں کرتی رہتی تھی،دیوانہ وار چاہتی ہو آپکو"

دانش بول رہا تھا اور علیدان مسکراہٹ چھپا رہا تھا۔

دل میں ہو رہی عجیب سی الجھن اب ختم ہو رہی تھی۔یقین تو پہلے ہی تھا دل کو پر اب سکون تھا۔

وہ ایک دم سے اٹھا دانش کی زبان کو بریک لگی وہ دوکان کے دروازے تک گیا پھر واپس پلٹا دانش اسی طرح کرسی پر بیٹھا تھا

واپس آکر ہاتھ ہوا میں اٹھا کر زناٹے دار تھپڑ دانش کی گال پر مارا وہ گال پر ہاتھ رکھے ہکا بکا دیکھ رہا تھا۔اب کیا۔۔۔کیا تھا گال جلنے لگا تھا ایسے لگا جیسے کسی نے چمڑے کا بنا بیلٹ گال پر مارا ہو گال کو سہلاتے اس کی طرف دیکھا

جبکہ وہ سن گلاسز آنکھوں پر چڑھائے اب دوکان سے باہر جا رہا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

****

"علیدان۔۔۔۔ "

بمشکل آواز حلق سے بر آمد ہوئی تھی حیرت سے زیب کی آنکھیں پھٹنے کو تھیں جو وہ کہہ رہا تھا کان تو سن چکے تھے پر ذہن ابھی قبول نہ کرتے ہوئے نہیں نہیں کی گردان الاپ رہا تھا۔

" امی میں سچ کہہ رہا ہوں اذفرین ہی وہ لڑکی ہے جس کو میں سال بھر سے تلاش کرتا رہا "

علیدان نے دوٹوک لہجے میں کہا۔ وہ زیب بیگم کے کمرے میں موجود انہیں اذفرین کے بارے میں بتارہا تھا اور وہ حیرت کے سمندر میں غوطے لگاتی اپنے آپ کو بمشکل سنبھالے ہوئی تھیں۔

آج اذفرین اور جارج جاگنگ کے لیے پارک میں نہیں آئے تھے اور وہ ابھی مایوس ہو کر جاگنگ سے واپس لوٹا تھا۔ جان بوجھ کر وہ آج میر دلاور کے ساتھ آفس کے لیے نہیں نکلا تھا ان کے نکلتے ہی وہ اب زیب بیگم کے کمرے میں موجود تھا۔ وہ کل دانش کے ملنے کے بعد ہی طے کر چکا تھا وہ جلد از جلد زیب سے اذفرین کے لیے بات کرے گا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

علیدان جو بھی تھا اور جو بھی ہے بیٹا پر اب یہ کیسے ممکن ہے جو تم کہہ رہے ہو اس کی شادی ہونے والی ”
“ ہے تم شادی کے لیے اپنے بابا سے ہاں کر چکے ہو

زیب نے الجھ کر ہاتھ ہوا میں چلاتے ہوئے اسے کہا جو عجیب ہی فرمائش لیے اس کے سامنے کھڑا تھا کہ وہ جائیں اور اذفرین کی ہونے والی ساس سے اسکے بھائی کا فون نمبر لائیں اور اسکے اور اذفرین کے رشتے کی بات کریں ان سے۔

“ مما ہونے والی ہے نہ ہوئی تو نہیں ”

“ اور دونوں کی شادی ابھی تک نہ ہونا ہی اللہ کی طرف سے اشارہ ہے ”

وہ میری ہے صرف مما۔۔۔ میں اس کے سوا کسی کے ساتھ خوش نہیں رہ سکوں گا وہ ایک شادی شدہ ”
“ ایک بچے کے باپ سے مجبوری میں شادی کر رہی ہے محبت وہ مجھ سے کرتی ہے

علیدان کا لہجہ اس کے اندرونی جذبات کی سچائی لیے ہوئے تھا۔ وہ بولے جا رہا تھا اور سامنے خاموش کھڑی زیب بیگم کے چہرے کا رنگ زرد پڑ گیا تھا وہ یہ سب کیا چاہتا تھا یہ بہت۔۔۔ بہت۔۔۔۔ غلط تھا۔

اس سے نہ صرف اب اوز گل کا گھر تو اجڑتا تھا بلکہ ساتھ ساتھ صندل کا رشتہ بھی خطرے میں پڑ سکتا تھا۔

حسیب بہت اچھا پڑھا لکھا بزنس مین تھا اور گھر بار بھی بہترین تھا اور اب بات یہاں تک ہی نہ تھی صندل اور حسیب کی بہت اچھی انڈر سٹینگ ہو چکی تھی وہ دونوں بہت خوش تھے اس رشتے سے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" علیدان جو تم چاہتے ہو یہ نا ممکن ہے بیٹا "

زیب نے سخت لہجے میں نظریں چراتے ہوئے جواب دیا دل عجیب طرح سے بدل ہو گیا تھا کل تک وہ جس بات کو لے کر خوش باش تھیں علیدان نے اس خوشی کو ایک پل میں مٹی میں ملا دیا تھا۔

" مما نا ممکن کچھ نہیں ہوتا آپ نے مجھے کہا تھا اگر وہ شادی سے پہلے مل گئی تو آپ اوزگل کو سمجھا لیں گی "

" اور پرسوں میں نے شادی کے لیے ہاں اس لیے کر دی تھی کہ میں سمجھا تھا وہ ایک بچے کے باپ سے شادی کر چکی ہے "

علیدان نے پیشانی پر بل ڈالے ان کو ان کے کہے ہوئے الفاظ یاد کروائے اور اپنی غلط فہمی کی وجہ سے شادی کے لیے رضامندی کا اقرار کیا۔

" غلط۔۔۔ کہا تھا میں نے صرف تمہیں بہلانے کے لیے کہا تھا کہ وقتی جنون ہے اس لڑکی کا تمھارے سر پر اتر جائے گا ایک نا ایک دن اور اب صرف اوزگل ہی نہیں ٹوٹے گی اس سب سے بلکہ صندل کا رشتہ بھی ختم ہو جائے گا "

زیب نے دانت پیستے ہوئے کہا وہ پہلی دفعہ اتنے غصے میں علیدان سے بات کر رہی تھیں کرتیں بھی کیا وہ تو پھنس کر رہ گئی تھیں بیٹا ایسی چاہت کا طلبگار تھا جو سب کچھ تہس نہس کر سکتی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" مما اگر اذفرین نہیں تو پھر کوئی نہیں "

" اور اوز گل سے میں خود بات کروں گا میں کیوں اس کے ساتھ دھوکا کروں "

میرے دل میں اس کے لیے کوئی جذبات نہیں ہیں میں اس سے محبت نہیں کرتا تو کیوں کسی اور کو "

"دل میں رکھ کر اس سے شادی کروں

میں ہر گز اس سے شادی نہیں کروں گا جبکہ مجھے میری محبت مل گ ئی ہو وہ محبت جس کے حصول کی "

" دعائیں نے دن رات کی ہو

علیدان نے بچارگی سے کہتے ہوئے بات کو دوٹوک انداز میں ختم کیا۔

" جاؤ یہ سب تماشہ اپنے باپ کے سامنے لگاؤ جو اس دن سے خوش ہے کہ تم مان گ ئے ہو "

زیب بیگم نے ناگواری سے کہا اور رخ دوسری طرف موڑے ہاتھ سینے پر باندھے ان کا چہرہ خفگی سے سرخ پڑ رہا تھا۔

اذفرین کی بھولی سی صورت نظروں کے آگے گھوم رہی تھی

" میں خود سب اپنے حساب سے ٹھیک کرلوں گا آپ نہیں ساتھ دینا چاہتی مت دیں "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

”مما اگر آج میں نے اسے کھو دیا تو ہمیشہ کے لیے کھو دیا یہ وہ واحد رشتہ ہے جو اس دنیا میں بھی ہو گا اور

دائی می دنیا میں بھی اور مجھے اذفرین ہی چاہیے وہاں۔۔“

علیدان نے سپاٹ لہجے میں کہا اور پھر وہاں رکا نہیں تھا۔ جبکہ زیب بیگم کچھ سوچتے ہوئے اس کے جانے کے کچھ دیر بعد ہی کمرے سے باہر نکل گ ئی تھیں رخ دلاور ولاز کے گیٹ کی طرف تھا۔

****

صندل کے موبائ ل کو ہاتھ میں پکڑے ہوئے سکرین پر نظریں جمائے وہ مگن سا اپنے کمرے سے ملحقہ ٹیرس پر آیا تھا صندل کے موبائ ل میں اذفرین کے نام سے کوئی فون نمبر محفوظ نہیں کیا گیا تھا۔ وہ آج پھر جارج کے ساتھ پارک میں نہیں آئی تھی۔ وہ اس سے بات کرنے کے لیے بے تاب تھا پر وہ دو دن سے پارک میں نہیں آ رہی تھی۔

مایوس ہو کر ٹھنڈی سی آہ بھرتے ہوئے سر اوپر اٹھایا تو ایک طرفہ منظر کو دیکھ کر آنکھیں اور وجود ایک ساتھ ساکن ہو گ ئے تھے۔

بہادر ولاز کے ٹیرس سے ملحقہ کمرے کی روشنی کھڑکیوں اور کھلے دروازے سے چھن کر ٹیرس کو ملگجی سی روشنی میں نہلا رہی تھی اور وہ اس کے خیالوں کی ملکہ، دل و دماغ کو جکڑ لینے والی ٹیرس کے جنگلے کو تھامے بے آواز آنسو بہا رہی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس کا یوں گھٹ گھٹ کر رونا جیسے علیدان کے تن بدن کو سلگا گیا تھا۔ رو وہ رہی تھی پر اس کے گال پر بہتے آنسوؤں کی نمی اور اس کے دل میں سلگتی آگ کا دھواں اس کے آس پاس سے ہی کہیں اٹھ رہا تھا دل نے تڑپ کر چاہا کہ اڑ کر اس کے پاس جائے اور بازوؤں میں بھر کے اس کی ساری تکلیفیں سارے دکھ سمیٹ لے علیدان کی طرف کا ٹیرس اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا یہی وجہ تھی اذفرین اسے دیکھ نہیں سکتی تھی۔

پتہ نہیں کیا طاقت تھی یا کوئی طلسم تھا جس کے زیرِ اثر وہ جلدی جلدی کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ صندل کے کمرے کا دروازہ بجا کر اسے اس کا موبائل واپس کیا جو اس سے جھوٹ بول کر کسی کال کے بہانے مانگا تھا۔

اس کو موبائل پکڑا کر خود گول گھوم کر اوپری چھت کی طرف جاتے زینے کی طرف لپکا۔ زینے کی دیوار پر لٹکتی چابیوں میں سے وہ دو چابیوں کو جیب میں رکھتے ہوئے زینے چڑھنے لگا۔

وہ ایک چابی سے دلاور ولاز کی چھت کے دروازہ کو کھول کر اوپر آ گیا تھا۔ جیسے جیسے وہ فاصلہ ختم کر رہا تھا دل کے دھڑکنے کی رفتار بڑھ رہی تھی۔

بہادر ولاز اور دلاور ولاز دونوں الگ الگ گھر تھے پر دونوں گھروں کی چھتوں کے درمیان دیوار نہ رکھ کر اوپر ایک وسیع عریض مشترکہ چھت بنائی گئی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چھت کو بہت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ مصنوعی گھاس سے ایک عدد بڑا سالان تھا جس میں ان گنت کرسیاں تھیں ایک طرف باربی کیو کی خاطر جدید طرز کے چولہے تھے دوسری طرف بڑے بڑے جھولے رکھے گ ئے تھے۔ جو جھولوں کے ایک طرف پتھروں سے بنائی گ ئی مصنوئی آبشار تھی۔ بہادر ولاز اور دلاور ولاز کی یہ مشترکہ چھت وہ اکثر گھر کی مختلف تقریبات کے لیے استعمال کرتے تھے۔

وہ اب کچھ دور موجود بہادر ولاز کی چھت کے دروازے کی طرف بڑھ رہا تھا۔ بہادر ولاز کی چھت کا دروازہ ایک چابی سے کھولتا دبے پاؤں زینہ نیچے اتر رہا تھا۔

یہ وہ علیدان دلاور تھا جس کے قریب کھڑی لڑکی اس کی توجہ کے لیے سو جتن کر جاتی تھی پر وہ سرسری سی نظر ڈالنے کا بھی روادار نہیں ہوتا تھا اور آج ایک لڑکی کی آنکھوں سے بہتے آنسو برداشت نہ ہوئے تھے اور وہ چوری چھپے یوں ان کے گھر گھس جانے کی نازیبا حرکت کر چکا تھا۔

زینہ اترتے ہی دوسری منزل پر موجود ایک کمرے کے دروازے کی اوٹ سے روشنی نظر آ رہی تھی۔ یہ وہی کمرہ تھا جس سے ملحقہ ٹیرس پر کھڑی اذفرین رو رہی تھی۔ وہ اب آہستگی سے قدم اٹھاتا ہوا کمرے کی طرف بڑھ رہا تھا۔

****

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mohey piya Milan ki Aas| By Huma waqas(Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آسمان پر باریک سا چاند تھا جس کی وجہ سے رات زیادہ اندھیری تھی بلکل اس کے اندر پھیلے اندھیرے جیسی گھپ اندھیرا جس سے اپنی بینائی پر شک ہونے لگے۔ آنسو تھے کے تھم نہیں رہے تھے اور زیب بیگم کے کہے ہوئے الفاظوں کی بازگشت ذہن کی دیواروں سے ٹکرا رہی تھی۔

پتا نہیں کیوں زندگی کے دکھ کم ہونے کا نام کیوں نہیں لیتے تھے ہر طرف سے آنے والی روشنی کی کرن روٹھ کیوں جاتی ہے۔

وہ ٹیرس پر اسی لیے نکلی تھی کیونکہ کمرے میں سانس لینا مشکل ہو رہا تھا۔ایسا لگ رہا تھا گھٹن سی ہی جو سینے میں بڑھتی ہی جا رہی ہے۔ زیب نے ہی بتایا کہ علیدان اس سے شادی کے لیے بضد ہے اور یہ شادی ناممکن ہے وہ اذفرین سے التجا کرنے آ پہنچی تھیں کہ وہ علیدان کی اپنی طرف سے ہر امید ختم کر دے وہ علیدان کو راضی کرے کہ وہ اوزگل کے ساتھ شادی کر لے اور کہا وہ اگر تم سے شادی کرے گا تو دو لڑکیوں کے ہنستے بسنے والے گھر اجڑ جائیں گے۔ کیا تم دو اجڑے ہوئے گھروں پر اپنا گھر بساؤ گی؟ ان کے اس سوال نے اسے اندر تک ہلا کر رکھ دیا تھا۔

ایک طرف جہاں یہ گماں سچ ہوا تھا کہ علیدان اس سے محبت کرتا ہے تو دوسری طرف زیب کی التجا اور آنسوؤں نے دل پسیج کر رکھ دیا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ انہیں سوچوں میں گم تھی جب کمرے کے دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی۔ دروازے پر وقفے وقفے سے ہلکی سی دستک ہو رہی تھی۔ وہ حیرت سے گالوں پر سے آنسو صاف کرتی کمرے کی طرف بڑھی۔

جارج کو تو وہ سلا کر آئی تھی پھر اس وقت یہ کون تھا مائی دہ بیگم بھی دوائیوں کے اثر سے جلدی سو جاتی تھیں۔ اور ان کا کمرہ تو نیچے تھا ان کا یہاں آنا ممکن نہیں تھا انہیں گھٹنوں کے درد کی وجہ سے زینے چڑھنے میں تکلیف ہوتی تھی۔

یہ یقیناً جارج ہو گا اٹھ گیا ہو گا وہ الجھی سی دروازے کی طرف بڑھی پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا تھا کہ جارج یوں نیند سے اٹھ جائے وہ تو جلدی سونے اور صبح جلدی اٹھ جانے والے بچوں میں سے تھا۔

دماغ میں الجھتے سے خیالوں کے زیر اثر اس نے جلدی سے کمرے کا دروازہ کھولا اور سامنے کھڑے نفس کو دیکھ کر اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا۔ علیدان دروازے کے بلکل سامنے بے چین سا کھڑا تھا۔ نائیٹ ٹراؤزر شرٹ میں ملبوس وہ ٹراؤزر کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے کھڑا تھا۔

جیسے ہی اذفرین نے دروازہ کھولا لمحہ تھم سا گیا۔ وہ بھیگی پلکوں اور نم آنکھوں سمیت اس کے سامنے کھڑی اس کے صبر کا امتحاں لے رہی تھی۔ وہ لڑکی جو رگوں میں خون بن کر بہتی تھی اس کی آنکھ سے آنسو اس کے دل پر گر رہے تھے۔ ڈھیلے سے سیاہ رنگ کے کرتے میں آنسوؤں سے تر دودھیا چہرہ کمرے کی روشنی میں دل کو میٹھی سی چبھن دیا گیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ایک پل کے لیے تو اذفرین کو کچھ سمجھ نہیں آیا وہ یہاں ایسے کیسے موجود تھا نہ توڈور بل ہوئی اور نہ دروازہ کھلا تھا وہ ٹیرس پر ہی تھی۔

"آپ۔۔۔آپ اس۔۔۔۔وقت یہاں کیسے "

اذفرین نے گھبرا کر ارد گرد دیکھا۔ذہن الجھ گیا تھا کیا وہ چوری اس سے ملنے یہاں آ پہنچا تھا پر کہاں سے آیا تھا وہ حیرت اور خوف کے ملے جلے اثرات آنکھوں میں سموئے علیدان کی طرف دیکھ رہی تھی۔

"چھت سے آیا ہوں کمرے میں چلو "

علیدان نے آواز کو مدھم رکھتے ہوئے جواب دیا اور خود اس کے پاس سے گزرتا کمرے میں آکر بیڈ کے پاس کمرے کے وسط میں کھڑا ہوا۔وہ جھٹکا کھا کر پلٹی اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتی علیدان کے پاس آئی بال کھلے چھوڑ رکھے تھے جو کندھوں پر آبشار کی مانند گرے تھے۔لب خشک تھے جن کو شائی دروتے ہوئے کاٹ کاٹ کر سرخ کیا ہوا تھا۔

"علیدان فوراً جائیں یہاں سے پلیز کیوں آئے ہیں آپ یہاں؟ "

اذفرین کے چہرے پر اڑی ہوائیاں اس کی پریشانی کا پتہ دے رہی تھیں۔خوف سے ہاتھ کانپ رہے تھے۔ جبکہ سامنے کھڑے علیدان پر تو جیسے کوئی اثر نہیں تھا اس سب کا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"تم نے اس دن جھوٹ بولا تھا مجھ سے اس کا ثبوت لے کر آیا ہوں"

علیدان نے لاپرواہی سے لب بھینچے کمرے کا جائزہ لیتے ہوئے کہا۔اذفرین اس کی بات پر اور بوکھلا گئی تھی۔کیا چیز تھا وہ اسے کوئی پرواہ نہیں تھی اوز گل سے کئے گئے عہدوپیماں کی میں اگر نا آتی تب بھی تو وہ ہنسی خوشی کرتا نا اس سے شادی۔

"کون سا جھوٹ کیا بات کر رہے ہیں"

"میں نے کوئی جھوٹ نہیں بولا آپ سے"

"آپ پلیز یہاں سے چلے جائیں"

اذفرین نے روہانسے لہجے میں کہتے ہوئے التجا کی پر وہ اپنے موبائل کو کھولے کھڑا تھا۔اور ہنوز پر سکون سا انداز تھا۔

"وہ آپ سے بہت پیار کرتی ہے اس لیے مجھ سے بات کرتی رہی"

دانش کی ریکارڈ کی ہوئی آواز کمرے میں گونجی اور اذفرین ایک دم ساکن ہوئی۔تڑپ کر علیدان کی طرف دیکھا جو معنی خیز مسکراہٹ لبوں پر سجائے محبت پاش نظروں سے اسے دیکھنے میں محو تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پوری ریکارڈنگ چلنے کے بعد وہ موبائل کو بند کیے اب سینے پر ہاتھ باندھے کھڑا مسکرا رہا تھا فاتحانہ مسکراہٹ جیت دعاؤں کی قبولیت کی جیت اس کی محبت مل جانے کی جیت۔اور اذفرین اسی طرح ساکن کھڑی تھی۔

" ہاں اب بتاؤ کیا تم نہیں کرتی مجھ سے محبت "

" تم کرتی ہو "

علیدان نے مسکراتے ہوئے سوال کیا اور اپنے ہی سوال کا جواب خود ہی دیا اذفرین گڑبڑا گئی۔ نظریں چرا کر ارد گرد دیکھا۔اور پھر گردن کو اکڑایا

" نہیں۔۔۔۔وہ وقتی خمار تھا "

" محبت ہوتی تو اب تک میرے دل میں موجود ہوتی "

" میں نجف سے محبت کرتی ہوں "

" اور اس سے ہی میری شادی ہونے والی ہے "

اذفرین نے پیشانی پر بل ڈالے زبردستی لہجے میں سختی پیدا کی۔اس کا یوں دانش سے ثبوت لانا اور آکر سامنے کھڑے ہو جانا سب کچھ اس کے وہم و گمان سے برعکس تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

''مل گیانہ جواب؟ ''

'' اب آپ جائیں یہاں سے پلیز ''

اذ فرین نے بازو کو لمبا کیا نظریں نیچے رکھتے ہوئے روکھے سے لہجے میں کہا جبکہ دانت ایک دوسرے کے ساتھ پیوست کیے وہ علیدان کو یہ ظاہر کر رہی تھی کہ وہ اسے برداشت کیے ہوئے ہے بس۔

'' اذفرین کیوں جھوٹ پر جھوٹ بولے جا رہی ہو ''

'' تم کرتی ہو مجھ سے محبت اور بہت کرتی ہو ''

علیدان نے آہستگی سے پر یقین لہجے میں کہا اذ فرین نے ناک پھلا کر اپنی طرف سے تو غصیلی نگاہ اس پر اٹھائی تھی پر واللہ۔۔۔۔اس کی آنکھیں کیا کچھ نہیں تھا ان آنکھوں میں محبت کا اک سمندر تھا جو ٹھاٹھیں مار رہا تھا ایک نرم سی تپش تھی جو اس کے وجود کو اتنی دور سے ہی گرما رہی تھی وہ چپ ہو کر بھی چپ نہیں کھڑا تھا اس کی آنکھیں بول رہی تھیں محبت کی شدت کی دہائی دے رہی تھیں اذ فرین کا نازک سا دل محبت سے بھری آنکھوں میں الجھ کر رہ گیا پیشانی پر پڑے شکن ایسے ڈھیلے پڑے یوں لگا جیسے دل کی دھڑکن کی رفتار تو سامنے کھڑا شخص اپنی آنکھوں سے قابو کیے ہوئے ہے۔اس سے پہلے کہ وہ ساحر طلسم پھونک کر اسے مجسم بنا دیتا جلدی سے اپنے دل کی حالت پر قابو پا کر پھر سے نظریں جھکا کر پیشانی پر بل ڈالے۔

''کیا مسئلہ ہے آپکو آپ کیوں زبردستی مجھ سے یہ اگلوانے پر تلے ہیں کہ مجھے آپ سے محبت ہے ''

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mohey piya Milan ki Aas| By Huma waqas(Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"مجھے آپ سے نہیں ہے محبت اور نہ کبھی تھی وہ صرف بیوقوفی تھی جو سرزد ہوئی تھی مجھ سے"

اذفرین نے تلخی سے کہا پر دوسری طرف کوئی اثر نہیں تھا۔اس تلخی کا اس بے رخی کا اس شکن آلودہ پیشانی کا

۔

"تو تمھارے کہنے کا مطلب ہے تم اب نہیں کرتی ہو مجھ سے محبت ہاں"

علیدان نے سنجیدہ لہجے میں سوال کیا اذفرین نے بے رخی برتتے ہوئے چہرے کا رخ موڑا۔

"ہاں پہلے بھی جو کرتی تھی وہ محبت نہیں تھی"

اذفرین نے دوٹوک لہجے میں جواب دیا جبکہ علیدان پھر سے اپنے موبائل کو جیب سے نکال چکا تھا۔اسے اذفرین کی باتوں پر ایک فیصد بھی یقین نہیں تھا۔

"اگر میں ثابت کردوں کہ تم اب بھی مجھ سے محبت کرتی ہو تو؟"

علیدان نے معنی خیز لہجے میں کہا اذفرین نے الجھ کر مصنوعی بےزاریت ظاہر کی۔وہ کیوں نہیں چلا جاتا یہاں سے اگر وہ کچھ دیر اور نا گیا تو میں رو دوں شائد اور ساری بے تابیاں اور جدائی کے وہ لمحے بتا دوں اسے جو کاٹے اس بن میں نے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

علیدان نے اپنے موبائی ل کو اس کی طرف سیدھا کرتے ہوئے موبائی ل کے ایک طرف لگے کیمرے کا بٹن دبایا اور کیمرے کے کلک کی آواز آتے ہی اذفرین کا چہرہ اس کے موبائی ل سکرین میں قید ہو گیا۔

آخر یہ کر کیا رہے ہیں اذفرین الجھ گ ئی تھی علیدان نے موبائی ل کو پر سکون انداز میں جیب میں رکھا اور سامنے کھڑی اذفرین کی طرف قدم بڑھائے۔

"بولو کرتی ہو مجھ سے محبت؟ "

قدم آہستگی سے اذفرین کی طرف بڑھتے ہوئے اس کے اور اپنے بیچ کے فاصلے کو ختم کر رہے تھے۔ کیا۔۔۔ کیا کر رہے ہیں یہ علیدان کا اچانک یوں پاس آنا نا سمجھ تھا۔

" نہیں کرتی "

اذفرین نے حیرت سے نا سمجھی میں اس کی طرف دیکھا اور سختی سے جواب دیا۔ وہ لب بھینچ کر سر ہلا گیا۔

"محبت کرتی ہو مجھ سے؟ "

وہ اب اور قریب آ رہا تھا گہری نظریں اذفرین کے گھبرائے سے چہرے پر ٹکی تھیں تو لبوں پر شرارتی سی مسکان سجی تھی۔ اس کو یوں آگے بڑھتا دیکھ کر اذفرین اب قدم قدم پیچھے جانے لگی تھی وہ یہ سب کر کیوں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

رہا تھا ذہن عجیب کشمکش کا شکار ہو گیا تھا تو دل کی رفتار بڑھنے لگی تھی یوں لگ رہا تھا دل پسلیوں کو توڑ کر باہر نکل آئے گا۔

"بولو کرتی ہو مجھ سے محبت؟ "

وہ ہنوز اسی سوال کو دہراتا ہوا قریب آ رہا تھا اور اذفرین کا جواب اب بھی وہی تھا۔ ریڑھ کی ہڈی میں عجیب سا کرنٹ اوپر سے نیچے سفر کرنے لگا تھا۔ وہ دیوار کے ساتھ لگ چکی تھی۔

علیدان نے اذفرین کے دونوں اطراف سے بازو سیدھے کر کے دیوار پر رکھے اسے مقید کیا وہ جیسے ڈھنے جیسے انداز میں سانس روک چکی تھی۔ دل جھولا ڈالے زور زور سے اوپر نیچے جھولنے لگا۔ پلکیں گالوں پر لرزنے لگی تھیں۔ علیدان نے چہرہ اس کے چہرے کے قریب کیا۔ گرم سی سانسیں اس کی چہرے پر پڑی تو اذفرین نے تڑپ کر آنکھوں کو بھینچ ڈالا۔ علیدان کی شرٹ سے اٹھتی سوندھی سی مہک ناک کے نتھنوں سے گھس کر دل کو اتھل پتھل کر گئی تھی۔

"بولو کرتی ہو مجھ سے محبت؟ "

خمار آلودہ سی سرگوشی تھی اذفرین کے سانس لینے کا دورانیہ بڑھ چکا تھا۔ کتنی دلکش لگ رہی تھی وہ یوں اس کی قربت کی تپش سے تڑپتی ہوئی سارے جسم کا خون جیسے گالوں میں آ گیا تھا۔

" ن۔۔۔ہ۔۔۔یں نہیں "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بمشکل مدھم سی سرگوشی نما آواز ابھری۔دماغ مفلوج ہو چکا تھا اس وقت اگر کچھ تھا تو علیدان کی سانسوں کی گرمی سے پگھلتا ہوا دل تھا وہ جس کو دن رات خیالوں میں پیار کیا وہ آج سچ میں اس کے اتنا قریب تھا دماغ کیسے نا ہوش کھو دیتا دل کیسے نا جھولا ڈالتا سانس کیسے نا تھم جاتی۔

ایسا لگ رہا تھا سر اس کے سینے سے پر ڈھلک جائے گا بازو خود بخود اس کی کمر کو بھینچ لیں گے اور ضبط کیے ہوئے آنسو اس کی شرٹ بھیگو دیں گے۔

اذفرین کی حالت پر اب ترس آنے لگا تھا دل تو تھا کہ اس کی غیر ہوتی حالت کو اپنے بازوؤں میں بھر کر تسکین دے دے پر نہیں ابھی نہیں اذفرین۔مسکراتے ہوئے تھوڑا سا پیچھے ہوا اپنے موبائل کو جیب سے نکالا اس کے چہرے کے قریب کیا اور اس کی پھر سے تصویر بنائی۔

وہ پیچھے ہوا تو اذفرین کا جیسے سانس بحال ہوا بھیگتی ہتھیلوں سے جلدی سے پیشانی پر آئے پسینے کو صاف کیا جبکہ نظریں ابھی بھی جھکی تھیں۔پلکیں اب بھی ہلکی سی کپکپی کا شکار تھیں

علیدان نے پہلی تصویر اور اب کی تصویر کو جوڑ کر ایک تصویر بنایا اور موبائل سکرین اذفرین کے سامنے کر دی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تم اب بھی مجھ سے محبت کرتی ہو شدید محبت جتنی میں کرتا ہوں اس سے بھی کہیں زیادہ میرے پاس " آنے سے پہلے اور بعد کی تصویر دیکھو ذرا، اپنی حالت دیکھو اب کیسے جھٹلاؤ گی اس بات کو کہ تمہیں مجھ سے محبت ہے "

علیدان نے موبائل اس کی آنکھوں کے سامنے کی ئے معنی خیز انداز میں سوال کیا۔وہ حیرت سے تصویر میں اپنے چہرے کو دیکھ رہی تھی۔

دل کیا آگے بڑھے لپٹے اس سے اور پھوٹ پھوٹ کر روتے ہوئے کہے ہاں ہاں کرتی ہوں بہت بہت کرتی ہوں نہیں رہ سکتی نہیں جی سکتی ان نو دنوں کو روز جیتی ہوں اور صبح اٹھ کر روز دلدل میں دھنسا کر خود کو مار دیتی ہوں اگلی رات پھر سے بس میں سوار ہو جاتی ہوں۔

پر نہیں اذفرین خلیل خود غرض نہیں تھی۔ کبھی بھی نہیں تھی تھوک نگل کر سر اوپر اٹھایا۔

" ہاں۔۔۔ہاں کرتی ہوں "

وہ پھٹ پڑی تھی آنکھیں کھولے علیدان پر چیخ پڑی تھی۔علیدان نے حیرت سے اس کے لرزتے وجود کو دیکھا۔

پر آپ نہیں کرتے محبت تو کیوں میرا سر کھا رہے ہیں یہاں کھڑے ہو کر میرے پیار کرنے سے یا نا " کرنے سے کیا ہو گا "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ روودی تھی آواز کو دھیمار کھے پر وہ اس پر غرا رہی تھی پیشانی پر بل تھے تو گال آنسوؤں سے تر تھے۔

کس نے کہا تمہیں پاگل لڑکی کہ میں نہیں کرتا محبت، میں بھی تم سے محبت کرتا ہوں بہت محبت کرتا ”

“ ہوں

علیدان تڑپ کر آگے ہوا پر اذفرین نے لب بھینچ کر کچھ اس طرح سے ہاتھ کو درمیان میں حائل کیا وہ ٹھٹھک کر رُکا۔ اذفرین کے چہرے پر عجیب سی سختی تھی۔

“ مجھے نہیں یقین کہ آپ کرتے ہیں مجھ سے پیار ”

اذفرین نے روکھے سے لہجے میں کہتے ہوئے بے رخی سے نظریں سامنے دیوار پر مرکوز کیں۔ علیدان نے افسوس سے ہاتھ ہوا میں اٹھائے پھر کمر پر دھرے

“ کیسے یقین دلاؤں بولو ”

گہری سانس لی اور ملائم سے لہجے میں پوچھتا ہوا تھوڑا سا آگے بڑھا اذفرین نے بھیگی سی پلکیں اٹھائیں۔

ضرب لگی دل پر زور کی ضرب پلکیں کیا اٹھی تھیں سرخ آنکھوں نے دل پر کاری ضرب لگا دی تھی وہ تڑپ گیا۔

“ اوزگل سے شادی کرکے ”

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آواز بہت دور سے آتی ہوئی محسوس ہوئی۔وہ جو آگے بڑھ کر اس کے چہرے کو دونوں ہاتھوں میں تھام لینے والے تھا۔اس کی بات پر آبرو چڑھائے۔

"وٹ۔۔۔۔۔ تمھارا دماغ درست ہے تمہیں پیار کا یقین دلانے کے لیے میں اوزگل سے شادی کروں؟"

علیدان نے حیرت سے سوال کیا اور ناسمجھی سے اس کی طرف دیکھا

"ہاں مجھے نہیں یقین کہ آپ پیار کرتے ہیں مجھ سے اگر یقین دلانا چاہتے ہیں تو اوزگل سے شادی کر لیں مجھے یقین آجائے گا"

اذفرین نے سپاٹ لہجہ اپناتے ہوئے کہا علیدان حیران سا کھڑا تھا اس کی عجیب سی فرمائیش پر۔جبکہ وہ خود پر پوری طرح قابو پا چکی تھی۔

"اب جائیں پلیز"

اذفرین نے بے رخی سے رخ موڑا۔پر وہ اسی طرح بے یقین سا کھڑا تھا۔

"آپ نے تو جانا نہیں میں ہی جا رہی ہوں اس کمرے سے"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اذفرین نے سختی سے کہااور پھر تیز تیز قدم اٹھاتی کمرے سے باہر نکل گ ئی اور پھر رکی یاپلٹ نہیں تھی

بلکہ زینہ اترتی مائی دہ بیگم کے کمرے کے پاس ہی آکر رکی تھی۔

اور پھر نیچے بیٹھ کر ہاتھوں میں منہ دیے بے بسی سے رو دی تھی۔

****

میر ٹیکسٹائی ل کے شاندار آفس میں وہ میز پر پڑی فائی ل پر جھکا تھا۔کوٹ اتار کر ایک طرف ہینگ کیا ہوا تھا۔

خود مسٹر ڈ شرٹ پر میرون ٹائی لگائے بال سلیقے سے بنائے بظاہر مصروف بیٹھا تھا۔

۔رات ساری رات اذفرین کی باتوں کے بارے میں سوچ سوچ کر نیند نہیں آئی تھی سر بھاری ہو رہا تھا وہ

اسی وجہ سے آج آفس بہت دیر سے پہنچا تھا۔ابھی بھی بنا مقصد فائی ل کو سٹڈی کر رہا تھا جبکہ ذہن تو انگنت

خیالوں میں جکڑا ہوا تھا۔

موبائی ل پر مسیج بیپ کی آواز پر علیدان نے کرسی کو گھماتے ہوئے نظر میز پر پڑے موبائی ل سکرین پر ڈالی

گل کے نام کو دیکھ کر حیرت ہوئی آج سے پہلے کبھی اس کے نمبر سے پیغام نہیں آیا تھا۔

یہ حیرت اور تجسس ہی تھا جس کی وجہ سے اس نے سامنے پڑی فائی ل سے فوری نظر ہٹا کر فوراً موبائی ل اٹھایا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mohey piya Milan ki Aas| By Huma waqas(Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پیغام کو کھول کر موبائل سکرین کو نظروں کے سامنے کیا جبکہ کرسی دھیرے دھیرے جھول رہی تھی۔

" مجھے آپ سے بات کرنی ہے "

گل کا پیغام بہت مختصر تھا۔علیدان نے تھوڑی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے آنکھوں کو سکیڑ کر پیغام کو دیکھا۔کتنی عجیب بات تھی وہ رات بھر یہی سوچتے ہوئے گزار چکا تھا کہ اسے کیسے اوز گل سے اپنے اور اذفرین کے لیے بات کرنی ہے اس سے پہلے کہ وہ اس سے بات کرتا اس کا خود پیغام آ چکا تھا۔

" ہاں ٹھیک ہے مجھے بھی تم سے بہت ضروری بات کرنی ہے گھر آتا ہوں آج شام جلدی تم چھ بجے چھت پر آجانا "

واپسی پیغام وہ بہت سوچ سمجھ کر ٹائپ کر چکا تھا۔وہ اوز گل سے تفصیلی بات کرنا چاہتا تھا اور اس کے لیے پر سکون جگہ کا ہونا بہت ضروری تھا یہی وجہ تھی وہ اس سے شام کو چھت پر آنے کا کہہ چکا تھا۔

موبائل کو ایک طرف رکھے دونوں ہاتھوں کو آپس میں جوڑے ہونٹوں پر پر سوچ انداز میں رکھا۔اوز گل کو مجھ سے کیا بات کرنی ہوگی۔اسے کیسے بتاؤں گا میں یہ سب وہ اچھی ہے سمجھ جائے گی ساری بات میں اسے جنگل کے سب واقعات بتاؤں گا کہ کیوں مجھے ایسا لگتا ہے کہ اذفرین ہی وہ واحد لڑکی ہے جو میری شریک حیات بن سکتی ہے۔

نظریں سامنے غیر مرئی نقطے پر جمائے وہ اپنی سوچوں میں گم بیٹھا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

****

"کیا کہہ رہی ہو یہ۔۔۔"

ادیان کی پریشان کن آواز فون میں سے ابھری۔ صندل فون کان سے لگائے حواس باختہ بیٹھی تھی۔ جو بھی ادیان کو بتایا تھا ادیان کی بے یقینی غلط نہیں تھی۔

"جو بھی کہہ رہی ہوں بلکل ٹھیک کہہ رہی ہوں وہ اتنی خوش ہے کہ پوچھو مت علیدان بھائی نے اسے خود چھت پر بلایا ہے"

صندل نے پریشان لہجے میں کہا۔ وہ اوزگل کے کمرے میں گئی تو وہ سنگھار میز کے سامنے بیٹھی تیار ہو رہی تھی۔ اس کے پوچھنے پر اس نے خوش ہوتے ہوئے ساری بابت کہہ ڈالی کہ علیدان نے چھت پر اس کو بلایا ہے وہ اس سے کوئی بات کرنا چاہتا ہے۔

اوزگل کی بات سن کر صندل کو ادیان کی فکر پڑ گئی تھی۔ اگر اوزگل نے ایمیل کے مطعلق کوئی بھی بات کی تو پتہ نہیں کیا ہو جائے گا۔

"آپ کو میں کہتی تھی بھائی کہ مت کرو یہ سب جو آپ کرتے پھر رہے ہو غلط ہے یہ سب اب آپ کو کیا لگتا ہے کہ وہ علیدان بھائی سے چیٹ کے حوالے سے کوئی بات نہیں کرے گی؟"

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mohey piya Milan ki Aas| By Huma waqas(Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

صندل کے لہجے میں پریشانی کے ساتھ ساتھ سختی بھی موجود تھی۔اور اس کی اس بات نے دوسری طرف اور پریشانی بڑھادی تھی۔

"یار ڈانٹنا بند کرو میں بس نکل رہا ہوں تم ملاقات روکو کسی طرح سے بھائی اور اوزکی"

ادیان کی آواز خوف اور پریشانی لیے ہوئے تھی۔صندل نے گہری سانس لی۔

تم جلدی پہنچو تمہیں علیدان بھائی کا پتا ہے وہ جھاڑ کر بھی رکھ دیتے ہیں بعض اوقات میں جتنی مدد کر "سکتی تھی تمھاری میں نے کردی ہے"

صندل نے پیشانی پر بل ڈالے اس کی ہر طرح کی مدد سے انکار کردیا تھا۔وہ اس سے زیادہ مدد کر بھی کیا سکتی تھی اگر کرتی بھی تو اوزگل اس کو عجیب بھی سمجھ سکتی تھی کہ وہ یوں اس کے اور علیدان کی ملاقات پر ردعمل کیوں ظاہر کر رہی تھی۔

"میں اب فون رکھ رہی ہوں"

غصے سے کہتے ہوئے فون بند کیا اور گھڑی کی طرف دیکھا شام کے ساڑھے پانچ ہورہے تھے۔

اے اللہ تو سب کچھ سنبھال سکتا ہے کچھ برا نہ ہو بس نہ تو ادیان کا مقصد برا تھا اور نہ ہی اوزگل کی غلطی ہے اس میں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ دعا مانگ رہی تھی۔اور ادیان کی مدد لے کے لیے دعا ہی مانگ سکتی تھی وہ۔

****

جھولے پر بیٹھی وہ مسکرا رہی تھی سب کچھ اتنا اچھا لگ رہا تھا آج علیدان اس سے بات کرنے جا رہا تھا۔اب تو شادی کو بھی چند ماہ رہ گ ئے تھے وہ انہی خیالوں میں محو دھیرے سے جھولا ہلا رہی تھی جب چھت کے دروازے پر آ کر علیدان کھڑا ہوا۔آفس والے کپڑے پہن رکھے تھے پر کوٹ اور ٹائی شائد وہ نیچے ہی رکھ آیا تھا۔

وہ چھ بجنے سے پہلے ہی چھت پر آ چکی تھی۔آتے ہی بڑے حق سے علیدان کو پیغام بھی بھیج دیا کہ وہ چھت پر موجود ہے اس کا انتظار ہے بس۔اور ابھی کچھ دیر ہی گزری تھی جب علیدان اوپر آیا۔

اوزگل نے محبت بھری بھرپور نظر علیدان پر ڈالی پر عجیب سا احساس ہوا وہ الجھا سا بکھرا سا تھا چہرہ مضطرب تھا۔پہلی ملاقات جیسی خوشی اس کے چہرے پر کہیں نہیں تھی ۔ویسی خوشی جیسی اس کے انگ انگ سے پھوٹ رہی تھی۔

علیدان نے پر سوچ نگاہوں سے اوزگل کی طرف دیکھا اوزگل سامنے اس کی سوچ سے بھی زیادہ خوش بیٹھی تھی۔اس کی تیاری اس کی مسکراہٹ اس کا دیکھنا سب اس کے دلی جذبات کی عکاسی کر رہا تھا۔او وہ خدایا یہ کیسی آزمائش تھی گل اس سے محبت کرتی تھی شائد۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mohey piya Milan ki Aas| By Huma waqas(Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جو بھی تھا لیکن دلوں کا ٹوٹنا تو طے تھا ایسے ایک اوزگل کا دل ٹوٹتا تھا ویسے دو دل ٹوٹتے تھے۔ وہ پر سوچ انداز میں لفظوں کو ترتیب دیتا آگے بڑھ رہا تھا۔ اس کو دیکھ کر اوزگل اب جھولے پر سے اٹھ کر کھڑی ہو چکی تھی۔ لبوں پر میٹھی سی مسکراہٹ سجائے وہ لجائی سی تھی۔

"بیٹھو کھڑی کیوں ہو گئی ہو"

علیدان نے جیب سے ہاتھ نکال کر پھر سے جھولے کی طرف اشارہ کیا آواز دھیمی تھی۔ اوزگل ایک نظر ڈالنے کے بعد سر جھکا چکی تھی۔

"جی۔۔۔"

اوزگل آہستگی سے کہتی ہوئی واپس جھولے پر براجمان ہوئی۔ علیدان بھی ایک طرف سر جھکا کر بیٹھ چکا تھا۔ دونوں خاموش بیٹھے تھے اوزگل تو شرما رہی تھی پر علیدان پریشان حال بیٹھا تھا اس سے بات کرنے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی۔

"گل مجھے سمجھ نہیں آ رہا میں تم سے کس طرح بات شروع کروں"

علیدان نے کہنیوں کو گھٹنوں پر ٹکائے ہاتھوں کو ایک دوسرے کے ساتھ پیوست کیے سر جھکا کر کہا۔ وہ کچھ دیر خاموشی کے بعد بات شروع کر پایا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اوز گل سر جھکائے دھیرے سے مسکرائی تھی۔وہ ہمہ تن گوش تھی۔علیدان کی آواز کانوں میں رس گھول رہی تھی۔

"بھائی۔۔۔۔ "

ادیان کی حواس باختہ آواز پر دونوں نے ایک ساتھ سر اوپر اٹھایا تھا وہ چھت کے دروازے کے بیچ پریشان حال سا کھڑا تھا سانس بری طرح چڑھا ہوا تھا۔ایک ہاتھ سے دروازہ تھام رکھا تھا اور دوسرا ہاتھ دل پر رکھے وہ سانس بحال کر رہا تھا۔

"کیا ہوا ادیان خیریت۔۔۔ "

علیدان نے اس کے یوں پکارنے پر بھنویں اچکا کر پریشانی سے سوال کیا۔

بھائی۔۔بھائی وہ صندل نیچے گر گئی ہے پاؤں پر چوٹ آئی تھی شائد، رو رہی ہے دیکھیں ذرا کیا ہو گیا ہے مما بلا رہی ہیں آپکو "

ادیان نے خجل ہوتے ہوئے جھوٹ بولا صندل اس جھوٹ میں پورا ساتھ دے رہی تھی۔وہ نیچے جھوٹی چوٹ کا بہانہ کیے واویلا مچائے ہوئی تھی۔

" کیا ہوا اسے؟ "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

علیدان ایک دم سے پریشان ہو کر اٹھا اوز گل بھی پریشان سا چہرہ لیے ساتھ ہی اٹھی تھی۔

" بھائی دیکھیں ذرا جا کر مما کہہ رہی ہیں گاڑی نکالیں "

ادیان نے چور سی نظر اوز گل پر ڈالی شکر ہے وہ سہی ٹائم پر پہنچ گیا تھا۔ دونوں کے رویے سے لگ رہا تھا بات ابھی شروع ہی ہوئی تھی۔

" اچھا۔۔ گل میں پھر بات کرتا ہوں تم سے "

علیدان نے عجلت میں کہا اور تیز تیز قدم دروازے کی طرف بڑھائے اوز گل اس کے پیچھے تھی۔ اس سے پہلے کے وہ علیدان کے پیچھے ہی چھت کا زینہ نیچے اتر جاتی ادیان نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچا۔

وہ اس اچانک حملے پر بوکھلا سی گئی بمشکل ادیان سے ٹکراتے ہوئے بچی حیرت سے سوالیہ نظریں ادیان پر اٹھیں جو رونے جیسی صورت بنائے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔ علیدان نیچے جا چکا تھا۔

" اوز۔۔۔ مجھے معاف کر دو "

اس سے پہلے کہ اوز گل کچھ پوچھتی ادیان کی التجا نے اسے اور حیرت میں مبتلا کر دیا۔

" اوز میں۔۔۔ میں نے بہت غلط کیا بہت زیادہ "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ادیان نے سر جھکائے سر کو نفی میں ہلاتے رندھی سی آواز میں کہا۔جبکہ وہ اُسی طرح نا سمجھی سے اسے دیکھ رہی تھی وہ کیا کہہ رہا تھا کیوں کہہ رہا تھا سب کچھ سمجھ سے باہر تھا۔

" ہوا کیا ہے ادیان کس بات کی معافی مانگ رہے ہو تم؟ "

اوزگل نے پیشانی پر تجسس کی لکیریں ڈالے سوال کیا۔ادیان نے ندامت سے جھکا سر اٹھایا۔آنکھیں بھی ندامت لیے ہوئی تھیں۔

" اوز۔۔۔وہ جو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ایمیلز تمہیں آتی تھیں منگنی سے پہلے بھی اور اب بھی

وہ۔۔۔۔۔۔علیدان بھائی نہیں میں بھیجتا تھا "

ایک بمب ہی تھا جو اوزگل کے سر پر وہ کھڑا اپھوڑ رہا تھا۔اوزگل تو جیسے سکتے میں آگئی تھی۔وہ جو غور سے اس کی بات سننے میں محو تھی اس بات پر تھم گئی تھی۔

" ہاں اوز۔۔۔علیدان بھائی ان ایمیلز اور چیٹ کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتے ہیں۔۔۔۔۔۔کچھ بھی نہیں "

ادیان پھر سے سر جھکا چکا تھا۔پر سامنے کھڑے نفس کو تو گہری کھائی میں دھکیل چکا تھا۔کیا کہہ رہا تھا وہ سارے خواب سب کچھ چکنا چور ہو گیا تھا۔اتنا بڑا دھوکا دل کیا زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mohey piya Milan ki Aas| By Huma waqas(Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" اوز۔۔۔مجھے معاف کردو پلیز میں۔۔۔میں تمھیں خوش دیکھنا چاہتا تھا بہت خوش بس اسی وجہ سے علیدان بھائی بن کر تم سے بات کرتا رہا "

وہ بولے جارہا تھا پر اوز گل تو جیسے ریت کے ٹیلے کی طرح ڈھنے لگی تھی۔دل کیا اپنے سامنے کھڑے ادیان کا منہ تھپڑوں سے لال کر دے۔

" اوز۔۔۔علیدان بھائی سے اس بات کا ذکر مت کرنا کبھی بھی میں نہیں چاہتا کہ تم دونوں کے رشتے میں کوئی بھی بدمزگی پیدا ہو "

ادیان نے شرمندہ سی آواز میں کہا اور سر اوپر اٹھایا اوز گل کا چہرہ سرخ تھا۔تزلیل کا احساس تھا۔مغرب کی اذان کی آواز پر وہ جیسے سکتے سے واپس آئی ایک خونخوار نظر سامنے کھڑے ادیان پر ڈالی ادیان نے فوراً نظریں جھکائی یں۔

دل پھٹ رہا تھا ساری کی ہوئی باتیں سب احساس سب کچھ زمین بوس تھا۔

تیزی سے زینے کی طرف بھاگی۔ادیان یوں ہی کھڑا تھا بے حال مجرموں کی طرح۔۔۔

****

" علیدان مجھے بات کرنی ہے تم سے "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

زیب بیگم نے صندل کے کمرے سے علیدان کے ساتھ باہر نکلتے ہوئے علیدان کی طرف دیکھ کر کہا۔صندل کو معمولی چوٹ آئی تھی ڈاکٹر نے پٹی کر دی تھی علیدان اور زیب بیگم اب اسے کمرے میں لیٹا کر باہر نکلے تھے۔

"جی کیا بات ہے؟ "

علیدان نے سوالیہ نظر اٹھائے مودب لہجہ اپنایا۔وہ غور سے جانچتی نظروں سے علیدان کی طرف دیکھ رہی تھیں۔کیا اذفرین نے علیدان سے اب تک کوئی بات کی ہو گی یا نہیں۔

" میرے کمرے میں چلو "

زیب بیگم آہستگی سے کہتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف بڑھیں تو علیدان بھی ساتھ ہو لیا۔کمرے میں داخل ہوتے ہی انہوں نے گہری سانس خارج کرتے ہوئے بات شروع کی

" علیدان میں نے اذفرین سے بات کی ہے بیٹا۔۔۔۔وہ تو تم سے محبت نہیں کرتی "

زیب بیگم نے محبت سے علیدان کے کندھے پر ہاتھ پھیرا اور اپنی طرف سے علیدان کی بہت بڑی غلط فہمی دور کی۔علیدان نے چونک کر ان کی طرف دیکھا اور پھر کچھ سوچ کر گہری سانس لی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تواس دن اذفرین کی فرمائش کے پیچھے یہ کہانی تھی کڑیاں مل گئی تھیں۔علیدان نے بس خاموشی سے ان کی طرف دیکھا دل جان گیا تھا یہ سارا معاملا اب اسطرح سلجھنے والا نہیں تھا۔

زیب بیگم پتا نہیں کیا کیا نصحتیں کر رہی تھیں کیا کیا واسطے دے رہی تھیں،پر وہ ٹھان چکا تھا اسے کیا کرنا ہے

۔

****

جارج کو سلا کر وہ تھکے سے انداز میں آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی کمرے میں آئی جیسے ہی کمرے میں داخل ہوئی بمشکل خود کو سنبھالا علیدان بڑے آرام سے کمرے میں موجود رینک میں رکھی کتابیں دیکھ رہا تھا۔

اس کو یوں آج پانچ دن بعد پھر سے کمرے میں دیکھ کر دل حلق میں آگیا تھا۔اذفرین نے فوراً دل کی حالت کو سنبھال کر چہرے پر سختی کو سجایا۔کیوں بار بار میرے سامنے آکر مجھے اور تکلیف دے رہے ہیں۔اللہ کیا چاہتا ہے تو۔۔۔

علیدان نے قدموں کی آواز پر پیچھے مڑ کر دیکھا وہ سامنے کھڑی تھی چہرے پر مصنوعی سختی سجائے غصے سے اسے گھورتی ہوئی علیدان بے ساختہ مسکرا دیا۔

وہ بہت کمزور اور پژمردہ دکھائی دے رہی تھی۔علیدان کے دل میں اس کی اس حالت کو دیکھ کر تکلیف ہوئی۔وہ اس کو اور اپنے آپکو تکلیف دیے ہوئے تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

علیدان یہ۔۔۔یہ کیسامزاق ہے میں نے اس دن آپ کو اپنا جواب دے دیا تھا پھر آج کیوں آئے آپ "
" یہاں پھر سے

اذفرین نے دانت پیستے ہوئے ناک پھلا کر کہا وہ چند قدم آگے آچکی تھی۔علیدان کی مسکراہٹ آج عجیب سی تھی جسے سمجھنے سے قاصر تھی۔

" نہیں۔۔۔میں نے بہت سوچا تمھاری بات پر یقین مانو تین دن سے سوچ ہی رہا تھا "

علیدان نے کان کھجاتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔جبکہ وہ مسکراہٹ دبا رہا تھا مطلب یہ سنجیدگی مصنوعی تھی۔اذفرین پارک میں آنا چھوڑ چکی تھی فون وہ استعمال نہیں کرتی تھی علیدان سے بات کے سارے رابطے ختم کر چکی تھی بچا تھا تو صرف یہ ایک راستہ۔جواب وہ دوسری دفعہ اپنا چکا تھا۔

پر ایک بات میری سمجھ سے باہر ہے وہ یہ۔۔۔کہ محبت تم سے کروں اور ثابت کرنے کے لیے شادی "
" اوز گل سے کروں عجیب بات نہیں ہے کیا یہ؟

علیدان نے مصنوعی حیرت چہرے پر سجائے کہا۔اذفرین نے سینے پر ہاتھ باندھے چہرے کا رخ دوسری طرف موڑا مبادہ وہ اسے کمزور کردے۔

" کچھ عجیب نہیں ہے۔۔۔بس مجھے یقین کے لیے یہی ثبوت چاہیے "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اذفرین کا لہجہ دوٹوک تھا وہ اب علیدان کی طرف نہیں دیکھ رہی تھی۔علیدان کو جب سے پتہ چلا تھا وہ یہ سب زیب بیگم کے اسرار پر کر رہی ہے دل نے ٹھان لیا تھا وہ اب اور کسی کے بارے میں نہیں سوچے گا محبت کی انتہا انسان کو خود غرض بنا دیتی ہے اور بعض اوقات یہی خود غرضی جو صرف لوگوں کو وقتی خود غرضی لگ رہی ہوتی ہے آنے والی بہت سی زندگیوں کو تباہی سے بچا لیتی ہے۔

”پر مجھے تو یہ ہر گز منظور نہیں ہے،میرے مطابق جس سے محبت کی جائے ثابت کرنے کو اس سے ہی نکاح کیا جاتا ہے“

علیدان نے کندھے اچکائے اور اس کی بات کی نفی کی اس کے انداز میں ڈھٹائی تھی۔سکون سے دو تین قدم آگے بڑھائے۔

”نہیں بلکل نہیں مجھے ایسا ثبوت نہیں چاہیے علیدان پلیز کیوں سب کی زندگیاں مشکل میں ڈال رہے ہیں آپ جائیں یہاں سے میں پہلے ہی بہت دکھ اٹھا چکی ہوں اور نہیں اٹھانا چاہتی“

اذفرین نے ہاتھ جوڑ کر التجا کی آواز آنسوؤں کا گولا گلے میں اٹکنے کی وجہ سے بھاری ہو گئی تھی۔

”یہی۔۔۔۔سارے دکھ درد ختم کرنا چاہتا ہوں میں سب سنبھال لوں گا تم بس سعد بھائی کا نمبر یا آسٹریلیا کا پتہ دو مجھے“

علیدان نے ملائم سے لہجے میں سمجھانے جیسا انداز اپنایا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"نہ۔۔۔ نہیں بلکل نہیں۔۔۔اس سے میری زندگی اور مشکل ہو جائے گی پہلے ہی میں بہت بدنام ہوں
"

ازفرین نے روہانسے لہجے میں کہا آواز غم و غصے سے کانپ رہی تھی۔

"ازفرین مجھے ایسا نہیں لگتا میں جب سعد بھائی سے بات کروں گا وہ یقیناً خوش ہوں گے کون سا بھائی ہے
جو یہ چاہتا ہو اس کی بہن کی شادی ایک چار سال کے بچے کے باپ سے ہو "

علیدان اب بازو ہوا میں اٹھاتا ہوا اسے اپنی بات سمجھا رہا تھا۔اسے اب کسی کی کوئی پرواہ نہیں تھی وہ میر دلاور کا بھی سامنا کرنے ان سے بات کرنے کے بارے میں سوچ چکا تھا۔

"نہیں آپ کچھ نہیں جانتے آپ پلیز اپنی اس سو کالڈ محبت کو لے کر جائیں یہاں سے اگر نہیں
جائیں گے تو میں بلاتی ہوں ابھی گارڈ کو نیچے سے "

ازفرین نے سخت لہجے میں کہا اور قدم ٹیرس کی طرف بڑھائے۔پر علیدان ہنوز ویسے ہی کھڑا تھا جانتا تھا وہ ایسا کچھ بھی نہیں کرے گی۔ازفرین نے زور سے پاؤں پٹخا۔

وہ جتنا بھی چھپالے وہ اس کے دل کے اندر موجود بے پناہ محبت کو بھانپ گیا تھا۔

"ٹھیک ہے پھر میں ہی چلی جاتی ہوں اس دن کی طرح "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اذفرین نے قدم آگے بڑھائے۔لہجہ سخت تھا چہرہ سپاٹ

" رکو جارہا ہوں "

علیدان نے ہاتھ کا اشارہ کیا اور خاموشی سے قدم آگے بڑھائے وہ سر جھکائے ہوئے تھا۔

" اب کبھی نہیں آؤں گا ریکوسیٹ کرنے "

علیدان نے اسی طرح سر جھکائے مدھم سی آواز میں کہا۔اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھا۔اذفرین نے جلدی سے کمرے کو بند کیا اور دروازے کے ساتھ سر ٹکا کر آسمان کی طرف دیکھا۔

****

"رکو کیا کر رہے ہو "

علیدان نے کچن میں موجود واصف کی طرف دیکھ کر کہا۔وہ چولہے کے آگے کھڑا تھا۔

" سر گارڈ کی چائے بنا رہا ہوں "

واصف نے مودب لہجے میں کہا۔علیدان پر سوچ لہجے میں ارد گرد دیکھتا ہوا قریب آیا۔

" ہمم ایسا کرو مجھے کافی بنادو پہلے "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

علیدان نے گردن پر تھکاوٹ کے انداز میں ہاتھ رکھتے ہوئے کہا وہ اب چولہے کے پاس کھڑا تھا۔

"جی سر"

واصف نے گردن کو ہلایا اور چولہے کو چھوڑ کر آگے بڑھا وہ جیسے ہی چولہے سے دور ہوا علیدان نے تین ٹیبلیٹ چائے میں پھینک دیں۔

واصف اب علیدان کے لیے کافی تیار کر رہا تھا وہ اب چولہے سے دور کچن میں لگے چھوٹے سے کھانے کے میز پر مگن سے انداز میں بیٹھ کر موبائل دیکھنے لگا تھا۔رات کے دس بج رہے تھے۔

دلاور ولاز میں آج معمول سے برعکس خاموشی کا راج تھا۔اوزگل دو دن سے طبیعت کی خرابی کا بہانہ کیے اپنے ساتھ ہو جانے والے اس عجیب وغریب کھیل پر نالاں کمرے میں بند تھی۔صندل کے پاؤں پر چوٹ نہ ہونے کے باوجود وہ دکھاوے کے طور پر کمرے میں بند تھی۔ادیان ندامت میں ڈوبا بہت کم کمرے سے باہر نکل رہا تھا۔اور میر دلاور کی علیدان سے بہت بری جھڑپ ہوئی تھی وجہ علیدان کا اوزگل سے شادی سے انکار اور اذفرین سے شادی کی خواہش تھی۔اس لیے میر دلاور اور زیب بیگم اس سے باقاعدہ ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے بات چیت بند کیے ہوئے تھے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

واصف اب کافی کا مگ علیدان کے سامنے رکھ چکا تھا۔علیدان کافی کی جھاگ پر نظریں مرکوز کیے بیٹھا تھا۔

اس نے زندگی میں ہر ہر قدم اپنے باپ کی مرضی پر اٹھایا تھا۔وہ ان کا بڑا بیٹا تھا اور ان کی ہر طرح کی سختی کا سامنا اس نے ہی کیا تھا

ایک اگر پڑھنے کے لیے وہ اپنی خواہش پر آسٹریلیا گیا ہی تھا وہ بھی اس حادثے کی وجہ سے ادھوری چھوڑ دی تھی اس نے اور اب یہ اس کی زندگی کا بہت اہم فیصلہ تھا جس میں وہ ایک ایسی لڑکی کو اپنی زندگی میں لانا چاہتا تھا جسے دل نے نہیں روح نے چاہا تھا دن رات اس کو یاد کیا اسے مانگا تھا۔اور یہاں وہ اپنے والد کی یتیم بھتیجی کی محبت پر اوزگل کو ساری عمر کے لیے زبردستی اپنی زندگی میں شامل کرنے پر تیار نہیں تھا۔

علیدان دلاور اپنی پوری زندگی میں دوسری دفعہ یوں صرف اور صرف اپنے لیے خودغرض ہو تھا۔اور آج بھی وہ ہر طرف سے مایوس ہونے کے بعد اپنی خودغرضی کی انتہا کو چھونے والا تھا۔

واصف دو کپوں میں چائے انڈیل رہا تھا۔ایک کپ بہادر ولاز کے گارڈ کا تھا اور ایک کپ دلاور ولاز کے گارڈ کا تھا۔علیدان نے کافی کا سپ لیتے ہوئے کن اکھیوں سے واصف کے ہاتھ میں پکڑی ٹرے پر دھرے کپوں پر ڈالی۔

****

"اوز۔۔۔۔اوز۔۔۔۔پلیز دروازہ کھولو "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ادیان نے دروازے پر ہلکی سی دستک دینے کے بعد دروازے سے سر ٹکا کر التجا کی۔اوز دو دن سے کمرے سے باہر نہیں آرہی تھی اور اس کا دل بند ہو رہا تھا۔فون وہ اٹھا نہیں رہی تھی پیغام کا جواب نہیں دے رہی تھی۔ تھک ہار کر وہ یوں اس کے کمرے کے سامنے کھڑا اس سے التجا کر رہا تھا۔کتنی تکلیف تھی کہ جس سے وہ دنیا میں سب سے زیادہ محبت کرتا تھا اسے ہی اتنی تکلیف میں مبتلا کر چکا تھا۔

اوز گل اوندھے منہ تھوڑی کے نیچے دونوں ہاتھ دھرے وہ بھیگی پلکیں اور نم کونوں والی آنکھیں لیے بیڈ لیٹی تھی ہاتھ آنسوؤں سے تر تھے۔کتنی معمولی بات تھی تمھارے لیے یہ ادیان لیکن میرے لیے کچھ بھی معمولی نہیں تھا۔تم نے کتنے آرام سے کہہ دیا کہ وہ ایمیلز ہمیشہ سے تم نے بھیجی ہیں علیدان کو تو ان کا علم بھی نہیں۔میں نے انہی ایمیلز سے ہی تو محبت کرنا سیکھا تھا۔مجھے علیدان کے وجود کی کمی تک محسوس نہیں ہونے دیتی تھیں وہ محبت بھری باتیں۔

میں نے ایمیلز کے چیٹ کے ہر ہر لفظ پر علیدان کو سوچا ہر لفظ کو سو سو مرتبہ پڑھا مجھے ان ایمیلز کی اس چیٹ کی اتنی عادت ہو گئی کہ اب جب وہ نہیں آتی تھیں میرا سانس رکنے لگتی تھی میں سارا سارا دن بوکھلائی بوکھلائی پھیرتی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں الجھ کر رہ گ ئی ہوں دو دن سے دل تو چاہا کہ تمھارا گریبان پکڑ کر جھنجوڑ ڈالوں۔ پو چھوں تم سے کیوں کھیلا میرے جذبات سے کیوں کیا تم نے ایسا پر نہیں کر سکی ایسا نا جانے کیوں۔ مجھے سمجھ نہیں آ رہا مجھے علیدان سے محبت ہے یا ان ایمیلز بھیجنے والے سے۔

اوز گل پھر سے پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔ دروازے پر کھڑے ادیان کی التجائی یں ابھی بھی دروازے کے پار سے سنائی دے رہی تھیں۔ وہ وقفے وقفے سے ہلکی ہلکی دستک بھی دے رہا تھا۔ پر وہ کسی سے بات کرنا نہیں چاہتی تھی۔

" اوز۔۔۔۔ پلیز ایک دفعہ دروازہ کھولو "

ادیان نے پھر سے ندامت بھرے لہجے میں درخواست کی پر دوسری طرف ہنوز خاموشی تھی۔

"تم یہاں کھڑے کیا کر رہے ہو؟ "

علیدان کی عقب سے آتی آواز پر ادیان ہڑ بڑا کر سیدھا ہوا۔ ادیان ہڈ پہنے سر کو ٹوپی سے ڈھکے مشکوک سے حلیے میں کھڑا تھا۔

" بھائی ویسے ہی اوز کا لیپ ٹاپ چاہیے تھا وہ شائی د سو گ ئی ہے "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ادیان نے بمشکل اپنی بوکھلاہٹ پر قابو پا کر جواب دیا۔اور حیرت سے علیدان کی طرف دیکھا جس کا انداز عجلت لیے ہوئے تھا۔

"اچھا تو پھر جاؤ اپنے کمرے میں رات کے بارہ بج رہے ہیں"

علیدان نے سخت لہجہ اپناتے ہوئے ڈپٹا۔ادیان فوراً گردن کو سہلاتا چور سی نظر علیدان پر ڈالتا وہاں سے چل دیا۔

ادیان کے جاتے ہی وہ ارد گرد تسلی سے نظر ڈالتا ہوا آگے بڑھا اور چھت کا زینہ چڑھ گیا۔

****

کمرے کا لاک کھل رہا تھا اذفرین بیڈ پر لیٹی کتاب پڑھ رہی تھی۔چونک کر کتاب کو چہرے کے آگے سے ہٹایا اور دروازے کی طرف دیکھا اس سے پہلے کہ لپک کر بیڈ سے اترتی اور دروازے کی طرف بڑھتی دروازہ کھل چکا تھا۔اور ذہن میں جس کے بارے میں سب سے پہلا خیال آیا تھا وہی سامنے کھڑا تھا۔

سیاہ رنگ کی ہڈ پہنے ہڈی کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے اس کی ٹوپی سے چہرے کو ڈھکے بڑے حق سے کھڑا تھا۔

اذفرین نے دانت پیسے پیشانی پر ناگواری کے بل ڈالے اور جھٹکے سے اپنے اوپر اوڑھے کمبل کو دور کرتی ہوئی اٹھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"علیدان کیوں میری جان کے دشمن بنے ہوئے ہیں آپ"

اذفرین سختی سے کہتے ہوئی اب سامنے آ چکی تھی۔پر وہ سر سے ٹوپی اتارے سنجیدگی سے اذفرین کی طرف دیکھنے میں مصروف تھا شیو بڑھی ہوئی تھی اور آنکھیں دوراتوں کے رتجگے کی مسافت طے کیے بوجھل سی تھکی سی تھیں پر محبت کی تپش میں کوئی کمی نہیں تھی۔

پیچ رنگ کے قمیض ٹراؤزر میں اذفرین غصے سے سرخ چہرہ لیے اس کے سامنے تنی کھڑی تھی۔علیدان کی نظروں سے تصادم ہوا تو دل نے نیچے غوطہ لگایا اذفرین نے گڑبڑا کر اس کے چہرے سے نظریں ہٹائی یں کیونکہ دل اس کی آنکھوں میں موجود بے پناہ محبت کی تاب نالاتے ہوئے زبردستی کے چڑھائے گ ئے سختی کے خول میں دراڑیں پیدا کرنے لگتا تھا۔

"چلو وقت نہیں ہے ہمارے پاس۔۔۔"

علیدان نے رعب سے حکم دیا تھا۔جس پر اذفرین نے حیرت سے منہ کھولا۔پھر سے اس کی طرف دیکھا جو حد درجہ سنجیدہ کھڑا تھا۔

"کیا۔۔۔کہاں چلنا ہے۔۔؟مہ۔۔۔مجھے کہیں نہیں جانا آپ کے ساتھ"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اذفرین نے لہجے کو اور زیادہ سخت کیا اور پیشانی پر شکن بڑھائے پر جناب پر تو کوئی اثر نہیں تھا اس سب کا پر سکون انداز میں اپنے موبائل کو نکال کر وقت دیکھا بارہ بج کر پندرہ منٹ۔۔۔۔ بھنویں سکیڑ کر اذفرین کی طرف دیکھا

"تم سے پوچھ نہیں رہا کہہ رہا ہوں دوپٹہ کہاں ہے تمھارا؟ "

علیدان نے ایک نظر اسے دیکھا پھر تھوڑا آگے ہو کر مصروف سے انداز میں بیڈ پر نظر دوڑائی گہرے جامنی رنگ کا شفون دوپٹہ جس پر جگہ جگہ چھوٹے چھوٹے پیچ رنگ کے پھول تھے تکیے کے پاس آڑا تر چھا پڑا تھا علیدان آگے بڑھا اور تھوڑا سا جھکتے ہوئے بیڈ پر سے دوپٹہ اٹھایا جبکہ وہ ہونق بنی علیدان کی طرف دیکھ رہی تھی۔کچھ بھی سمجھ نہیں آرہا تھا۔آخر وہ کہاں جانے کی بات کر رہا تھا اور کیوں کر رہا تھا۔

علیدان نے دوپٹہ لا کر اس کی طرف بڑھایا اور اب اس کے ننگے پاؤں دیکھ کر زمین پر جوتے کی تلاش میں نظریں دوڑا رہا تھا۔انداز ہنوز پر سکون سا تھا پر تھوڑی عجلت لیے ہوئے تھا۔

" علیدان۔۔۔علیدان کیا ہے یہ سب کچھ بتائیں گے مجھے۔مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا "

اذفرین نے رخ بدل کر بیڈ کے ایک طرف سے جھک کر سلیپر اٹھاتے علیدان کی طرف دیکھا۔وہ خاموشی سے سلیپر اٹھا کر پاس آیا اور جھک کر سلیپر اس کے پاؤں کے پاس رکھ دیے۔

"کس مضمون میں ماسٹرز کر رہی تھی تم اب ملبرین میں؟ "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سوال کے جواب کے بجائے بے تکا سوال داغے اب وہ اس کے جواب کا منتظر تھا۔ اذفرین نے اس کے بے تکے سے سوال پر آبرؤ چڑھائے

"کمپیوٹر۔۔۔۔ "

اذفرین نے نا سمجھی سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے آہستہ سی آواز میں جواب دیا۔ جس پر وہ پر سوچ انداز میں سر ہلا گیا۔

ہمم تو یہ سمجھ لو تم اب سے ایک ڈمب ٹرمینل ہو پروسسنگ کا سارا کام میرا ہے اس لیے ذہن پر زیادہ " زور مت دو سلیپرز پہنو جلدی "

علیدان نے دھیمی سی آواز میں چہرہ قریب لا کر اس کے گال کو تھپکا تھا جو ہونق بنی بس اس کی عجیب و غریب باتیں سن رہی تھی صرف سمجھ اب بھی کچھ نہیں آ رہا تھا۔

" علیدان مجھے کہیں نہیں جانا آپ کے ساتھ "

اذفرین نے حتمی لہجہ اپنایا اور گھور کر علیدان کی طرف دیکھا۔ اتنا تو وہ سمجھ چکی تھی وہ اسے کہیں لے کر جا رہا تھا پر کہاں اور کیوں ذہن میں خوف سر اٹھانے لگا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"ٹھیک ہے پھر تم یہ چاہتی ہو کہ میں گود میں اٹھا کر لے جاؤں تمہیں۔۔۔؟ تم جانتی ہو وہ میرے لیے

مشکل نہیں ہے"

علیدان نے لبوں کو باہر نکالے ایسے کندھے اچکائے جیسے ابھی اسے اٹھا کر کندھے پر ڈال لے گا۔ تھوڑا سا

قریب ہوا تو اذفرین دبک کر پیچھے ہوئی۔

"مہ۔۔۔میں۔۔۔ہر گز نہیں جاؤں گی میں ابھی گارڈ کو بلاتی ہوں"

اذفرین غصے میں بھری بوکھلائی سی آگے بڑھی۔ دل تیز تیز دھڑکنے لگا تھا تھوڑا سا آگے بڑھی پھر پیچھے مڑ کر

دیکھا۔پر وہاں کوئی اثر نہیں تھا۔ جانتی تھی اسے کوئی ڈر نہیں ہے کیونکہ وہ چاہ کر بھی شور نہیں مچا سکتی۔

علیدان نے افسوس سے سر ہلایا اور تیز تیز قدم اٹھاتا اس کے پاس آیا زبردستی اذفرین کو پکڑ کر بیڈ پر بیٹھائے

اب وہ اس کے پاؤں میں سلیپر پہنا رہا تھا۔علیدان کے پاؤں کو چھوتے ہی جیسے بجلی کوندگئی تھی جھینپ

کر پاؤں پیچھے کھینچنے چاہے پر علیدان نے نظر اٹھا کر ایسے گھورا کہ سب جھاگ کی طرح بیٹھ گیا

سفید گداز سے خوبصورت پاؤں مضبوط ہاتھوں میں تھامے سرخ رنگ کے قیمتی سلیپر باری باری اس کے

پاؤں میں اڑائے۔ کیا تھا وہ ایک پل میں یوں جیسے اس پر حکومت کرتا ہو۔اگلے ہی پل یوں کہ اس کے

پاؤں میں جوتا بھی پہنا دے۔ کھوئے سے انداز میں علیدان کے جھکے سر کو دیکھا اور سب وار دیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

علیدان نے بازو سے کھینچ کر اسے بیڈ سے اٹھایا اس کے بازو تھامے آگے بڑھا اب وہ اسی طرح اذفرین کا بازو تھامے کمرے سے باہر آگیا تھا جبکہ وہ کلائی کو مڑوڑتی چہرے کے زاویے بدلتی خود کو چھڑوانے کی ناکام سعی کر رہی تھی۔

گاڑی وہ پہلے ہی بہادر ولاز کے سامنے کھڑی کر چکا تھا دونوں گارڈز چائے پینے کے بعد سے خواب خرگوش کے مزے لوٹ رہے تھے۔علیدان اسی طرح اذفرین کو بازو سے کھینچتا اب بہادر ولاز کے پورچ تک آگیا تھا ۔

ایک ہاتھ سے گیٹ کھول کر باہر آیا اور آہستہ سے دروازے کو بند کر دیا باہر سناٹا چھایا ہوا تھا۔گاڑی گیٹ کے بلکل آگے کھڑی تھی۔گاڑی کا دروازہ کھول کر اذفرین کو بیٹھنے کا اشارہ کیا جو بار بار علیدان کو روہانسے انداز میں یہ سب کرنے سے منع کرتے ہوئے سر کو نفی میں ہلا رہی تھی۔

"تنگ نہ کرو وقت نہیں ہے بیٹھو چپ چاپ۔۔۔"

علیدان نے دانت پیس کر اس کے کان کے قریب سرگوشی کی اور ارد گرد جانچتی سی نگاہ دوڑائی اذفرین نے نچلے لب کو دانتوں میں دبائے رونی صورت سے کار کے دروازے کو پکڑ کر ڈھنے کے سے انداز میں خود کو سیٹ پر گرایا۔کیا تھا دل جو اس کے غلط حکم کو بھی ٹال نہیں پایا تھا اسے خود کے یوں کمزور پڑ جانے اور ہتھیار پھینک دینے پر افسوس تھا۔پر بے بس تھی وہ دل تھا کہ تخت پر براجمان دماغ کو سزائے موت سنا چکا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جیسے ہی اذفرین کار میں بیٹھی وہ خود گھوم کر دوسری طرف سے ڈرائی یونگ سیٹ پر آیا۔ایک اچٹتی سی نظر پریشان حال بیٹھی اذفرین پر ڈالی اور کار سٹارٹ کر دی۔

****

گاڑی میں وہ علیدان کو بلاتی رہی پر وہ اتنی تیز ڈرائی یو کر رہا تھا کہ اس کے کسی سوال کا جواب نہیں دیا۔گاڑی کے رکتے ہی وہ اب باہر نکل کر گھوم کر اذفرین کی طرف کا دروازہ کھولے ہوئے تھا۔

" یہ کہاں آئے ہیں ہم "

اذفرین نے گھر کے گیٹ کو بغور دیکھتے ہوئے کہا۔تقریباً آدھے گھنٹے کی ڈرائی یو کے بعد وہ کسی گھر کے آگے کھڑے تھے۔علیدان نے کوئی جواب نہیں دیا اور فون کان کو لگائے وہ اب دھیمے سے لہجے میں کسی سے بات کر رہا تھا۔جیسے ہی اس نے فون بند کیا تو کچھ سکینڈ کے بعد ہی صفدر دروازہ کھولے کھڑا تھا۔

اذفرین نے چونک کر علیدان کی طرف دیکھا۔نظروں میں عجیب سی کشمکش تھی۔صفدر کو وہ پہچان گ ئی تھی۔صفدر نے بڑی عزت سے مسکراتے ہوئے اذفرین کو سلام کیا تھا۔

" دوست ہے میرا چلو اندر "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

علیدان نے اذفرین کے کان کے قریب ملائی م سے لہجے میں کہا اور قدم آگے بڑھا دیے۔اذفرین نے خاموشی سے پیروی کی۔ جیسے ہی وہ اندر داخل ہوئی تو تیس بتیس سال کی لڑکی اس کی طرف مسکراتی ہوئی بڑھی وہ غالباً صفدر کی بیوی تھی۔

" اذفرین اس طرف کمرے میں آجاؤ "

نرمی سے وہ اذفرین کا نام لیتے ہوئے اسے اپنے ساتھ سامنے کمرے میں لے گ ئی۔ صاف ستھرا کمرہ بلکل خاموش تھا وہاں پہلے سے کوئی موجود نہیں تھا۔اس لڑکی نے سامنے بیڈ کی طرف اشارہ کیا بیٹھنے کا۔بیڈ پر ابھی وہ الجھی سی بیٹھی ہی تھی جب علیدان کمرے میں آیا۔

علیدان کو دیکھتے ہی وہ لڑکی مسکراتی ہوئی باہر نکل گ ئی۔اذفرین فوراً بیڈ سے اٹھ کر علیدان کے پاس آئی تھی۔انداز بھرپور گھبراہٹ لیے ہوئے تھا۔

"علیدان اب تو کچھ بتادیں پلیز یہ سب کیا ہے کیوں اسطرح زبردستی لائے ہیں مجھے "

اذفرین نے پریشان سے لہجے میں سوال کیا۔ سوال کر۔۔کر کے تھک چکی تھی وہ۔پر وہ تو جیسے جواب نا دینے کا ٹھان چکا تھا۔

" نکاح ہے ہمارا کچھ دیر میں اس کے بعد واپس گھر "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

علیدان نے ایک نظر شرمائے سے انداز میں پاؤں پر ڈالی اور پھر مسکراہٹ دبا کر سامنے کھڑی اذفرین کی طرف دیکھا علیدان کی آنکھیں حصول کی خوشی میں چمک رہی تھیں۔اذفرین نے گڑ بڑا کر دیکھا شک تو پہلے بھی تھا پر اب تو جان پر بن گئی تھی۔وہ نکاح کرنا چاہتا تھا سب سے چھپ کر بنا بتائے یعنی بات اور بگڑ سکتی تھی۔

"آپ زبردستی مجھ سے نکاح نہیں کر سکتے آپ کو اوزگل سے شادی کرنی ہے بس"

اذفرین نے لہجے میں سختی لاتے ہوئے کہا۔اور خفگی سے آگے بڑھی جیسے ابھی یہاں سے چلی جائے گی۔

رکو۔۔۔اگر تم یہ سمجھتی ہو تم شادی نہیں کرو گی تو میں اوزگل سے شادی کر لوں گا تو یہ تمھاری بھول ہے میں کسی سے شادی نہیں کروں گا تمھارے علاوہ ساری زندگی یونہی رہوں گا میں نے سب کو بتا دیا ہے"

"سب کو مما بابا سب کو

علیدان نے اذفرین کا بازو تھامے اسے روکا اور دوٹوک لہجہ اپنایا آواز دھیمی ہی تھی وہ نہیں چاہتا یہ سب بحث باہر کسی کو سنائی دے۔باہر اس کے چند دوست گواہان کے طور پر موجود تھے اور نکاح خواں بھی پہنچ چکا تھا۔

"علیدان مت کریں ایسے سب۔۔۔سب بگڑ جائے گا"

اذفرین نے اب کی بار سختی چھوڑ کر رونے جیسی آواز میں التجا کی۔کیونکہ علیدان کی آنکھوں میں عزم وہ دیکھ سکتی تھی۔وہ بے خوف تھا آنے والے ہر طوفان سے ایسے جیسے وہ لڑ جائے گا سب سے پر اس کا ساتھ ہو تو۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mohey piya Milan ki Aas| By Huma waqas(Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"مجھ پر بھروسہ ہے نہ؟۔۔۔۔"

علیدان نے تھوڑا جھک کر اس کی آنکھوں میں دیکھا۔ بھروسہ لفظ بہت چھوٹا تھا وہ سب کچھ ہار چکی تھی سامنے کھڑے اس شخص پر وہ ابھی جانتا ہی کہاں تھا وہ، کتنی محبت کرتی ہے اس سے۔ وہ کونسا لمحہ وہ کونسا پل ہو گا جب اس نے علیدان کو یاد نا کیا ہو۔

"ہے۔۔۔پر۔۔۔۔"

اذفرین نے الجھتے ہوئے بولنا شروع ہی کیا تھا جب علیدان نے بات کاٹ دی۔

"پر۔۔۔کیوں۔۔۔۔کیسے۔۔۔۔یہ سب چھوڑ دو میں سب سنبھال لوں گا تم بس اس وقت نکاح کرو مجھ سے، پلیز پیچھے مت ہٹو مجھے ساتھ چاہیے تمھارا سب ٹھیک ہو جائے گا اللہ پر بھروسہ رکھو جس نے ملن کی آس کو آس نہیں رہنے دیا"

علیدان نے ہنوز اسی لہجے میں جواب دیا اذفرین اب بھی خوف کے زیر اثر بوکھلائی سی کھڑی تھی۔

"میں سوچ چکا ہوں ہر پہلو سے اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں، نکاح خواں آرہے ہیں اندر تمہیں بس ہاں کہنا ہے زیادہ سوچو مت"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

علیدان نے دھیمے سی آواز میں کہااور خاموشی سے باہر نکل گیا۔اور وہ آسمان کی طرف دیکھ کر رہ گئی پر پتہ نہیں کیوں دل بغاوت کرنے لگا تھا۔اور پھر پتا نہیں کیسا یقین تھااور کیسا طلسم وہ اذفرین خلیل سے اذفرین علیدان بن چکی تھی۔

****

کار پوری رفتار سے سڑک پر چل رہی تھی لیکن جیسے ہی وہ سوسائٹی میں داخل ہوئے علیدان نے کار آہستہ کردی تھی۔ایک نظر ساتھ بیٹھی اذفرین پر ڈالی جو آنکھیں ناک ہونٹ سب رورو کر سرخ کیے ہوئی تھی۔

"اب رونا بس کرو اذفرین رخصتی نہیں ہورہی ابھی"

علیدان نے مسکراہٹ دبائے ساتھ بیٹھی اذفرین کو ٹشو پکڑایا لہجہ شرارت لیے ہوئے تھا۔

علیدان کے انگ انگ سے خوشی پھوٹ رہی تھی اسے کسی بات کی کوئی پرواہ نہیں تھی، جیسے بار بار مسکراتے ہوئے اذفرین کو مزے سے دیکھ رہا تھا جو اب مکمل طور پر اس کی ہو کر اس کے ساتھ بیٹھی تھی۔

گاڑی رکی تو اذفرین کا خوف پھر سے اُمڈ آیا نچلا لب کچلتے چور سی نظر گارڈ پر ڈالی۔۔دو گھنٹے بعد وہ پھر سے بہادر ولاز کے سامنے کھڑے تھے گارڈ گہری نیند سو رہا تھا۔علیدان نے اتر کا بہادر ولاز کا گیٹ کھولا اور اذفرین کو باہر آنے کا اشارہ کیا۔وہ جلدی سے کار کا دروازہ کھول کر باہر آئی اور تیز تیز قدم اٹھاتی اندر آئی۔

علیدان اب اس کے پیچھے چل رہا تھا۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mohey piya Milan ki Aas| By Huma waqas(Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کمرے میں پہنچ کر وہ بیڈ پر ڈھنے کے سے انداز میں بیٹھ کر چہرہ ہاتھوں میں چھپائے پھر سے رونے کا شغل فرمانے لگی تھی۔علیدان آرام سے واش روم میں گھس گیا تھا باہر آیا تو وضو کیے ہوئے تھا۔

" جائے نماز دو مجھے "

شرٹ کے بازو نیچے کرتے ہوئے آہستہ سی آواز میں کہا۔پر وہ ویسے ہی بیٹھی تھی۔

" مسز جائے نمازدیں مجھے کہاں ہے "

علیدان نے اب کی بار آواز تھوڑی سی اونچی کی اذفرین نے دھیرے سے چہرہ اوپر کیے پاس میز کی طرف اشارہ کیا۔علیدان نے جائے نماز اٹھا کر ایک طرف کمرے میں بچھایا اور پر سکون انداز میں تہجد اور شکرانے کے نوافل ادا کیے۔جبکہ وہ آنے والے طوفان کا سوچ سوچ کر روئے جا رہی تھی۔

علیدان نے سلام پھیرا اس کی طرف پھر سے دیکھا جائے نماز کو فولڈ کر کے ایک طرف رکھا گہری سانس لی اور چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا اس کے قریب ہی آکر بیڈ پر بیٹھ گیا۔کچھ دیر اسے یونہی دیکھنے کے بعد خاموشی ختم کو توڑا۔

اتنا تو لڑکیاں اپنی رخصتی پر روتی ہیں اس کا مطلب ہے تم چاہ رہی ہو ابھی رخصت ہو جاؤ کوئی مشکل "

" بات نہیں چھت سے ہو کر میرے کمرے میں ہی جانا ہے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

علیدان نے مسکراہٹ چھپاتے ہوئے چہرہ اس کے کان قریب کی ئے شریر سے لہجے میں سرگوشی کی تو وہ جو رو رہی تھی اس بات پر جھینپ گ ئی۔پر آنسو نہیں تھمے تھے۔علیدان نے پہلو بدل کر رخ پورا اس کی طرف موڑا۔

"بس نا اب بس۔۔۔۔ "

علیدان نے دھیرے سے اذفرین کی گود میں دھرے اس کے ہاتھ تھامے تو وہ تھم گ ئی۔مضبوط ہاتھوں کی گرفت میں کتنا سکون اپنائی یت اور محبت تھی علیدان نے آہستگی سے اس کا چہرہ اوپر اٹھایا تو اذفرین نے جلدی سی آنکھیں موند لیں۔

وہ دھیرے سے کانپتی ہوئی لجائے سے انداز میں دل میں اتر رہی تھی۔رو رو کر چہرے کا حال برا تھا۔بالوں کی کتنی ہی لٹیں چہرے پر چپک گ ئی تھیں۔

"سارے غم آج سے میرے تم بیگم بن گ ئی ہو اب بے غم ہو جاؤ سب مجھ پر چھوڑ دو "

علیدان نے دھیرے سے گالوں پر بہتے آنسو اپنی انگلی کی پور میں چنے تو وہ آہستگی سے مسکرا دی تھی۔علیدان نے آہستگی سے اس کے جھکے سر کے ساتھ اپنا سر جوڑ دیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"میں بہت خوش ہوں"

علیدان کی بھاری سی آواز مگر ملائم سے لہجے میں کی گئی سرگوشی تھی جو کانوں میں رس گھول گئی۔ سانسوں کی گرمی تھی جو چہرے پر پڑ کر دل گدگدا رہی تھی۔ وہ سر اس کی مانگ سے ٹکائے دلفریب سرگوشی کر گیا۔

وہ جو دل کی دنیا پر حکومت کرتا تھا۔ وہ جو روح میں سکون بن کر بستا تھا۔ وہ جو اب اس سفاک دنیا میں اس کا واحد اپنا تھا۔ وہ جو بے لوث چاہت لٹاتا تھا۔ وہ جو جانے انجانے ہر جگہ اس کا محافظ بن جاتا تھا۔ وہ جو اب اس کا محرم تھا اس کا سب کچھ تھا۔ اس کے قریب تھا۔

"کیا میں اس خاموشی کا مطلب یہ سمجھوں کہ میں ہی خوش ہوں صرف؟"

علیدان کی پھر سے ابھرتی خفگی بھری سرگوشی نے اس کی سوچوں کے جشن میں خلل ڈالا تو احساس ہوا وہ اپنی خوشی کا اظہار کر رہا تھا۔ اور اس اظہار کے جواب میں جوابی اظہار کا طلبگار تھا۔ خوش۔۔۔۔ وہ خوش تھی یہ تو ابھی دل ناجان سکا تھا پر ایک بہت ہی پیارا سا دلفریب احساس تھا جو آہستہ آہستہ ذہنی تناؤ کا تھپک رہا تھا اور محبت کا جزبہ ہر خوف ہر پریشانی آنے والے ہر طوفان پر غالب آ گیا تھا۔

اذفرین نے پلکیں جھکا کر لبوں پر اپنی کیفیت کے اظہار کے لیے مسکراہٹ سجائی۔ علیدان نے آنکھیں جھکا کر اس کے لبوں پر مزین دل لبھاتی مسکراہٹ کو دیکھا دل میں سکون سا اتر گیا سر جو اس کی مانگ سے ٹکا تھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دھیرے سے اس کو اٹھایا چہرہ سیدھا ہوا تو نکاح کے پاک بندھن کی پہلی مہر اس کی مانگ پر ثبت کر دی تو اذفرین پورے بدن میں سرائیت کر جانے والے ارتھ کے باعث کانپ گئی۔

" سوری۔۔۔ سوری۔۔ "

علیدان نے گھبرائے سے لہجے میں کہا اس کی کپکپی کو محسوس کیے ندامت سے چہرہ پیچھے کیا۔ پریشانی سے اذفرین کے چہرے کی طرف دیکھا جس پر اتنی سی قربت نے ہوائیاں اڑا دی تھیں اور جسم لرز گیا تھا۔

علیدان کے شرمندہ ہو کر یوں پیچھے ہٹ جانے پر خود پر ہی غصہ آیا تھا۔ اس لمس میں کتنا احترام پوشیدہ تھا کتنی اپنائیت تھی۔ اسکا حق تھا یہ جس پر اسے نادم کر بیٹھی۔ آہستگی سے تھوڑا سا جھک کر پورے حق سے سر قریب بیٹھے علیدان کے سینے سے ٹکا دیا۔ وہ جو اذفرین کے یوں کانپ جانے پر نادم سا تھا اس کے یوں حق سے سر کو ٹکا دینے پر بے ساختہ مسکرا دیا۔

آہستگی سے اس کے مخملی ہاتھ کی انگلیوں کو اپنے ہاتھ کی انگلیوں میں پھنسائے آنکھیں موند لیں۔ اذفرین نے شرمائے سے انداز میں گال کو سینے سے لگایا تو کانوں میں پڑتی علیدان کی دل دھڑکنے کی آواز پر لب مسکا دیے وہ آج اتنا قریب تھا کہ کان اس کی دھڑکن کو سن رہے تھے۔

اور پھر کچھ بھی تو یاد نا رہا کوئی غم کوئی دکھ کوئی پریشانی کچھ بھی نہیں۔ احساس تھا تو صرف اس کی پاکیزہ سی قربت کا۔ دونوں خاموش تھے۔ ایسا سکون کتنے عرصے بعد میسر آیا تھا اس کو۔۔۔ کوئی اپنا تھا جو یوں حق

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سے ساتھ لگائے ہوئے تھا اس کا بہت اپنا جس نے کہا تھا غم تمھارے سارے آج سے میرے تم تو بس آج سے ڈمب ٹرمینل ہو تمھارا سرور تو میں ہوں پروسسنگ چھوڑ دو بس۔

علیدان نے مسکرا کر نظر جھکائی اس کے شرمائے سے پر سکون چہرے کو دیکھا اور پھر اس کے اس محبت بھرے انداز پر بے آواز ہنسی میں دانت لبوں کی اوٹ سے جھلکے۔

وہ جس نے دل کے بند قفل توڑ ڈالے تھے۔وہ جو پہلی واحد لڑکی تھی جس نے اتنے سالوں کا غرور توڑ ڈالا تھا۔وہ جس کے لیے دربدر بھٹکا تھا۔وہ جس کو پانے کی خواہش میں رو دیا تھا۔اللہ نے اسے آج اس کا بنا دیا تھا۔ ساری دعائیں ساری التجائیں عرشِ بریں پر پہنچ کر قبول ہوئی تھیں ہاں اس بزرگ نے ٹھیک کہا تھا اس سے مانگو سلیقے سے مانگو وہ دے گا۔شائد وہ اتنی نایاب ہو خدا کے نزدیک کہ وہ چاہتا ہو تم اسے گڑگڑا کر مانگو اور جب وہ مل جائے تو اس کی قدر کرو۔

اور وہ آج اس کو مل گئی تھی۔اس کے ہو کر اس کے سینے پر حق سے سر ٹکائے پر سکون بیٹھی تھی۔وہ اپنے دل اور دماغ کی مشترکہ سوچوں کے ساتھ جشن منانے میں محو تھا۔

لبوں پر سجی مسکان جیت کی تھی سچی لگن اور محبت کی تھی اور سب سے بڑھ کر اتنی دیر کی جدائی کے بعد اس انوکھے سے ملن کی تھی۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فجر کی اذان کی آواز پر علیدان نے تھوڑا سا گردن کا رخ موڑے موبائل پر وقت دیکھا جب اچانک اذفرین کا سر ایک طرف کو ڈھلکتا محسوس ہوا۔ پتا ہی نا چلا کتنا وقت وہ یوں بے آواز دلوں کو تسکین بخشتے رہے۔

وہ سو چکی تھی غالباً۔ علیدان محبت سے مسکا دیا۔ جلدی سے اس کے ڈھلکتے سر کو سنبھالا اور دھیرے سے اسے دوسرے رخ بیڈ پر تکیے پر رکھا اس کی ٹانگیں اٹھا کر بیڈ پر رکھیں اور آہستگی سے کمبل اوڑھا دیا۔ وہ تو یوں سو رہی تھی جیسے برسوں سے رتجگوں پر تھی۔ کچھ دیر یوں ہی بیڈ کے پاس کھڑے اس کو تکتے رہنے کے بعد وہ گہری پر سکون سانس خارج کرتا ہوا مڑا

کمرے کا دروازہ آہستہ سے بند کرتا باہر آیا۔ ارد گرد دیکھتے ہوئے قدم زینے کی طرف بڑھا دیے۔

****

مائی دہ بیگم کا ہاتھ تھامے آہستہ سے چلتے ہوئے وہ ان کو لے کر لاؤنج میں آ رہی تھی۔ مائی دہ بیگم صبح اٹھتی تھیں تو گھٹنے کے درد کے باعث پاؤں گھنٹہ دو گھنٹہ بلکل ہی چلنے پھرنے سے جواب دے جاتے تھے اور اذفرین کو انھیں سہارا دے کر باہر لانا پڑتا تھا۔

جارج کو اٹھا کر برش کروانے کے بعد وہ نیچے آ گئی تھی ساری رات تو جاگتی رہی تھی کچھ گھنٹے ہی سو سکی تھی۔ فجر کی نماز قضا ہو جانے کا الگ افسوس تھا دل میں سوچا تھا اس وقت تو روتی ہی رہی جب علیدان شکرانے کے نوافل ادا کر رہا تھا چلو فجر کی نماز کے ساتھ ہی شکرانے کے نوافل ادا کروں گی۔ پر اب دل بار بار

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

یوں بے سدھ ہو کر سونے پر افسوس کر رہا تھا۔ پر کہیں ایک میٹھی سی لہر دوڑ جاتی تھی جو لبوں پر مسکان کا موجب بن جاتی تھی کہ وہ اس کے سینے سر ٹکائے ہی سو گئی۔

برسوں بعد تو ایسی نیند آئی تھی جیسی ابو سے کہانی سنتے ہوئے آجایا کرتی تھی جب وہ پانچ سال کی تھی ان کے سینے پر سر رکھے کہانی سنتے سنتے سو جایا کرتی تھی رات ویسا ہی احساس کیوں تھا۔ ویسی ہی بے لوث محبت اور چاہت جیسا احساس۔۔۔۔

مائدہ بیگم کے ساتھ چلتے ہوئے جب لاؤنج میں آئی تو ٹھٹھک کر رک گئی۔ علیدان جارج کے سامنے گھٹنے کے بل بیٹھا اسے دونوں بازؤں سے تھامے باتیں کرتا ہوا مسکرا رہا تھا۔ ٹریک سوٹ میں ملبوس نکھرا سا ہشاش بشاش چہرہ لیے۔ علیدان کو یوں دیکھ کر دل کی دھڑکن تو تیز ہوئی ہی تھی عجیب طرح کا ایک اور انوکھا سا احساس بھی تھی بہت نایاب بہت پیارا سا احساس وہ جو سامنے کھڑا تھا اب اس کا شریک حیات تھا ابدی دنیا تک۔

علیدان جو جارج سے باتیں کرنے میں مصروف تھا جیسے ہی اذفرین اور مائدہ بیگم لاؤنج میں داخل ہوئی یں ایک بھرپور نظر اذفرین پر ڈالتا اٹھ کر کھڑا ہوا۔ رات والے ہی جوڑے میں وہ بوجھل سی آنکھیں لیے دل کی تسکین بخش رہی تھی۔

" اسلام علیکم آنٹی کیسی ہیں آپ "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اذفرین پر سے نظر ہٹائے جلدی سے مؤدب انداز میں آگے بڑھ کر مائی دہ بیگم کے پاس ہوا۔لبوں پر جاندار مسکراہٹ تھی۔وہ اب لاؤنج میں لگے صوفے پر بیٹھ چکی تھیں۔

"وعلیکم سلام۔۔۔بلکل ٹھیک بیٹا آپ سناؤ ؟ "

مائی دہ بیگم نے خوشگوار حیرت سے سوالیہ نظریں ڈالے علیدان کی طرف دیکھا اور شفقت سے سر پر ہاتھ پھیرا۔مائی دہ بیگم کی نظروں میں جھلکتا سوال بھانپ کر علیدان جلدی سے جارج کی طرف مڑا۔

جارج جاگنگ پر نہیں آرہا تھا ایک ہفتے سے تو سوچا پوچھ لوں خیریت ہے میرا مسلز مین کیوں نہیں آرہا؟ "
"

علیدان نے جارج کی طرف مسکرا کر دیکھتے ہوئے یہاں صبح صبح آدھمکنے کا جھوٹا جواز گھڑا۔جس پر مائی دہ بیگم محبت سے جارج کی طرف دیکھ کر مسکرادیں۔

" مام آپ کی طبیعت کیسی ہے آج؟آج چلیں گا نہ دیکھیں آئی رن مین آج خود آگئے ہیں؟ "

جارج نے نظریں گھما کر التجائی لہجے میں اذفرین کی طرف دیکھتے ہوئے سوال کیا تو وہ گڑبڑا گئی۔اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتی مائی دہ بیگم بول اٹھیں

" کیوں فری کیا ہوا طبیعت کو بھئی؟لے کر جاؤ نا جارج کو پارک آج "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مائی دہ بیگم نے محبت لٹاتی نظریں جارج پر جماتے ہوئے اذفرین کو کہا۔وہ اب خوشی سے سر کو ہلا رہا تھا۔

علیدان نے کن اکھیوں سے اذفرین کی طرف دیکھا دفعتاً اذفرین کی پلکیں اٹھیں تو نظروں کا تصادم پورے جسم میں سوئی یاں چھبو گیا۔علیدان کی آنکھوں میں بھری شریر سی محبت رات ہو جانے والے حسین سے خطا کی خماری بے تابی کیا کچھ نہیں تھا۔

" اذفرین۔۔۔ "

مائی دہ بیگم کی آواز پر جیسے وہ ہوش میں آئی۔خجل ہو کر نظریں جھکائی یں وہ ان کے پیچھے صوفے کی پشت کو پکڑے کھڑی تھی اس لیے وہ اس کے چہرے کے بدلتے رنگ نہیں دیکھ سکتی تھیں۔

" جی۔۔۔ "

جلدی سے پوری طرح ان کی طرف متوجہ ہوئی۔اذفرین کے اس انداز پر علیدان نے بمشکل اپنی ہنسی روکی۔

" حسیب تو ملک سے باہر ہے تم علیدان سے پوچھ لو اگر وقت ہے تو چلے جائے تمھارے ساتھ جارج کے ایڈمیشن کے سلسلے میں "

مائی دہ بیگم نے پر سوچ انداز میں کہتے ہوئے رخ علیدان کی طرف کیا۔جیسے اس سے تائید چاہ رہی ہوں اپنی بات کی۔اور وہاں تو جیسے کوئی دھمال ڈالنے لگا تھا ڈھول پر۔وہ ایسا تو نہ تھا جیسا وہ اب تھا صبح اٹھتے ہی اس کا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چہرہ دیکھ لینے کو دل مچلنے کیوں لگا تھا اس کی آواز سننے کو کان ترسنے کیوں لگے تھے ایک بے کلی تھی جو کھینچ لائی تھی اور کتنی خوبصورتی سے جھوٹ بول گیا تھا کہ وہ جارج کے لیے آیا ہے۔

" بیٹا وقت ہے آپ کے پاس تو یہ چھوٹا سا کام کر دیں اذفرین کے ساتھ جارج کے ایڈمیشن کے لیے جانا ہے حسیب کو پتا نہیں اور کتنے دن لگیں گے "

مائدہ بیگم نے شائستگی سے کہتے ہوئے درخواست کی تو علیدان نے جلدی سے سر کو اثبات میں ہلایا۔

" جی جی کیوں نہیں وقت نکال لوں گا میں آپ بتا دیں کس دن جانا ہے "

علیدان نے اذفرین کی طرف دیکھتے ہوئے سوال کیا۔انداز ایسا تھا جیسے پہلی بار وہ اذفرین کو مخاطب کیے ہوئے ہے اذفرین نے منہ کھول کر سوچنے کے انداز میں ذہن پر زور دیا۔دل ہی اتنی زور سے دھڑک رہا تھا کیا کرتی سمجھ میں ہی نہیں آرہا تھا وہ کیا پوچھ رہا ہے اسے کیا جواب دینا ہے۔بمشکل اپنی حالت پر قابو پایا۔

" جس دن بھی آپ کے پاس وقت ہو "

دھیمی سی مدھر آواز ابھری۔علیدان نے محبت سے دیکھا۔وقت ہی وقت آپ کے لیے سرکار۔۔۔۔

نظروں نے جواب دیا لب تو خاموش تھے۔وہ شائستہ نظروں کا جواب سمجھ گئی تھی اس لیے بلش ہو کر نظریں جھکا گئی۔علیدان نے رخ جارج کی طرف موڑا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" چلو جارج پھر میں ویٹ کر رہا ہوں پارک میں جلدی آنا ہاں "

جارج کے سر پر چپت لگا کر معنی خیز جملہ اچھالا اذفرین جھینپ کر ارد گرد دیکھنے لگی جبکہ بے اختیار ہی لبوں پر دلکش سی مسکراہٹ امڈ آئی تھی۔

" او کے آنٹی اللہ حافظ "

علیدان نے مسکرا کر مائدہ بیگم کی طرف دیکھتے ہوئے کہا وہ بھی جواب میں مسکرا دی تھیں نظر بھر کر ایک دفعہ پھر اذفرین کو دیکھا اور قدم بہادر ولاز کے گیٹ کی طرف بڑھا دیے۔ جبکہ وہ اب اسے دور تک جاتا دیکھ کر دل کو تسکین بخش رہی تھی۔ ایسا لگنے لگا تھا جیسے ایک رات ہی میں کسی نے زمین سے اٹھا کر بخت کے تخت پر بیٹھا دیا ہو۔

****

دروازہ کھلنے کی آواز پر صندل نے چہرے کا رخ دروازے کی طرف کیا۔ اوزگل دروازے میں کھڑی تھی سپاٹ چہرہ سرخ سوجی آنکھیں۔ صندل کی نظر اس پر لمحہ بھر کو تھم گئی تھی۔ وہ ساکن سی نظریں صندل پر جمائے کسی طوفان سے پہلے کی خاموشی کی علامت بنی کھڑی تھی۔ وہ آج تین دن بعد کمرے سے باہر نکلی تھی۔ دل اور دماغ کی جنگ ہنوز جاری تھی نا کوئی جیتا تھا اور نا کوئی ہارا تھا ابھی۔

صندل نے جلدی سی نظریں چرائی یں اور بیڈ پر اس کی جگہ بنانے کو پاؤں کمبل سمیت ایک طرف کیے۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mohey piya Milan ki Aas| By Huma waqas(Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"آؤ گل رک کیوں گ ئی ہو؟ "

صندل نے مسکراتے ہوئے دروازے پر ساکت کھڑی اوز گل کی طرف دیکھتے بظاہر نارمل لہجہ اپنایا۔وہ عجیب طرح سے صندل کو دیکھ رہی تھی۔ہنوز اسی حالت میں آہستہ آہستہ چلتی ہوئی آگے آئی اور صندل کے قریب بیڈ پر بیٹھ گ ئی۔وہ سر جھکائے بیڈ کی چادر کے پھول پر انگلیاں پھیر رہی تھی۔دونوں طرف خاموشی تھی۔

" صندل یہ مت کہنا کہ تم کچھ نہیں جانتی تھی "

اوز گل کی دھیمی سی بھیگی آواز نے خاموشی کو ختم کیا۔صندل نے گڑبڑا کر اس کی طرف دیکھا۔اس کے لبوں پر طنزیہ مسکراہٹ تھی۔

"کیا۔۔۔کیا جانتی تھی میں؟ "

صندل نے جانتے ہوئے بھی انجان بن کر سوال کیا تو اوز گل نے سرد سی آنکھیں اس کی آنکھوں میں گاڑ دیں۔

" یہی کہ ایمیلز مجھے ادی بھیجتا تھا علی نہیں "

اوز گل کا لہجہ سپاٹ تھا پر درد بھرا سا۔صندل نے فوراً نظروں کا زاویہ بدلہ۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" بولو کچھ "

صندل کے خاموش رہنے پر اوز گل نے سختی سے کہا۔صندل نے ندامت چہرے پر سجائے سر جھکا دیا

"میں تو اور بھی بہت کچھ جانتی ہوں "

صندل کی آواز بہت دور سے آتی ہوئی محسوس ہوئی پر اب اوز گل کی پیشانی پر تجسس کی لکیریں تھیں۔

"کیا۔۔۔؟ "

سوال کیا اور اس کے چہرے پر نظریں گاڑیں جیسے یہیں سے جواب پڑھ لے گی۔وہ ہنوز نظریں جھکائے ہوئی تھی۔

یہ کہ ادیان بھائی بھی تمہیں ہی چاہتے ہیں اور یقین سا ہے کہ علیدان بھائی سے کہیں زیادہ چاہتے ہیں "

"

وہ بول تو رہی تھی پر نظریں نہیں اٹھا رہی تھی۔بات ہی ایسی تھی نظر اٹھا بھی نہیں سکتی تھی۔اور واقعی ہی بات ایسی ہی نکلی سامنے بیٹھی اوز گل مجسم کا روپ دھار چکی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اوز وہ ایمیلز میں ہی بھیجتا تھا منگنی سے پہلے بھی اور بعد میں بھی علیدان بھائی کو ان کے بارے میں کوئی علم نہیں ہے۔اوز گل کے ذہن میں دیواروں سے ادیان کے الفاظ ٹکرا رہے تھے۔ جھکڑ سے چلنے لگے تھے ان میں ایمیلز کے اور چیٹ کے الفاظ اڑنے لگے تھے۔

****

کار سکول کے آگے کھڑی تھی جارج کا آج سکول میں پہلا دن تھا تو اذفرین علیدان کے ساتھ ہی اسے چھوڑنے آئی تھی۔اور اب واپس آکر کار میں بیٹھے تھے دونوں۔ نکاح کو آج تیسرا دن تھا۔بس صبح پارک میں ملاقات ہو جاتی تھی۔اذفرین بس آنے والے وقت کا ہی رونا روتی رہی دو دن اور علیدان اس کے ڈر کو ختم کرنے کی ممکن کوشش کر رہا تھا۔

اسے بھی بیت احتیاط کرنی پڑ رہی تھی کیونکہ اب میر دلاور اور زیب بیگم اس کے یوں بہادر ولاز جانے کو نوٹس کر سکتے تھے۔

“ یہ رکھو اذفرین ”

علیدان نے کار میں بیٹھتے ہی ایک طرف رکھے موبائل فون کو اٹھا کر اذفرین کی طرف بڑھایا اذفرین نے موبائل کی طرف دیکھا اور پھر زور سے نفی میں سر ہلایا۔اس نے اس حادثے کے بعد سے کبھی موبائل

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

استعمال نہیں کیا تھا۔پر علیدان کے دو دن بہت مشکل سے گزرے تھے۔یہی وجہ تھی وہ اب فون دے رہا تھا۔کیونکہ اب وہ بار باریوں بہادر ولاز تو نہیں آسکتا تھا۔

"علیدان نہیں لے سکتی یہ میں کیا کہوں گی آنٹی سے؟ "

اذفرین نے سہمے سے لہجے میں کہااور نفی میں سر ہلایا۔علیدان نے بغور اسے دیکھااور پھر گہری سانس لی۔سہی کہہ رہی تھی وہ اتنامہنگافون وہ کیا کہتی کس نے دیا ہے۔

لب بھینچے پر سوچ انداز میں سٹیرنگ کی طرف دیکھا پھر موبائل واپس دراز میں رکھ دیا۔

" ٹھیک ہے رات کو فون کروں گا "

علیدان نے پرسکون لہجے میں کہاتو وہ حیرت سے پھر سے علیدان کی طرف دیکھنے لگی۔کیا ہے ان کو بات نہیں سمجھ آئی کیا۔وہ اب اذفرین کو ٹیکسی میں بیٹھا کر یہاں سے سیدھا آفس جانے والا تھا۔

"آپ کو کہا بھی ہے پھر بھی آپ۔۔۔۔۔"

اذفرین نے بچارگی سے دیکھا۔علیدان نے پرسکون انداز میں کار کو سٹارٹ کیا۔جبکہ اذفرین ابھی بھی مسلسل علیدان کی طرف دیکھ رہی تھی۔

" پروسسنگ چھوڑدو تم مسز۔ز۔ز۔ز "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

علیدان نے مصنوعی گھور کر دیکھا تو وہ بس دیکھتی رہ گئی۔ جب کہ وہ اب آرام سے کار چلا تا تھا۔ پھر کچھ دور اسے ٹیکسی میں بیٹھا کر روانہ کرنے بعد وہ خود آفس کے لیے نکل گیا تھا۔

****

"تم۔۔۔"

ادیان جھٹکا کھا کر اپنی جگہ سے اٹھا۔ اوزگل ناک پھلائے اس کے کمرے کے دروازے میں کھڑی تھی۔

"بات کرنی ہے تم سے مجھے"

اوزگل کا لہجہ سپاٹ تھا وہ بہت عجیب محسوس کر رہی تھی کل سے جب سے صندل نے یہ بتایا تھا کہ ادیان اس سے محبت کرتا ہے اور اب سے نہیں دو سال سے کرتا ہے۔

"اوزگل پلیز مجھے معاف کر دو"

ادیان نے گردن جھکا کر نادم سا چہرہ نیچے گرا لیا۔ اوزگل نے ناگواری سے ناک چڑھایا بہت بہت غصہ تھا اسے ادیان پر وہ اسے اپنا سب سے پیارا دوست مانتی تھی۔

"تم مجھ سے سچ میں محبت کرتے ہو؟"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

روکھے سے لہجے میں سوال کیا۔ادیان نے جھکا سر نہیں اٹھایا تھاالبتہ آنکھیں زور سے میچ لی تھیں۔اوہ کتنا تکلیف دے لمحہ تھا یہ کبھی نہیں سوچا تھا کہ یہ اچانک ہو جانے والی محبت یہ دن بھی دکھائے گی وہ سامنے کھڑی ہوگی محبت کا اظہار مانگے گی اور افسوس کرنے کے سوا اس محبت پر اور کچھ ناہو گا اس کے پاس۔ادیان کا دل کسی نے مٹھی میں لے لیا تھا۔

"بہت کرتا ہوں"

بہت مدھم آواز تھی جو اوزگل کو بمشکل سنائی دی تھی۔اور پھر ایک زور کا تھپڑ ادیان کے گال پر پڑا تھا۔سر ہلکی سی جنبش لے کر پھر اسی جگہ پر آ گیا تھا

وہ تو جیسے اس تھپڑ کو کم سمجھ رہا تھا ویسے ہی کھڑا رہا سر جھکائے گردن گرائے۔اور مار و اوزگل اور مار و دل چیخ رہا تھا۔۔

"تو وہ جو ساری باتیں تم مجھے لکھتے تھے وہ تمھارے دل کی محسوسات تھیں بولو؟"

اوزگل کا اگلا سوال گونجا تو۔ادیان نے پھر سے آنکھوں کو بھینچ ڈالا وہ کھڑی تھی جواب کی منتظر پر جواب دینے والا کیا جواب دیتا خاموشی ہی جواب تھی۔

اوزگل کچھ دیر کھڑی رہی پھر پیشانی پر بل ڈالے ناک پھلائے باہر نکل گ ئی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

****

"اسلام علیکم آنٹی"

علیدان کی آواز پر اذفرین کا دل اچھل کر حلق میں آ گیا ہاتھ میں پکڑا ٹی وی ریموٹ بھی کانپ گیا وہ پھر سے آ گیا تھا۔اذفرین شام کے سات بجے ٹی وی کے سامنے بیٹھی تھی کچھ دوری پر مائی دہ بیگم بیٹھی تھیں۔جارج کتابوں پر جھکا تھا۔علیدان کی آواز پر مائی دہ بیگم بھرپور طریقے سے مسکراتی ہوئی چہرے کا رخ موڑے اب علیدان کی طرف دیکھ رہی تھیں۔

"وعلیکم سلام آؤ بیٹا"

مائی دہ بیگم نے خوشگوار لہجے میں کہا۔علیدان ہاتھ میں گفٹ بیگ پکڑے آیا اور کوٹ کو درست کرتا ہوا صوفے پر براجمان ہوا۔وہ شائی د آفس سے سیدھا ادھر آیا تھا۔اذفرین بار بار چور نظر اس پر ڈال رہی تھی۔

"آنٹی دراصل کچھ دن پہلے دبئی گیا تھا وہاں سے ایک دوست کی فیمیلی کے لیے گفٹس لیے تھے آیا تو پتا چلا وہ باہر شفٹ ہو گئے ہیں جارج کا اور آپکا خیال آیا تو آپ لوگوں کے لیے لے آیا"

علیدان نے مسکراتے ہوئے ایسے مؤدب لہجے میں عزر پیش کیا کہ اذفرین کا منہ حیرت سے کھلا پھر جلدی سے منہ بند کیا مبادہ مائی دہ بیگم اس کو دیکھ لیں۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mohey piya Milan ki Aas| By Huma waqas(Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" ارے بیٹا کیا ضرورت تھی "

مائی دہ بیگم نے لجاجت سے کہا اور اذفرین کی طرف تائیدی نظر ڈالی۔اذفرین نے گڑبڑا کر سر کو زور زور سے ہلایا۔

" نہیں آنٹی اب تو رشتہ داری ہو گئی ہے ایسے کیسے آپکو لینا پڑے گا "

علیدان نے معنی خیز انداز میں کہا اذفرین نے پوری آنکھیں کھولیں۔۔۔کہ کیا کہہ گئے ہیں۔پر مائی دہ بیگم نے شائیدالفاظ پر زور نہیں دیا تھا وہ بس مسکرا رہی تھیں سر جھکا کر۔علیدان نے موقع دیکھ کر آنکھ کا کونا شرارت سے دبایا وہ اچھل ہی تو پڑی تھی بمشکل حالت کو سنبھالا۔مائی دہ بیگم نے سر اوپر اٹھایا اور جارج جلدی سے کتابیں چھوڑ کر وہاں آگیا۔

" یہ جارج کے لیے "

علیدان نے ایک پیک ڈبہ جارج کی طرف بڑھایا جو وہ جوش میں آکر علیدان کے ہاتھ سے پکڑ چکا تھا۔پھر بھاگ کر اذفرین کی گود میں بیٹھ گیا۔

" آنٹی یہ آپکے لیے "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

علیدان نے ایک گفٹ مائی دہ بیگم کی طرف بڑھایا۔مائی دہ بیگم نے مسکراتے ہوئے پکڑا۔اب علیدان تیسرا گفٹ یعنی وہی صبح والا فون نکال رہا تھا۔

" اور یہ آپ کے لیے "

آخری گفٹ اذفرین کی طرف بڑھایا۔اذفرین نے دھڑکتے دل کے ساتھ آگے ہو کر فون علیدان کے ہاتھ سے لیا جواب پیک تھا۔اذفرین کو فون پکڑاتے ہی وہ جلدی سے اپنی جگہ سے اٹھا۔

" میں چلتا ہوں اب دراصل یہ گاڑی میں پڑے تھے سوچا پکڑاتا جاؤں "

علیدان جلدی سے اٹھا۔مائی دہ بیگم نے فوراً سے ہاتھ ہوا میں معلق کیے روکا۔

" بیٹھو بیٹا کھانا کھا کر جانا ایسے کیسے "

انہوں نے زور دیتے ہوئے کہا۔اور اذفرین کو آنکھوں میں اشارہ کیا۔اذفرین جلدی سے صوفے سے اٹھی تھی۔

" نہیں آنٹی پھر کبھی سہی مما ویٹ کر رہی ہیں شائد جانا ہے کہیں میرے ساتھ میں چلتا ہوں "

علیدان نے مسکرا کر اجازت لی اور پھر ایک بھرپور مسکراہٹ کے ساتھ اذفرین کو نظر بھر کر دیکھا اور باہر نکل گیا۔اور وہ لب کو دانتوں میں دبائے فون کو دیکھ رہی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

****

" ہیلو "

فون کان کو لگائے آہستگی سے کہا۔ دل تو فون کے بجنے پر ہی رفتار پکڑ چکا تھا دھڑکنے کی اب تو علیدان کی آواز کانوں میں پڑ گئی تھی۔ گال گلابی ہو گئے تھے۔

" ٹیرس پر آؤ "

علیدان نے ہیلو کے فوراً بعد کہا۔ حکم صادر ہوا تو قدم بنا سوچے ٹیرس کی طرف چلنے لگے۔ فون کان کو لگائے ٹیرس پر پہنچی تو وہ سامنے کھڑا تھا ایک ہاتھ سے فون کان کو لگائے دوسرے ہاتھ کو نائٹ ٹراؤزر کی جیب میں ڈالے لبوں پر جاندار مسکراہٹ سجائے اس کو پیار سے دیکھتے ہوئے۔ بال کچھ پیشانی پر بکھرے تھے ۔آنکھیں شرارت اور محبت کا امتزاج لیے ہوئے تھیں۔

"کیسی ہو؟ "

ملائم سے لہجے میں سوال کیا۔ نظریں سامنے اذفرین پر جمی تھیں۔ سیاہ رنگ کے جوڑے میں دمکتا سا چندن روپ لیے۔ شرمائی سی لجائی سی۔ علیدان کے ایسے دیکھنے کی تاب نا لاتے ہوئے نظریں پیروں پر جمائی یں۔

" ویسی ہی جیسی دو گھنٹے پہلے چھوڑ کر گئے تھے آپ "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اذفرین نے مسکراتے ہوئے آہستگی سے جواب دیا۔اور پھر پلکیں اٹھائے سامنے دیکھا وہ ٹیرس کے جنگلے کو تھامے مسکرا رہا تھا۔

"نہیں ہر چند منٹس بعد پوچھا کروں گا کیسی ہو دو گھنٹے تو بہت لمبا وقت ہے"

علیدان نے شریر سے لہجے میں کہا۔لبوں کو آپس میں جوڑے چاند کی طرف اشارہ کیا کہ اس کو دیکھو۔

اذفرین نے فوراً گردن گھمائی اور چاند کو دیکھا۔

"اچھا جی۔۔۔اب میں جاؤں اندر سردی لگ رہی ہے"

اذفرین نے بازو کو سہلاتے ہوئے کہا۔ڈر تو یہ تھا یوں اشارے کرتے کوئی دیکھ نا لے۔ابھی تو دھماکے ہونے تھے۔نکاح تو کر بیٹھے تھے۔پر آنے والے وقت کی سوچ دل دہلا رہی تھی۔

"نہیں ایسے ہی کھڑی رہو"

علیدان نے مصنوعی رعب سے کہا۔اذفرین کے منہ کھول کر حیران ہونے پر علیدان نے قہقہہ لگایا۔

"فوراً اندر جاؤ سردی نہیں لگنی چاہیے"

علیدان نے ہاتھ سے اشارہ کیا وہ مسکراتے ہوئی فون کان کو لگائے کمرے میں آئی۔

"ویڈیو کال پر آؤ"

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mohey piya Milan ki Aas| By Huma waqas(Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اگلا حکم صادر ہوا۔اذفرین نے فوراً گھوم کر خود کو سنگھار میز کے آئینے میں دیکھا۔

" ابھی ٹیرس پر بھی دیکھ ہی چکا ہوں پیاری ہی لگ رہی ہو۔ "

علیدان کے شریر سے کہے جملے پر وہ حیران سی ہوئی۔اسے کیسے علم ہوا کہ میں خود کو آئینے میں دیکھ رہی ہے اس کی نظر سے۔ حیرت سے منہ وا ہوا تھا پر لبوں پر شریر سے مسکان در آئی دل گدگدا سا گیا تھا۔

" چلو کال بند کر رہا ہوں ویڈیو کال کرتا ہوں "

اتنا کہتے ہی کال بند ہو چکی تھی اذفرین نے ابھی کان سے فون نیچے ہی کیا۔ویڈیو کال کی رنگ ٹون علیدان کے نام سے جگمگانے لگی۔دل عجیب طرح سے دھڑکا۔پیار سے اس کے نام کو دیکھا جو تین دن پہلے اس کے نام سے جڑ چکا تھا۔

ایک ہاتھ سے بال درست کرتے چہرے کی خوشی کو تھوڑا سا چھپاتے ہوئے کال اٹھائی۔

علیدان نے کال اٹینڈ ہوتے ہی بے تاب سی نظر اس پر ڈالی وہ لبوں پر امڈ آنے والی دلفریب مسکراہٹ کو بار بار چھپا رہی تھی۔کتنا دلکش تھا یہ انداز اس کا یوں پلکیں لرزاتی شرمائی سی دل کے دھڑکنے کی رفتار کو بڑھا گئی تھی۔یہ رنگ و روپ، یہ معصومیت یہ حسن یہ مبہم سی مسکان سب اس کے لیے تھے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"ویڈیو کال پر اس لیے نہیں بلایا کہ تم پلکیں ہی اوپر نہ اٹھاؤ ایسا لگ رہا جیسے کوئی تصویر دیکھ رہا ہوں"

علیدان نے کان کھجاتے ہوئے مسکراہٹ دبائی۔ حالت تو خود کی بھی غیر ہونے لگی تھی حق کا رشتہ بھی عجیب ہوتا ہے بے تابیوں کو کم کرنے کے بجائے بڑھا دیتا ہے یہی حال تھا اس کا جب تک اس کی نہیں تھی اور بات تھی اب اس کی تھی ہر طرح سے تو بے چینی اور بے تابیاں بڑھ گئی تھیں۔

علیدان ابھی بھی ٹیرس پر ہی کھڑا تھا۔ اس لیے اس کی طرف کی ویڈیو اندھیرے میں ڈوبی سی تھی۔ اذفرین نے دھیرے سے پلکوں کی جھالر کو اٹھائے ہاتھ میں پکڑے موبائل سکرین کی طرف دیکھا علیدان اب کمرے کی طرف جا رہا تھا۔

"اپنا کمرہ دیکھو گی؟"

علیدان نے ہنستے ہوئے اس کی جھجک ختم کرنے کے لیے پوچھا۔ اذفرین نے خوشگوار انداز میں سر کو جنبش دی۔ علیدان موبائل کا کیمرہ دوسری طرف گھما چکا تھا۔ کافی بڑا کمرہ تھا وہ ٹیرس کے دروازے میں کھڑا تھا اس لیے پورے کمرے کا منظر موبائل سکرین پر باخوبی نظر آ رہا تھا۔ کمرہ روشن تھا ہلکے نیلے رنگ کی دیواریں تھیں جن میں ایک طرف کی دیوار لمبائی کے رخ سفید دھاریوں والی تھی۔ نفیس سادہ سا ہلکے بھورے رنگ کا فرنیچر اور دھاری والی دیوار پر لگی عجیب طرز کی کلاسک پینٹنگز اس کے اعلیٰ ذوق کا پتا دے رہی تھیں۔ وہ اب آہستہ آہستہ چلتا ہوا کمرہ دکھا رہا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بیڈ پر بھی سفید اور نیلے ملاپ کی چادر کمرے کی دیوراوں کے ہم رنگ ہو کر خوبصورتی میں اضافہ کر رہی تھی ٹیرس میں کھلتے دروازے کے بلکل ساتھ دائیں طرف بڑی سی کھڑکی کے آگے مخملی سفید پردے تھے جن پر نیلے رنگ کی دھاریاں تھیں۔ایک طرف کتابوں کا رینک تھا جن میں بہت سی کتابیں ترتیب سے رکھی ہوئی تھیں اور ایک طرف جدید طرز کا سٹڈی میز جس پر لیپ ٹاپ اور سٹڈی لیمپ موجود تھا۔بیڈ کے اطراف میں لگے چھوٹے میزوں پر نفیس لیمپ موجود تھے۔

کمرے کے ایک طرف ڈریسنگ روم تھا جہاں چھت سے لے کر زمین تک لکڑی کی الماری دیوار میں نسب تھی۔کیمرہ اب نیچے کیا تو کمرے کی سفید شفاف ٹائلز پر جناب اس وقت ننگے پاؤں کھڑے تھے۔اذفرین کے لبوں پر مسکراہٹ ابھر گئی۔

"کیسا ہے؟ "

وہ کھوئی کھوئی سے کمرے کو دیکھ رہی تھی جب اچانک کیمرہ علیدان نے اپنی طرف موڑا۔سمٹ کر اس کی طرف دیکھا۔اس کی آنکھوں کی چمک اور لبوں پر مزین دلکش سی مسکراہٹ اس کمرے سے اس کا اچانک سے بن جانے والا تعلق باور کروا رہی تھیں۔

" بہت پیارا ہے "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مدھر سی مدھم آواز ابھری۔ وہ گلابی تپتے گالوں اور اس کے یوں گہری نگاہوں سے دیکھنے کی وجہ سے بمشکل بول پا رہی تھی ایسے جیسے وہ اس وقت اس کمرے میں اس کے سامنے موجود ہو۔ اسکے ایسے انداز پر علیدان نے خفیف سا قہقہ لگایا۔

" کچھ نہیں پسند ہو گا تو اپنی پسند سے تبدیل کر لینا تمھارا ہی کمرہ ہے "

علیدان نے شرارت سے دیکھتے ہوئے کہا تو وہ جھینپ گ ئی۔

وہ اب بڑے آرام سے بیڈ پر لیٹ کر موبائ ل کو اوپر کیے بات کر رہا تھا۔ سر تکیے پر دھرا تھا جس کی وجہ سے پیشانی پر آئے بال اب پیچھے کو گر گ ئے تھے۔

" تم کیا ساری رات ایسے کھڑی رہی ہو گی جا کر بیڈ پر لیٹ کر بات کرو "

علیدان کی بات پر گڑ بڑا کر ارد گرد دیکھا۔ دل اس کی ساری رات والی بات پر اٹک گیا۔ ساری رات کیسے بات کر سکتی تھی یوں۔ دل کی دنیا تو ویسے ہی اتھل پتھل ہوئی پڑی تھی۔ اب کیا ساری رات ان نظروں سے دیکھ کر جان لینے کا ارادہ تھا محترم کا۔

" کیا ساری رات بات کرنی ہے آپکو؟ "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

گھٹی سی آواز میں تھوک نگل کر کہا۔انداز تھوڑا حیرت لیے ہوئے تھا۔دوسری طرف علیدان اپنے مخصوص انداز میں آبرو چڑھائے۔

"ہاں تو کیوں نیند آرہی ہے کیا؟ "

ملائم سے لہجے میں اس کی حالت سے محذوز ہوتے ہوئے پوچھا۔دلچسپی سے اس کے یوں شرمانے گھبرانے کو دیکھ کر لطف اندوز ہو رہا تھا۔

" جی آرہی ہے "

اذفرین نے نظریں چراتے ہوئے جھوٹ بول کر جان چھڑانی چاہی۔ایسے دیکھنے سے ایک پل کے لیے بھی آنکھیں اٹھ نہیں پا رہی تھیں۔

"تو ایک کام کرو خود لیٹ جاؤ اور سامنے موبائل کو اس طرح سے سیٹ کرو کہ تمھارا چہرہ دیکھ سکوں پھر بھلے سو جانا "

علیدان نے مصنوعی سنجیدگی سجا کر کہا۔اذفرین نے حیرت سے دیکھا۔وہ سوچ رہی تھی ابھی کہیں گے ٹھیک ہے سو جاؤ کل بات کریں گے پر یہاں تو اور پھنس کر رہ گئی تھی۔وہ بھرپور طریقے سے تنگ کرنے کے موڈ میں تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" علیدان یہ کیا بات ہوئی "

خفگی سے کہا۔پر وہاں کوئی اثر نہیں تھا چہرہ ویسے ہی سنجیدہ تھا اور مخمور آنکھیں منتظر تھیں۔انداز ایسا تھا جیسے اس کی حالت پر کوئی ترس نہیں جناب کو۔

" یہی بات ہوئی نا کرو ایسا شاباش میں پھر سے کال کرتا ہوں تب تک "

علیدان نے حکم دیا اور پھر کال بند کر دی۔اذفرین نے حیرت سے ارد گرد دیکھا۔یہ عجیب دھونس ہوئی اب۔پر حکم تھا کہ ٹالا نہیں گیا۔

پھر بیڈ پر ایک تکیے کے ساتھ موبائل کو چہرے کے سامنے ٹکا کر وہ کروٹ لیے لیٹ چکی تھی ابھی تکیے پر سر رکھا ہی تھا جب پھر سے کال آنے لگی۔ہاتھ بڑھا کر کال کا بٹن دبایا تو وہ بھی اسی انداز میں موبائل سیٹ کیے کروٹ پر لیٹا تھا۔ایک ہاتھ چہرے کے نیچے رکھے۔محبت بھری دلکش سی مسکراہٹ دونوں طرف بکھر گئی۔اذفرین کبھی پلکیں اٹھا کر دیکھتی اور پھر مسکراتے ہوئے جھکا دیتی۔

ابھی بات کیوں نہیں کر رہے۔تکیے پر رکھے ہاتھ سے دھیرے سے تکیے کے کونے کو پکڑا۔اور نظریں اٹھائیں وہاں وہ محبت بھری نظروں سے دیکھنے میں مصروف تھا ایک پل کو ایسا لگا جیسے وہ یہیں ساتھ لیٹا ہو۔اندر سب کچھ سمٹ سا گیا۔

" بابا آسٹریلیا جانے نہیں دے رہے میں بھرپور کوشش کر رہا ہوں "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

علیدان نے سنجیدہ سے لہجے میں کہتے ہوئے خاموشی کو توڑا۔ وہ اذفرین سے سعد کا نمبر اور گھر کا پتہ لے چکا تھا پر بات فون پر کرنے والی ہر گز نہیں تھی۔ اس لیے وہ کوشش کر رہا تھا کہ وہ آسٹر یلیا جائے۔ اور سعد کو اعتماد لے پر اس وقت گھر میں بہت سرد مہری چل رہی تھی۔ میر دلاور نے اس سے بول چال بند کر رکھی تھی۔

" مجھے بہت ڈر لگتا ہے سب کیسے ٹھیک ہو گا "

اذفرین کے گلابی گال ایک پل میں ہی زرد پڑے تھے۔ علیدان کی محبت کچھ پل کے سب کچھ پسِ پشت ڈال تو دیتی تھی پر اچانک یاد آجانے پر سب کچھ خوف کے سایے پھیلانے لگتا تھا۔ عیلدان نے اس کے چہرے پر پھیلتے اندھیرے کو دیکھا تو اپنی غلطی کا احساس ہوا اسکو یوں پریشان ہی تو دیکھا نہیں جاتا تھا اس سے۔

ہو جائے گا تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے بلکل آج کے بعد کبھی ایسا اداس چہرہ نا دیکھوں "

" میں

علیدان کے رعب دار لہجے میں کہے گ ئے حکم پر جیسے اندر تک سکون اتر گیا تھا۔ مسکرا کر علیدان کی طرف دیکھا۔

" سنو "

علیدان نے آنکھ کے اوپر انگلی پھیرتے ہوئے مصنوعی پریشانی چہرے پر طاری کی جبکہ لبوں میں چھپی مسکراہٹ شرارت کا پتہ دے رہی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

“ جی ”

علیدان کے یوں بھیگے سے لہجے میں پکارنے پر دل کی ٹرین پھر سے پٹڑی پر چڑھ گ ئی تھی۔

“ کندھے کا زخم ٹھیک ہے اب؟ ”

محبت سے پوچھا۔اذفرین نے بغور علیدان کے انداز کو بھانپا آنکھوں کی شرارت چہرے کی سنجیدگی کا ساتھ بلکل نہیں دے رہی تھی۔

“ جی ٹھیک ہے بلکل ”

اذفرین نے آہستگی سے جواب دیا۔ہیتھیلی علیدان کے اس طرح دیکھنے پر بھیگنے لگی تھیں۔

“ دکھاؤ تو پھر،مجھے یقین نہیں تمھاری بات کا ”

علیدان کی بے خودسی آواز پر اذفرین کے دل نے جگہ چھوڑ کر ڈبکیاں لگانا شروع کر دی تھیں۔پلکیں من من بھاری ہو گ ئی تھیں تو کان کی لو تک گرم ہونے لگی۔

“ سو جائیں اب صبح جاگنگ کے لیے جانا ہے آپکو ”

جلدی سے بات بدلی اور لہجہ اسطرح نارمل کیا جیسے کچھ سنا ہی نا ہو کیا کہا۔پر چہرے کے رنگ اور پلکوں کے لرزنے سے اندر کی حالت چھپی ہوئی نہیں تھی۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mohey piya Milan ki Aas| By Huma waqas(Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"خبردار جو کال بند کی"

علیدان نے خفگی سے اس کے کال بند کرتے ہاتھوں کو دیکھ کر کہا۔اذفرین نے جھجک کر پلکیں اوپر اٹھائی یں تو مخمور نگاہیں جذبات کی رو میں بہہ چکی تھیں۔

"علیدان یہ کیا بات ہوئی"

گھبرائی سی آواز میں بمشکل کہا۔دل کی دھڑکن بے ترتیب ہو رہی تھی۔

"یہی بات ہوئی جو کہہ رہا ہوں وہ کرو،زخم دکھاؤ"

وہاں تو وہ ڈھیٹ ہو چلا تھا۔اذفرین نے خفگی سے گھورا۔اور اس کی آنکھوں کی تاب نا لاتے ہوئے فوراً کال بند کر دی۔دونوں طرف کروٹ سیدھی ہو گئی تھی۔دونوں کی آنکھیں اب چھت پر جمی تھیں۔دونوں طرف ہی لبوں پر نرم سی دلکش مسکراہٹ تھی۔اور سانسیں تیز چل رہی تھیں۔

دیکھ کر تم کو یقیں ہوتا ہے

کوئی اتنا بھی حسیں ہوتا ہے

دیکھ پاتے ہیں کہاں ہم تم کو

دل کہیں ہوش کہیں ہوتا ہے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جب سامنے تم آجاتے ہو۔۔۔

ناجان ئی یے کا ہو جاتا ہے

کچھ مل جاتا ہے کچھ کھو جاتا ہے

ناجان ئی یے کیا ہو جاتا ہے

****

علیدان کے قدم صندل کے کمرے کے باہر تھم گ ئے تھے۔کمرے کے دروازے سے باہر سنائی دینے والی سرگوشی تھی ہی ایسی کہ کسی کے بھی قدم جم جاتے۔

علیدان صندل کی چوٹ کا پوچھنے کے لیے اس کے کمرے کی طرف آیا تھا جب دروازے کھولنے سے پہلے ہی اندر سے صندل اور ادیان کی باتوں کی آواز نے قدموں کو تھمنے پر مجبور کر دیا تھا۔وہ اب خاموشی سے پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے کھڑا تھا۔

" بھائی شکر کریں آپکو تھپڑ مارا علیدان بھائی کو کچھ نہیں پتا چلا "

صندل نے ادیان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔وہ پریشان حال سا صندل کے سامنے کھڑا اوز گل کے ردعمل کے بارے میں بتا رہا تھا۔دو دن سے دل پر ایک بوجھ سا بن گیا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"میں کیا کروں مجھے شرمندگی ہوتی ہے وہ کیا سوچتی ہوگی کہ اس سے محبت کرنے والا،اس کو ایمیلز بھیجنے والا میں ہوں علیدان بھائی نہیں"

ادیان نے سر جھکائے کہا اور پھر بے چینی سے ارد گرد دیکھا۔سامنے کھڑی صندل اس کی تکلیف کو باخوبی سمجھ سکتی تھی۔ایک وہی تو تھی اس کی غمگسار۔

"صندل وہ بہت ٹوٹ گئی ہے پھر سے ٹوٹ گئی ہے،اور مجھ سے یوں اسے ٹوٹا بکھرا ہوا نہیں دیکھا جاتا جو بھی ہے میں اس سے محبت کرنا نہیں چھوڑ پا رہا"

آواز میں دکھ بھی تھا پر محبت اور چاہت کا کرب شامل تھا۔

مجبوری اور بے بسی اس کے لہجے سے جھلک رہی تھی۔

"ادیان بھائی آپ اب پریشان ہونا چھوڑ دیں ان کے لیے پلیز،دیکھئے گا علیدان بھائی سے شادی ہونے کے بعد وہ بلکل ٹھیک ہو جائے گی"

صندل نے منت سماجت کے انداز میں کہا۔باہر کھڑا علیدان حیران تھا۔وہ تو کل رات ہی سوتے ہوئے سوچ رہا تھا کہ اسے اب اوزگل سے بات کرنی ہے۔پر یہاں تو سب کچھ بدل گیا تھا۔اسے اب کچھ اور سوچنا تھا۔اوزگل سے بات کرنا ضروری ہو گیا تھا پر ابھی بھی ایک کشمکش تھی جس کے لیے ہمت بن بن کر ٹوٹ جاتی تھی کہ اوزگل اس سے محبت کرتی ہے اور وہ بکھر جائے گی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

علیدان نے گہری سانس لی اور بوجھل سے قدم واپسی کے لیے بڑھائے۔

****

ڈوبتے سورج کی شربتی سی روشنی کمرے کی کھڑکی سے چھن کر کمرے کے سفید فرش پر لکریں بنا رہی تھی۔

جیسے جیسے شام ہو رہی تھی خنکی بڑھ رہی تھی اوزگل بیڈ پر اوندھے منہ لیٹی سامنے لیپ ٹاپ کی سکرین پر نظریں جمائے ہوئی تھی۔آنکھوں میں عجیب سی اداسی کا بسیرا تھا۔ہلکی سی نم آنکھیں جہاں لفظوں کے عکس اس نمی میں تیرنے لگے تھے۔

جو ہے قبلہ گاہِ نگاہ و دل،اسی سنگِ در کی تلاش ہے

جو ترے حضور جھکا رہے،مجھے ایسے سر کی تلاش ہے

اسی کشمکش میں ہے زندگی،اسی ردوکد میں ہے آدمی

کبھی دردِ دل کی ہے آرزو، کبھی چارہ گر کی تلاش ہے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ترے حسن سے جو طلوع ہو، ترے نور سے جو شروع ہو

مجھے ایسی ضو کی ہے جستجو، مجھے اس سحر کی تلاش ہے

یہ ہوائے شام و سحر کہین ہمیں اور سمت نہ لے اڑے

تری رہگزر کی ہیں خاک ہم، تری رہگزر کی تلاش ہے

جو حسیں بھی پردہ نشیں بھی ہو، مری آرزو کا امیں بھی ہو

مجھے ڈھونڈنا ہے کہیں بھی ہو، مجھے اس کے در کی تلاش ہے

جسے دیکھنے کی طلب رہی، کبھی میری جس نے خبر نہ لی

مرے دل کا چین تو ہے وہی، اسی بے خبر کی تلاش ہے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

کہیں اور اپنا گزر نہیں، کہیں اور جائیں نصیر کیوں

وہی ایک در ہے نگاہ میں، اسی ایک در کی تلاش ہے

لیپ ٹاپ سکرین پر نگاہیں بار بار ادیان کی سال پہلے بھیجی گ ئی نظم پر مرکوز تھیں۔ وہ یہ نظم پڑھ ہی کہاں رہی تھی، وہ بیٹھا سنا رہا تھا سامنے، مسکرا رہا تھا، زخمی سی مسکراہٹ دل کی تکلیف کو ظاہر کرتی مسکراہٹ۔

تو ادیان تم تھے وہ جو مجھ سے محبت کرتے تھے۔ میرے دل میں محبت کا بیج بونے والے، مجھے اس انوکھے سے احساس سے روشناس کروانے والے، میری کتابوں میں چوری چھپے پھول رکھ دینے والے اور میں نے بنا جانے بنا پہچانے خود سے ہی یہ سوچ لیا کہ وہ علیدان ہے۔

مجھے علیدان سے تو شائد کبھی محبت تھی ہی نہیں۔۔۔ مجھے تو ان ایمیلز بھیجنے والے، کتابوں میں چوری چھپے پھول رکھ دینے والے سے محبت ہوئی تھی۔ تمھاری طرف پہلا خیال گیا ہی نہیں کبھی، تم تو ہر وقت لڑتے جھگڑتے بچوں کی طرح دوستوں کی طرح تھے جان ہی نا سکی کہ یہ جذبات تمھارے ہیں میرے لیے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پر اب جیسے جیسے وقت گزر رہا ہے عجیب سی بے کلی ہے۔دن رات تمھاری باتوں کو تمھارے چہرے کے عکس سے پڑھتی رہتی ہوں۔وہ سارے لفظ جو علیداان کو خیالوں میں لا لا کر پڑھا کرتی تھی اب اگر کوشش بھی کروں وہ نہیں آتا تخیل میں بناتی ہوں۔۔۔۔۔بہت بار اسے بناتی ہوں۔۔۔۔۔بنا کر سامنے بیٹھاتی ہوں ،پر جیسے ہی سوچنے کا سلسلہ شروع کرتی ہوں وہاں چھن سے تم چلے آتے ہو۔

وہ بے ربط سوچے ہی جا رہی تھی اور یہ حال پچھلے تین ہفتوں سے تھا اس کا۔اس کے گال پر تو بے اختیار خود سے ہو جانے والی محبت طمانچہ رسید کر آئی تھی پر خود سی نظریں نہیں ملا پا رہی تھی سوتی تھی تو خوابوں میں ادیان تھا۔اٹھتی تھی باہر نکلتی تھی وہ کہیں ٹکرا جاتا تھا۔نظریں جھکا کر ایسے بھاگ جاتا جیسے وہ اتنی مقدس ہو کہ اس کے سامنے سے بھی گزر جانے سے کوئی گناہ سرزرد ہو جائے گا۔

اللہ نے عجیب ہی مخلوق بنایا ہے عورت کو پیار کی بھوکی توجہ کی بھوکی بس فقط یہی تو چاہیے ہوتا اسے۔اس کا بھی کچھ یہی حال تھا آجکل جب سے پتا چلا کہ سب ادیان کر رہا تھا ذہن پتا نہیں کیوں ہر بات مثبت لینے لگا تھا ۔ہر لمحہ ہر پل یاد آنے لگا تھا ادیان ہی تو تھا اس کے ساتھ ہر پرانی یاد میں۔

اس کی ہر خوشی ہر غم میں اس کے قہقوں پر رقص کنعاں اور اس کے آنسوؤں پر ماتم کنعاں صرف ایک ہی شخص کو پایا اس نے اپنے ارد گرد بے لوث محبتیں لٹاتے دیکھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ ادیان دلاور تھا ہمیشہ ادیان دلاور۔۔۔علیدان دلاور تو کبھی نہیں تھا کہیں بھی، کبھی بھی نہیں تھا۔۔۔۔ دور دور تک یاد نہیں پڑتا علیدان نے کبھی اس سے ڈھنگ سے بات بھی کی ہو۔اچانک موبائل پر رنگ بجنے پر وہ جیسے خیالوں سے باہر آئی سنبل کی کال تھی۔

اوہ میرے خدا میں یہ کیا سوچ جا رہی تھی۔ عجیب سا احساس ہو شادی علیدان سے ہونے والی تھی اور وہ یوں اب جا کر ادیان سے محبت کے بارے میں سوچنے لگی تھی۔ جلدی سے سر کو جھٹکا پر دل تو وہیں جم کر کھڑا تھا ٹس سے مس نہ ہوا۔پہلے مسکرایا اور پھر قہقہے لگانے لگا زور زور کے قہقے بہت زور زور کے اور وہ سر جھکائے کھڑی تھی بے بس لاچار۔۔۔۔

****

" رونا بند کرو اذفرین "

علیدان یہ فقرہ اب تیسری بار دھرا رہا تھا۔وہ آفس میں بیٹھا تھا اور کرسی سے پشت ٹکائے دھیرے دھیرے جھول رہا تھا۔لبوں پر اس کی اس پریشانی پر بھی مسکراہٹ تھی۔جب سے نکاح ہوا تھا وہ بہت سی باتوں پر حق جتانے لگی تھی۔

دس منٹ سے مسلسل فون کان کو لگائے وہ اذفرین کی سسکیاں سن رہا تھا۔کل رات شادی کی تاریخ طے ہو چکی تھی۔اس کا رو رو کر برا حال تھا۔جبکہ علیدان پر سکون تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

شادی کو اب دو ماہ ہی تو رہ گ ۓ تھے شادی کی تیاریاں شروع ہو چکی تھیں۔وہ رات بھر بھی یوں ہی روتی رہی تھی۔

گو کہ نجف کی طرف سے ابھی کوئی جواب نہیں آیا تھا کہ وہ پہنچ پاۓ گا کہ نہیں پر مائی دہ بیگم پر یقین تھیں کہ وہ آجاۓ گا اس لیے تین جوڑوں کی شادی کے دن رکھ دیے گ ۓ تھے۔

" علیدان کچھ بھی ٹھیک نہیں ہو رہا "

پھر سے ہچکی بندھ گ ئی۔بیڈ کی چادر پر ہاتھ پھیرتے ہوۓ آنسوؤں کو ہاتھ کی پشت سے رگڑا۔

وہ کیوں اتنا پر سکون تھا۔نکاح کو ہوۓ ایک ماہ کا وقت پر لگا کر اُڑ گیا تھا۔علیدان کی محبت کی سر شاری میں وقت گزرنے کا پتا ہی نہیں چلا۔پر آج جب شادی کی تاریخ طے ہوئی تھی تو وہ پھر سے خوف کے حصار میں آ چکی تھی۔

سعد بھائی بھی چھٹی کے لیے اپلائی کر چکے تھے۔اذفرین کو تو سوچ سوچ کر سانس خشک ہو رہا تھا۔

" میں تمہیں بتا تو چکا ہوں کہ کچھ بھی نہیں ہو گا میں سب سیٹ کر دوں گا "

علیدان کی پر سکون سی آواز فون میں سے ابھری۔جس پر وہ چڑ گ ئی۔روہانسی صورت بنائے لبوں کو کچلا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"تاریخ رکھ دی ہے شادی کی اور آپ کہہ رہے ہیں کچھ نہیں ہوا مجھے تو لگتا ہے آپ گل سے بھی شادی کرلیں گے"

اذفرین نے روتے ہوئے مگر غصے کی حالت میں کہا پر دوسری طرف تو اس بات پر وہ قہقہ لگا گیا تھا۔اس کا یوں حسد کرنا اندر تک سکون اتار گیا تھا

"توتم،خود بھی تو یہی کہتی تھی پہلے کہ میں شادی کرلوں اوز گل سے اب کیا مس ئی لہ ہے"

علیدان نے شریر لہجے کو چھپاتے ہوئے بظاہر سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔علیدان کے بات پر تو جیسے اس کے آنسوؤں کو بریک لگ گ ئی۔وہ تو اب بھی ہنس رہا تھا۔

اذفرین نے فون کو بند کیے زور سے بیڈ پر پٹخ دیا۔فون اچھلتا ہوا ایک طرف جا گرا۔اب اس پر بار بار بل بج رہی تھی۔پر وہ فون نا اٹھانے کا تہیہ کرچکی تھی۔

****

کمرے کی کھڑکی کے پردے پیچھے کرتے اوز گل کے ہاتھ رک گ ئے تھے۔ نظریں بے اختیار تھم گ ئی تھیں۔دل کے دھڑکنے کا انداز بدلہ تھا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mohey piya Milan ki Aas| By Huma waqas(Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ادیان لان میں جارج کے ساتھ بیڈ منٹن کھیل رہا تھا۔ بال بکھرے ہوئے تھے۔ ہلکی سی شیو بڑھا رکھی تھیں ۔وہ آج کتنے دن بعد اسے دیکھ رہی تھی۔اس کا ہر انداز دل کو بھانے لگا تھا۔وہ جارج کی کسی بات پر ہنس پڑا تھا ۔

کتنے مضبوط ہوتے ہیں یہ لڑکے جتنا بھی ٹوٹ جائیں بکھر جائیں اپنے اندر کے حالات دوسروں پر ظاہر نہیں ہونے دیتے اور ایک ہم لڑکیاں ہیں۔ جو بکھر جائیں تو انگ انگ چیخ چیخ کر داستاں سنانے لگتا ہے۔

آنکھیں یک ٹک اسے دیکھ رہی تھیں۔اور دماغ سوچوں میں الجھا ہوا تھا۔

کل شادی کی تاریخ رکھ دی گئی تھی۔ پر اس کے اندر سورج طلوع ہو چکا تھا۔ایسی سرمئی اداسی میں ڈوبی شام ہوئی تھی جس کی کوئی سحر نہیں ہوتی۔

سنبل تو اسے بار بار کہہ چکی تھی کہ وہ علیدان سے بات کرے اسے کہہ دے کہ وہ اس سے محبت نہیں کرتی وہ ادیان سے محبت کرنے لگی ہے اور ادیان اس سے محبت کرتا ہے اسے جیسا ہمسفر چاہیے وہ ادیان ہے وہ نہیں پر ہمت نہیں ہوتی تھی۔ سارا سارا دن وہ کمرے میں بند رہتی تھی۔الجھی رہتی تھی۔

دل تھا کہ جو کہتا تھا جائے اور ادیان کو جھنجوڑ کر کہہ دے وہ اس سے محبت کرنے لگی ہے۔۔۔ نہیں نہیں بلکہ وہ تو کرتی ہی اس سے تھی محبت پر کیسے کہے اور باقی سب کیا سوچیں گے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

افف خدایا کیا ہو گیا ہے مجھے اپنی سوچوں پر سر پکڑے وہ جلدی سے پردے کو چھوڑ کر ایک طرف آکر بیڈ پر ڈھنے کے انداز میں بیٹھ گ ئی۔ سوچوں پر اختیار کیوں نہیں رہا تھا۔

****

جارج کو سلانے کے بعد وہ گردن کے پیچھے ہاتھ رکھے اُسے دباتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف بڑھ رہی تھی ۔علیدان سے ناراضگی میں اپنے ہی اعصاب شل کیے ہوئے تھی۔ وہ آج صبح سے اوز گل والی بات کے بعد سے علیدان کا فون نہیں اٹھا رہی تھی۔

ابھی اپنے کمرے کے پاس ہی پہنچی تھی کہ پیچھے سے کسی کے قدموں کی آواز پر بدک کر مڑی علیدان کو دیکھ کر بمشکل چیخ پر قابو پایا جو بے ساختہ نکلنے والی تھی۔

وہ پر سکون سے انداز میں کھڑا تھا۔اذفرین نے سینے پر ہاتھ رکھے سانس کو بحال کیا اور بھنوں کے درمیان پیشانی پر خفگی کے شکن نمایاں ک ئے۔

"علیدان جائیں پلیز آپ نے کہا تھا میں اب کبھی ایسے نہیں آوں گا"

خفگی کے ساتھ ساتھ گھبراہٹ بھی شامل تھی۔ نکاح کے بعد وہ یوں پہلی دفعہ علیدان سے خفا ہوئی تھی۔ بات ہی ایسی تھی وہ کیوں بات کو لٹکائے ہوئے تھا اس کی سمجھ سے باہر تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" فون نہیں اٹھاؤ گی تو کیا کروں بولو "

علیدان نے اس کی خفگی اور گھبراہٹ کو یکسر نظرانداز کیا اور قدم کمرے کی طرف بڑھا دیے۔ازفرین نے چور سی نظر ارد گرد ڈالی اور پیچھے ہی کمرے کا رخ کیا۔

" فون کیوں نہیں اٹھا رہی "

محبت سے ازفرین کی خفا سی صورت دیکھی۔وہ کمرے میں آ کر پیشانی پر بل ڈالے چہرے کا رخ موڑے کھڑی تھی۔

" آپ کو یاد نہیں کیا کہا آج صبح آپ نے "

ازفرین نے خفگی سے جواب دیا۔نظریں کھڑکی پر لگے پردوں کے بلوں پر ٹکائے ہوئی تھی۔

تو ایسا بھی کیا کہہ دیا تھا دیکھو نہ ایک شادی تم سے کروں گا اپنی مرضی سے،ایک شادی گھر والوں کی مرضی سے کرنی پڑے گی "

مصنوعی سنجیدگی کی انتہا کو چھوتے ہوئے ایسے کہا کہ ازفرین کے چہرے کی ہوائیاں اڑ گئی یں۔وہ جو صبح والی بات کو فقط ایک مزاق سمجھے نخرے دکھا رہی تھی وہ مزاق نہیں نکلی تھی دل ایک دم ڈوب ہی گیا تھا۔ کانوں کو اس کی بات پر یقین نہیں آ رہا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آنکھوں سے بھل بھل آنسو ٹپک پڑے۔وہ جو اس کے فون نا اٹھانے پر اسے تنگ کرنے کا پر گروام بنا کر آیا تھا اذفرین کے یوں رونے پر بوکھلا کر آگے بڑھا۔

"مزاق کر رہا ہوں پاگل۔۔۔ "

اس کے رونے کا انداز ہی ایسا تھا کہ بے ساختہ وہ اسے باہوں کے حصار میں لے چکا تھا۔تھوڑی محبت سے اس کے جھکے سر پر ٹکا دی۔پر وہاں تو جیسے کوئی اثر ہی نہیں تھا۔وہ ہنوز اس کے سینے میں چہرہ چھپائے روئے جا رہی تھی۔

بھلا کوئی ایسا بھی جان لیوا مزاق کرتا ہے کیا۔پتا نہیں کیسا احساس تھا پر اس شخص کو وہ کسی سے بانٹنے کا تصور بھی نہیں کر سکتی تھی اب اس کی شرٹ کو آنسوؤں سے بھگوتی وہ پورے حق سے اس کے سینے سے لگی کھڑی تھی۔

تم صرف تم۔۔نہ تم سے پہلے کوئی تھی اور نہ تمھارے بعد کوئی ہوگی۔جنت میں میری زوجین کے " لگائے گے تخت پر ملکہ بن کر صرف تم ہی بیٹھی ہوگی "

علیدان اب تھوڑا سا چہرہ جھکائے اس کے کان میں سر گوشی کر رہا تھا۔اذفرین کا رونا اب ہلکی ہلکی سسکیوں میں بدل چکا تھا۔گرم سی سر گوشی دل کی دھڑکنوں کو بے ترتیب کر رہی تھی تو اس کی محبت کی چاشنی میں ڈوبی آواز اور قربت روح کو سکون بخش رہی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ اب مکمل پر سکون ہو گئی تھی پر چہرہ ہنوز چھپائے ہوئے تھی۔علیدان کے چہرے پر پھر سے شریر سی مسکراہٹ امڈ آئی۔

" ہاں یہاں تو دل پر پتھر رکھ کر صرف ایک تمہیں برداشت کروں گا پر وہاں پھر ستر حوریں تمہیں برداشت کرنی ہوں گی "

شریر سے لہجے میں کی گئی سرگوشی پر اذفرین نے ایک جھٹکے سے سر اٹھایا تھا اور پھر مکوں کی بارش تھی جو علیدان کے سینے پر ہو رہی تھی۔

" ارے ارے۔۔۔بس بس یار عجیب بیوی ہو حوریں بھی برداشت نہیں "

علیدان نے بمشکل اس کی کلائیاں تھام کر اسے روکا۔آنکھیں بھیگی ہوئی تھیں اور چہرہ خفا سا تھا۔پر لب اب مسکرا رہے تھے۔ایسے جیسے بارش کے بعد ہلکی ہلکی باد نسیم ہو۔

" ادیان اوز گل سے محبت کرتا ہے "

آہستگی سے کہے فقرے پر اذفرین نے حیرت سے آنکھیں پھیلائی یں۔علیدان نے دھیرے سے لب بھینچے سر کو اثبات میں ہلا کر اس کی حیرت کا جواب دیا۔

"پر اس سے کیا ہو گا گل تو شائی د۔۔۔۔ "

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mohey piya Milan ki Aas| By Huma waqas(Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ازفرین نے بھیگی سی آواز پر کہا۔اور دل اوزگل کے لیے پھر سے اداس ہوا۔اس کی اس بات پر علیدان بھی سوچ میں پڑ گیا تھا۔دھیرے سے اس کی کلائی یوں پر گرفت ختم کی۔

"اچھا میں جاتا ہوں فون اٹھاؤ اب"

ہلکے سے مسکرا جراس کے گال تھپتھپائے اور قدم پیچھے لیے۔ازفرین کی بات پر ساری شوخی ہوا ہو چکی تھی ۔بوجھل سے قدم اٹھاتا وہ کمرے سے باہر نکل گیا تھا۔

اور وہ اداس پریشان حال وہیں کھڑی تھی۔

****

"چلی جاؤ نافری تم بھی دیکھ لینا کچھ اپنے ل ئی ے"

مائی دہ بیگم نے ازفرین کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا صندل نے تائیدی انداز میں زور زور سے سر ہلایا،

سامنے بیٹھی صندل بضد تھی کہ ازفرین اس کے اور اوزگل کے ساتھ برائیڈل ڈریس پسند کرنے کے لیے چلے جبکہ وہ تو عجیب کشمکش میں مبتلا ہو چکی تھی۔

"آنٹی وہ میں۔۔۔۔"

ازفرین کو سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا بہانہ بنائے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اذفرین کے یوں جھجکنے پر صندل نے بچوں کی طرح خفا ہو کر اذفرین کی طرف دیکھا اور پھر رخ حسیب کی طرف موڑا۔

" حسیب دیکھیں نا میں اپنی بھابھی صاحبہ کو لے آئی ہوں آپ بھی اپنی بھابھی صاحبہ کو راضی کریں بس "

صندل نے لاڈ سے حسیب سے کہتے ہوئے اوزگل کی طرف دیکھا۔اوزگل نے اداس سے آنکھیں اٹھائی یں اور زبردستی کی مسکراہٹ چہرے پر سجائی۔

وہ بھی کہاں آنا چاہ رہی تھی صندل سے صاف کہہ دیا کہ تمہیں جو بھی پسند آئے وہ میرے لیے کر دینا آرڈر ۔کچھ بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا جو بھی ہو رہا تھا۔

" کیوں نہیں۔۔۔جارج چلو بھئی اپنی مام کو تیار کرو بلکہ تم بھی چلو ساتھ "

حسیب نے گود میں بیٹھے جارج کا کندھا تھپک کر اسے اذفرین کی طرف بھیجا۔اذفرین جارج کے یوں بھاگ کر آ کر ساتھ لگنے اور معصومیت سے دیکھنے پر گڑبڑا سی گئی۔

"ٹھیک ہے میں آتی ہوں بیٹھیں آپ لوگ "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

خجل سے انداز میں کانوں کے پیچھے بالوں کو آڑاتی وہ وہاں سے تیز تیز قدم اٹھاتی اوپر کمرے میں آئی اور لبوں کو بے چینی سے کچلتے ہوئے علیدان کو فون ملایا۔علیدان کے فون اٹھاتے ہی عجلت میں کہا۔

"ہیلو علیدان"

آواز میں پریشانی جھلک رہی تھی جو علیدان سے چھپی نارہ سکی۔وہ اس وقت کار میں بیٹھا تھا اذفرین کی پریشان حال آواز پر بھنویں سکڑ گئی یں۔ہاتھوں کی گرفت بھی سٹیرنگ پر ڈھیلی پڑ گئی تھی۔

"اوہو۔۔کیا ہوا اتنی پریشان کیوں ہو؟"

تجسس سے پوچھا۔دوسری طرف تو وہ جیسے تیار ہی بیٹھی تھی۔ابھی رات والی پریشانی ختم نہیں ہوئی تھی کہ صبح ایک اور آفت آ گئی تھی۔

"علیدان صندل اور گل آئی بیٹھی ہیں وہ لہنگا آرڈر کرنے جارہی ہیں حسیب کے ساتھ،مجھے بھی بھیج رہی ہیں آنٹی کہ اپنا بھی پسند کرلو"

حواس باختہ سا انداز تھا سانس بھی چڑھا ہوا تھا۔علیدان نے اس کی بات پر سکھ کا سانس لیا وہ تو ڈر گیا تھا پتا نہیں کیا ہو گیا ہے ایسا کہ وہ گھبرائی ہوئی ہے۔

"ہاں تو کرو نا جاؤ نا ان کے ساتھ،رخصتی تو تمھاری بھی ہے نہ"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

علیدان نے نرمی سے نارمل لہجے میں کہا جبکہ اس کی بات پر اذفرین نے خفا سی صورت بنائی۔

"علیدان مزاق کے موڈ میں نہیں ہوں، بہت گھبراہٹ ہو رہی ہے"

پریشانی سے کہا۔اور انگلیوں کی پوروں کو جوڑے نگاہیں ہاتھوں پر مرکوز کئیے دل برداشتہ لہجہ اپنایا

"کوئی ضرورت نہیں ہے گھبرانے کی بلکہ میں بھی آ رہا ہوں وہاں تمھارے برائیڈل ڈریس کی پے منٹ میں کروں گا تم جو بھی پسند کرو گی"

علیدان نے دوٹوک لہجے میں کہا۔پیشانی پر پر سوچ لکریں تھیں۔اذفرین نے پریشانی اور حیرت کے ملے جلے اثرات کے زیر اثر منہ کھولا۔

"پر وہ کیسے؟"

حیرانگی سے سوال کیا۔جبکہ دوسری طرف تو مکمل سکون تھا۔

"وہ سوچنا تمھارا کام نہیں، چلو جاؤ ان کے ساتھ"

علیدان نے پچکارتے ہوئے کہا تو اذفرین گہری سانس خارج کرتی ہوئی سر کو اثبات میں ہلانے لگی۔

****

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اذفرین فون کان کو لگائے کمرے کے دروازے کو آہستگی سے بند کرتی پلٹی تھی اور پھر بیڈ کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھی۔جارج کو سلانے کے بعد واپس آئی تو موبائل بج رہا تھا۔اور اب دوسری طرف سے علیدان کی پوچھی گئی بات پر دھیرے سے مسکرائی۔

"ہاں بہت پسند آیا تھا وہ پر علیدان وہ بہت مہنگا تھا"

الجھے سے لہجے میں جواب دیا پریشانی سے بھنویں سکڑ گئی تھیں۔علیدان ان کے پیچھے ہی صندل سے پوچھ کر ڈیزائنر کے پاس پہنچ چکا تھا۔

وہاں اذفرین کی نظر بار بار ڈیپ سرخ اور گرے ملاپ کے بیش قیمت لہنگے پر اٹھ رہی تھی۔اس کی پسندیدگی کی یہ نظر علیدان باخوبی بھانپ چکا تھا۔بظاہر تو وہ پوری شاپنگ کے دوران اذفرین سے بے نیازی برتتا رہا پر وہ اس کی نظروں کے تعاقب میں آئی ہر چیز کو ذہن میں نقش کر رہا تھا۔

اور اب اذفرین کو یہی بتا رہا تھا کہ ان کے جانے کے بعد پھر سے ڈیزائنر کے پاس گیا تھا اور اذفرین کے لہنگے کا آرڈر اس ڈیپ ریڈ اور گرے رنگ کے لہنگے میں تبدیل کروا دیا ہے،ایڈوانس قیمت بھی ادا کر دی تھی۔

"تمہیں پسند تھا بس ٹھیک ہے بل وغیرہ میں نے لے لیے ہیں حسیب سے تو بعد میں پوری پے منٹ میں کر دوں گا"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

علیدان نے نارمل سے لہجے میں جواب دیا۔ تکیے پر سر رکھے آہستگی سے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرے وہ حسیب سے سارے بل لے چکا تھا کہ ایک ساتھ ہی کہ لہنگے تیار ہونے کے بعد وہ اذفرین سے پیسے لے کر پورے بل کی ادائی گی کر دے گا۔

اذفرین نے لب بھینچ کر سر ہلایا ایسے جیسے وہ اس کو دیکھ رہا ہو۔ کتنا پیارا احساس تھا۔ برسوں خواہشوں کو مار کر جینا پڑا تھا اور اب کوئی ایسا تھا جو اس کی نظروں کے زاویے سے ہی اس کی پسندیدگی اور خواہش کو جانچ لیتا تھا۔ وہ مسکرا رہی تھی۔

سوچتے سوچتے اچانک ذہن اوزگل کی طرف گیا تو لبوں پر بکھری مسکان فوراً رو ٹھ کر پیشانی پر پریشانی کے شکن نمودار کر گئی۔

"آپ اوز کے ساتھ کس دن بات کریں گے"

پیشانی پر الجھی سی لکریں ڈالتے ہوئے دھیمی سی آواز میں پوچھا۔ آج اوزگل کا یوں گم سم سا بیٹھے رہنا عجیب سا لگ رہا تھا۔ وہ اور اس کا اداس چہرہ دل میں ٹیس اٹھا رہا تھا۔ یقیناً وہ علیدان کی توجہ کی طلبگار ہوگی، جس کے نا ملنے پر یوں اداس تھی۔ اور ادیان والا سارا قصہ بھی علیدان اسے بتا چکا تھا۔

جو بھی تھا اس کے دل ٹوٹنے کا دکھ دل کو پریشان کیے ہوئے تھا۔ وہ اور علیدان ہر روز رات کو یہی باتیں کرتے سو جاتے تھے۔ علیدان کو تھا کہ وہ کچھ ایسا کرے کہ بس اوزگل کا دل نا ٹوٹے۔ اور اوزگل بات سمجھ

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جائے کے وہ بہت مجبور ہے اس نے بہت کوشش کی تھی شروع سے کہ بات اتنی آگے نا بڑھے پر کل کل کرتے یہ دن آگیا تھا

"میں ۔۔۔ چاہتا تو یہ تھا کہ پہلے سعد بھائی سے بات ہو جاتی پتہ نہیں گل کا ریکشن کیا ہو گا، اس سب کو لے کر اور گھر میں ایک طوفان آئے گا پھر صندل اور حسیب کا بھی سوچتا ہوں پہلے حسیب کو اعتماد میں لوں، ابھی کوئی سرا ہاتھ نہیں لگ رہا "

علیدان نے پریشان سے لہجے میں جواب دیا۔ وہ خود الجھا ہوا تھا۔ بالوں کو ہاتھوں سے جکڑا۔ گہری آنکھیں چھت پر مرکوز تھیں جو حل تلاش کر رہی تھیں۔

"تو۔۔۔ "

اذفرین نے الجھے سے انداز میں بات آگے بڑھائی۔ وہ علیدان سے زیادہ الجھی ہوئی اور بے حال تھی۔ علیدان کی زبردستی پر دل و جان سے نکاح پر مان تو گئی تھی پر آگے اب کچھ بھی سجھائی دینا علیدان کو بھی کیوں بند ہو گیا تھا۔ اذفرین بے دردی سے نچلے لب کو کچل رہی تھی۔

"تو یہ کہ اب کروں گا موقع کی تلاش میں ہوں جیسے ہی ملا بس انہی دو تین دن میں اوز گل سے تو بات کر ہی لوں گا اور ادیان سے شادی کروا دوں گی اس کی "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

علیدان نے پر سوچ انداز میں جواب دیا۔اذفرین نے بچارگی سے سر کو گھمایا۔اچانک کمرے میں پڑی بل ٹون کی آواز گونجنے پر حیرت سے بیڈ کے ایک طرفہ چھوٹے میز پر پڑی بل کو دیکھا جو مائی دہ بیگم کے کمرے میں پڑی بل سے ملحقہ تھی وہ اذفرین کو بلانے کے لیے یہی بجاتی تھیں۔

"علیدان لگتا ہے آنٹی بلا رہی ہیں مجھے نیچے میں آتی ہوں "

اذفرین نے بل کی آواز پر پریشان سے لہجے میں بتایا۔پہلے کبھی یوں ہوا نہیں تھا کہ آنٹی رات کو یوں اسے اپنے کمرے میں بلائی ہیں۔

اذفرین نے عجلت میں فون بند کیا بیڈ پر پڑے دوپٹے کو اچھال کر کندھے پر لیتی تیزی سے کمرے سے باہر نکل کر نیچے مائی دہ بیگم کے کمرے میں آئی۔

دروازہ کھولا تو سامنے بیڈ پر مائی دہ بیگم پریشان سی صورت بنائے آنکھوں میں آنسو لیے بیٹھی تھیں۔اذفرین ان کو اس حالت میں دیکھ کر الجھی سی آگے بڑھی۔

"آنٹی کیا ہوا اس طرح کیوں رو رہی ہیں "

پریشان سے حیرت میں ڈوبے لہجے میں کہتی وہ ان کے پاس بیڈ پر بیٹھ گئی۔دل انجان سی پریشانی پر دھڑکنے لگا تھا۔وہ کیوں اس طرح بیٹھی تھیں گود میں فون دھرا تھا جن پر ان کا ہلکا سا جھری دار ہاتھ کپکپا رہا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ایمیلی کیس جیت گ ئی ہے جارج کی کسٹڈی کے لیے، جارج کو بھیجنا ہے اب آسٹریلیا واپس، ابھی نجف کا فون آیا ہے "

مائی دہ بیگم نے بھیگے سے لہجے اور کانپتی آواز میں بتا کر اس کی حیرت کو ختم کیا۔ وہ ضبط کے آخری دہانے پر تھیں شائی د، بات ختم ہوتے ہی گال پر آنسو لڑھک گ ئے۔

"کیا۔۔۔ "

اذفرین کو بھی حیرت کے ساتھ ساتھ دکھ کا جھٹکا لگا۔ جارج سے محبت کا ایسا رشتہ بن گیا تھا کہ اس بات سے دل عجیب سے دکھ اور اداسی میں گھر گیا۔

ہاں دوسرے شوہر سے بھی علیحدگی اختیار کر لی ہے اس کلموہی نے اس لے جارج کی کسٹڈی اسے مل گ ئی ہے، نجف سے زیادہ انکم ہے اس کی اور نیشنلٹی بھی ہے پاس، اس کے حق میں فیصلہ دے دیا ہے عدالت نے "

مائی دہ بیگم نے آنسوؤں سے بھاری ہوتی آواز میں بمشکل اپنی بات مکمل کی جبکہ اذفرین دم سادھے ان کو سن رہی تھی۔

جارج سے مائی دہ بیگم بے پناہ محبت کرتی تھیں۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mohey piya Milan ki Aas| By Huma waqas(Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ تو اسی کیس کے نتیجے کے انتظار میں تھیں کہ نجف کے حق میں فیصلہ ہو جائے گا تو وہ اپنے پوتے کا اسلامی نام اپنی پسند سے رکھیں گی۔ پر یہاں تو سب کچھ الٹ ہو گیا تھا۔

"نجف بہت زیادہ اپ سیٹ ہے پاکستان آرہا ہے اگلے ہفتے، جارج کی پیکنگ کر دینا ساری پرسوں کی سیٹس ہو گئی ہیں حسیب لے کر جائے گا اسے"

مائی دہ بیگم نے بمشکل اپنے آنسوؤں پر قابو پاتے ہوئے اپنی بات مکمل کی تھی۔ پر آنسو تھے کہ تھمنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔ اذفرین ان کی حالت دیکھ کر جلدی سے ان کے گلے لگی تھی۔ وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھیں۔

ان کا یوں رونا اور جارج سے جدائی کا دکھ اس کی آنکھوں میں بھی موجود آنسوؤں کی رفتار کو بڑھا چکا تھا۔ کچھ دیر یوں ہی ان کے ساتھ لگ کے رونے کے بعد جب وہ چپ ہوئی یں تو اذفرین آہستگی سے ان سے الگ ہوئی۔

"اٹھو ہمارے بس میں کچھ بھی نہیں رہا"

مائی دہ بیگم نے آنسو صاف کیے بھاری سی آواز میں اس کو اور خود کو حوصلہ دیا تھا۔ اذفرین کچھ دیر بیٹھی ان کو یونہی دیکھتی رہی پھر ان کے ہاتھ تھپکتی دھیرے سے اٹھ کر کمرے سے باہر نکل گئی۔ قدم جارج کے کمرے کی طرف اٹھ رہے تھے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ معصوم سویا ہوا تھا۔اپنی قسمت کے فیصلے سے بلکل بے خبر اذفرین نے اس کے سر پر نرمی سے ہاتھ پھیرا تو ملائی م سے بال اوپر کو اٹھ کر پھر سے پیشانی پر گر گ ۓ تھے۔

جارج کو یوں دیکھتے دیکھتے خبر ہی نا ہوئی کب وہ اس کے پاس سر رکھے گہری نیند میں چلی گ ئی۔

****

کار سست روی سے سڑک پر چل رہی تھی۔ادیان بمشکل خود کو سنبھالے دم سادھے کار چلا رہا تھا وجہ ساتھ والی سیٹ پر بیٹھی اوزگل تھی۔وہ سنبل کے گھر گ ئی تھی جہاں سے واپسی پر میر دلاور نے علیدان کو اسے لانے کا حکم دیا تھا اور علیدان یہ کام آگے اس کے کندھوں پر منتقل کر چکا تھا۔

دنوں طرف ایک جیسا ہی حال تھا اوزگل بھی بار بار ہاتھوں کو انگلیوں کو آپس میں پھنسا کر لب کچل رہی تھی ۔اس دن کے بعد آج تو دنوں ایک دوسرے کے ساتھ یوں بیٹھے تھے۔

سنبل نے اوزگل کی اچھی خاصی برین واشنگ کی تھی کہ وہ اپنے لیے سٹینڈ لے اگر وہ ادیان سے محبت کرتی ہے تو بات کرے گھر میں کسی سے پر وہ کسی سے بات کرنے کے بجائے ادیان سے بات کرنے کی ہمت بندھانے لگی تھی۔کیونکہ پورے گھر میں ایک واحد وہ ہی تو تھا جس سے اسے بات کرنے پر سوچنا نہیں پڑتا تھا۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mohey piya Milan ki Aas| By Huma waqas(Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چور سی نظر ساتھ بیٹھے ادیان پر ڈالی وہ سنجید گی کی انتہاؤں کا چھوتا کارڈرائی یو کرنے میں مصروف تھے۔

اذفرین نے سانس اندر کھینچ کر خود کو حوصلہ دیا۔

" ادی مجھے بات کرنی ہے تم سے "

سر جھکا کر مدھم سی آواز میں ادیان کو مخاطب کیا۔وہ اس طرح اوز گل کے اچانک بات کرنے پر گڑ بڑا سا گیا ۔چونک کر اس کے چہرے کے تاثرات کو جانچا۔انداز ایسا تھا جیسے یقین نا ہو کہ اس نے بات کی ہے اس کے ساتھ۔

" ہاں کچھ بات کرنی ہے کسی پر سکون جگہ پر لے چلو "

اوز گل نے ہاتھوں پر سے نظر ہٹا کر اس کے آنکھوں سے پوچھے گئے سوال کا جواب دیا ادیان اب خاموشی سے نظر جھکائے ارد گرد دیکھ رہا تھا۔پھر کار کو ایک قریبی ہوٹل کے سامنے روک دیا۔

وہ کار سے اترا تو اوز گل خاموشی سے اتر کر اس کے ہمراہ ہو گئی۔ہوٹل کا ماحول واقعی بہت پر سکون تھا مدھم سی موسیقی کی آواز اور اس وقت بہت کم لوگ وہاں موجود تھے۔ادیان نے لب بھینچ کر اوز گل کی طرف دیکھا اور ہاتھ سے ایک طرف لگی میز کی طرف اشارہ کیا۔

ہوٹل میں ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے تو ادیان پریشانی سے نظریں چرا رہا تھا۔دل میں عجیب سے وہم آ رہے تھے اوز کو کیا بات کرنی ہو گی مجھ سے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"مجھ سے محبت کب ہوئی تھی؟ "

اوز گل کے عجیب سے سوال پر ادیان نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔وہ کیسا سوال کر رہی تھی۔لگتا تھا اس کی سزا ابھی ختم نہیں ہوئی تھی۔

"اوز۔۔۔یہ سب باتیں۔۔۔ "

گھٹی سی شرمندہ آواز میں بات شروع ہی کی تھی کہ اوز گل نے تنک کر اس کی بات کاٹ دی۔ عجیب سی ہمت آگئی تھی اوز گل میں شائد اس کی وجہ سامنے اپنے عشق میں ڈوبے انسان پر یقین کی تھی یا پھر خود اس کی محبت میں گرفتار ہونے کی تھی۔

ادیان ہنوز خاموش الجھا سا بیٹھا اب اسے دیکھ رہا تھا۔دل اس کے یوں بات کاٹنے پر اور ڈر گیا تھا۔

"میں نے پوچھا ہے مجھ سے محبت کب ہوئی تھی؟ "

اوز گل نے اب کی بار ادیان کی آنکھوں میں دیکھا تھا۔دونوں طرف دل کی دھڑکن تیز ہو چکی تھی۔ نظروں کا تصادم ہی ایسا تھا۔ادیان اس کی نظروں میں موجود عجیب سے رنگ کو دیکھ کر ہل گیا۔ بمشکل بولنے کی خاطر لب واکیے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پتا نہیں چلا اوز، شائی دہمیشہ سے تھی، جب تمہیں پہلی ایمیل سنڈ کی تھی اس سے پہلے خود سے لڑتے ایک سال ہو چکا تھا مجھے "

ادیان نے بات کرتے ہوئے نظریں جھکا دی تھیں۔اس کی آواز سامنے بیٹھی اوز گل کے اندر سکون اتار رہی تھی۔کتنا انوکھا احساس ہوتا ہے نا جب کوئی انسان آپ سے محبت کا اظہار کر دے ایسی شدید محبت جو آپ کی روح سے ہو ایسا ہی کچھ احساس اس وقت اوز گل کو ہو رہا تھا۔سامنے بیٹھا یہ پیارا سا انسان اس سے سچی محبت کرتا تھا۔

" پر اب یقین جانو۔۔ "

ادیان نے اچانک اوپر دیکھا تو اوز گل کے لبوں پر موجود معنی خیز مبہم سی مسکراہٹ دیکھ کر ساکن ہو کر بات کو ادھورا چھوڑ دیا۔

" مطلب اب نہیں کرتے تم مجھ سے محبت؟ "

اوز گل نے مسکراہٹ کو گہرا کئے سوال کیا تو وہ الجھ سا گیا۔نا سمجھی سے اوز گل کی طرف دیکھا۔وہ ایسے کیوں دیکھ رہی تھی لبوں پر موجود مسکراہٹ کا کیا مطلب تھا وہ الجھا سا حیران سا بیٹھا تھا۔

" دیکھو مجھ سے جھوٹ مت بولنا "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اوز گل نے پھر سے سر گوشی کی۔اب کی بار لہجہ محبت سے لبریز تھی۔وہ حیران و پریشان دنگ بیٹھا تھا۔

"کرتا ہوں پر۔۔۔"

آہستگی سے کہا۔پر وہاں تو اوز گل کے گال گلال ہو چلے تھے۔حیرانگی کے سمندر میں غرق اس کی طرف دیکھا۔

"میں بھی تم سے ہی محبت کرتی ہوں"

اوز گل نے بے تابی سے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اپنی محبت کا اظہار کیا،ادیان کو تو جیسے کسی نے سکتے میں دھکیل دیا تھا۔

"کیا۔۔۔"

ادیان کی آواز کہیں بہت دور سے آتی ہوئی محسوس ہوئی۔اوز گل نے دلکش مسکراہٹ سجائے پلکیں گرائی ہیں۔

"ہاں ہمیشہ سے تم سے ہی تھی مجھے محبت،ان لفظوں سے تھی جو میرے لیے تھے صرف میرے لیے"

وہ اب یونہی شرمائی سی لجائی سی بولے جا رہی تھی اور سامنے بیٹھے ادیان کی حیرت میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

علیدان سے صرف ذہن کو لگاؤ تھا وہ بھی غلط فہمی کی وجہ سے، دل کو تو ہمیشہ سے ان لفظوں کو لکھنے "

" والے سے تھی محبت

وہ کیا بول رہی تھی کانوں کو خود پر یقین نہیں تھا۔ کیسے کرتا یقین کہاں تھا خود کی قسمت پر اتنا بھروسہ اور نا اپنی لگن پر یقین تھا۔

" ایسے کیوں بیٹھے ہو کچھ تو بولو میں سچ کہہ رہی ہوں یقین کرو "

اوز گل نے بے چین سی صورت بنائے سوال کیا۔ وہ اب بھی سپاٹ چہرے سے اسے یک ٹک تکے جا رہا تھا۔

دل کو اس کی بات پر یقین آیا تو دماغ نے پکڑ کر جھنجوڑ ڈالا۔

" اوز۔۔۔پر "

پھیکی سی آواز نکلی اور دونوں کی آنکھیں ملتے ہی دل بنا بولے ایک دوسرے سے باتیں کرنے لگے۔

" ادیان پلیز تم بات کرو تایا بابا سے تائی امی سے کسی سے بھی مجھے علیدان سے نہیں کرنی شادی "

اوز گل کی آواز گلے میں پھنستے گولے کے باعث بھاری سی ہوئی تو ادیان نے تڑپ کر اس کی طرف دیکھا۔

"مجھے سمجھ نہیں آرہا میں کیا کروں اس لیے پر اوز، علیدان بھائی۔۔۔ "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ادیان نے بے چارگی سے کہا اور بے بس انداز میں اس کی طرف دیکھا کتنی عجیب بات تھی سامنے بیٹھی اس کی محبت اگر اس کے بھائی کی محبت نا ہوتی تو شائد وہ آج اس کے یوں اظہار پر اس شخص سے لڑ کر بھی اسے چھین کر لے آتا پر قسمت نے کتنا ستم کیا تھا اس پر اس کا رقیب اس کا اپنا بھائی تھا۔

"میں کچھ نہیں جانتی "

اوزگل نے روہانسے لہجے میں کہا اور پر شکوہ نگاہ ایسی ڈالی کے ادیان سوچ میں پڑ گیا۔ایک طرف محبت تھی تو دوسری طرف بڑا بھائی۔

" اچھا پریشان نا ہو میں۔۔۔میں کچھ سوچتا ہوں صندل سے بات کرتا ہوں "

ادیان نے اس کے یوں رونے پر بے چینی سے کہا۔وہ اب باقاعدہ بچوں کی طرح رونے لگی تھی۔اظہار کے بعد سب کچھ کتنا ہلکا پھلکا لگنے لگا تھا ایسا لگا جیسے سارا بوجھ ادیان نے اپنے کندھوں پر لے لیا ہو۔

" رونا بند کرو، یہ نہیں دیکھ سکتا میں ان آنکھوں میں "

آہستگی سے گھمبیر لہجے میں کہا تو اوزگل دھیرے سے محبت بھری مسکان لبوں پر سجا گئی۔

****

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جارج الجھا سا اذفرین کے پاس کھڑا اس کو بغور دیکھ رہا تھا۔اذفرین بار بار آنسو پونچھتے ہوئے اس کے بیگ میں کپڑے رکھ رہی تھی۔ جارج سے جدائی تو طے تھی پھر بھی دل اس کے یوں چلے جانے پر پھٹ رہا تھا۔

" مام کیوں پیکنگ کر رہی ہیں ؟ "

وہ اب یہ سوال تیسری دفعہ پوچھ رہا تھا۔اذفرین نے بیگ کی زپ بند کی اور غور سے اس کے چہرے کو دیکھا جہاں معصومیت کے ساتھ اس پیکنگ کی وجہ جان لینے کی بے چینی تھی۔

اذفرین نے بیگ کو ایک طرف کرتے ہوئے جگہ بنائی اور بیڈ پر بیٹھ کر اس کے دونوں بازؤں کو تھام کر اپنے قریب کیا۔ وہ اسی طرح اذفرین پر نظریں گاڑے سوالیہ انداز میں دیکھ رہا تھا۔اذفرین کے چہرے پر موجود دکھ اور اداسی اس کے ننھے سے ذہن کو الجھائے ہوئی تھی۔

" مما یاد آتی ہیں آپکو؟ "

اذفرین نے پیار سے اس کی گال پر ہاتھ رکھ کر اپنا چہرہ قریب کرتے ہوئے مدھم سی آواز میں پوچھا۔ جارج کے چہرے پر ایک دم سے ایک رنگ لہرا گیا تھا۔ کتنی عجیب بات تھی جس ماں کے نقش کو اس کے ذہن سے مٹانے کی سال بھر کوشش کی تھی آج اُسی ماں کو وہ یاد کرنے کا کہہ رہی تھی۔

" پہلے بہت آتی تھیں ،اب کبھی کبھی آتی ہیں "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جارج نے معصومیت سے جواب دیا اس کی آنکھوں میں موجود الجھن بڑھ چکی تھی۔ماں باپ کے الگ ہونے کے بعد ٹوٹے ہوئے بچے عام بچوں سے زیادہ حساس ہوتے ہیں۔جارج بھی بلکل ایسا تھا وہ اذفرین کے چہرے پر موجود اداسی کی وجہ جاننا چاہتا تھا۔

"تو مما سے ملنے کو دل کرتا ہے نہ آپ کا؟ "

اذفرین نے زبردستی کی مسکراہٹ لبوں پر سجا کر اگلا سوال داغا تو جارج سوچ میں پڑ گیا۔اس کی ننھی سی پیشانی پر شکن نمودار ہوئے۔

کتنی ظالم ہوتی ہے ایسی ماں پہلے خود ہی اسے چھوڑ کر چل دی اس کے ننھے سے ذہن سے اس کی محبت اور یادوں کو باقی لوگوں نے کھرچ دیا تو وہ واپس آ گئی۔اسے جارج کا دکھ اپنے اندر محسوس ہو رہا تھا۔

کہیں نا کہیں اسے جارج خود جیسا لگ رہا تھا ایک کھلونا۔جسے جب دل چاہا پھینک دیا جب دل چاہا حق جتانا شروع کر دیا۔

جارج نے دھیرے سے سر کو اثبات میں ہلایا وہ ابھی بھی نا سمجھی کی کفیت میں کھڑا تھا۔پر تین سال کا تھا وہ جب اس کی ماں اس کو چھوڑ کر گئی تھی اس لیے وہ بھولا نہیں تھا اپنی ماں کو۔

"گڈ تو ایسا ہے کہ حسیب انکل کے ساتھ آپ مما سے ملنے جا رہے ہو آسٹریلیا "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اذفرین نے زبردستی کی مسکراہٹ کے ساتھ اس کے کندھوں کو پرجوش انداز میں ہلا کر اسے خوش کرنے کی ناکام کوشش کی پر وہاں کچھ بھی نہیں تھا وہ حیران سا کھڑا تھا۔خوشی کی ہلکی سی جھلک بھی نا تھی اس کے چہرے پر۔

"آپ بھی ساتھ چلیں گی نا آسٹریلیا؟ "

اس کے اگلے سوال پر جیسے اذفرین کا ضبط ختم ہونے پر آیا جلدی سے اسے کھینچ کر خود کے ساتھ بھینچ ڈالا۔

کچھ لمحے یوں ہی گزر گئے۔بمشکل خود پر قابو پایا چوری سے آنسو صاف کیے اور آہستگی سے اس سے علیحدہ ہوئی۔

" میں بعد میں آؤں گی "

مسکرا کر نم آنکھوں سے اس کے گال کو تھپکا۔پر وہاں ابھی بھی الجھن تھی بے یقینی تھی۔اذفرین نے اس سے نظریں چرائی یں۔

" پرامس؟ "

جارج نے میٹھی سی آواز میں پوچھا۔اذفرین نے چونک کر اسے دیکھا۔وہ یک ٹک اسے دیکھے جا رہا تھا۔کوئی بھی جواب دیے بنا اذفرین لب بھینچے سر کو ہلا گئی اور اسے پھر سے خود کے ساتھ لگا لیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

****

چولہے پر رکھی چائے پک رہی تھی۔پتی اچھل اچھل کر اوپر کو پہاڑ میں سے نکلتے لاوے جیسی شکل بنا رہی تھی ۔اذفرین چائے کے ابال پر نظریں گاڑے اداس سی کھڑی تھی۔جارج کو گۓ ایک ہفتہ ہو چلا تھا۔

اچانک پیچھے سے نجف کی آواز سنائی دی تو وہ خیالات سے باہر آئی۔وہ دو دن سے پاکستان آیا ہوا تھا۔سارا سارا دن کمرے میں بند رہتا تھا۔مائی دہ بیگم الگ پریشان سی روتی رہتی تھیں۔آج تیسرے دن وہ کمرے سے باہر نظر آ رہا تھا۔

" سنو "

نجف کی بھاری سی آواز کے تعاقب میں اس نے چونک کر پیچھے مڑ کر دیکھا وہ پیشانی پر ہاتھ رکھے سر کو ہلکے ہلکے دبا رہا تھا۔شیو بڑھا رکھی تھی چہرہ پریشان حال تھا۔وہ کیس پر بہت پیسہ لگانے کے بعد بھی کیس ہار چکا تھا ۔غم اور پریشانی سے چور کمزور اور نڈھال لگ رہا تھا۔

" جی "

اذفرین نے آہستگی سے پوچھا اور بغور نجف کی طرف دیکھا ایسا کونسا کام تھا جو اسے کچن تک لے آیا تھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"ایک کپ چائے کے ساتھ سر درد کی گولی بھی میرے کمرے لے آنا "

نجف نے آہستگی سے کہا۔اور پلٹ گیا۔اذفرین کو کچھ دیر پہلے ہی مائی دہ بیگم نے چائے کا کہا تھا۔اوراب وہ کچن میں سر درد کی گولی کا کہہ کر چلا گیا تھا۔

اذفرین نے چائے کو کپوں میں ڈالااس کے باقی کے لوزامات کھانے کی میز پر سجائے۔ایک طرف رکھے باکس میں سے سر درد کی گولی بھی ساتھ رکھی اور کھانے کی ٹرالی کو گھسیٹتی ہو پہلے مائی دہ بیگم کے کمرے میں آئی ان کو چائے دینے کے بعد نجف کے موجودہ کمرے کی طرف چل دی۔وہ مائی دہ بیگم کے کمرے سے کچھ دوری پر موجود کمرے میں رہ رہا تھا دو دن سے۔

ٹرالی کو کمرے کے آگے روکنے کے بعد دروازے پر آہستگی سے دستک دی۔اور پھر جوابی انتظار کیے بنا ہی دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی تو ٹھٹک کر نا صرف رکی بلکہ گندی سی بدبو کے بھبھکے کے ناک کے نتھنوں میں گھسنے کی وجہ سے جلدی سے ہاتھ کی پشت کو ناک کے آگے دھرا۔

نجف سامنے بے حال سا بیٹھا۔بیڈ سے کچھ دوری پر لگے صوفے پر وہ بیٹھا تھا اور سامنے پڑی بوتل اور گلاس کو دیکھ کر اذفرین کا چہرہ زرد پڑ گیا۔

نجف کی جیسے ہی اس پر نظر پڑی وہ بدحواس سا آگے بڑھا اپنی طرف سے وہ دروازے کو لاک کیے بیٹھا تھا پر شائید دروازہ لاک نہیں ہوا تھا جو اذفرین اس وقت یوں آنکھیں پھاڑے اس کے سامنے کھڑی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"نجف یہ۔۔۔ "

وہ ہونق بنی بمشکل صرف اتنا ہی کہہ پائی۔ نجف اب بوکھلاہٹ میں اٹھ کر پاس آ چکا تھا۔فوراً انگلی کو اپنے منہ پر دھرا،اس کی آنکھیں نشے سے عجیب طرح سے ڈھلی ہوئی تھیں۔

" ش۔ شش۔۔ش۔چپ چپ ف۔ری امی کو۔۔۔مت "

وہ بات بھی مکمل نہیں کر پارہا تھا۔اذفرین نے برا سا چہرہ بنا کر بوتل کو گھورا۔بدبوابکائی کا موجب بن رہی تھی۔

" لیکن نجف یہ سب "

اذفرین خوف کے زیر اثر آنکھیں پھیلا کر کہا پر بات مکمل کیے بنا ہی رک گئی وہ کون ہوتی تھی اس کو یوں سمجھانے والی ۔

اچھا تو وہ آج باہر اسی چکر میں گیا تھا۔اس کے پینے کے انداز سے وہ باخوبی یہ اندازہ لگا چکی تھی وہ یہ سب پہلی دفعہ نہیں کر رہا تھا۔وہ یقیناً آسٹریلیا میں بھی یہ سب کچھ کرتا رہا ہوگا۔

اسی سوچ کی وجہ سے اعصاب تن رہے تھے۔پر دل شکر ادا کر رہا تھا کہ وہ علیدان کے نکاح میں تھی اس گناہ گار شخص سے اس کا کوئی تعلق نہیں تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"یار بہت۔۔۔ب۔ہت۔۔۔تکلیف میں ہوں مجھے چھ۔۔چھوڑ گ ئی

نجف اس کے چہرے کے بدلتے زاویے دیکھ کر روہانسی آواز میں بے ربط بول رہا تھا۔اذفرین نے نفرت بھری نظر نجف پر ڈالی۔

"پھ۔پھر بچہ بھی۔۔۔لے۔۔۔کیا۔۔۔کچھ نہیں کیا تھا میں نے اس کے۔۔۔لیے "

وہ ہوش میں نہیں تھا الفاظ نا مکمل ادا ہو رہے تھے۔اذفرین نے چائے کے کپ اور سر درد کی گولی کو تیزی سے بیڈ کے اطراف پر لگے میز پر رکھا اور ٹرالی کو دھکیلتی ہوئی آگے بڑھی۔اس کا اب یہاں مزید رکنا محال ہو رہا تھا ابھی وہ دروازے کے قریب ہی پہنچی تھی جب اچانک نجف نے اس کے بازو کو دبوچا وہ بدک کر رکی

۔

"امی کو مت بتانا ف۔۔ری۔۔۔ "

وہ دھیرے سے انگلی کو نفی میں ہلاتے ہوئے کہہ رہا تھا۔اذفرین نے پیشانی پر بل ڈالے زور سے بازو اس کی گرفت سے چھڑوایا اور تیز تیز قدم اٹھاتی کمرے سے باہر نکل گ ئی پیشانی پر بل تھے اور سانس خوف سے تیز تیز چل رہی تھی۔

****

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mohey piya Milan ki Aas| By Huma waqas(Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

علیدان نے بے چینی سے ٹائی کو دائیں بائیں گھمایا۔سامنے بیٹھے نجف کی بار بار اذفرین پر اٹھتی نگاہ سیدھی اس کے دل میں چبھ رہی تھی۔بس نہیں چل رہا تھا اٹھے اور نجف کی آنکھوں پر پٹی باندھ دے یا اذفرین کو لے کر یہاں سے بھاگ جائے۔

ان کے گھر میں آج حسیب اور اس کی ساری فیمیلی کو دعوت دی گ ئی تھی۔جس میں نجف،مائیدہ اور اذفرین بھی شامل تھے۔نجف کو پاکستان آئے پانچ دن ہو چکے تھے۔کھانے کے بعد اب دلاور ولاز کے وسیع لاؤنج میں سب بیٹھے گپوں میں مصروف تھے۔

اذفرین گہرے سبز رنگ کے لباس کو زیب تن ک ئے دل موہ لینے کی حد تک حسین لگ رہی تھی سنہری رنگ کی چھوٹی سی جھمکیاں کانوں میں لٹکائے اور ہلکا سا جاذب نظر میک اپ ک ئے وہ اتنا تیار صرف علیدان کے لیے ہو کر آئی تھی پر یہاں اس کی اس تیاری کو نجف اپنے لیے سمجھتا ہوا اسے بار بار بے تاب نگاہوں سے دیکھ کر آنکھیں سیک رہا تھا۔

آج سے پہلے اذفرین کو اس نظر سے دیکھا نہیں تھا یا پھر وہ ایسے تیار نہیں ہوئی تھی۔اذفرین انتہائی حسین لڑکیوں میں شمار ہوتی تھی نجف کا دل آج ہمک ہمک کر اس بات کی تصدیق کر رہا تھا۔

دل مچلے جا رہا تھا اور نظر بے سبب بار بار اذفرین پر اٹھ رہی تھی وہ شرمائی سی نظریں جھکائے بیٹھی نجف کو ہواؤں میں اڑا رہی تھی کہ وہ اس کی ہونے والی بیوی ہے۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mohey piya Milan ki Aas| By Huma waqas(Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

گود میں دھرے موبائل پر بجتی پیغام کی بیپ پر اذفرین نے الٹا موبائل سیدھا کیا۔علیدان کا نام جگمگا رہا تھا ۔ارد گرد چور سی نظر ڈالتے ہوئے پیغام کو کھولا۔اس کے دائیں طرف اوزگل بیٹھی تھی۔اس سے چھپاتے ہوئے موبائل کو نیچے کیے پیغام کو کھولا

" اٹھو اور جاؤ یہاں سے فوراً "

علیدان کے پیغام پر حیرت سے نظر اٹھا کر چور سی نظر علیدان پر ڈالی جو سرخ چہرہ لیے ضبط کی آخری سیڑھی پر بیٹھ تھا۔لب بھینچے ہوئے تھے اور پیشانی پر شکن بھی موجود تھے۔

" علیدان ایسے سب میں سے اٹھ کر کیسے جاؤں۔۔کیا ہوا ہے؟ "

اذفرین نے پریشان سی صورت بنائے پیغام ٹائپ کیا۔اور پھر جلدی سے سنڈ کیا۔الجھی سی نگاہ پھر علیدان پر ڈالی گہرے گرے رنگ کے کوٹ پینٹ میں ملبوس وہ کچھ دیر پہلے ہی آفس سے واپس آیا تھا۔

" میں کچھ نہیں جانتا وہ بار بار تمہاری طرف دیکھ رہا ہے خون کھول رہا میرا "

کچھ دیر کے انتظار کے بعد ہی علیدان کا جوابی پیغام سکرین پر تھا۔اذفرین نے گھبرا کر نجف کی طرف دیکھا تو وہ واقعی ہی گہری مسکراہٹ چہرے پر سجائے اسے دیکھ رہا تھا۔اذفرین کا دل ڈوب گیا نجف کی ایسی نظریں آج سے پہلے اس نے نہیں دیکھی تھیں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" آپ اگنور کریں نا "

تھوک نگل کر جوابی پیغام بھیجا۔اور ارد گرد زبردستی کی مسکراہٹ کا تبادلہ کیا، بڑے سب کسی بات پر قہقہ لگا رہا تھے۔

" نہیں کر سکتا میرا دماغ خراب ہورہا ہے جاؤ یہاں سے اوپر جاؤ صندل کے کمرے میں "

علیدان کے غصے میں بھیجے گ ئے جوابی پیغام پر وہ لرز ہی تو گ ئی، فوراً وہاں سے ا ٹھی اور پھر اوز گل کو اشارے سے بلاتی ایک طرف چل دی۔

اذفرین کے جانے کے بعد علیدان نے کوٹ کو پر سکون انداز میں درست کیا اور گھور کر نجف کو دیکھا جواب جاتی ہوئی اذفرین کو دیکھ رہا تھا۔دل چاہ آج اذفرین کو گھر نا جانے دے۔ عجیب طرح کی وحشت سی ہونے لگی تھی۔

" شادی پھر سب کی جلدی رکھ دیتے ہیں تیاری تو مکمل ہی ہے کیا خیال ہے آپکا دلاور صاحب "

حسیب کے والد خالد صاحب کی بات پر دھیان جاتے ہی جیسے علیدان نے چونک کر سب کی طرف دیکھا۔ شادی کی تاریخ دو ماہ بعد کی پہلے بھی صرف نجف کی وجہ سے رکھی گ ئی تھی اب اس کے یوں اچانک آ جانے پر حسیب کے والد شادی جلدی کرنے کا کہہ رہے تھے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"مجھے کوئی اعتراض نہیں ابھی کارڈ وغیرہ نہیں پبلش ہوئے تھے تو خیر ہے ڈیٹ آگے یا پیچھے ہو"

میر دلاور نے شائستگی سے جواب دیا۔سب بڑے اب سر ہلا ہلا کر بات کی تائید کر رہے تھے۔علیدان کا سانس اٹک گیا تھا

"تو ٹھیک ہے پھر اس ماہ کی ہی چھبیس تاریخ رکھ لیتے ہیں"

عامر صاحب نے بات مکمل کرنے کے بعد سب کی طرف تائیدی نظر گھمائی۔اور پھر مسکراتے ہوئے نجف کی طرف دیکھا

"کیوں بیٹا نجف آپکو کوئی اعتراض تو نہیں"

عامر صاحب کے اچانک پوچھے گئے سوال پر نجف بڑے انداز سے مسکرا دیا۔علیدان کے تن بدن میں آگ لگ گئی تھی۔

"نہیں کوئی اعتراض نہیں جیسے آپکی مرضی خالو"

بڑے مؤدب لہجے میں کہتے ہوئے وہ اب سر جھکائے ہوا تھا۔علیدان کا وہاں بیٹھنا اب مشکل ہو رہا تھا۔بے چین سا ہو کر ایکسکیوزمی کہتا ہوا وہاں سے اٹھ کر باہر نکل گیا۔جبکہ میر دلاور اب اس کی پشت کو تیکھی نگاہوں سے گھور رہے تھے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

****

دروازے پر دستک ہونے پر اذفرین نے کمبل کو ایک ہاتھ سے اٹھاتے ہوئے خود پر سے اتارا وہ بیڈ پر لیٹی علیدان کی کال کا انتظار کر رہی تھی۔

پر جناب کو تو پتہ نہیں آج کس بات کا غصہ تھا۔دلاور ولاز سے واپس آئے تین گھنٹے ہو چلے تھے اب رات کے بارہ بج رہے تھے۔پر وہ کال نہیں کر رہا تھا۔اسے کیا پتا تھا کہ اس کی یہ تیاری علیدان کو خوش کرنے کے بجائے اسے غصہ دلا دے گی۔

پتا نہیں کیوں دروازے کی دستک پر اچانک پہلا خیال علیدان کی طرف گیا سانس خشک ہوئی وہ کیوں آج آ گ ئے۔اب نجف بھی ہے گھر میں تو کوئی بات نا بن جائے اسی خیال کے آتے ہی وہ تیزی سے آگے بڑھی اور جلدی سے بنا پوچھے دروازہ کھول دیا۔پر سامنے بے حال سے کھڑے نجف کو دیکھ کر ٹھٹک گ ئی۔

وہ نشے میں دھت ادھ کھلی آنکھیں اور عجیب سی مسکراہٹ ل ئے کھڑا تھا۔اذفرین کے پیروں کے نیچے سے زمین کھسک گ ئی۔ بمشکل خوف کو چھپا کر چہرے پر سختی سجائی آنکھیں سکیڑ کر نجف کو گھورا۔دروازہ بند کر نہیں سکتی تھی وہ اب دروازے پر ہاتھ رکھے ہوئے تھا۔

“ آپ کو کچھ چاہیے کیا؟ ”

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

لہجہ کھردرا سار کھے آنکھیں سکوڑے سپاٹ چہرے سے سوال پوچھا۔ نجف بے تکلفی سے مسکراتا ہوا کمرے میں آچکا تھا۔اذفرین نے گھبرا کر اس کی طرف دیکھا۔

" نہ۔۔۔نہیں کچھ نہیں چاہیے۔۔۔۔بس کچھ۔۔۔دیر۔۔۔۔۔ادھر تمھارے پاس بیٹھ جاؤں "

نجف دروازے کے بلکل سامنے اس کے رستے میں حائل کھڑا مدہوش سی آواز میں کہہ رہا تھا۔اذفرین نے نفرت سے اس کی طرف دیکھا اور پیشانی پر بل ڈالتے ہوئے آگے ہوئی۔

" نجف رات بہت ہو گئی ہے آپ۔۔۔آپ اپنے کمرے میں جائیں پلیز "

دروازے کی طرف بازو لمبا کیے اشارہ کیا چہرے پر ناگواری تھی۔ نجف اس کی بات پر عجیب طرح سے ہنسا اور پھر دروازے کو پاؤں مارتا ہوا آگے بڑھا۔دروازہ دھماکے سے بند ہوا۔اذفرین نے پھٹی سی نظروں سے پہلے دروازے کو پھر نجف کی طرف دیکھا۔

" یار عجیب باتیں کر رہی ہو۔۔۔دس بارہ دن۔۔۔تو رہ گئے ہیں ہماری شادی کو "

وہ مدھوش سا بمشکل فقرہ پورا کر رہا تھا۔پر اب اس کی آنکھوں میں موجود عجیب سی بے باکی اذفرین کے رونگٹے کھڑے کر چکی تھی۔

" تو۔۔ابھی آپ جائیں پلیز اپنے کمرے میں "

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mohey piya Milan ki Aas| By Huma waqas(Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اذفرین نے سخت لہجے میں آواز اونچی کی کہ شائی دوہ ڈر جائے۔پر وہ تو آگے بڑھ رہا تھا۔اس کی آنکھوں میں کوئی خوف نہیں تھا۔وہ تو شیر تھا کہ وہ اس وقت مکمل طور پر اس کے رحم و کرم پر ہے۔

نہیں آج یہیں تمھارے پاس بیٹھوں گا ساری رات۔۔ تم بس یہ بتادو۔۔۔۔ تم تو نہیں۔۔۔ کروگی نا "

" ایمیلی کیا طرح مجھ سے

نجف نے اذفرین کے قریب آکر اس کے چہرے پر نظریں گاڑتے ہوئے پوچھا۔اذفرین نے ناگواری سے اس کے سینے پر ہاتھ دھرے اسے دور کیا۔اذفرین کا رنگ و روپ تو آج ویسے ہی اس کے سر پر سوار تھا اور اب پینے کے بعد شیطان پوری طرح سے ذہن کو جکڑ چکا تھا سوچنے سمجھنے کی صلاحیت ختم تھی۔ عجیب سا ہیجان بدن میں سرائیت کر رہا تھا۔

" نہ۔۔۔ نجف پیچھے رہ کر بات کریں اور نکلیں یہاں سے "

اذفرین غصے سے کہتی ہوئی اس کے بغل سے گزرنے لگی جب نجف نے سختی سے بازو دبوچ کر اتنی زور کا جھٹکا دیا کہ وہ بری طرح اس سے ٹکرا گ ئی۔ سر اس کے سینے سے اتنی زور سے ٹکرایا کہ گھوم گیا۔اذفرین خوف سے کانپ گ ئی۔اس کی گرفت عجیب طرح کی سختی لیے ہوئے تھی۔

" گھبرا کیوں رہی ہو اتنا۔۔۔۔ بس سکون چاہتا ہوں۔۔۔ تھوڑا سا بہت ٹوٹا ہوا ہوں "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اذفرین کا بازو دبوچے وہ حواسوں کو خیر باد کہے اسکے چہرے کے قریب اپنا چہرہ کیئے بول رہا تھا۔اس کی گرفت کی شیطانی طاقت اس کے منہ سے اٹھتے بدبو کے بھبکے اس کے ارادوں کا پتا دے رہے تھے۔

اذفرین نے زور سے جھٹکا دے کر بازو چھڑوانا چاہا پر بے سدھ تھا سب ، نظر چرا کر بیڈ پر ڈالی موبائل بیڈ پر تکیے کے پاس پڑا تھا جس پر اب روشنی جل اور بجھ رہی تھی مطلب علیدان کا فون آ رہا تھا۔فون سائلنٹ موڈ پر ہونے کی وجہ سے نجف کا دھیان اس طرف نہیں گیا۔

" نجف پلیز۔۔۔آپ جائیں اپنے کمرے میں "

اذفرین نے پوری قوت سے اسے دھکا دے کر اتنی اونچی آواز میں کہا کہ وہ لڑکھڑا گیا۔اس سے پہلے کہ وہ بھاگتی دروازے کی طرف وہ فوراً وحشی جانور کی طرح اذفرین پر لپکا۔اذفرین کو اتنی زور سے دھکا دیا کہ وہ ایک جست میں ہی بیڈ پر گری نجف ایک پل کی دیر کیئے بنا اسے دبوچ چکا تھا۔

" کیا ہے۔۔۔ کس بات پر اکڑ رہی ہو ہاں۔۔۔شادی ہو رہی ہے نا دس دن بعد تو کیا ہے اس میں "

نجف کی باتیں اور اس کی گرفت نے اذفرین کی روح تک جھنجھوڑ دی۔اس کی اس بات پر بے ساختہ اسکا ہاتھ اٹھا تھا اور نجف کے گال پر زوردار آواز سے پڑا تھا۔

" تھپڑ کیوں مارا مجھے۔۔۔تم کیا سمجھتی ہو خود کو "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نجف نے کی آنکھیں غصے سے سرخ ہو چکی تھیں۔ناک کے نتھنے پھول گ ئے تھے۔

نجف کی کنپٹی کی رگیں تن گ ئی تھیں۔ تھپڑ کے درد سے زیادہ اسے اپنی یوں تذلیل کے احساس نے پاگل کر دیا تھا۔پتا نہیں کیوں اسے اذفرین کا چہرہ کبھی ایمیلی کا چہرہ لگ رہا تھا اور کبھی اذفرین کا چہرہ لگ رہا تھا۔لبوں کو سختی سے ایک دوسرے کے ساتھ پیوست کیے،اذفرین کی دونوں کلائی یوں پر گرفت مضبوط کیے اس کے بازو اوپر کرنے کی کوشش میں وہ اپنی پوری قوت لگا رہا تھا۔

"چھوڑیں مجھے آپ ہوش میں نہیں ہیں چھوڑیں۔ں۔ں۔ں۔ں"

اذفرین پوری قوت سے چیخی تھی نجف کا بھاری بھر کم وجود اور شیطانی قوت کی گرفت اس کے نازک سے وجود کی ہر سعی کو ناکام بنا رہا تھی،اپنی نازک سی کلائی یوں کو مروڑ کر اس کی گرفت کو ختم کرنے کی سعی میں اذفرین کا چہرہ سرخ پڑ گیا آنکھوں کی پتلیوں میں آنسو کی تہہ ابھرنے لگی تھی۔

نجف میں تو جیسے شیطان سما گیا تھا اس کے بازو وہ بیڈ پر اوپر کے رخ اس طرح سیدھے کر چکا تھا کہ بمشکل وہ کلائی یوں کی گرفت سے اوپر اپنے ہاتھ کی انگلیاں ہلا پا رہی تھی۔ہاتھ سے کچھ دوری پر ہی تکیے کے اوپر پڑے موبائ ل کی سکرین پر مدھم سی روشنی بار بار جل بجھ رہی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دیکھ رہا ہوں اس دن سے میں۔۔۔ میری۔۔۔ میرری۔۔۔ طرف دیکھتی تک نہیں۔۔ تم۔۔۔ بھی "

" ایمیلی ہو چھوڑدو گی مجھے پر آج میں ساری اکڑ ختم۔۔۔ کردوں گا

نجف اب اپنے چہرے کو قریب کیے نفرت آمیز لہجے میں بے ربط لفظ ادا کر رہا تھا۔اذفرین لگاتار ہتھیلوں کو ہلاتے ہوئے اسکی کلائیوں پر سے گرفت ختم کرنے کی سعی میں تھی۔تکیے کے پاس پڑے موبائل پر پھر سے بل بج رہی تھی علیدان کا نام جگمگا رہا تھا۔ہاتھوں کے بار بار ہلنے کی بدولت موبائل سرکتا ہوا تکیے سے نیچے گر کر اذفرین کے ہاتھ کے پاس آگیا تھا۔

اذفرین کی مسلسل ہلتے ہاتھوں کی وجہ سے انگلیوں کی جنبش موبائل سکرین پر موجود سبز نشان کو چھو گئی تھیں۔

" چھوڑیں مجھے آنٹی۔۔۔۔۔آنٹی۔۔۔۔

نجف کی بے باک گرفت کی وجہ سے اس کے حلق سے خوف نما چیختی آوازیں برآمد ہو رہی تھیں۔ سمجھ سے باہر تھا کیا کرے پر اس وقت اذفرین کی تھوڑا سا بھی خوف اور ڈھیل اسے اور موقع دے سکتی تھی۔

پتا تھا یہاں اب مدد کے لیے کوئی نہیں آنے والا آنٹی سو رہی ہوں گی۔علیدان سمجھ رہا ہو گا میں سو گئی ہوں اس لیے فون نہیں اٹھا پائی اور وہ نجف کی وجہ سے آج یہاں آئے گا بھی نہیں۔آنسو اب آنکھ کے کونوں سے نکل کر گالوں پر لکیر بنانے لگے تھے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"کچھ نہیں ہو گا آرام سے لیٹی رہو۔۔۔ میں کہہ رہا ہوں نا کچھ نہیں ہو گا بس چپ اب"

اذفرین کی اوپر کو اٹھنے کی کوشش کو سختی سے ناکام بناتا وہ خمار آلودہ لہجے میں بول رہا تھا۔اس کے منہ سے اٹھتی بدبو اور گھن زدہ جنبش خوف کے اثر کو بڑھاوا دے رہی تھی۔اذفرین کے منہ سے مسلسل چیخیں نکل رہی تھیں لیکن کوئی سننے والا نہیں تھا۔

"نہیں۔۔۔ چیخو مت دیکھو ہونے والا سہی۔۔۔ پر شوہر ہوں تمھارا، نہیں خاموش رہو بس"

ٹوٹی پھوٹی بے ربط آواز میں کہتا وہ جھکتا جا رہا تھا۔

اس کے چہرے کو پاس آتا دیکھ کر اذفرین کی آنکھیں پھٹنے کی حد تک کھل گ ئی تھیں۔

" اگر اس لڑکی نے ب ئی یر سے بچایا تھا آئی رن مین کو تو وہ کون تھی وہ ونڈر ویمن ہو گی ہے نا؟ "

جارج کی بازگشت کانوں میں گونج رہی تھی۔دانش نے اس کی کلائی تھام رکھی تھی اور کار میں بیٹھنے کو کہہ رہا تھا۔اذفرین کی ریڑھ کی ہڈی میں خوف کی سنسناہٹ ہوئی۔

"اذفرین فائی رڈیمڈ۔۔۔۔۔"

علیدان خون میں ڈوبا درد سے چیخ رہا تھا ریچھ اسے نوچ رہا تھا۔ذہن میں کتنے ہی لمحے ایک فلم کی طرح چلنے لگے تھے۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mohey piya Milan ki Aas| By Huma waqas(Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نجف اب ڈھلکتی آنکھیں لیے جھک رہا تھا۔وہ ریچھ تھا۔۔۔۔وہ سانپ بن گیا تھا سبز رنگ کا سانپ اس کی گردن کے اس حصے کی طرف بڑھ رہا تھا جہاں وہ پہلے بھی ڈس چکا تھا۔ نجف دلدل بن گیا تھا۔وہ دلدل سے نکلنے کے لیے ہاتھ پاؤں ہلانے کی کوشش کر رہی تھی۔علیدان کا وجود ہر لمحے سے مٹ رہا تھا۔وہ اکیلی تھی

ہر۔۔ہر۔۔۔۔ہر جگہ پر

نجف جیسے ہی اوپر جھکا اذفرین نے پوری ہمت سے گردن کو اٹھا کر اپنے دانت اس کی گال پر گاڑ کر اپنی پوری قوت دانتوں پر لگا دی۔وہ نہیں جانتی تھی اتنی طاقت اس میں کہاں سے آئی تھی پر اس کے دانت آنکھ سے کچھ دوری پر ہی نجف کے گال کی جلد میں پیوست ہو گئے تھے۔

نجف بلبلا اٹھا جیسے ہی وہ تکلیف کی وجہ سے تڑپ کر تھوڑا سا ڈھیلا پڑا اذفرین نے اگلا وار پوری قوت سے اپنی دائیں ٹانگ کو اٹھا کر اس کے پیٹ پر مار کر کیا۔پھر تو اس کی رہی سہی جان پر بھی بن پڑی۔

"آہ۔۔۔آہ۔ہ۔ہ۔ہ۔ہ۔"

وہ تکلیف کے اثر سے چیخ پڑا اذفرین کو مکمل طور پر چھوڑ کر ایک دم سے ایک طرف ڈھ گیا۔اذفرین برق رفتاری سے بیڈ پر سے اٹھی وہ لوٹ پوٹ ہو کر اب خود کو سنبھال کر اٹھ رہا تھا۔

"یو۔۔۔بچ۔۔۔۔ابھی بتاتا ہوں تمہیں"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تکلیف کے اثر سے اس کی آواز بھی کانپ رہی تھی۔اذفرین نے تیزی سے دوپٹہ کھینچ کر دروازے کی طرف دوڑ لگائی۔

****

" ادی کیا کہتی صندل؟ "

اوزگل نے پریشان سے لہجے میں پوچھتے ہوئے سامنے کھڑے ادیان کی طرف دیکھا۔وہ جیبوں میں ہاتھ ڈالے سر جھکائے اپنے پیروں پر نظریں جمائے ہوامایوس ساکھڑا تھا۔صندل سامنے جھولے پر بیٹھی تھی۔مضطرب چہرہ ادیان کی مایوسی دیکھ کراور روہنسا ہو چلا تھا۔

ادیان کچھ دیر پہلے ہی صندل سے ساری بات کرنے کے بعد اب چھت پر آیا تھا۔وہ دونوں بہت دن سے یوں چھت پر بیٹھ کر ڈھیروں باتیں کرتے تھے۔محبت میں پڑ جانے والی گتھیاں بیٹھ کر سلجھاتے تھے اور کبھی مایوس ہو کر آنسو بہانے لگتے تھے۔

ن ئے ن ئے اظہار نے دونوں طرف محبت کو عروج دے رکھا تھا کہ کچھ دکھائی نہیں پڑتا تھا،ایک دوسرے کے سوا۔ایک طرف اگر دونوں ایک دوسرے کے اظہار اور بے پناہ محبت سے سرشار تھے تو دوسری طرف آج شادی کی تاریخ پیچھے ہونے پر دل برداشتہ ہو گ ئے تھے۔

" وہ کہہ رہی ہے علیدان بھائی سے بات کرتے ہیں ہم دونوں "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ادیان نے سر اٹھا کر اس کے پریشان سے چہرے کی طرف دیکھا اور جیبوں سے ہاتھ نکال کر بوجھل سے قدم اٹھاتا اس کے ساتھ آ کر جھولے پر بیٹھ گیا۔

"پلیز ادی کچھ کرو۔۔۔۔"

اوزگل چہرے کو دونوں ہاتھوں میں لیے بے اختیار رو دی تھی۔ ادیان کی جگہ اب علیدان کو دینا سوہان روح تھا اس کے لیے۔ محبت کے بڑھتے طوفان نے دل کے اندر دبی خود غرضی کو ہوا دے دی تھی۔

دل اب کسی صورت علیدان کو قبول کرنے کو تیار نہیں تھا۔ پر میر دلاور کا رعب، گھر کی عزت اور علیدان کا مان سب کچھ مجبور کیے ہوئے تھا۔ دونوں کے پاس گھٹ گھٹ کے رونے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں تھا۔

ادیان نے نرمی سے اس کے ہاتھوں کو تھام کر چہرے پر سے ہٹایا۔ آنکھوں سے آنسو بہہ کر گالوں کو بھگوئے ہوئے تھے۔ چھت پر روشن لائٹس میں وہ اس کا چہرہ باخوبی دیکھ پا رہا تھا۔ اس کی یہ حالت دل کو مٹھی میں لے کر دبوچ رہی تھی۔

"اوزرو نہیں پلیز میں بھی بہت پیار کرتا ہوں تم سے بہت زیادہ پر کیا ہے نا کہ بھائی۔۔۔"

ادیان اس کے دونوں ہاتھوں کو تھامے شائستگی سے اپنی بات سمجھا رہا تھا کہ سامنے چھت کے دروازے پر حواس باختہ سے علیدان کو دیکھ کر دونوں جھٹکا کھا کر جھولے پر سے اٹھے تھے۔ دل اور آنکھیں دونوں پھٹنے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پر آگ ئی تھیں۔علیدان کا سانس بری طرح پھولا ہوا تھا گروہ یوں حیرت اور خوف سے علیدان کی طرف دیکھ رہے تھے تو ادھر علیدان کا بھی کچھ ایسا ہی حال ہوا تھا ایک پل کے لیے۔

"بھائی"

ادیان کی گھٹی سی آواز نکلی جو بمشکل ساتھ کھڑی اوزگل ہی سن سکی ادیان کا دل کیا اسے آسمان نگل لے یا زمین پھٹ کر اپنے اندر کہیں سمو لے،سر جھکا یا کہ اب علیدان اس کی طرف آئے گا۔

پر یہ کیا۔۔۔۔علیدان ایک سرسری سی پریشان نظران پر ڈالے،بنا رکے بھاگتا ہوا بہادر والاز کے دروازے کی طرف بڑھ رہا تھا۔

وہ اذفرین کو لگاتار فون کر رہا تھا اس کے کمرے کی جلتی روشنی بے چین کر رہی تھی اگر اس کی آنکھ لگ بھی گئی ہو گی تو شائی دکھل جائے اسی خیال سے وہ مسلسل اذفرین کو کال کرتا جار ہا تھا پر پانچویں دفعہ کی کال پر فون اٹھانے کے بعد اذفرین کی چیخوں اور نجف کی آواز نے پیروں کے نیچے سے زمین کو کھسکا دیا۔ایک سکینڈ کے بارویں حصے میں اس کا ماتھا ٹھنکا اور وہ بے سروپا موبائل کو پھینک کر بھاگا تھا۔

علیدان نے جلدی سے بہادر ولاز کے دروازے کو مطلوبہ چابی سے کھولا اور دروازے کھولتے ہی اندھا دھند زینے کی طرف بھاگا۔

"ایک منٹ بھائی یہاں کہاں جارہے ہیں"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ادیان نے تجسس اور حیرت سے جھکا سر اٹھا کر آنکھیں پھیلائے ساتھ کھڑی اوزگل کو دیکھا اس کی حالت بھی یہی تھی۔ادیان اوزگل کو وہیں چھوڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتا بہادر ولاز کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

نجف کے بیڈ پر سے اٹھنے سے پہلے وہ کمرے کا دروازہ کھول کر باہر کی طرف دوڑی تھی ابھی نیچے اترتی سیڑھیوں کے پاس پہنچی تھی کہ بری طرح پھولی سانسوں سے بھاگ کر سامنے سے آتے علیدان پر نظر پڑتے ہی تڑپ کر اس کے سینے سے جا لگی۔

" علیدان۔۔۔ "

وہ بلک بلک کر رو رہی تھی جسم کانپ رہا تھا بال بکھرے ہوئے تھے آنکھیں سرخ اور گال آنسوؤں سے تر تھے۔ نجف جو گال اور ٹانگ کی مارنے کی تکلیف کو برداشت کرتا غصے سے اس کے پیچھے کمرے سے باہر نکلا تھا سامنے یوں علیدان کو دیکھ کر ٹھٹک کر وہیں رکا۔

وہ خود کو بار بار آنکھیں جھپک کر سر کو جھٹک جھٹک کر سامنے کے منظر کو سچا ہونے کی تصدیق کروا رہا تھا۔ اسے یوں سامنے علیدان کے سینے سے لگی اذفرین کو دیکھ کر بے پناہ حیرت ہو رہی تھی۔

علیدان نے سامنے کھڑے نجف پر قہر آلودہ نظر ڈالی۔ نجف کی حالت نے دماغ میں ہتھوڑے چلا دیے تھے سینے سے لگی اذفرین کو ایک طرف کرتا تیزی سے اس کی طرف بڑھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نجف ابھی بھی حیرت میں ڈوبا کھڑا تھا جب اچانک علیدان اس پر جھپٹ پڑا۔اس کے اچانک یوں مکوں اور ٹانگوں کی برسات پر وہ بدحواسی کا شکار ہو گیا۔دماغ تو ابھی اس کی موجودگی پر حیران تھا کہ اب اس کے یوں تابڑ توڑ حملے نے ہوش ہی اڑا دیے۔

"کیوں مار رہا ہے مجھے ابے تو کہاں سے آیا میرے گھر ہے کون؟"

نجف نے گرتے پڑتے خود کو سنبھال کر چیختے ہوا پوچھا پر وہاں تو کوئی اثر ہی نہیں تھا جواب کے بجائے نجف کے ناک پر ایسا مکا پڑا کہ وہ لڑھک کر پہلی سیڑھی پر کھڑی اذفرین کے پیروں میں گرا۔

ادیان کے بھاگتے قدم اذفرین کے پاس آ کر رکے تھے۔اور پھر حیرت در حیرت کا سفر اس کی آنکھوں کا حجم بڑھا رہا تھا۔اسی طرح کی حالت میں مبتلا اوزگل بھی اب وہاں آ چکی تھی۔

نجف کے اونچا اونچا چیخنے اور اذفرین کے رونے کی آواز سن کر مائدہ بیگم بھی نیند سے بوجھل آنکھیں لیے کمرے سے باہر آئی تھیں۔اور گردن اونچا کر کے سامنے دیکھا۔

اور سامنے کا منظر دیکھ کر وہ بھی ادیان اور اوزگل کی طرح جامد رہ گئی یں۔علیدان بری طرح نجف کو مار رہا تھا نجف کے ناک سے خون نکل رہا تھا گال پر دانتوں کے نشان تھے۔وہ اب سیڑھیوں پر لڑھکتا نیچے گر رہا تھا اور علیدان سپاٹ سرخ چہرہ لیے پیچھے اتر رہا تھا۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mohey piya Milan ki Aas| By Huma waqas(Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نجف نے بمشکل خود کو گرنے سے بچایا اور باقی کی سیڑھیاں اتر کر بھاگتا ہوا ششدر حیران سی شکل بنائی مائی دہ بیگم کے پاس پہنچا۔

"امی۔ی۔ی۔ی کون۔۔۔۔ہے۔۔۔کہاں سے آیا یہ؟ "

نجف نے دہاڑتے ہوئے مائی دہ بیگم سے پوچھا اور اوپر اذفرین کے پاس کھڑے ادیان اور اوزگل کو دیکھ کر آنکھیں مزید سکوڑیں جبکہ منہ اور کھل گیا۔

علیدان نے مائی دہ بیگم کی طرف دیکھا جو ابھی بھی ناسمجھی کی حالت میں کھڑی تھیں۔سب سب کھل گیا تھا اذفرین نے ہاتھ کی پشت سے گال رگڑے تیزی سے سیڑھیاں اترتی آ کر علیدان کے پیچھے کھڑی ہوئی۔

علیدان نے ایک خونخوار نگاہ، مار سے بے حال ہوئے نجف پر ڈالی اور اذفرین کا ہاتھ تھاما۔

" چلو اذفرین "

سپاٹ لہجے میں کہتا ہوا ابھی وہ ایک قدم ہی آگے بڑھا تھا جب مائی دہ بیگم نے چیخ کر پیچھے سے آواز دی۔

" رکو تم اس وقت کیا کر رہے ہو یہاں اور کہاں لے کر جا رہے ہو فری کو؟ "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مائدہ بیگم کی آواز ضبط کی وجہ سے کانپ رہی تھی۔وہ کبھی آنسوؤں سے تر چہرہ لیے علیدان کے ساتھ لگی کھڑی اذفرین کو دیکھ رہی تھیں تو کبھی خون آلودہ چہرہ لیے نشے میں ڈوبے نڈھال سے نجف کو دیکھ رہی تھیں۔آنکھیں پھٹی تھیں عقل دنگ تھی آخر کو یہ سارا ماجرا کیا تھا۔

" مما یہ۔۔۔کیسے ہے رات کے اس وقت گھر میں یہ کیا چل رہا ہے سب کوئی بتائے گا مجھے ؟ "

نجف نے چیخ کر ہاتھ ہوا میں اٹھاتے ہوئے مائدہ بیگم سے پوچھا۔اور پھر بپھر کر اذفرین اور علیدان کی طرف بڑھا۔

چھوڑو۔۔۔اس کا ہاتھ یہ میری ہونے والی بیوی ہے میں کچھ بھی کروں اس کے ساتھ تم کون ہوتے ہو "

" اور یہاں کیا کر رہے ہو دفعہ ہو جاؤ میرے گھر سے

نجف چیختا ہوا آگے بڑھا اور اذفرین کا بازو پکڑنے کو ہاتھ آگے بڑھایا جسے علیدان نے پکڑ کر ہوا میں ہی معلق رہنے پر مجبور کر دیا۔جبڑے بھینچ کر نجف کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالیں۔

" تمھاری ہونے والی تھی۔۔۔میری بیوی ہے "

غرا کر کہا اور پوری قوت سے نجف کے ہاتھ کو نیچے کی طرف اس طرح جھٹکا کہ وہ ہل کر رہ گیا۔وہاں موجود تمام نفوس کے منہ ایک ساتھ کھلے تھے آنکھیں حیرت سے مزید کھل گئی تھیں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"اذفرین ایک ماہ سے میرے نکاح میں ہے میں لے کر جارہاہوں اپنی بیوی کو میں کوئی آگے بڑھاہاتھ توڑ دوں گااس کا"

علیدان نے اونچی آواز میں مائی دہ بیگم کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ادیان جیسے ایک دم سے ہوش میں آیاتھا بھاگتاہوا چھت کے دروازے کی طرف لپکا۔ نجف حیرت اور پریشانی کے ملے جلے اثرات لیے ابھی ساکن کھڑا تھا۔اس کی بات ہی ایسی تھی۔

"چلو اذفرین"

علیدان نے مڑ کر اذفرین کے ہاتھ کو جھٹکا دیااور وہ مجسمے کی طرح ساتھ چل دی۔علیدان اذفرین کاہاتھ تھامے اب سیڑھیاں چڑھ رہاتھاجہاں اوزگل پھٹی آنکھوں سمیت کھڑی تھی۔ جیسے ہی علیدان اور اذفرین پاس سے گزرے وہ بھی حیران پریشان سی ان دونوں کے پیچھے چل دی۔

****

دلاورولاز کی چھت کادروازہ کھول کر سیڑھیاں اترتے علیدان،اذفرین اوراوزگل کے قدم ٹھٹک کر تھمے تھے سیڑھیوں سے نیچے لاؤنج میں میر دلاور،زیب بیگم،صندل اورادیان کھڑے تھے اندازایساتھاکہ اگروہ ابھی نہ پہنچتے تو وہ سب چھت کے رستے سے بہادر ولاز میں آنے والے تھے جہاں کچھ دیر پہلے ایک طوفان برپاتھا۔چند سکینڈ کے لیے عجیب جان لیوا سی خاموشی چھائی سب کے سانس خشک ہو چلے تھے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"میں پوچھ سکتا ہوں کیا؟ یہ کیا تماشہ ہے"

میر دلاور کی گرج دار آواز نے چھائے ہوئے سکوت کو توڑا تو اذفرین نے سہم کر آنکھیں بند کیں۔علیدان کے ہاتھوں میں اس کا ہاتھ سمٹ گیا تھا۔تو آج آہی گیا وہ دن۔۔۔افرین کا دل خوف سے لرز گیا۔

میر دلاور غصے میں بھرے پیشانی پر شکن ڈالے اب سامنے خاموش کھڑے علیدان کو گھور رہے تھے۔ضبط کا یہ عالم تھا کہ ماتھے کی اوپری رگ تک ابھری ہوئی تھی اور سفید چہرہ سرخ پڑ گیا تھا۔

علیدان نے اذفرین کے ہاتھ پر گرفت مضبوط کی اور سیڑھیاں اتر کر میر دلاور کے بلکل سامنے آکر کھڑا ہوا گردن جھکی ہوئی تھی۔میر دلاور بلکل خاموش کھڑے تھے لیکن ان کی سانسوں کی رفتار ان کے اندر کے ابال کا پتا دے رہی تھی۔

"بابا اذفرین میرے نکاح میں ہے"

علیدان کے آہستگی سے کہے گئے الفاظ تھے جس پر سب کی آنکھیں باہر کو آئی تھیں میر دلاور کی پیشانی پر موجود شکن میں مزید اضافہ ہوا۔اور پھر ایک زوردار تھپڑ تھا جو علیدان کے گال پر پڑا۔

اذفرین کا پورا جسم کانپ گیا۔باقی سب کا حال بھی کچھ اسطرح ہی تھا علیدان کے چہرے کا رخ ایک طرف کو ہوا۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mohey piya Milan ki Aas| By Huma waqas(Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

شرم نہیں آئی تمہیں یوں چھپ کر نکاح کرتے ہوئے؟ تمہیں میں نے اور تمھاری مما نے صاف "

" صاف منع کیا تھا، بات سمجھ کیوں نہیں آئی تھی؟

میر دلاور دہاڑ رہے تھے اور ان کی آواز کی گرج اور رعب سے سب کی گردنیں جھک گ ئی تھیں۔

" ساری عزت اتنے سالوں کی محنت خاک میں ملا کر آج کھڑے ہو میرے سامنے "

میر دلاور نے حقارت سے کہتے ہوئے علیدان کو اوپر سے نیچے دیکھا۔علیدان کا سر تھا کہ اٹھ نہیں رہا تھا۔

" لے جاؤ اس لڑکی کو اسی وقت طلاق دو اور واپس چھوڑ کر آؤ ان کے گھر "

میر دلاور نے غصے سے ہاتھ لمبا کی ئے بہادر ولاز کی طرف اشارہ کیا۔اب کی بار علیدان کا سر جھکا نہیں رہا تھا۔

" نہیں میں ایسا کچھ نہیں کروں گا بابا "

علیدان نے دوٹوک لہجے میں مگر آواز کو حد درجے مؤدب رکھتے ہوئے جواب دیا۔میر دلاور نے آنکھوں کو سکوڑ کر گھورا۔

میری بات سننا ہو گی آپکو، آپکو پتا ہے یہ لڑکی کون ہے، اگر یہ لڑکی نا ہوتی تو میں آج آپ سب کے "

" سامنے زندہ سلامت نا کھڑا ہوتا

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mohey piya Milan ki Aas| By Huma waqas(Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

علیدان نے اذفرین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سب کی طرف بغور دیکھا آواز میں ٹھہراؤ تھا ارادے کی پختگی تھی۔

"یہ تھی وہ جس نے مجھے جنگل میں موت کے منہ سے بچایا، یہی تھی وہ دوسرا حوصلہ بابا جس کا بتاتے ہوئے میں رک گیا تھا اس دن ہوٹل میں"

علیدان نے پر سکون لہجے میں اذفرین کی وکالت کی اذفرین کی گال پر پھر سے آنسو بہنے لگے۔ وہ ڈٹ گیا تھا سب کے سامنے اس کے لیے، وہ کتنی خوش قسمت تھی۔

"میں آپ سب سے بہت محبت کرتا ہوں پر میں بے بس ہوں میں اس لڑکی سے بھی شدید محبت کرتا ہوں میں اسے کسی قیمت پر نہیں چھوڑ سکتا"

علیدان نے پر عزم لہجے میں کہتے ہوئے اذفرین کے ہاتھ پر گرفت کو مضبوط کیا۔ اذفرین نے زور سے آنکھیں بند کیں تو ٹھہرے آنسو بھی گال پر لڑھک گئے

"اب رہی بات میرے نکاح کرنے کی تو بابا۔۔۔ میرے پاس اور کوئی راستہ نہیں تھا آپ لوگوں پر اور اس پر اپنی سچی محبت ثابت کرنے کا"

علیدان نے بات مکمل کرنے کے بعد ہونق بنی کھڑی زیب کی طرف دیکھا۔ میر دلاور جو ضبط کی آخری سیڑھی پر تھے ایک دم سے چیخے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" بکواس بند کرواپنی۔۔۔محبت محبت لگا رکھی ہے، تمھارے نام سے جڑی یہ بچی اسکا کیا قصور ہے بولو "

میر دلاور نے اشارہ اوزگل کی طرف کیا۔اوزگل نے سہم کر علیدان کی طرف دیکھا اب کی بار ادیان کی گردن جھک گ ئی تھی۔اوزگل نے گڑبڑا کر صندل کی طرف دیکھا۔

" وہ مجھ سے محبت نہیں کرتی ہے "

علیدان نے ترکی باترکی جواب دیا تو میر دلاور کی آنکھیں حیرت سے پھیلیں چونک کر سر جھکائے کھڑی اوزگل کی طرف دیکھا۔

" کیا۔۔۔۔؟ "

میر دلاور نے حیرت سے سوال کیا۔علیدان نے ایک نظر کچھ دور کھڑے ادیان کی طرف دیکھا۔اور پھر گہری سانس خارج کیا۔

ہاں وہ مجھ سے نہیں ادیان سے محبت کرتی ہے، یہ ایک اور ظلم آپ ڈھانے والے تھے اس سے میری شادی کروا کر، میں نے اسے ہمیشہ صندل کی طرح چھوٹی بہن سمجھا، آپ نے پکڑ کر مجھ سے بنا پوچھے اس سے بنا پوچھے ہمارا رشتہ طے کر دیا "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

علیدان آواز کو آہستہ رکھے ہوئے تھا لیکن پر شکوہ لہجہ صاف عیاں تھا۔میر دلاور نے بے یقینی سے مٹھیاں بند کیں۔ان کا غروران کا بیٹا آج ان کے سامنے تنا کھڑا تھا۔

"واٹ ربش۔ش۔ش۔ش"

اونچی آواز کی گرج تھی۔میر دلاور نے غصے سے ادیان اور پھر اوزگل کے جھکے سر کو گھورا یہ سب کیا تھا ان کی سمجھ سے یکسر باہر تھا۔

"گل کیا یہ ٹھیک کہہ رہا ہے؟"

میر دلاور کی آواز میں اتنی سختی تھی کہ اوزگل کا باقاعدہ پورا وجود ہل گیا۔مضطرب نظریں ارد گرد گھمائی یں اور مدد طلب نظروں سے صندل کی طرف دیکھا۔پھر ہمت جمع کی ئے سر کو جھکا کر خاموشی کو توڑا

"جی۔۔۔۔تا بابا"

ندامت میں ڈوبے لہجے میں وہ علیدان کی بات کی تصدیق کیے سر کو اور جھکا گ ئی۔صندل نے اوزگل کی حالت دیکھی تو جلدی سے تھوک نگل کر آگے بڑھی۔

"بابا علیدان بھائی ٹھیک کہہ رہے ہیں، گل اور ادیان ایک دوسرے کو چاہتے ہیں، بس آپ کے ڈر سے ۔۔۔۔"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

صندل نے تیزی سے آگے بڑھ کر ادیان اور اوز گل کے حق میں آواز اٹھائی تو زیب بیگم جو کب سے چپ کھڑی تھیں تنک کر آگے ہوئی یں اور صندل کی بات کاٹ دی۔

" گل ہی نہیں اس تماشے سے تمھاری بھی شادی کو خاطرہ ہے "

زیب بیگم کا لہجہ کاٹ دار تھا۔ وہ صندل کو گھور رہی تھیں۔ جو یوں وکالت کرنے آگے ہو کر بابا کے اعتاب کا نشانہ بننے کے لیے خود کو پیش کر رہی تھی۔

" حسیب کی ہونے والی بھابھی کو بھگا لایا ہے تو کیا وہ لوگ اب اس گھر میں رشتہ کریں گے بھلا "

زیب بیگم نے طنزیہ لہجہ اپنایا۔ صندل نے افسوس سے سر کو ہلا کر ان کی بات کی تردید کی۔

مما اگر وہ رشتہ نہیں کریں گے اور حسیب راضی ہوا اس بات پر تو یقین جانیں، مجھے خوشی ہوگی میری "

" شادی وہاں نہیں ہو رہی

صندل نے پر سکون لہجے میں کہتے ہوئے تن کر زیب بیگم کی طرف دیکھا اور پھر پر سوچ نگاہوں سے دیکھتے میر دلاور کے پاس ہوئی۔

بابا حسیب اگر مجھ سے محبت کرتا ہوا تو کبھی اس بات کی وجہ سے مجھے نہیں چھوڑے گا، اگر چھوڑے گا تو "

" مجھے بھی ایسے شخص سے شادی نہیں کرنی جو مجھ سے محبت نہیں کرتا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

صندل نے سینے پر ہاتھ باندھے اپنی بات مکمل کی۔میر دلاور مضطرب چہرے کے ساتھ پیچھے مڑے اور پاس پڑے صوفے پر ڈھنے کے سے انداز میں بیٹھتے ہی سر کو دونوں ہاتھوں میں تھام لیا۔علیدان نے اذفرین کے ہاتھ کو چھوڑا اور تیزی سے آگے بڑھ کر نیچے بیٹھ کر میر دلاور کے گھٹنے تھام لیے۔

وہ ہنوز سر کو دونوں ہاتھوں میں تھامے گردن کو جھکائے بیٹھے تھے۔

"بابا بچپن سے میں نے دیکھا میں گر جاتا تھا،آپ کہتے تھے نہیں اٹھانا خود اٹھو،مجھے کوئی مسئلہ ہوتا تھا ،آپ کہتے تھے خود حل کرو"

میر دلاور نے بے رخی سے چہرے کو موڑا تو علیدان اور تڑپ گیا۔اب سب دم سادھے علیدان کی طرف دیکھ رہے تھے۔

"ایسا کھانا ہے،ایسا پینا ہے،ایسا پڑھنا ہے،آپ نے ہمیشہ ہی ایسا کیا میرے ساتھ،میں چپ رہا ہمیشہ بابا جو کہا وہ کیا"

علیدان نے بے چارگی سے ان کے رخ موڑے چہرے کی طرف دیکھا۔وہ بول رہا تھا اور میر دلاور کا دل پسیج رہا تھا۔وہ حرف با حرف سچ بول رہا تھا۔

"پر آج مجھے آپ کا ساتھ چاہیے بابا،اذفرین میری خوشی ہے،میری واحد چاہت"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اذفرین کے گلے میں آنسو اٹک گ ۓ تھے۔اپنے ہاتھوں کو آپس میں جوڑ کر خود کو خود کا سہارا دیا۔

"مجھے میری چاہت کے حصول کے لیے آپکو میرے ساتھ کھڑے دیکھنا ہے، کیا آپ یہ کریں گے میرے لیے؟"

علیدان نے التجا کی اور ان کے گھٹنوں پر رکھے اپنے ہاتھوں کے دباؤ میں اضافہ کیا۔میر دلاور کی رگوں کا تناؤ کم ہوا تھا۔چہرے پر اب پہلے جیسی سختی نہیں رہی تھی۔

"اگر آپ سوچیں دل سے تو میں نے آپ کا سر جھکایا نہیں ہے بابا،اذفرین ایک یتیم بے سہارا، شادی شدہ بہن بھائیوں کے ہاتھ کھلونا بنی ہوئی ایک مظلوم لڑکی ہے،اس کے سر پر دست شفقت رکھ کر آپ کا سر جھکے گا نہیں فخر سے بلند ہو گا"

علیدان دھیرے سے پر سکون لہجے میں اپنی بات ان کو سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا جب ایک جھٹکے سے میر دلاور اپنی جگہ سے اٹھے اور رخ دوسری طرف موڑا۔

"بابا۔۔۔"

علیدان نے پیچھے سے انہیں ایسے پکارا کہ میر دلاور کے قدم تھم گ ۓ۔پھر وہ آہستگی سے مڑے اور کچھ قدم آگے بڑھ کر اذفرین کے بلکل سامنے آ کھڑے ہوۓ۔اذفرین کی جھکی پلکیں لرزنے لگی تھیں۔میر دلاور نے ہاتھ اوپر اٹھایا اور پھر آہستگی سے اذفرین کے جھکے سر پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"صندل اسے لے کر جاؤ کمرے میں رات بہت ہو گئی ہے آرام کرے"

شفقت بھرے لہجے میں کہا تو علیدان نے تیزی سے آگے بڑھ کر میر دلاور کے گرد اپنے بازو حائل کیے ان کے سینے سے سر ٹکا دیا۔ زیب بیگم کے علاوہ سب نم آنکھوں سمیت مسکرا دیے تھے۔

"بابا۔۔۔۔۔"

علیدان نے پر جوش ہو کر بازوؤں کی گرفت میر دلاور کے گرد مضبوط کی۔ میر دلاور نے مسکراتے ہوئے اپنے بازو علیدان کے گرد گھما دیے۔

****

علیدان صندل کے کمرے کا دروازہ کھولتا اندر داخل ہوا تو صندل نے گردن گھما کر اس کی طرف دیکھا۔ اذفرین گھٹنوں میں منہ دیے رو رہی تھی۔ صندل اس کے پاس بیٹھی اس کی پشت سہلا رہی تھی۔ جیسے ہی علیدان آگے بڑھا، صندل اپنے موبائل پر بجتی بل کو دیکھ کر بیڈ سے اٹھی۔

"بھائی رؤے جا رہی ہے چپ نہیں ہو رہی چپ کروائیں اپنی بیوی کو"

صندل نے علیدان کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا اور فون کو کان سے لگائے کمرے سے باہر نکل گئی رات کے دو بج رہے تھے وہ زیب بیگم اور میر دلاور کے کمرے سے ابھی اٹھ کر آیا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بڑی مشکل سے وہ زیب بیگم کو سمجھا کر ان کو سونے کا کہہ کر اب اذفرین کو دیکھنے آیا تھا۔ صندل شائی د

حسیب سے بات کرنے کی غرض سے کمرے سے باہر چلی گئی تھی۔

علیدان آہستگی سے بیڈ پر بیٹھا۔ اذفرین ہنوز گھٹنوں میں منہ دیے سسک رہی تھی۔

" اذفرین "

علیدان نے چہرے کو قریب کیے محبت سے پکارا اذفرین نے تڑپ کر چہرہ اوپر اٹھایا اسکا رو رو کر برا حال تھا۔

آنکھیں ناک سرخ ہو رہے تھے۔ گال بھیگے ہوئے تھے۔

" علیدان۔۔۔سعد بھائی "

آنسوؤں میں رندھی بھاری سی آواز میں بمشکل الفاظ ادا کیے۔ علیدان نے گہری سانس لی اور کھسک کر اور

قریب ہو۔

" کچھ نہیں ہو گا، سعد بھائی تمھارے بھائی ہیں دشمن نہیں "

محبت سے اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے تسلی دی۔ اذفرین نے نفی میں دھیرے سے سر ہلایا۔

علیدان آپ نہیں جانتے حسیب نے اور ہی کہانی ڈال دی ہو گی سعد بھائی کے سامنے وہ ٹوٹ جائیں "

گے "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اذفرین نے سر کو افسوس سے ہوا میں مارتے ہوئے اپنی پریشانی بتائی اسے سعد کے اعتماد کے ٹوٹنے کا دکھ تھا،

علیدان نے پیشانی پر بل ڈالے۔

تو۔۔۔اس سے کیا ہو گا، کیوں ڈر رہی ہو، ان سب باتوں کی وجہ سے ہی میں نے زبردستی تم سے نکاح کیا ”

“ تھا، مجھے پتا تھا تم ہر ہر لمحے پر کمزور پڑ کر میرا ہاتھ جھٹکو گی

علیدان اب تھوڑا سختی سے کہہ رہا تھا۔اذفرین کے آنسو تھم گئے تھے۔وہ سہی کہہ رہا تھا اگر آج نکاح نا ہوا ہوتا تو شائید وہ اس سب سے دل برداشتہ ہو کر خود ہی واپس نجف کے پاس چلی جاتی۔

تم میری بیوی ہو جس طرح آج بابا کے سامنے ڈھال بنا اس طرح ہر شخص کے سامنے بن جاؤ ں گا، ”

“ سمجھی تم، تم سے نکاح کے بعد سے ایک چیز مانگی صرف کہ تم سوچو گی نہیں اور اب آنسو نہیں بہاؤ گی

علیدان کا چہرہ سپاٹ تھا وہ خفا سا لگ رہا تھا۔اذفرین کو اس کی باتوں سے جیسے حوصلہ ہوا۔سر کو اثبات میں ہلایا

۔

“ آنسو صاف کرو اور سو جاؤ سب ٹھیک ہو جائے گا ”

علیدان نے محبت سے اس کی گال پر بہتے آنسوؤ ں کو دیکھ کر آواز میں نرمی پیدا کی تو وہ فوراً بچوں کی طرح ہاتھ کی پشت سے گال صاف کرنے لگی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"یہاں نیند آجائے گی یا اپنے کمرے میں لے چلوں"

علیدان نے مسکراتے ہوئے شریر لہجے میں سرگوشی کی تو وہ بے ساختہ مسکراتے ہوئے سمٹ گئی۔علیدان نے دلچسپی سے اس کے چہرے پر طاری ہوتے سکون کو دیکھا۔

"شکر ہے مسکرائی تو"

علیدان نے ہلکا سا قہقہ لگایا اور آہستگی سے اس کے گال کے ایک طرف بہتے آنسو کو انگوٹھے سے صاف کیا۔ ہاتھ ابھی بھی اس کے نرم سے گال کو دھیرے سے سہلا رہا تھا۔

"آئی لو یو"

علیدان نے لہجے میں جزبات کی گرماہٹ لیے کہا۔ازفرین کی پلکیں کپکپا گئیں اور لب مسکرا دیے۔ علیدان نے چہرہ اسکی گال کے ساتھ لگا کر کان کے قریب ہونٹ کیے

"جواب بھی ہوتا ہے اسکا؟"

گرم سی مدھم سرگوشی کان کی لو جلاتی تن بدن کے سارے تار چھیڑ گئی۔ازفرین کا چہرہ پل بھر میں ہی گلال ہوا۔

"ٹو"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آہستگی سے بمشکل آواز کو حلق سے برآمد کیا۔علیدان نے پیچھے ہوتے ہوئے خفگی سے گھورا۔

" پورا بولو بھئی یہ ٹوشو کیا ہوتا ہے "

علیدان کی خفت بھری آواز پر اذفرین نے مسکراتے ہوئے پلکیں اوپر اٹھائیں۔کتنا پیارا تھا سامنے بیٹھا یہ شخص۔مصنوعی خفگی سجائے اذفرین کے دل میں اتر رہا تھا۔

" ابھی نہیں "

ناک کو چڑھاتے ہوئے نخرے سے کہا۔علیدان اس کی ادا پر بے ساختہ ہنس دیا۔کتنی دلکش لگی تھی وہ یوں ناک چڑھا کر نخرہ دکھاتی ہوئی۔

" پھر کب؟ "

علیدان نے بھنویں اچکا کر پوچھا۔چہرہ پھر سے بے تابی سے اس کے چہرے کے قریب کیا۔

" آپ کے کمرے میں جب آؤں گی تب "

اذفرین نے نظریں چرا کر شرارت سے جواب دیا۔اور ہاتھ سینے پر رکھتے ہوئے اسے دور کیا۔

" ہائے۔۔۔بس رہ گئے ہیں چند دن پھر یہ آنسوانگلی کی پور سے نہیں چنوں گا "

علیدان کے لہجے میں اس کے سارے جزبات جھلک رہے تھے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اذفرین سے اب اس کے بھیگے لہجے اور مخمور آنکھوں کی تاب لانا مشکل ہو رہا تھا۔

" جائیں ناصندل آجائے گی "

خفت سے کہتے ہوئے ہلکا سا دھکا دیا اور پلکیں اوپر اٹھا کر آنکھوں میں دیکھا۔علید ان پر سکون انداز میں مسکرا دیا اور پھر اشارے سے اسے رونے سے منع کرتا بیڈ سے اٹھا۔بار بار اسے پیچھے مڑ کر دیکھتا باہر نکل گیا۔

اس کے جاتے ہی پریشانی کی لکیریں پھر سے چہرے پر امڈنے لگی تھیں۔کیا کرتی وہ ایسی ہی تھی۔

****

حسیب کمرے کا دروازہ آہستگی سے بند کرتے ہوئے پلٹا تو صوفیہ بیگم ناک منہ پھلائے خالد صاحب کے بغل میں کھڑی تھیں۔

نجف اور مائی دہ بیگم بہادر ولاز چھوڑ کر صبح ہی ان کے گھر آ پہنچے تھے۔اور اب ایک طوفان تھا جو تھمنے کا نام نہیں لے رہا تھا۔گو کہ اسے صندل رات ہی ساری بات سے آگاہ کر چکی تھی اس لیے وہ سارا معاملہ جانتا تھا کہ کیا ہوا تھا سب،صوفیہ بیگم کے بدلتے تیور دیکھ کر وہ ان دونوں کو مائی دہ بیگم اور نجف سے الگ کرتا ہوا دوسرے کمرے میں لے آیا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"اب تمہیں کیا ہو گیا ہے جو تم ان کے بیچ میں سے اٹھا کر ہمیں یہاں لے آئے ہو؟ "

صوفیہ بیگم نے پیشانی پر شکن نمودار کیے تلخ لہجے میں پوچھا۔بہن اور بھانجے کی یہ تذلیل ان کے اندر بھی آگ بڑھکائے ہوئے تھی۔

"مما میں صندل سے ہی شادی کروں گا آپ اس سب میں میرا رشتہ خراب نہیں کریں گی، ہماری شادی خالہ کے یہاں آنے سے پہلے کی طے تھی "

حسیب نے سر جھکاتے ہوئے دوٹوک بات کی۔باہر مائدہ بیگم اور نجف کے بڑھکانے پر اسے اپنا رشتہ خطرے میں نظر آرہا تھا جس کی وجہ سے وہ صوفیہ بیگم اور خالد صاحب کو لے کر الگ کمرے میں آگیا تھا۔

"تمھارا دماغ ٹھیک ہے اس کے بھائی نے اتنا بڑا گناہ کیا ہے اور تم کہہ رہے ہو میں ان کے گھر رشتہ جوڑ لوں، اپنی بہن کے سامنے نادم ہو جاؤں کہ جس گھر نے ان کی عزت کو رول دیا میں نے وہیں رشتہ جوڑ لیا "

صوفیہ بیگم تنک کر گویا ہوئی یں لہجے میں حد درجہ ناگواری سموئے وہ سرخ چہرے کے ساتھ کھڑی تھیں۔ مطلب وہ دل میں تہیہ کر چکی تھیں کہ وہ اب حسیب کا رشتہ بھی وہاں ختم کر دیں گی۔

"مما عجیب بات کرتی ہیں آپ میری نظر میں یہ کوئی گناہ نہیں تھا وہ علیدان بھائی کو پہلے سے جانتی تھیں ، وہ دونوں ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حسیب نے پیشانی کو مسلتے ہوئے ان کی بے تکی بات کی تردید کی پروہاں تو جیسے ان کی بہن ان کو مکمل طور پر بھر چکی تھیں

تو جانتی تھی، لیکن کیا اسے یہ نہیں پتہ تھا کہ وہ اب کسی اور کے نام سے منسوب ہے، شرم نہیں آئی " اسے اس طرح چھپ چھپا کر نکاح کرتے ہوئے اور وہ صندل کا بھائی، اچھا ہے شادی سے پہلے ان لوگوں کی " حقیقت کھل کر سامنے آگ ئی، ویسے نہیں ہیں وہ لوگ جیسے ہم سمجھتے رہے ان کو

صوفیہ بیگم نے تیوری چڑھائے ہتک آمیز لہجہ اپنایا۔ حسیب نے خنک سانس بھری اور پھر سینے پر بازو باندھے غیر مرئی نقطے پر نگاہیں منجمند کیں۔

"تو کیا نجف بھائی کو شرم آئی، شادی سے پہلے ہی۔۔۔ "

بات کو نامکمل چھوڑا، اسکے لہجے میں تلخی بھرا طنز تھا جس پر صوفیہ بیگم کے جبڑے یکایک باہر کو ابھرے

"اچھا بس بس۔۔۔ "

صوفیہ بیگم نے ہاتھ کو ہوا میں معلق کیے اپنے ارادے کی پختگی سامنے کھڑے حسیب پر ظاہر کی۔ حسیب نے ان سے مایوسی سمیٹ کر رخ ابھی تک ہمہ تن گوش کھڑے خالد صاحب کی طرف کیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بابا مما کی لاجک میری سمجھ سے باہر ہے، میں صرف اور صرف صندل سے شادی کروں گا، میں ان کے گھر جارہا ہوں کیا آپ میرے ساتھ چلیں گے؟ "

حسیب نے وثوق سے اپنی بات ان کے سامنے رکھی جس پر اب صوفیہ بیگم منہ کھولے کبھی حسیب کو تو کبھی خالد عامر کو دیکھ رہی تھی۔ خالد صاحب نے کھسیانی سی نظر صوفیہ بیگم پر ڈالی جو یونہی تیوری چڑھائے کھڑی تھیں۔

" اگر آپ بھی نہیں چلیں گے تو یہ جان لیں میں صندل کے علاوہ کسی سے بھی شادی نہیں کروں گا "

حسیب نے پھر سے اپنا تیر اچھالا تھا جو اس دفعہ سید ھا نشانے پر لگا تھا۔ خالد صاحب نے صوفیہ بیگم پر سے نظریں ہٹا کر حسیب کی طرف دیکھا اور پھر آگے بڑھ کر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ دیا۔

" چلو میں جارہا ہوں تمھارے ساتھ "

حسیب نے ان کی بات پر فوراً ان کو بغل گیر کیا۔ صوفیہ بیگم بس حیرت سے کھڑی ہی رہ گئی یں

****

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سر جھکائے جھجکتے ہوئے آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی وہ کھانے کے میز تک آئی تھی۔دلاور ولاز کے سبھی مکین رات کے کھانے کے لیے میز پر موجود تھے۔میز کھانوں سے لدی ہوئی تھی آج میر دلاور نے خاص اہتمام کا حکم دیا تھا۔

وہ سر جھکائے ہوئی تھی سب کے چہروں پر بکھری دلکش مسکراہٹ سے یکسر بے خبر، صندل اسے میر دلاور کے حکم پر کمرے سے باہر لائی تھی وہ کل رات سے صندل کے کمرے میں بند تھی۔

کچھ دیر پہلے حسیب اور خالد صاحب کے جانے کے بعد ماحول میں موجود باقی تلخی بھی دم توڑ چکی تھی۔جس کی وجہ سے زیب بیگم کے ساتھ ساتھ سب لوگ ہلکے پھلکے ہو چکے تھے اور قسمت کے لکھے کو دل سے قبول کر چکے تھے۔

یہی وجہ تھی جب میر دلاور نے اذفرین کے کھانے کو اوپر کمرے میں جاتے دیکھا تو فوراً واصف کو ایسا کرنے سے منع کیا اور صندل کو اذفرین کو نیچے لانے کا حکم صادر کیا۔

اذفرین کو آتا دیکھ کر میر دلاور نے سر اوپر اٹھایا۔اذفرین اب کھانے کے میز کے بلکل پاس آ کر کھڑی تھی۔ سر ہنوز جھکا ہوا تھا۔

"بیٹے آپ اس گھر کی بڑی بہو ہیں، یہاں سب کے ساتھ ہی بیٹھ کر کھانا کھائیں گی آپ"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میر دلاور نے کھانے کی میز کی کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ملائم لہجے میں کہا۔علیدان پیشانی پر پر شوق افقی لکیریں ڈالے اس سارے لمحے سے محذوز ہو رہا تھا۔سارے خواب ایک خوشگوار حقیقت میں تبدیل ہو چکے تھے۔

"جی۔۔ "

بڑی مدھم سی آواز تھی جس پر تمام نفوس مسکرا دیے تھے۔اذفرین نے دھیرے سے پاس پڑی کرسی کو تھام کر پیچھے کیا اور علیدان کی شوخ نگاہوں کی تپش کو محسوس کرتے ہوئے دھڑکتے دل کے ساتھ اس کے بلکل سامنے کھانے کے میز پر براجمان ہوئی

اوزگل اور صندل اس کے سامنے کھانا لگا رہی تھیں۔سب لوگوں کی محبت نے بے چین سے روح اور تھکے ہوئے اعصابوں کو تسکین دی تھی۔

کھانا ختم ہونے کے بعد وہ صندل اور اوزگل کے ہمراہ جانے کے لیے اٹھی توزیب بیگم کے مخاطب کرنے پر قدم تھم گئے۔

" اذفرین میرے ساتھ چلو "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ شائستگی سے اسے اپنے ساتھ چلنے کا کہتی ہوئی یں آگے چل دیں۔اذفرین نے صندل اوراوزگل کی طرف دیکھا جو مسکراتے ہوئے اسے جانے کا اشارہ کررہی تھیں۔اذفرین نے زیب بیگم کی پیروی میں قدم بڑھادیے۔

زیب بیگم اسے اپنے ساتھ اپنے کمرے میں لے آئی تھیں۔وہ جاکر سامنے لگے صوفے پر بیٹھیں اوراذفرین کو بھی پاس آکر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔اذفرین سر جھکائے ان کے سامنے آکر صوفے پر براجمان ہوئی۔زیب بیگم نے گود میں دھرے اس کے دونوں ہاتھوں کو محبت سے اپنے ہاتھوں میں تھاما۔اوراس کے جھکے سر کو بغور دیکھا بلاشبہ ان کے بیٹے کی پسند بہت اچھی تھی۔

"مجھے معاف کردو بیٹا۔۔۔ "

نادم سی آواز ابھری تو اذفرین نے چونک کر ان پر نگاہ ڈالی وہ شرمندہ سی بیٹھی تھیں۔پر کیوں وہ کیوں شرمندہ ہورہی تھیں۔اسے یہ سب ایک خواب سا لگنے لگا تھا۔

صندل کی وجہ سے میں خودغرض ہوگئی تھی اور تمہیں اس دن علیدان سے دور رہنے کا کہہ بیٹھی، "

" اپنے بیٹے کا اور تمھارا ساتھ نہیں دیا

وہ سر جھکائے اپنی غلطی تسلیم کررہی تھیں۔جو ایک اولاد کے لیے دوسری اولاد کی خوشیاں تیاغنے کی تھی۔

اذفرین کو ان کا یوں نادم ہوجانا تکلیف دے رہا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" آنٹی آپ ٹھیک تھیں اپنی جگہ مجھے شرمندہ مت کریں "

محبت سے ان کے ہاتھ پر اپنے ہاتھ کو رکھا، زیب بیگم نے لب بھینچ کر اس کی طرف دیکھا جو اپنی بڑی بڑی آنکھوں میں احترام اور محبت سموئے بیٹھی تھی۔

" نہیں میں ٹھیک نہیں تھی بیٹا، علیدان اور تمھاری محبت کے بارے میں بہت پہلے سے جانتی تھی پر مجھے لگتا تھا یہ سب ایک وقتی سحر ہے جو جلد ہی ختم ہو جائے گی "

زیب بیگم نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے اپنے ہاتھ سے اس کا چہرہ تھام کر کہا۔اذفرین نے مسکرا کر ان کی بات کی تائید کی

"پر میں غلط تھی۔۔۔۔ "

وہ مسکرا رہی تھیں۔اور اذفرین پر سکون ہو رہی تھی۔اسے وہ سب رشتے ملنے والے تھے جنہیں وہ بہت پہلے کھو چکی تھی۔اپنوں کی سفاکی پر یہ ساری محبتیں مرہم ثابت ہو رہی تھیں۔

" میرے دل میں اب تمہیں لے کر کوئی ایسی بات نہیں تم بھی اپنا دل صاف رکھو گی اب "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

زیب بیگم نے سر کو ہلاتے ہوئے اذفرین سے بھی اپنی بات کی تائید چاہی۔اذفرین نے خوشی کے بے ساختہ امڈ آنے والے آنسو چھپاتے ہوئے سر کو اثبات میں ہلایا تو انہوں نے آگے بڑھ کر اسے اپنے ساتھ لگا لیا۔

وہ یونہی زیب بیگم کے ساتھ لگی ہوئی تھی جب دروازہ ہلکی سی دستک کے بعد کھلا۔زیب بیگم کے ساتھ ہی اذفرین نے بھی پیچھے مڑ کر دروازے کی طرف دیکھا۔

" کیا میں اندر آسکتا ہوں؟ "

شوخ سے لہجے میں کہتا علیدان اندر داخل ہو چکا تھا۔لبوں پر فاتحانہ مسکان تھی تو آنکھیں سرشاری سے اذفرین کو تک رہی تھیں۔

" آؤ۔۔۔آؤ۔۔۔۔ "

زیب بیگم نے خوشگوار لہجے میں اسے اندر آنے کو کہا تو وہ مسکراتا ہوا آ کر زیب بیگم کے پیچھے ان کے کندھے پر سر رکھے ان کی کمر کے گرد بازو حمائل کیے لاڈ سے بیٹھ گیا جبکہ نظریں اذفرین پر جمی تھیں۔جواب شرما کر پلکیں گرائے ہوئی تھی۔

"اذفرین یہ ہیں میری مما اور مما یہ ہے میری۔۔۔ "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

علیدان نے شرارت سے کہتے ہوئے فقرہ ادھورا چھوڑا تو اذفرین نے جھینپ کر سر کو مزید جھکا دیا جبکہ زیب بیگم اب اس کے سر پر چپت لگاتے ہوئے ہنس رہی تھیں۔

" صرف تمھاری مما نہیں ہوں اب سے اذفرین کی بھی ہوں "

زیب بیگم نے علیدان کے سر پر ہاتھ رکھے محبت سے سامنے بیٹھی اذفرین کی طرف دیکھا۔

" واہ واہ۔۔۔ کیا جادو کر دیا ایک دن میں ہی "

علیدان نے شوخ سے لہجے میں کہتے ہوئے زیب بیگم کو ہلایا۔ وہ ان کے گرد بازو حائل کیے ان کو جھولا رہا تھا اور محبت سے لبریز نگاہیں سامنے بیٹھی اذفرین پر ٹکی تھیں۔

" ہے ہی اتنی پیاری جادو کیا کرے گی "

زیب بیگم نے محبت سے سامنے بیٹھی اذفرین کے چہرے کو ہاتھ کے ساتھ سہلایا۔ اذفرین نے چور سی نظر علیدان پر ڈالی جو موقع پا کر شرارت سے آنکھ کا کونا دبائے اس کو دھڑکا گیا تھا۔

****

دلاور ولاز میں داخل ہوتے ہی سعد حیرت سے ارد گرد دیکھ رہا تھا۔ یہ گھر یہ شان و شوکت کسی گرے پڑے خاندان کی تو ہرگز نہیں ہو سکتی تھی۔ جس طرح کا خاکہ مائدہ بیگم اور نجف کھینچ چکے تھے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ آج صبح ہی آسٹریلیا سے پاکستان پہنچے تھے۔ تین دن پہلے نجف اور مائی دہ بیگم کی خبر نے اسے اندر تک ہلا کر رکھ دیا تھا۔ اذفرین نے چھپ کر کسی لڑکے سے نکاح کر لیا ہے اور اس کے ساتھ گھر سے بھاگ گئی ہے۔ خبر تھی یا اس کی عزت کا جنازہ

اور اب راستے میں فروا نے اس پر یہ حقیقت آشکار کی تھی کہ یہ وہی لڑکا تھا جس کے ساتھ اذفرین جنگل میں تھی۔ فروا سے بھی آنکھ ملانے کے قابل نہیں رہا تھا وہ۔ دل پر پتھر رکھے فروا کے کے کہنے پر وہ آج یہاں اذفرین کو آئینہ دکھانے آیا تھا جس نے اسے کہیں کا نہیں چھوڑا تھا۔

گارڈ انہیں پورچ سے لاؤنج کے داخلی دروازے تک لایا تھا اور وہاں موجود ملازمہ اب ان کو ایک وسیع عریض مہمان خانے میں چھوڑ کر اذفرین کو بلانے گئی تھی۔

بیش قیمت آرائیش کی چیزوں سے سجا خوبصورت مہمان خانہ سعد کے ساتھ ساتھ فروا کو بھی حیرت میں مبتلا کر چکا تھا۔ فروا تیکھی نگاہوں سے ارد گرد جائزہ لے رہی تھی تو سعد الجھا سا کھڑا تھا۔

اذفرین اور علیدان جیسے ہی ڈرائینگ روم میں آئے سامنے آگ بگولا ہوئے کھڑی فروا تیر کی سی تیزی سے اس تک پہنچ کر اب تن کر اس کے سامنے کھڑی تھی جبکہ سعد اذفرین کے ساتھ داخل ہونے والے نفس کی شخصیت کو دیکھ کر حیران تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اذفرین کے ساتھ داخل ہونے والا وہ لڑکا اپنے حلیے سے کہیں سے بھی کسی لڑکی کو بھگا کر نکاح کرنے والا اور ورغلانے والا نہیں لگ رہا تھا۔وہ الجھ گیا تھا۔سامنے کھڑا خوبرو لڑکا نجف سے کتنے درجے بہتر تھا۔

"یہی بس رہ گیا تھا نا بولو؟"

فروا کا لب ولہجہ اس کے چہرے کی تلخی سے کم نہ تھا۔اذفرین اس کے یوں دہاڑنے پر ہلکا سا لرز گئی تھی۔سعد وہیں علیدان کو یک ٹک گھورتا ہوا کھڑا تھا۔اذفرین نے فروا سے بے نیازی برتتے ہوئے چور سی نظر کچھ دور کھڑے سعد پر ڈالی۔

"کہیں کا نہیں چھوڑا تم نے ہمیں"

فروا چیخ رہی تھی۔اذفرین اس کے پاس سے گزرتی آگے بڑھی۔قدم سعد کی طرف تھے۔آنکھیں نم تھیں تو دل عجیب طرح سے لرز رہا تھا۔

"بھائی۔۔۔۔"

ندامت اور کرب میں لپٹی آواز تھی جو سعد کے کانوں میں پڑتے ہی سعد نے علیدان پہ سے نظر ہٹا کر اذفرین کی طرف دیکھا۔وہی معصومیت،وہی سادہ لوحی،وہی آنکھوں کی پاکیزگی وہ تو کہیں سے ایسی لڑکی نہیں لگ رہی تھی جو کسی کے نام پر منسوب ہوتے ہوئے بھی چھپ کر نکاح کرنے کی ہمت کرتی۔ایکدم سے جیسے سعد کے اعصاب تن گئے تھے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"چلو میرے ساتھ "

سعد نے آگے بڑھتے ہوئے اذفرین کے ہاتھ کو جھٹکا دیا۔ آواز میں سوچوں کے بلکل برعکس رعب اور دبدبا تھا۔ علیدان گڑبڑا کر آگے بڑھا۔ حسیب اسے سعد اور فروا کے آنے کی خبر دے چکا تھا یہی وجہ تھی وہ آفس سے فوراً گھر پہنچا تھا۔

"یہ اپنے شوہر کے گھر میں ہے سعد بھائی، آپ کیسے لے جا سکتے ہیں اسے؟ "

آواز کو دھیما رکھے وہ حد درجہ تحمل سے کہتا ہوا اب سعد کے بلکل سامنے اذفرین کے بغل میں کھڑا تھا۔ پتا تھا اذفرین سب کچھ ہینڈل نہیں کر پائے گی اور ایسا نا ہو کہ سعد اسے زبردستی اپنے ساتھ لے جائے۔

سعد نے ضبط کرتے ہوئے علیدان کو دیکھا۔ تھوڑی دیر پہلے کے متاثر کن اثرات پر غصہ حاوی ہو چکا تھا۔

"جسٹ شٹ اپ، میں جانتا ہوں میری بہن بہت بھولی ہے اس کو صرف تم نے ورغلایا ہے "

سعد نے انگلی کو علیدان کی آنکھوں کے سامنے اکڑاتے ہوئے متنبہ کیا۔ علیدان استہزایہ مسکرایا اور ایک نظر اذفرین پر ڈالی

بھولی تو یہ واقعی بہت ہے سعد بھائی جو اتنے سال اپنی مرضی اپنی خوشی کا گلا گھونٹے کبھی کہیں کبھی "کہیں بھٹک رہی تھی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

علیدان نے سعد کی کھڑی انگلی پر نظریں جمائے سپاٹ لہجے میں کہا تو سعد کی پیشانی پر موجود ناگواری کے شکن

اور نمایاں ہوئے۔

"کیا مطلب ہے تمھارا؟ "

لہجہ کاٹ دار تھا۔علیدان کا یوں آئینہ دکھانا بے چین کر گیا تھا۔

مطلب یہ کہ آپ نے کبھی اس سے پوچھا؟،وہ کیا چاہتی ہے کیا نہیں، بنا کسی رشتے آپ نے اپنی بیوی "

"کے بھائی کے گھر اسے بھیج دیا

علیدان نے لگی لپٹی کے بنا سیدھی بات منہ پر ماری تو ساتھ کھڑی فروا کا منہ کھل گیا۔دانتوں کو آپس میں

جوڑتے جواب دینے کو آگے ہوئی علیدان نے فوراً چہرے کا رخ فروا کی طرف کیا اور بولنے سے روک دیا

اور معاف کریے گا بھابھی آپ اسے تو کہہ رہی ہیں کہ اس نے آپکو کہیں کا نہیں چھوڑا، اگر اس دن وہ "

"آپ کے بھائی کے حوس کا نشانہ بن جاتی تو کیا وہ کہیں کی رہتی

علیدان کے لہجے میں اب سختی در آئی تھی۔علیدان کی بات پر سعد نے چونک کر اذفرین کی طرف دیکھا جس

سے یہ باخوبی اندازہ لگایا جا سکتا تھا کہ نجف اسے جھوٹی داستان سنا چکا ہے۔اور اپنے کیے پر پردہ ڈال چکا ہے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

جی پوچھیں اس سے کھڑی ہے آپ کے سامنے آپ کی چھوٹی بہن ہے سعد بھائی، کوئی لاوارث تو نہیں " کہ نجف جیسا انسان شراب کے نشے میں دھت ہو کر نکاح سے پہلے ہی اسے تعلق قائم کرنے پر مجبور کرتا پھرے "

علیدان نے ہاتھ کا اشارہ پاس کھڑی اذفرین کی طرف کرتے ہوئے سعد کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالیں۔ سعد کی نظریں اذفرین پر تھیں جو ہمت جتانے میں کوشاں تھی۔

ہاں اسے اب علیدان کا ہاتھ نہیں جھٹکنا تھا یہ اس کی لڑائی تھی۔ اسے آگے آنا تھا اور بتانا تھا وہ سب جو اس کے دل میں دفن تھا۔

" سعد بھائی میں۔۔۔۔ میں نجف سے شادی نہیں کرنا چاہتی تھی "

اذفرین نے نظریں جھکائے گھٹی سی آواز میں بات شروع کی تو فروا کے تو تن بدن میں آگ لگی تنک کر آگے ہوئی۔ وہ تو علیدان کی باتوں کو برداشت کیے ہوئے تھی پر اس کی بارعب شخصیت کے آگے منہ نہیں کھول پائی پر اذفرین کے بولتے ہی اس پر حق سمجھ کر لپکی تھی۔

" تو بی بی تمہیں کسی نے فورس بھی نہیں کیا تھا اس سب کے لیے تم خود راضی ہوئی تھی، اتنے دن میرے بھائی کے گھر عیش کرتی رہی اور۔۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

فروا نے ناگواری سے ہاتھ اٹھائے نفرت آمیز لہجے میں جتایا۔لبوں پر طنزیہ مسکراہٹ سجائے وہ پھر اذفرین کو دبانے اور شرمسار کرنے کے لیے تیار تھی۔

اذفرین نے مٹھیاں بھینچیں تھیں۔اب وہ بھائی کے رحم و کرم پر نہیں تھی،اس بھائی کے،جو بیوی کا زر خرید غلام بن کر اپنے سارے فرائض پس پشت ڈالے ہوئے تھا۔اذفرین کا چہرہ ضبط کی عکاسی کرتے ہوئے سرخ ہوا۔

"ہاں ہوئی تھی راضی۔۔۔"

چیخ کر فروا کی بات کاٹ کر جواب دیا تو فروا اس کے انداز پر ٹھٹک کر رکی۔اذفرین آنکھیں پھاڑے فروا کو گھور رہی تھی۔

ہوئی تھی میں راضی،اس بھری دنیا میں کوئی نہیں تھا میرا اپنا،بہن کے پاس جاتی تو وہ اپنے ذہنی مریض دیور سے شادی کروا کر احسان کا نام دیتی تو بھائی کے پاس آتی تھی تو وہ اپنے سالے کے احسانات کے نیچے دبا ہوا تھا"

اذفرین پھٹ پڑی تھی فروا نے آج سے پہلے اذفرین کا یہ باہمت روپ کبھی نا دیکھا تھا اس لیے اس کا یوں یک ٹک اسے دیکھنا حیرانگی کی بات نہیں تھی۔لگ بھگ فروا جیسا ہی حال سعد کا تھا۔پر علید ان پر سکون سا ہو کر سینے پر ہاتھ باندھ چکا تھا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"آپکو پتا ہے مجھے کس نے احساس دلایا کہ میں بھی ایک انسان ہوں، میں صرف یتیم ہوئی ہوں مری نہیں ہوں، میری بھی کوئی اہمیت ہے، میرے لیے بھی کوئی جان کی باز لگا سکتا ہے، مجھے بچانے کے لیے خود کو خطرے میں ڈال سکتا ہے"

اذفرین اب دانت پیسے کبھی فروا کو دیکھ رہی تھی تو کبھی سعد کی طرف۔ سعد اب دم سادھے اسے سن رہا تھا جو آج بول پڑی تھی وہ بڑی ہو گئی تھی۔ باہمت تھی۔ سہمی ہوئی نہیں تھی ایسا ہی تو دیکھنا چاہتا تھا وہ اس کو

"یہ ہے دنیا میں وہ واحد میرا جس کی محبت میرے لیے بے لوث ہے، جو اپنوں کے احسانوں کو پس پشت ڈال کر مجھے اپنائے ہوئے ہے، میرے آنسو پونچھنے والا میرے رونے پر تڑپ جانے والا"

اذفرین نے نظر اٹھا کر فخر سے علیدان کی طرف دیکھا۔اذفرین اب سعد کے بلکل سامنے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کھڑی تھی۔

"بابا کے بعد جس اپنائیت کا احساس مجھے آپ سے ہونا چاہیے تھا سعد بھائی، افسوس ہے مجھے کہ وہ کبھی مجھے آپ سے نہیں ملا، پتا ہے آپکو وہ احساس کس نے دیا مجھے میرے شوہر نے"

اذفرین سرد سے لہجے میں کہتے ہوئے سعد کی روح تک کو جھنجوڑ گئی تھی۔اذفرین اب پھر فروا کی طرف پلٹی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آپکے شریف النفس بھائی کو جب لگا کہ میری ضرورت ہے تو آگے آیا اور شادی کے لیے تیار ہو گیا، ”

“ آپکو ڈر تھا اولاد نہیں ہے تو بھائی کو مجبور کر دوں اس کو اپنے بھائی سے بیاہ کر

فروا نے اس کی باتیں سن کر حیرت سے منہ کھولے سعد کی طرف دیکھا پر سعد پہلے ہی نظریں چرائے سر

جھکائے کھڑا تھا۔

آپ کیا سمجھتی تھیں مجھے کچھ نہیں پتا مجھے سب پتا تھا، پر میں صرف آپ کے لیے آپ کی عزت کے ”

“ لیے آپ کے ہر حکم پر سر تسلیم خم کرتی رہی

فروا نے سر جھکائے نظریں چرائی یں۔اذفرین اب سعد کے سامنے کھڑی تھی۔

سعد بھائی میں شرمسار ہوں اپنے کی ئے پر اور تیار ہوں اپنی سزا کے لیے، آپ اور آپی مجھ سے ہر طرح ”

“ کا تعلق ختم کر دیں گے جانتی ہوں

اذفرین کے لہجے سے تلخی اب غائ ب تھی۔ وہ تھک گ ئی تھی احساسات پال پال کر خود کو کھو چکی تھی

سفاک رشتوں کے احساسوں کو سنبھال سنبھال کر

پر بھائی یہ تعلق تو بہت سالوں سے ہوتے ہوئے بھی میں اس سے محروم ہی تھی، بس میرا خدا مجھے اس ”

کے لیے معاف کر دے جو میں نے کیا تھا، یہ میرے شوہر کا گھر ہے میرا گھر ہے میں یہاں سے کہیں نہیں

“ جاؤں گی، اللہ حافظ

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اذفرین تیزی سے رخ موڑے آگے بڑھی پر سعد کی آواز پر قدم رک گ ئے تھے۔

" اذفرین تمھاری شادی تک میری رہائی ش کہاں ہو گی؟ "

سعد کی بات پر حیرت سے غور کرتی وہ پیچھے پلٹی تو سعد نم آنکھوں کے ساتھ مسکرا رہا تھا۔آنکھیں کھل گ ئی تھیں۔آئی ینہ اس کو دکھانے آیا تھا پر نظر تو اپنا بھیانک روپ آگیا تھا۔شرم کے گڑھے میں اسے گاڑنے آیا تھا شرم کے گڑے میں تو خود دھنس کر رہ گیا تھا۔

"بھائی۔۔۔ "

اذفرین نے بمشکل بھیگے سے لہجے میں الفاظ ادا کیے اور پھر سعد کے بازو پھیلانے پر وہ تیزی سے اپنا اور سعد کا فاصلہ ختم کرتی سعد کے سینے سے جا لگی۔سعد بار بار اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بوسے دے رہا تھا۔

علیدان اب مسرور سا ان کو دیکھ رہا تھا۔

" سعد۔۔۔ "

فروا کی حیرت میں ڈوبی آواز پر سعد نے سامنے کھڑی فروا کو دیکھا۔جو سعد کے یوں اچانک سے سب بھلا کر اذفرین کو گلے لگا لینے پر ششدر کھڑی تھی۔

" پرسوں میری بہن کی رخصتی ہے،امید کرتا ہوں تم میرے ساتھ شرکت کرو گی "

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mohey piya Milan ki Aas| By Huma waqas(Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

رعب دار لہجے میں حکم دیا نجف اسے بتا چکا تھا کہ حسیب کی شادی سے ایک دن پہلے اذفرین کی شادی ہے، مسکرا کر علیدان کی طرف بازو کیا جو پاس آکر اب سعد کے دوسرے بازو سے ان کے گلے لگ چکا تھا اور فروا حیرت میں ڈوبی کھڑی رہ گئی۔

****

نجف دروازے کو کھول کر اندر داخل ہوا اور غصے میں بھرا تیز تیز چلتا سنگھار میز کے سامنے کھڑی فروا کے پاس آیا۔ وہ ذرق برق لباس میں ملبوس کانوں میں جھمکے ڈال رہی تھی۔

" تم جاؤ گی شادی پر؟، میری انسلٹ ہے یہ "

نجف نے دانت پیس کر پوچھا وہ اب فروا کے سر پر کھڑا تھا چہرہ غصے سے لال بھبوکا ہو رہا تھا۔ آج علیدان اور اذفرین کی مہندی تھی۔ اور فروا اس کے لیے ہی تیار ہو رہی تھی۔

" تو میں کیا کروں میرے شوہر کا حکم ہے تمھاری خاطر اپنا گھر خراب کر لوں کیا؟، اور ویسے بھی وہ اب پاکستان رہنے کا فیصلہ کر چکا ہے "

فروا نے سنگھار میز پر ہاتھ دھرے غصے سے اس کی طرف دیکھا۔ سعد کا مزاج یکسر بدل چکا تھا۔ علیدان اسے اپنے بزنس میں شامل ہونے کے دعوت دے چکا تھا۔ وہ اس دن سے وہیں اذفرین کے ہمراہ بہادر ولاز میں رہائیش پذیر تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مہرین بھی اپنے بچوں سمیت وہاں پہنچ چکی تھی اب اذفرین کی رخصتی بہادر ولاز سے دلاور ولاز میں ہونی تھی
۔

بس فروا یہاں اپنی خالہ کی طرف تھی۔کیونکہ علیدان کے ولیمے کے روز حسیب کی بارات کی تقریب رکھی گئی تھی۔

"کیا۔۔۔ "

نجف نے حیرت سے آنکھیں پھیلا کر منہ کھولا۔

"ہاں اذفرین کے سسرال والے اتنے دولت مند ہیں،علیدان سعد کو پاکستان میں رہ کر بزنس کرنے کا مشورہ دے چکا ہے "

فروا نے ناگواری سے اس کی طرف دیکھا اور پھر اپنا دوپٹہ درست کیا۔سعد کے بدلتے ہی وہ تو جیسے بھیگی بلی بن گئی تھی۔اذفرین سے اپنی ساری کوتاہیوں کی معافی مانگی۔

وہی اذفرین جسے وہ ایک پل کے لیے اپنے گھر میں برداشت نہیں کرتی تھی۔اس کا رشتہ آج اس کے ہاتھ میں تھا۔

"تو تم اب یہاں رہو گی سعد کے ساتھ؟ "

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mohey piya Milan ki Aas| By Huma waqas(Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نجف نے انگلی سے زمین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے غصے سے سوال کیا۔اسے تو مائی دہ بیگم کی پریشانی لاحق ہوئی تھی سوچا تھا اب شادی تو ہو نہیں سکی تو اب مائی دہ بیگم کو فروا کے حوالے کرے گا پر یہاں تو سب کچھ اس کی سوچ کے بالاتر تھا۔

"ہاں اور تم فکر نا کرو،امی کو ساتھ رکھنے کا میں کہہ چکی ہوں سعد سے،سعد مان گ ئے ہیں"

فروا نے ہاتھ کو اٹھاتے ہوئے اسے جتایا تھا۔ نجف نے کچھ بولنے کے لیے لب کھولے پر کمرے میں آتی صوفیہ بیگم کو دیکھ کر چپ ہو گیا وہ بھی ذرق برق لباس میں ملبوس تھیں۔

"فروا تم تیار ہو چلیں؟"

فروا کی طرف دیکھتے ہوئے انہوں نے سوال کیا تو فروا مسکراتی ہوئی چند قدم آگے بڑھی۔چند سال پہلے اس نے مائی دہ بیگم اور فروا کو خود غرضی دکھائی تھی آج یہ سب شائی دا سی کا نتیجہ تھا

"جی آنٹی چلیں،امی تیار ہو گ ئی ہیں کیا؟"

وہ اب اپنے بیگ کو اٹھائے مصروف سے انداز میں پوچھ رہی تھی جس پر نجف تنک کر گویا ہوا۔

"کیا کہا تم نے؟،امی بھی جا رہی ہیں کیا؟"

نجف کا حلق تک کڑوا ہوا۔مطلب اس کی ذلت اور رسوائی کی کسی کو کوئی پرواہ نہیں تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"ہاں جا رہی ہیں سعد سے معافی مانگ چکی ہیں اب اذفرین سے مانگنی ہے "

فروا نے تیزی سے روکھے سے لہجے میں جواب دیا اور صوفیہ بیگم کے پیچھے ہی کمرے سے باہر نکل گ ئی۔

نجف ہکا بکا سا وہیں کھڑا ان کو جاتے دیکھ رہا تھا۔

****

"گجرے۔۔۔ "

ادیان نے سنگھار میز سے کمر ٹکائے گجرے اوزگل کی طرف بڑھائے جب کے نظریں اس کے چہرے کا طواف کر رہی تھیں۔ وہ صندل اور اذفرین کی مہندی کے لیے پورے اہتمام سے تیار ہوئی تھی۔ اور اب سنگھار میز کے سامنے کھڑی اپنا جائزہ لے رہی تھی۔

" تھنکیو "

گلال ہوتے ہوئے ادیان کے ہاتھ سے گجرے تھامے۔ اس کے یوں دیکھنے سے دل دھڑکنے لگا تھا۔ سب کچھ خود بخود سمٹ کر قدموں میں آ گیا تھا۔ سامنے کھڑا شخص ہمیشہ سے اس کا تھا اور اس کو مل گیا تھا۔

" ایسے کیا دیکھ رہے ہو؟ "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اوز گل نے مصنوعی خفت سے پوچھا۔ادیان مسکراہٹ دبا گیا پھر سیدھا ہوتے ہوئے اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں لیا۔

پڑ گئی دُور سے تھی جی میں دھڑک تو لیکن "

" ہم نے دیکھا اُسے رکھ کر دلِ بیتاب پہ ہاتھ

ادیان نے محبت بھرے لہجے میں شعر پڑھا تو اوز گل اس کے لہجے کی مٹھاس میں گھل کر پلکیں جھکا گ ئی۔

" سوچ رہا ہوں شادی کے لیے اب پورا ایک سال انتظار کرنا ہو گا "

شریر سے لہجے میں کہا تو اوز گل جھینپ گ ئی۔ جلدی سے اپنے ہاتھ چھڑا کر دروازے کی طرف بھاگی۔اور وہ سنگھار میز سے ہاتھ ٹکائے بھرپور طریقے سے ہنس دیا

****

بہادر ولاز اور دلاور ولاز کی مشترکہ چھت آج برقی قمقموں اور ہر طرز کے پھولوں سے سجی ہوئی تھی۔ جھولے کو پھولوں سے سجایا گیا تھا جو آبشار کے ایک طرف رکھا ہوا تھا۔

پیلے رنگ کے لمبے گھٹنوں تک آتے فراک میں وہ کندن کے زیور سے مزین خوبصورتی کی انتہاؤں کو چھو رہی تھی۔پر سکون سی مسکان تھی جو لبوں پر گھر کئے ہوئے تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

موسیقی کے جلترنگ ارد گرد قہقہوں کی گونج اور لوگوں کے چہکنے کی آوازیں سب کی محبتیں لٹاتی نظریں اسے اندر تک سرشار کیے ہوئے تھیں۔

وہ یونہی مسکراتی ہوئی ارد گرد دیکھ رہی تھی جب علیدان سامنے سے آتا ہوا نظر آیا۔ ہلکے سبز رنگ کے پوتھ کے کرتے کو زیب تن کیے آستینوں کو تھوڑا سا فولڈ کیے وہ کچھ لوگوں کو اب کوئی ہدایات دے رہا تھا۔

وہ مصروف تھا صندل کی بھی مہندی تھی اس لیے تقریب کے انتظامات کو بھی دیکھ رہا تھا۔ اذفرین کو یوں اپنی طرف دیکھتے پا کر کان کھجاتے ہوئے چور سی نظر اس پر ڈالی۔

اذفرین نے جھینپ کر نظریں چرائی یں۔ اوزگل اور ادیان اب صندل کو پھولوں اور کلیوں کی بنی ہوئی چادر کے چھاؤں میں لا رہے تھے۔ وہ ہلکے سبز اور جامنی رنگ کے کلیوں والے فراک میں خوب جچ رہی تھی۔ ماتھے پر اذفرین کی ہی طرح کندن جڑی ماتھا پٹی تھی۔

ایک جھولے پر صندل اور حسیب کو بٹھایا گیا تھا اور ایک جھولے پر وہ علیدان کے ساتھ بیٹھی تھی۔ ہر طرف مسکراہٹوں اور قہقہوں کا راج تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سعد کے بعد اذفرین نے امبرین کو بھی کہاں بخشا تھا اس سے بھی سارے گلے شکوے کر ڈالے۔ بعض اوقات اپنوں کو ان کی کوتاہیاں اور بے اعتنائی یاں یاد کروانے کا مطلب ان کو نادم کرنا ہر گز نہیں ہوتا بلکہ ان کو احساس دلانا ہوتا کہ ہر رشتہ لین دین کا محتاج ہوتا ہے۔

کسی بھی رشتے کو پنپنے کے لیے سنگت کی ضرورت ہوتی ہے اور سنگت میں دونوں طرف سے ایک جیسا احساس ہونا ضروری ہوتا ہے ورنہ سنگت کی ڈور ٹوٹنے سے خونی رشتے بھی سرخ سے سفید پڑ جایا کرتے ہیں۔

رسم شروع ہو چکی تھی۔ لوگ اب باری باری جھولے پر ساتھ آ کر بیٹھ رہے تھے اور حنا کو ان کے ہتھیلیوں پر پڑے پان پتوں پر رکھتے ہوئے رسومات پوری کر رہے تھے۔

اذفرین پر سکون مسکان لبوں پر سجائے کبھی سامنے چہکتے خوش چہروں کو دیکھ رہی تھی اور کبھی علیدان کو جو اس کے بلکل بغل میں کسی فاتح کی طرح بیٹھا تھا۔ اس کی مسکراہٹ اسکی آنکھوں کی چمک اذفرین کی روح کو اندر تک سرشار کر رہی تھی۔

سعد سامنے میر دلاور کے بغل میں بیٹھا کسی بات پر ہنس رہا تھا۔ فروا اور مہرین ہر کام میں پیش پیش تھیں۔

اور پھر کہیں سامنے خلا میں اس کے امی ابو کھڑے مسکرا رہے تھے۔ ان کے چہرے خوش تھے کیونکہ ساتھ بیٹھا یہ شخص اس کی زندگی میں ایک خوشگوار پھوار کی طرح تھا جس نے زیست کی بنجر زمین کو سیراب کر دیا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"کیا دیکھ رہی ہو؟"

علیدان نے اسے یوں یک ٹک خود پر نظریں جمائے دیکھا تو قریب ہوتے ہوئے سرگوشی کی وہ دھیرے سے مسکرا کر سر جھکا گئی پھر ہتھیلی کے اوپر سجے پان پتے پر پڑی حنا پر نظریں جمائے گویا ہوئی۔

"اپنی قسمت پر رشک کر رہی ہوں، دیکھ کہاں رہی ہوں"

مدھر سی لہجے میں دیا گیا اس کا جواب اس کے قلبی طمانت کی عکاسی کر رہا تھا۔

علیدان نے محبت سے اس کی طرف دیکھا جواب نگاہیں اٹھائے ہوئی تھی۔ کندن جڑے ماتھا پٹی اور اس کے نیچے گھنی پلکوں کی اوٹ سے جھلکتی ہوش ربا آنکھیں عجیب سی چمک لیے ہوئی تھیں۔

"اچھا قسمت پر رشک تو مجھے ہونا چاہیے نا، جس کو مانگا جسے چاہا اسے پا لیا"

اذفرین کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے محبت سے لبریز الفاظ ادا کیے۔ اور پھر نگاہیں آنکھوں سے سفر کرتی اس کے ہونٹوں پر امڈ آنے والی پر سکون مسکان پر ٹھہر گئیں۔

"تو میں نے بھی تو جسے چاہا، جسے مانگا، اسے پایا ہے"

وہ آج ترکی بترکی اظہار کر رہی تھی۔ وہ بدلی بدلی اس کو مطمئن کر گئی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سامنے اب ادیان اور کچھ اور کزن کوئی بھنگڑا ڈال رہے تھے اور سب لوگ ان پر پر شوق نگاہیں جمائے، تالیاں پیٹ رہے تھے۔

" میں نے تو آپ سے اور بہت کچھ پایا ہے، ہمت، بہادری اور اچھا گماں "

اذفرین نے گہری ہوتی مسکان کے ساتھ کہا تو علیدان نے ناسمجھی میں ہنس کر اس کی طرف دیکھا

"اچھا گماں۔۔۔؟ "

آنکھوں میں سوال لیے وہ پیشانی پر افقی لکیریں ابھارے دیکھ رہا تھا۔اذفرین اس کے یوں حیران ہونے پر ہنس دی۔ پھر ہلکی سی سانس کو باہر انڈیلتی گویا ہوئی

ہاں اچھا گماں، جنگل میں ان لوگوں سے بچ کر بھاگنے سے لے کر نکاح کی رات تک آپ کے اللہ سے "

" اچھے گماں کو کبھی ڈگمگاتے نہیں دیکھا میں نے

وہ آج بہت پر اعتماد لگ رہی تھی، ڈری سہمی ہر مصیبت پر آنسو بہانے والی اذفرین کہیں غائب تھی۔

" میں نے بھی بہت کچھ سیکھا ہے تم سے "

علیدان نے اُسی طرح بغور اسے دیکھتے ہوئے پورے جذب سے کہا تو وہ اب جواب کی منتظر نظر آئی، بنا بولے آنکھوں سے سوال کیا۔۔۔ کیا سیکھا آپ نے مجھ سے؟

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"محبت کرنا،احساس کرنااور۔۔۔ "

علیدان آخری لفظ پر شرارت سے مسکرایا اذفرین نے تجسس بھری نگاہیں علیدان پر مرکوز کیں۔خوشی کی چھب لیے بڑی بڑی آنکھیں علیدان کے چہرے کو جانچ رہی تھیں

"اور۔۔؟؟ "

علیدان کی شرارت کو بھانپتے ہوئے آبرؤ اچکائے سوال کیا۔جس پر وہ بھرپور انداز میں ہنستے ہوئے قریب ہوا ۔شوخ سا انداز کچھ دیر پہلے کے اعتماد کا گلا گھونٹ رہا تھا۔

"اور بات بہ بات رونے لگ جانا۔۔۔ "

علیدان نے شریر سے لہجے میں جملا اچھالا جو اذفرین کے چہرے پر مصنوعی خفت کا سبب بن گیا۔اس کا یہ خفگی سے پھولا منہ علیدان کی شوخی کو ہوا دے رہا تھا۔

"اچھا تو رونا سیکھا ہے آپ نے مجھ سے آپ تو کبھی نہیں رونے نہیں بیٹھے کسی بھی بات پر "

اذفرین نے خفت سے سوال کیا تو وہ بمشکل اپنی ہنسی روک کر سنجیدہ ہوا۔چہرہ پھر اس کی طرف موڑا

"اب کل سے آپ کا رونا ختم ہے میرا ہی تو سٹارٹ ہونے والا ہے "

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mohey piya Milan ki Aas| By Huma waqas(Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مصنوعی سنجیدگی سے کہے گئے جملے کا ساتھ شوخ آنکھیں ہرگز نہیں دے رہی تھیں۔اذفرین نے آنکھیں سکوڑ کر خفگی سے منہ کھولا۔

"بتاؤں آپکو؟ "

چھوٹی سی ناک بھی پھول گئی تھی۔بے ساختہ بولنے کے لیے لب کھولے

" کل۔۔۔کل بتاناہاں، کہاتوہے کل سے میرا رونادھونا سٹارٹ ہے "

علیدان نے ہنستے ہوئے ایسے کہا جیسے وہ اس بات پر اسے مارنے والی ہو۔اب کی باروہ بھی ہنس دی تھی۔ادیان کے ساتھ اب دوسرے لڑکے علیدان کو جھگڑے کے لیے زبردستی اٹھارہے تھے۔اوروہ نہیں نہیں کرتا سب کو گھوررہاتھا۔

****

سفیداور ہلکے گلابی رنگ کے پھولوں سے سجی مسہری اوراس کے مرکز میں وہ لہنگا پھیلا کر سر جھکائے بیٹھی کسی اورہی دنیا کا منظر پیش کررہی تھی۔

سیاہ رنگ کی شیروانی میں ملبوس وہ مبہوت سا آگے بڑھا اور مسہری کی جھولتی لڑیوں کو ایک ہاتھ سے دور کر کے راستہ بناتا بلکل اذفرین کے سامنے بیڈ پر براجمان ہوا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

پوری تقریب میں تو چاہ کر بھی اسے نظر بھر کر نہیں دیکھ سکا تھا اسی لیے اب آنکھیں دیدار سے سیر ہو رہی تھیں۔ وہ جو پہلے ہی پلکیں گرا چکی تھی اب اس کے یوں بس خاموشی سے دیکھنے پر پلکیں لرزانے لگی تھی۔

" زیادہ شعر و شاعری تو آتی نہیں پر آج ایک گانا گونج رہا ذہن میں بار بار "

نرمی سے اذفرین کے گود میں دھرے مہندی کے نقش و نگار والے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیا۔ گہرے سرخ رنگ کے بھاری بھر کم لہنگے میں وہ روایتی دلہنوں کی سجاوٹ لیے اس کے حواسوں پر طلسم پھونک رہی تھی۔

وہ اور صندل بلکل روایتی طرز پر تیار ہوئی تھیں ماتھے پر بڑا سا ٹیکا اور ناک میں راجھستانی چوڑی دار نتھ جاذب نظر سنگھار ایسا تھا کہ کوئی بھی دیکھے بے ساختہ سراہا دے۔

علیدان کی بات پر اذفرین نے نظریں اوپر اٹھائی یں۔ محفلوں میں ہلچل مچا دینے والا آج اس کے سامنے حجلہ عروسی کا حق دار بنا بیٹھا تھا۔

" کون سا گا کر سنائی یں "

اذفرین نے مسکراہٹ دباتے ہوئے شوخ سے لہجے میں کہا تو علیدان نے بے ساختہ گردن کو پر سوچ سے انداز میں کھجایا۔ فرمائی ش آئی تھی پر جس شوخی سے آئی تھی انکار ممکن نا تھا۔

" گا کر۔۔۔ "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مسکرایا پھر سیدھا ہوتے ہوئے کھسک کے کر اس کے اور قریب ہوا۔ نظریں اس کے چہرے پر جمائے

پورے دل سے گانے کے سُر ملائے

”ایسا دیکھا نہیں خوبصورت کوئی۔۔ چہرہ جیسے ہے کھلتا ہوا کنول، چہرہ مہتاب سا، چہرہ جیسے ہی کسی شاعر

کی غزل۔۔۔اذفریں اذفریں۔۔۔اذفریں“

علیدان مبہوت سا ہنستے ہوئے اس کے چہرے پر نظریں جمائے گا رہا تھا اور وہ گانے کی تبدیلی پر ہنس ہنس کر

بے حال تھی۔

”اذفرین نہیں، آفرین ہے۔۔۔“

ہنسی کو بریک لگائے لاڈ سے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر درستگی کرنی چاہی تو علیدان نے فوراً نفی میں سر ہلایا

”نہیں اذفرین ہے اب سے“

محبت سے اس کے ہاتھوں پر گرفت کا دباؤ بڑھایا جس پر اسکی آنکھیں جھکنے پر مجبور ہوئی یں۔علیدان نے

ہاتھوں کو چھوڑا اور تھوڑا سا آگے ہوتے ہوئے۔بیڈ کے اطراف میں لگے ڈرا کو کھولا پھر ایک مخملی ڈبیا کو ہاتھ

میں پکڑے سیدھا ہوا۔

ڈبی کو کھول کر باریک سی سنہری سونے کی مالا کو ہاتھوں کی انگلیوں میں پھنسا کر اٹھایا۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mohey piya Milan ki Aas| By Huma waqas(Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

چین ہاتھوں میں جھولی تو نیچے چھوٹا سا ملحقہ ہیرا پوری آب و تاب سے جگمانے لگا۔اذفرین نے ہیرے پر سے نگاہیں اٹھائے اس کے چہرے کی طرف دیکھا جس کا ساتھ ہر قیمتی تحفے سے زیادہ عزیز تھا۔

"م ئے آئی۔۔۔"

چاشنی میں گھلا لہجہ تھا۔گلے کی نازک سے مالا کے دنوں اطراف کو ہاتھوں میں تھامے علیدان آگے ہوا۔ اذفرین نے پلکیں گرا کر اقرار کیا تو مالا کو اس کی گردن کے گرد گھما کر بند کرنے لگا۔شیر اونی سے اٹھتی مہک نے سانس اندر انڈیلنے پر مجبور کیا

مالا کا لاک بند کرنے کے بعد پیچھے ہوا تو وہ آنکھوں میں بے پناہ خوشی سمائے گردن پر چمکتے ہیرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے مسکرائی۔

" بہت خوبصورت ہے۔۔۔آپکے لیے بھی کچھ ہے "

نظریں ملائے محبت سے کہا۔اور تکیے کے نیچے سے مخمل کی ڈبیا نکالی علیدان نے خوشگوار حیرت میں مبتلا ہوتے ہوئے ڈبی تھام کر تجسس سے کھولی اور پھر اس میں پڑے سوکھے گلاب پر نظر پڑتے ہی مسکان گہری ہوئی۔

"یہ وہی پھول ہے؟ "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

خوشگوار لہجے میں ہنستے ہوئے پوچھا تو وہ لبوں کو ملائے سر کو اثبات میں ہلا گئی۔اس کو خوش دیکھ کر سانس اٹکا پھر بحال ہوا

" پتا ہے کیا تمھارے پاس کم از کم یہ ایک پھول تو تھا نا جب میں یاد آتا ہوں گا تم اس کو دیکھتی ہو گی چھو لیتی ہو گی، مگر میرے پاس تمھاری یادوں کے سوا کچھ نہیں تھی "

علیدان نے پھول کو تکتے پر سوچ لہجے میں کہا۔اذفرین نے محبت سے ایک نظر پھول پر اور پھر علیدان کی طرف ڈالی جواب مخمل کی ڈبی کو احتیاط سے بند کر رہا تھا۔

" کبھی کبھی مجھے ایسا لگتا ہے کہ اگر ہم وہیں واپسی پر مل جاتے تو شائد میں اپنی زندگی میں ایک بہت اہم بات کی اہمیت نا جان پاتا "

علیدان اب مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا جو اس کو مسرور سی سن رہی تھی۔کمرے میں ہر سو پھیلا سکون گلاب اور کلون کی بھینی بھینی سی خوشبو اور اس منظر کا سب سے حسین حصہ وہ شخص تھا جو بول رہا تھا اور وہ سن رہی تھی۔

" کیا بات؟ "

اذفرین نے نظروں سے صدقہ اتارتے ہوئے پوچھا۔تو وہ کھو سا گیا۔پھر مسکرا کر سیدھا ہوا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"وہ یہ کہ جستجو اور سچی لگن کسی چیز کے حصول کے لیے کافی نہیں ہوتی"

پاس ہوتے ہوئے اس کی ماتھے پر دمکتے ماتھا ٹکا کو ہاتھوں سے درست کیا ٹکے کے نیچے لگے باریک سے موتی ماتھے پر ٹپ ٹپا گ ئے۔ پلکوں کی جھالر سو من بھاری ہوئی پر اس کی آواز کانوں میں رس گھول رہی تھی۔

اس جستجو اور سچی لگن کو اگر اکیلے تھام کر تم آگے بڑھنا چاہو گے تو بری طرح ٹوٹ جاؤ گے جب تک "ایک تیسری کڑی ساتھ نا ملے گی

پیار سے اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیا تو اذفرین نظریں جھکا کر اپنے حنا سے بھرے ہاتھوں کو اس کے ہاتھوں میں دیکھنے لگی۔ اور پھر نظر اٹھا کر آنکھوں میں دیکھا جہاں بے پناہ چاہت کا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا تھا۔

"کون سی تیسری کڑی۔۔۔"

شائستگی اور بھول پن سے سوال کیا۔ جس پر وہ دلچسپی سے جواب دینے پر آمادہ ہوا۔

دعا۔۔۔ التجا۔۔۔ مانگنا۔۔۔ انسانوں سے نہیں صرف اس ذات سے جو آپ کے دل میں یہ جستجو یہ "سچی لگن پیدا کرتا ہے

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mohey piya Milan ki Aas| By Huma waqas(Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

علیدان اس کو وہ ساری بات سمجھا رہا تھا جو اس نے نا صرف سنی تھی بلکہ سچ ہوتے دیکھی تھی۔ سہی ہی تو کہہ رہا تھا وہ، اکثر پوری لگن اور جستجو سے تلاش کی ہوئی چیز تب تک نہیں ملتی جب تک دل سے یہ نہیں نکلتا ۔۔۔اے اللہ مل جائے نا۔۔۔

" جستجو اور لگن تمھارے ملن کے لیے بہت تھی مجھے پر جب تک خدا سے مانگا نہیں تھا، میں مایوسی کے دلدل میں غرق ہوتا گیا، اور جب ان دو کے ساتھ تیسری اور اہم کڑی ملی تو تم خود بخود چل کر میرے پاس آ گئی "

محبت سے اس کے ہاتھ کو اپنے لبوں سے لگایا۔ تو چہرے پر حیا رنگ لہراتے ہی پلکیں پھر سے جھکیں۔

" میرا دعا پر، اللہ سے مانگنے پر یقین پختہ ہو گیا، تم میری زندگی کا وہ اہم حصہ ہو جس کے ملن کے حصول نے مجھے میرے اللہ کے قریب کر دیا "

وہ اب اس کے چہرے کو اپنی دونوں ہتھیلیوں میں تھامے ہوئے تھا۔ اذفرین کی آنکھوں میں پھر سے نمی اتر رہی تھی۔ علیدان نے ہتھیلیوں کے حصار میں لیا چہرہ اوپر اٹھایا تو بے ساختہ اٹھتی اس کی نگاہوں میں چمکتا پانی چھپا نہیں رہ سکا۔

" رونے لگی ہو؟ "

علیدان نے خفگی سے گھورا۔ اور پھر اس کا چہرہ چھوڑ کر اپنا چہرہ قریب کیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"رونا نہیں ہے اب سے رولانا ہے صرف"

آہستگی سے اس کے کان کے پاس سرگوشی کی تو وہ نم آنکھوں سمیت مسکرا دی۔اس کو مسکراتا دیکھ کر وہ ہنستے ہوئے پیچھے ہوا۔

"چلو ملن کا سفر پورا کریں"

شریر سے لہجے میں کہتے ہوئے علیدان نے ہاتھ سے کان کے جھمکے کو ہلایا جبکہ لب اسی طرز کی مسکراہٹ کو چھپانے کی ناکام کوشش کر رہے تھے۔

"ملن کا سفر۔۔۔"

اذفرین نے الجھ کر پوچھا سفید پتلیوں میں ناسمجھی جھلکی تو علیدان جھینپ کر سیدھا ہوا پھر ارد گرد دیکھتے ہوئے ہلکا سا قہقہہ لگایا۔گالوں کے انیس پٹھے کھنچے وہ اس کی معصومیت پر ہنس رہا تھا۔

"ہاں ملن کا سفر، تین سٹیجز ہیں اس کی بھی"

مصنوعی سنجیدگی سے اسکے معصوم سے چہرے پر نگاہیں جمائے کہا جو غور سے سن رہی تھی۔علیدان کی لاجکس بھی اسی کی طرح نرالی تھیں۔

"پہلی سٹیج دلوں کا ملن جوان نودنوں میں ہوا جنگل میں"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

علیدان نے آہستگی سے اس کے ناک کو چھوا تو چٹکی میں اٹکی چوڑی نتھ نیچے ڈھلک گئی۔اذفرین نے ہاتھ اوپر اٹھائے جنہیں دھیرے سے نیچے کرتا ہوا اب وہ نتھ کا بالوں سے ملحقہ حصہ الگ کر رہا تھا۔جب کے لب اس کے کانوں کے قریب سرگوشی کر رہے تھے۔

"پھر روحوں کا ملن جو اس ایک سال میں ہوا"

علیدان نے ناک سے اتاری چوڑی کو پیار سے ہتھیلی پر رکھ کر بیڈ کے سائیڈ میز پر رکھا۔بالوں سے پن نکالتے ہوئے جھمکا بھی کھل گیا تھا۔اذفرین نے کانوں کے جھمکے پر ہاتھ رکھے تو وہ سیدھا ہوا نفی میں سر ہلاتے ہوئے اس کے ہاتھوں کو نیچے کیا۔

"مے آئی۔۔۔۔"

آواز جتنی آہستہ ہو رہی تھی اتنی بھاری، جھمکے کو محبت سے ہاتھوں میں تھامے خمار آلودہ سرگوشی کی جس پر وہ بس پلکیں کپکپا کر اقرار کر سکی۔

****

وہ سڈنی یونورسٹی کے وسیع عریض گیٹ سے باہر نکلی تو علیدان کو روز کی طرح کار سے کچھ ہی دوری پر منتظر پا کر مسکراہٹ بکھر گئی۔اذفرین کو دیکھتے ہی علیدان نے آنکھوں پر سیاہ چشمہ ٹکایا اور قدم کار کی طرف بڑھا دیے۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ اپنا پروجیکٹ تو مکمل کر چکا تھا اب صرف اذفرین کی تعلیم پورا ہونے تک یہاں سڈنی میں ہی ایک کمپنی میں ملازمت کر رہا تھا۔

میر دلاور نے خود اپنی خوشی سے علیدان کو اجازت دی تھی کہ وہ جائے اور اپنا ہر خواب پورا کرے جو وہ چاہتا ہے وہ پڑھے۔ان کو سڈنی آئے پانچ ماہ کا عرصہ ہو چکا تھا جس میں وہ اپنا ادھورا پروجیکٹ پورا کر چکا تھا۔

وہ کار کا دروازہ کھول رہا تھا جب اذفرین نے چہکتے ہوئے فرمائش کی۔بلیک فلیپر جینز پر سفید ٹی شرٹ پہنے بالوں کو کھلا چھوڑے پر اعتماد سی اذفرین آج سے کچھ سال پہلے والی اذفرین سے یکسر مختلف تھی۔

"علیدان آج بس سے چلتے ہیں"

وہ بچوں کے طرح بس سٹینڈ کی طرف دیکھ رہی تھی جہاں کچھ دیر پہلے ہی بس آکر سٹینڈ پر لگی تھی۔علیدان نے تیوری چڑھائے گردن کو اس کی نظروں کے تعاقب میں خم دیا۔مسافر نیلے رنگ کی ڈبل ڈیکر بس میں سوار ہو رہے تھے۔

"ہیں یہ کیا بات ہوئی"

علیدان نے تیزی سے چشمہ اتارا حیرت سے اس کی عجیب سی فرمائش پر اسے دیکھا۔وہ اپنی ساری اُوٹ پٹانگ خواہشیں جو بچپن میں پوری نہیں کر پائی تھی شادی کے ان سات ماہ میں اس کے ساتھ پورا کر چکی تھی۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"چلیں نا، ویسے ہی بس سے چلیں نا "

اذفرین نے بچوں کی طرح پرجوش ہوتے ہوئے ضد کی علیدان نے افسوس سے سر ہلایا۔ آج پھر پاگل پن کا دورہ پڑ چکا تھا زوجہ محترمہ کو۔

"توبہ کرو مجھے تو اس حادثے کے بعد سے بس فوبیا ہو گیا ہے "

علیدان نے ہنستے ہوئے کانوں کو ہاتھ لگائے تو وہ کمر پر ہاتھ دھرے خفگی سے گھورنے لگی۔ پر وہ سر جھکائے مسلسل نفی میں گردن ہلا رہا تھا۔ پتہ تھا اس کی طرف دیکھا تو اس کے معصوم سے چہرے پر التجا دیکھ کر رک نہیں پائے گا۔

گاڑی ہوتے ہوئے بھی بس سے چلیں عجیب منطق تھی اس کی۔

"ارے بھئی مذاق مت کریں چلیں نا، بس نکل جائے گی "

اذفرین نے علیدان کا بازو کھینچتے ہوئے ضد کی تو وہ چار و ناچار گاڑی کی چابی جیب میں رکھ کر سیدھا ہوا۔

"آہ۔۔۔ چلیں جی "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاتھ کے اشارے سے اسے قدم بڑھانے کا کہتے ہوئے خود ساتھ قدم ملا دیے۔ ڈبل ڈیکر بس میں سوار ہوتے ہی وہ ساری سیٹس چھوڑتی ہوئی اسی سیٹ پر آ کر رکی۔ جس پر حادثے کے دوران وہ دونوں بیٹھے تھے۔

" اس طرف "

بائیں طرف اشارہ کیا اور خود آگے ہوتے ہوئی کھڑکی کے طرف بیٹھ گئی۔ چہرے پر عجیب سی خوشی تھی۔

" وہی ساری فیلنگز دے رہی ہو بھئی خیر ہے "

علیدان نے جیبوں سے ہاتھ نکالے اور ڈرانے جیسے لہجے میں اسے کہا تو وہ کندھے پر ہلکی سی چپت لگاتی بازو سے سر ٹکا گئی

" مجھے کوئی ڈر نہیں آپ ساتھ ہیں "

اپنے بازو کو محبت سے علیدان کے بازو کے گرد حائل کیا۔ ان کے بلکل ساتھ ایک پانچ سالہ بچی اور ایک چار سال کا بچہ بیٹھا تھا۔

" ہم۔م۔م۔ جنگل میں ہنی مون یاد ہے کتنا تنگ کیا تھا؟ "

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

علیدان نے جتاتے ہوئے بازو کو جھٹکا دیا تو اس کا سر اوپر اٹھا۔اور پھر وہ لاڈ سے منہ بناتی سیدھی ہوئی۔

"کوئی تنگ ونگ نہیں کیا تھا، آپ ہر چیز میں سہولت گھسیڑ رہے تھے، مجھے سب ویسا ہی چاہیے تھا"

ازفرین نے خلا میں نظریں گھمائے کھوئے سے لہجے میں کہا۔علیدان بے ساختہ ہنس دیا۔جنگل میں سپیشل ہٹ ریزرو کروا کر وہ ازفرین کی شدید خواہش پر ہی پورے نو دن کا ہار رہنی مون منا کر آئے تھے۔گو کہ جنگل وہ والا جنگل نہیں تھا پر ازفرین نے اس سے وہ سارے کارنامے کروائے تھے۔درختوں پر چڑھنا۔اسے گود میں اٹھانا، ندی میں نہانا، پھل توڑ کر لانا

"واہ واہ۔۔۔ویسا کی کچھ لگتی جب لائی ٹر تھا سب تھا پھر بھی پتھروں سے آگ جلانے کی فرمائش، کیا کہنے آپ کے"

علیدان نے مصنوعی خفگی سے گھورا پر وہ تو سامنے بیٹھی بچی کو دیکھ رہی تھی جو اپنے بھائی کو کہانی سنا رہی تھی۔

"پھر ونڈر ویمن فائر کرتی ہے اور بی ئی یر مر جاتا ہے"

بچی نے پر جوش انداز میں ہاتھوں کو حرکت دیتے ہوئے کہا تو پاس بیٹھے بچے کا منہ کھلا

"آئی رن مین بچا کہ نہیں"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ تجسس میں پوچھ رہا تھا۔اذفرین کی آنکھیں پھیل رہی تھیں یہ کہانی تو صرف اس نے جارج کو سنائی تھی۔ ایک سنسناہٹ تھی جو پورے بدن میں دوڑ گ ئی تھی۔

"لسن۔۔کہاں سے سنی، مطلب کس نے سنائی یہ کہانی آپکو؟ "

بے چینی سے آگے ہوتے ہوئے بچی سے پوچھا۔جو کچھ دیر خاموشی سے اس کو دیکھتی رہی پھر خاموشی کو ختم کیا

"میرے کلاس فیلو جارج نے "

بچی نے کندھے اچکاتے ہوئے جواب دیا تواذفرین کا چہرہ خوشی کے ہر رنگ سے نہا گیا۔

****

"مام۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ "

جارج سکول کے گیٹ کے سامنے اس کو دیکھ کر بھاگتا ہوا آیا تھا۔وہ واقعی اس کو نہیں بھولا تھا جو یوں اس کو دیکھتے ہی ایک نظر میں پہچان کر اس کی طرف بھاگا تھا۔

ایمیلی اس کے پیچھے اس کا بیگ تھامے حیرت سے چلتی ہوئی آرہی تھی۔جارج اذفرین کی ٹانگوں سے چپک گیا تھااذفرین نے جھک کر اسے اپنے سینے سے لگا کر بھینچ ڈالا۔وہ چہک رہا تھا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" مجھے معلوم تھا، میں نے مما کو بولا تھا ام مجھے ملنے آئی یں گی "

اسکی باریک سی آواز میں جوش تھا خوشی تھی۔ اذفرین اسے گود میں اٹھائے سیدھی ہوئی تو ایمیلی نے مسکراتے ہوئے ہاتھ آگے بڑھایا۔

" ہیلو۔۔۔اذفرین۔۔۔؟ "

وہ مسکرا رہی تھی۔ اذفرین نے بھی مسکراتے ہوئے اس کے ہاتھ کو تھاما۔ علیدان جو کار میں فون سن رہا تھا باہر آیا۔ جارج کی نظر علیدان پر پڑی تو خوشی کی انتہا نہیں رہی

"مما یہ ہے وہ آئی رن مین، "

جارج خوشی سے چیخا اور اذفرین کی گود سے اترتا علیدان کی پھیلی باہوں میں سمٹ گیا۔ ایمیلی نے سوالیہ سی نظروں سے علیدان کی طرف دیکھا۔

" مائی ہیز بینڈ "

اذفرین نے مسکراتے ہوئے اس کی الجھن کو دور کیا۔ ایمیلی جارج کو خوش دیکھ کر مسرور سی ہوئی

" بہت خوشی ہوئی مل کر جارج اکثر بہت سے باتیں کرتا ہے پاکستان وزٹ کی "

ایمیلی شائستگی سے کہتی ہوئی اسے بغور دیکھ رہی تھی۔ اذفرین نے بس مسکرانے پر اکتفا کیا۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" پتا چلا تھا مجھے کہ نجف سے تمھاری شادی نہیں ہوئی ہے "

آہستگی سے کہتی ہوئی۔وہ اب سر جھکا گئی تھی۔

" ہو بھی نہیں سکتی تھی "

اذفرین نے مسکراتے ہوئے کہا۔ایمیلی نے بھی مسکراتے ہوئے سر اوپر اٹھایا۔

" کیونکہ تم اس کو پیار کرتی تھی رائٹ ؟ "

ایمیلی نے سر کی جنبش سے علیدان کی طرف اشارہ کیا جو اب جارج کو اپنے مسلز دکھا رہا تھا۔

" نہیں۔۔۔کیونکہ نجف صرف آپ سے پیار کرتا ہے "

اذفرین نے فوراً جواب دیا اور پھر اسے حیران کھڑا چھوڑ کر علیدان اور جارج کی طرف بڑھ گئی۔

****

ختم شد

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Mohey piya Milan ki Aas| By Huma waqas(Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

امید ہے آپ کو یہ ناول پسند آیا ہو گا اپنی قیمتی رائے سے ہمیں ضرور آگاہ کیجئے

فی امان اللہ

اپنا خیال رکھیے اور ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیے اللہ آپ کے لیے بھی خیر و

عافیت کا معاملہ فرمائے

آمین

کریزی فینز آف ناول پبلیشرز

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel